اس اثنا مین جبرئیل علیہ السّلام پاس رسول خدا صلعم کے نازل ہوا اور خبر نامہ کی بیان کی اُسیوقت حضرت
علیہ السّلام نے اپنے اصحاب مین سے دو مردون کو روانہ کیا کہ وہ دونون علی بن ابی طالب وابن الزبیر
تھے اور فرمایا تم دونون جاکر اُس عدوۃ اللّٰہ یعنے دشمن خدا کو گرفتار کر لاؤ اسلیے کہ ایک شخص نے میرے
اصحاب مین سے ایک نامہ لکھکر اُس عورت کے ہاتھہ مکے کو بھیجا ہی تا اُنکو ڈرا وے اور ہوشیار کر دیوے
پس یہ دونون شخص سوار ہوکر اس عورت کے عقب پہ چلے یہان تک کہ اس سے ملاقات ہوگئی اور اُسسے
حال مکتوب کا پوچھا اُسنے خدا کے نام پہ حلف کیا کہ میرے پاس کوئی خط نہین ہی اور مین ایسی نہین ہون
کہ مین اپنے ساتھہ کسیکا نوشتہ رکھون اور نہ مین تمھاری خبر سے کچھہ احتیاج رکھتی ہون تب دونون نے اُسکی
جامہ تلاشی لی مگر اُسکے پاس کچھہ نپایا تب ارادہ اُسکے چھوڑ دینے کا کیا بعد ازان پھر دونون نے کہا ہم گواہی
دیتے ہین اس بات کی کہ ہر آینہ رسول خدا صلعم نہ خود کبھی جھوٹھہ کہتے ہین اور نہ کسیکو کبھی جھوٹھہ لگاتے ہین
یہ سوچکر پھر دونون پھر پڑے اور اُس عورت کو قتل سے ڈرایا و دھمکایا اور تلوارین اُسپر کھینچ لین پھر جب اُس
عورت کو اپنے قتل ہونیکا یقین ہوا تو اُسنے یہ بات بناکر کہا کہ تم دونون مجکو عہد و امان دو کہ اگر مین تمکو نامہ
حوالہ کرون تو نہ تم مجکو قتل کرو اور نہ مدینے کو پھر لیجاؤ بلکہ میری راہ خالی کردو تب ان دونون نے اُسسے
قول قرار کیا آخر اُسنے اپنے بالون کے اندر سے وہ نامہ نکال دیا ناگاہ دیکھا تو وہ نامہ حاطب بن ابی بلتعہ کا
ہی اُسپر اُسکی مہر لگی ہی تب دونون نے اُس عورت کو چھوڑ دیا اور خط لیکر چلے آئے پھر اُسکو رسول خدا صلعم کے
سامنے رکھا چنانچہ انحضرت علیہ السّلام نے حاطب کو بلا بھیجا اور پوچھا ای حاطب کس بات نے تجکو اس بات پہ
ورغلایا تھا کہ تو ہمارے دشمنون کو ہمسے ڈراکر خبردار کر دیوے حاطب نے عرض کی یا رسول اللّٰہ معاف کیجیے مجھسے
حق تعالے عفو کرے آپ سے قسم ہی مجکو اُس خدا کی جسنے آپ پہ قرآن نازل کیا کہ جب سے مین نے آپ کو محبوب کیا
کبھی مین نے آپ سے بغض نہین کیا اور جب سے آپکی تصدیق کی کبھی تکذیب نہین کی اور جب سے خدا کا ایمان لایا
کبھی اُسکا کفر نہین کیا اور جب سے مشرکین سے جدا ہوا کبھی اُنسے نہین ملا وَلٰکِنّی مُخْبِرُکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ بِھٖ
فَاعْذُرْنِی ولیکن یا رسول اللّٰہ مین نے آپ کی بات کی مخبری کی اور یہ معنی کہ ولیکن یا رسول اللّٰہ مین آپکو ایک
بات کی خبر دینے والا ہون پس عذر میرا پذیر کیجئے خدا مجکو آپ پہ فدا کرے حال یہ ہی کہ آپ کے اصحاب مین سے
کوئی ایسا نہ تھا کہ جسکا کچھہ مال مکے مین ہو اور اُسکے عزیز و اقارب مین سے وہان کوئی اسکے مال کا حفاظت
کرنے والا نہو ایک سوائے میرے کہ مین اُس قوم سے نہ تھا یعنے اُس قوم مین میرے کچھہ قرابت نہ تھی بلکہ
اُنھین مین حلیف تھا اور جن لوگون کا مین حلیف تھا وہ لوگ بھی میرے ساتھہ وہان سے ہجرت کر آئے اور
مین مکہ مین کثیر المال اور وسیع الحال تھا سو مین اپنے مال کے لیے مشرکون سے ڈرتا تھا اسلیے مین نے اُنکو لکھا

جو کچھ لکھا ہو تا کہ اسوجہ سے مین اُنکے نزدیک اپنی مودت و دوستی ظاہر کرون اور یہ بات ہی کہ بتحقیق مجھکو یقین
ہو کہ ضرور حق تعالے اُنپر خواری اور عذاب نازل کرنے والا ہو اور یہ میرا نامہ جو اُنکی طرف بھیجا گیا تو اُنکے
کچھ کام نہ آویگا کہ اُنکو اُس عذاب سے بچاوے یہ سُنکے جناب رسالتمآب نے معلوم کیا کہ وہ سچا ہی اور
حق تعالے نے اسی باب مین اپنے نبی پر آیہ نازل کیا تا وہ مومنین کو وعظ و فہمایش کر دیوے اس امر سے
کہ مثل حاطب کے پھر کوئی ایسا کام کرے یعنے تا مثل حاطب کے پھر کوئی ایسا نکرے چنانچہ فرمایا حق سبحانہ
وتعالے نے یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَاءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْہِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ کَفَرُوْا
بِمَا جَاءَکُمْ مِنَ الْحَقِّ یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِیَّاکُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ رَبِّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِہَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَابْتِغَاءَ
مَرْضَاتِیْ تُسِرُّوْنَ اِلَیْہِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَا اَخْفَیْتُمْ وَمَا اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ یَّفْعَلْہُ مِنْکُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِیْلِ یعنے
اے اہل ایمان میرے اور اپنے دشمنون کو اپنا دوست نسمجھو کہ اُنکی طرف دوستی کا پیغام یا دوستی سے پیغام
بھیجو حال آنکہ وہ وہ ہین کہ جو کچھ تمھارے پاس امر حق آیا اسکا اُنھون نے کفر کیا کہ رسول کو اور تمکو وطن سے
نکالتے ہین اس بات پر کہ تم اپنے خداوند پروردگار پر ایمان لاتے ہو اگر تم میری راہ مین جہاد کرنے نکلے ہو اور میری
رضامندی کے طالب ہو تو تم دوستی سے اُنکو خفیہ پیغام بھیجتے ہو وحال آنکہ مین خوب جانتا ہون جو کچھ
تمنے دل مین مخفی رکھا تھا اور جو کچھ ظاہر کیا اور جو کوئی تم مین سے اس کام کو کریگا تو وہ راہ رست سے گمراہ
ہو جاویگا الغرض جب رسول خدا صلعم اور سارے مومنین درستی سامان سفر سے فارغ ہوے تو عازم ہوے
طرف مکے کے جب جحفہ مین پہونچے جو میقات احرام ہی اہل مدینہ کا تو وہان عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ اپنے اہل سے
کچھ لوگون کو ساتھ لیے ہوے حضرت علیہ السلام سے آملے اور یہ خبر قریش کو پہونچی کہ ہرآئینہ رسول خدا صلعم قریب
آپہونچے (**واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ ابو سفیان آیا تھا تا دریافت کرے خبر لشکر مسلمین کی کہ کسطرف
جانے والا ہی مگر دریافت کرنا اُسکو ممکن نہوا پس وہ مکے کو پھر گیا) تب لوگون نے ابو سفیان سے پوچھا کہ
واے تجھپر تو کس کام کو گیا تھا ابو سفیان نے کہا بخدا مین نہین جانتا کہ وہ سامان جنگ ہی یا سامان صلح
اسوقت ابو سفیان کی زوجہ نے کہا خدا تیرا برا کرے جس شخص کو قوم بطریق رسولی کے بھیجتے ہین تو اس سے ایسی
خبر کہتے ہین تو پھر جا کہ ہرگز کوئی تجھسے[1] یہ بات قبول نکریگا کہ تو نے محمد کی ملاقات کی (یعنے تیرا پہونچنا
اُس تک کوئی یقین نکریگا) اور کیا عجب ہی کہ قوم کی طرف سے تو ہی محمد کو قتل کرے یہ سُنکے ابو سفیان نکلا
وبتحقیق کہ جناب رسالتمآب نے اپنے آگے سے کچھ مردم تیرانداز کو قبیلہ مزینہ سے روانہ کیا تھا اور اُنسے کہدیا
تھا کہ شاید تم کسیکو مشرکین مین سے بیرون مکہ مارو گے کہ وہ مکے سے نکلا ہوگا پس یہ لوگ بعض اُن نالون مین
جو قریب مکہ ہین ابو سفیان سے ملے کہ وہ بے ہتھیار و بے سامان تھا پس تیراندازون نے آنکھون سے طرف

[1] قولہ بن بجھیگی یعنے کوئی تجھسے قبول نکریگا اور بعض نسخہ مین ہی کہ تجھکو کوئی دوست نکریگا اگر تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے ملجاویگا

ابوسفیان کے اشارہ اور قصد مارنیکا کیا کہ دفعتہً عباس بن المطلب ابوسفیان کو دل کئے تب حضرت عباس رضی اللہ عنہ
تیر اندازوں سے کہا کہ تم اپنے ہاتھوں کو اسکے مارنے سے روک لو کہ مین متولی اُسکے عہد کا ہوا ہون تب تیر اندازون نے
اُس سے اپنا ہاتھ روک لیا اُسوقت عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان سے کہا کہ قوم تمکو قتل کریگے پس تو کہو
لا الٰہ الا اللہ چنانچہ ابوسفیان نے اس کلمہ کو کہا مگر زبان اُسکی اس کلمہ کے کہنے سے ژولیدگی کرتی تھی اور
اس سبب سے کہ وہ اپنے دل مین موت ددوستی اپنے بتون سے رکھتا تھا تو کلمہ لا الٰہ کو درست وصاف
نہین کہتا تھا آخر جب اس کلمہ کو ابوسفیان نے کہا تو حضرت عباس نے ابوسفیان کو قوم سے الگ کرلیا راوی
نے کہا پس ہمکو یہ حدیث پہونچی ہو ورحق تعالے اُسکو بہتر جاننے والا ہی کہ ہر آینہ جب جناب رسالت مآب
صلعم نے ابوسفیان کو ہمراہ عباس رضی اللہ عنہ کے دیکھا تو فرمایا کہ یہ شخص مستسلم ہی نہ مسلم یعنے بتکلف ظاہر کرنے
والا اسلام کا بغیر طیب خاطر پھر جب عباس قریب آن حضرت صلعم کے پہونچے تو عرض کی یا رسول اللہ یہ ابوسفیان ہی کہ
آپکے پاس مسلمان ہوکر آیا ہی پس آپ اُسکو پناہ دیجئے اور اُسکے حق کو پہچانیے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے عباس رضی کو جواب دیا کہ اُسکو اپنے منزل گاہ پر پھر لیجاؤ آخر حضرت عباس رضی اللہ عنہ اُسکو لیچلے اور
حضرت علیہ السلام کے خچر بیضا یعنے سفید پر سوار کرلیا اور لشکر مین پھر آتے ہوے اپنے مقام فرودگاہ مین
لائے اور اُس روز لشکر اسلام مین تو ہزار یا لنسو مرد تھے پس ابوسفیان نے وہ بات دیکھی یعنی کثرت وجمعیت
لشکر کہ اُسکے تئین شاق وناگوار معلوم ہوئی وبہرکیف اُسنے عباس رضی اللہ عنہ کے پاس شب بسر کی جب
صبح ہوئی موذن نے اذان کہی مسلمین اپنے بسترون سے بہ تہیۂ وضو ونماز اٹھنے لگے پھر جب ابوسفیان نے
صداے اذان سُنی اور لوگون کی چل پھر دیکھی تو گھبرایا اور خوف زدہ ہوا اس بات سے کہ یہ آمد شد لوگونکی
گویا اُسکے لیے ہی سو اسطے کہ حق تعالے نے اُسکے دلمین رعب ڈالدیا تھا اُسوقت ابوسفیان پوچھنے لگا اے
عباس لوگون کی آمد وشد کس وجہ سے ہی اور یہ صدا جو مین نے سُنی کیسی ہی اُنھون نے کہا یہ موذن ہی کہ اذان
نماز ندا دیتا ہی پس لوگ واسطے وضو کے چل پھر رہے ہین ابوسفیان نے کہا ہر کسیکو جو مین چلتے پھرتے دیکھتا ہون
کیا یہ حرکت لوگون کی بسبب نداے منادی رسول خدا کے ہی عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ہان یون ہی ہی پھر
ابوسفیان نے عباس رضی سے کہا مجھے رسول خدا کے پاس لیچلو کیا عجب ہی کہ مین اسلام بشایستگی تمام حاصل کرون
چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ نماز سے کچھ پہلے اسکو لیچلے اور پاس آنحضرت صلعم کے اسکو داخل کیا اور اسوقت
جماعت اصحاب گرد خیمہ حاضر تھے اور برآمد ہونے حضرت علیہ السلام کے منتظر کھڑے تھے چنانچہ عباس رضی نے
کہا یا رسول اللہ ابوسفیان کچھ عرض کرتا ہی سُن لیجیے تب حضرت نے ابوسفیان سے فرمایا تو کیا چاہتا ہی
اُسنے کہا اے محمد آیا ان وجوہ کو یعنے ان مردم کو جنکو مین عوام الناس سے دیکھتا ہون تمنے اپنی قوم قریش پر

سوار کرلیا حضرت ... خچر پر واسطے ... سے ... ابوسفیان ... مسلمان ہوا اُسکو امان ملی ہی

اختیار کیا اور روا رکھا ہی اور ارادہ رکھتے ہو اس بات کا کہ کل کے دن اپنی عورتون کو اُنکے لیے مباح کرو
فرمایا ہان مین راضی ہون ان مردم سے جنھون نے میری تصدیق کی اور مجھے اپنے یہان جگہ دی اور میری نصرت کی
بجاے مردمان میری قوم کے جنھون نے میری تکذیب کی اور مجکو نکال دیا اور میرے شہر سے مجکو خارج کر دیا
اور میرے نکال دینے پر سب نے باہم اتفاق کیا اور حال اُن عورتون کا جنکا تو نے ذکر کیا یہ ہی کہ خود تو نے
اور تیری قوم نے باعث کفر اپنے اور تکذیب کرنے خدا اور رسول کے اُنکو مباح و حلال کر دیا تب عباس رضی اللہ
عنہ نے ابو سفیان سے کہا اے ابو سفیان اسلام قبول کر ابو سفیان نے کہا پھر عزیٰ کے ساتھ کیا معاملہ کرون
ناگاہ عمر رضی اللہ عنہ کہ پس خیمہ کھڑے تھے کہنے لگے اے دشمن خدا ہملوگ تیرے اُس عزیٰ سے بر تر ہین قسم ہی
اُسکی جسکی عمر قسم کھاتا ہی کہ اگر تو حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر نہوتا تو مین تجکو قتل کرتا ابو سفیان
بولا مین تجھسے اپنے باپ کی قسم کھاتا ہون اے ابن خطاب تو ہمپر بڑی جفا و جسارت کرتا ہی حالانکہ
واللہ مین تیرے پاس نہین آیا ہون اور نہ تیری طرف مجکو کچھ رغبت و حاجت ہی و لیکن مین پاس
اپنے ابن عم رسول اللہ کے آیا ہون یا محمد اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ وَاَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِنِّيْ قَدْ كَفَرْتُ بِاللَّاتِ
وَالْعُزّٰى یعنے مین گواہی دیتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ سواے اللہ کے کوئی معبود لائق پرستش نہین ہی
اور تو ہی شبہ اُسکا بندہ برگزیدہ اور اُسیکا رسول فرستادہ ہی اور بہر آئینہ مین نے کفر و انکار کیا لات عزیٰ
سے یہ سنکے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے (فرط خوشی سے) تکبیر کہی کہ اللہ اکبر اسلیئے کہ عباس رضی اللہ
عنہ اُنکے قرابت دار تھے اور اُس سے خویشی و یگانگی تھی اور ایام جاہلیت مین اُسکے ساتھ صحبت
و ہمنشینی رکھتے تھے الغرض جب اقامت کہی گئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس سے فرمایا جسوقت
ہم نماز پڑھین تو ابو سفیان کو اپنے پہلو مین کھڑا کرو اور اُسکو الحمد اور اللہ اکبر اور سبحان اللہ پڑھاؤ
پس عباس رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا پھر جب ابو سفیان نے دیکھا کہ مردم جماعت حضرت کے رکوع کے
ساتھ رکوع کرتے ہین اور اُنکے سجدہ کے ساتھ سجدہ کرتے ہین اور اُنکے فارغ ہونے کے ساتھ فارغ ہوے
یعنے سلام کے ساتھ سلام پھیرا تب ابو سفیان نے کہا اے عباس کیا وجہ ہی کہ جو کچھ کام محمد نے کیا وہ ہی ان
لوگون نے بھی کیا حضرت عباس نے جواب دیا واللہ اگر رسول خدا صلعم ان لوگون کو کھانے پینے سے بھی
منع کرین تو بعضے انمین سے تا مرگ ترک کر دیوین پھر ابو سفیان نے کہا اے عباس البتہ مین جو ان لوگون کو
دیکھتا ہون تو خوف اس بات کا کرتا ہون کہ یہ لوگ میری قوم کو ہلاک کرینگے اُنھون نے کہا مین اس بات کا
حکم نہین کرتا یعنے مین یہ بات نہین جانتا اور نہین کہتا اُسنے کہا کیا تو حضرت کا تجاوز کرنا چاہیے نہین دیکھتا ہی
اُنھون نے کہا امید ہی کہ ایسا نہو پھر ایسا ہوا کہ جناب رسالت مآب صلعم نے لشکر مین ندا کر دی تب لوگون نے

اپنے علم اُٹھا لیے اپنی صفون مین جا بیٹھے اُسوقت ابوسفیان اور حضرت عباس رضی عنہ پاس رسول خدا صلعم
گیٔے اور عباس رض نے کہا یارسول اللہ یہ ابوسفیان مرد پیر ہی اور اپکی قوم کا بزرگ و سردار ہی پس آپ اسکے مرتبہ اور
نسب ورُاسکے اسلام کا پاس کیجیے فرمایا تم اور ابوسفیان بھی مکّے کو سوار ہوجاؤ اور مکّے مین پکاردو کہ جو کوئی
ابوسفیان کے گھر مین داخل ہوگا وہ امن پانے والا اور امین ہوگا ابوسفیان نے عرض کی کہ یارسول اللہ میرا
گھر تنگ ہی واعجبہ (یعنے یہ حکم اُسکو خوش آیا تھا یا بایں معنی کہ اس حکم نے اُسکو متعجب مین ڈالا تھا اسلیے کہ اُسکے
گھر مین گنجایش کثرت و ہجوم کی کیونکر ہوگی) حضرت ع نے فرمایا ہان اور جو کوئی اپنا دروازہ بند کریگا وہ بھی
امان پاویگا اور جو کوئی کعبے کیطرف توجہ کریگا اور ہتھیار اپنے ڈال دیگا وہ بھی پناہ پاویگا مگر سوائے اشخاص چند کے
قتل دشمن خدا ابن سعد بن ابی سرح جو بنی عامر بن لوی سے ہی اور مقیس الکنانی برادر بنی لیث اور عکرمہ بن ابی
جہل و ابن خطل اور سارہ مولاۃ یعنے کنیز آزاد بنی ہاشم کہ ان لوگون کے لیے عہد و ذمہ نہین ہی اگرچہ یہ لوگ
پردہ کعبہ سے بھی لٹکے ہون (یعنے اس صورت مین بھی پناہ نپاوینگے) پس تم دونون اس حکم پر چلے جاؤ
اور خدا کے نام اور برکت پر روانہ ہو چنانچہ حضرت عباس رض رسول خدا صلعم کے بغلہ بیضا یعنے خچری سفید پر
سوار ہوے اور ابوسفیان کو اپنا ردیف کیا یعنے اُسکو بھی اپنے پیچھے بٹھالیا پھر جب وہ دونون بہت جلد
چلے گئے اُسوقت رسول خدا صلعم کو عباس رض عنہ پر خوف آیا تب پیچھے ایک شخص کو بھیجا کہ اُن دونون کو
پھیر لاؤ اور وہ دونون بہت آگے جا چکے تھے راوی کہتا ہی چنانچہ ہمکو یہ حدیث پہونچی ہی واللہ اعلم
کہ آنحضرت علیہ السلام اپنے پاس والون سے فرماتے تھے کیا عجب ہی کہ اہل مکہ عباس کے ساتھ وہ فعل کرین
جیسا بنی ثقیف نے ساتھ عروہ بن مسعود الثقفی کے کیا تھا کہ جب اُسنے اپنی قوم کو طرف اسلام کے دعوت کی
اور بلایا تو اُسکو اُسکی قوم نے قتل کر ڈالا دیکھو قسم ہی اُس خدا کی جسکے ہاتھ مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان
ہی اگر اہل مکہ نے بھی ایسا کیا تو اُنمین سے کسی کو باقی نچھوڑونگا پھر آنحضرت علیہ السلام نے لشکر کو کتیبہ
کتیبہ کیا یعنے جماعت جماعت کرکے تفریق کردیا اور اُسکے سالار جُدے جُدے تقسیم کردیے اور دو مجنبہ یعنے
داہنے بائین کے غول بنائے اور ایک مقدمہ یعنے پیشی کا لشکر مقرر کیا پس مجنبہ میمنہ پر خالد بن الولید بن المغیرہ
کو امیر کیا اور مجنبہ میسرہ پر زبیر بن العوام کو افسر کیا اور ان دونون کو حکم کیا کہ ایک دستہ تو مکّے کی جانب
بلندی کو لیوے اور دوسرا دستہ طرف پستی کو لیوے اور لشکر مقدمہ کا مقدمۃ الجیش ابو عبادہ کو مقرر کیا اور
خود آن حضرت صلعم درمیان لشکر مہاجرین و انصار کے جو مثل سنگ سیاہ کے سخت تھے روانہ ہوے اور
حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو لیکر ثنیہ پر یعنے پہاڑ کی ایک بلند راہ پر کھڑے تھے تا کہ ابوسفیان کو کثرت
و جمعیت فوج اصحاب کی مشاہدہ کرادین پھر جسوقت ابوسفیان نے دونون مجنبون اور مقدمہ کو دیکھا تو عباس

وعباس ہی ان لوگون کو پوچھا تب انھون نے انکے نام بتائے بعدازان جسوقت ابوسفیان نے اس
لشکر کو دیکھا جسمین جناب رسول خدا صلعم تھے تو کہنے لگا یا عباس رض یہ کونسا لشکر ہی جو گویا سنگ سیاہ اور مانند
سنگلاخ سیاہ کے ہی عباس رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ یہ وہ لشکر ہی جسکے ساتھ موت احمر ہی یعنے یاس شدید وشداید ہی
یہ لشکر ہی خاص رسول خدا صلعم کا مہاجرین وانصار سے تب ابوسفیان نے عباس رض سے کہا اذکرک اللہ والرحم
یعنے مین تجکو قسم دیتا ہون خدا اور صلہ رحم کی تا مجھسے تو بیان کرے کہ اس کھڑے ہونے پر تجکو کونسا امر باعث
ہوا عباس رض نے جواب دیا کہ بخدا مین تجھسے راست راست کہتا ہون کہ جب تو پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
آیا تھا تو اسوقت لوگ درمیان درختان اراک کے متفرق تھے اسوقت مین نے اندیشہ کیا ان ترغب فی قلۃ
الاسلام یعنے پسند کرنا تیرا قلت وضعف اسلام کو موجب تیرے کفر کا ہوگا بعد اسلام کے پس درین صورت سوائے
قتل کے کچھ تجھسے قبول نکیا جاویگا یعنے عذر یا فدیہ تیرا قبول نہوگا پھر مین بھی تجکو اے ابوسفیان قسم دیتا ہون خدا کی
اور صلہ رحم کی کہ تو بھی مجھسے سچ سچ بیان کر کہ جو باتین تیرے دل مین تھین انہین سے کسکے مطابق میری بات
واقع ہوئی ابوسفیان نے کہا اللہم میرے دل مین یہی بات تھی کہ جو کچھہ تو نے بیان کیا بعض انہین سے مین تجھسے
ظاہر کرون مگر جب کہ مین نے دیکھا جو کچھہ دیکھا تو تحقیق مین نے اب یقین کیا کہ البتہ یہ امر خداہی کی جانب سے ہی
کوئی اسکا رد کرنیوالا پھیر دینے والا نہین ہی واللہ ہمیشہ لشکر گذر جاتے تھے یہان تک کہ مین نے اندیشہ کیا
کہ یہ بھی محمد کے ساتھہ مکے کے پہاڑ پر چلے جاوینگے سر یا عباس رض یعنے چلو اے عباس کہ مین نے مثل انکے کبھی ایسی
کوئی صباح قوم کی انکے گھر دن مین نہین دیکھی چنانچہ وہ دونون یعنے عباس وابوسفیان مکہ مین گئے پس
ابوسفیان نے باواز بلند ندا دی کہ جو کوئی میرے گھر مین داخل ہوگا پس وہ امان پاویگا یہ اسکی صدا سنکے عکرمہ
وقبیس الکنانی ابوسفیان کے پاس آئے اور دونون نے کہا ہلاکی ہو تجکو اے ابوسفیان کیا اسیواسطے ہمنے تجکو
بھیجا تھا تب ابوسفیان نے کہا چلے جاؤ اپنے کامون پر یعنے جاکر اپنا کام کرو تحقیق کہ تمھارے پاس ایسا لشکر
عظیم آگیا ہی کہ تم دونون اور قوم تمھاری تاب تحمل نہین رکھتے ہو وہ لشکر آیا ہی کہ مانند شب تیرہ وتاریک کے سیاہ ہی
یہ سنکے ان دونون نے ابوسفیان کو زجر کیا اور انتقام بد سے اور اپنے شر سے اسکو ڈرایا پھر ابوسفیان نے کہا کہ
اور دوسری خبر مین تمسے بیان کرتا ہون کہ جو کوئی اپنا دروازہ بند رکھیگا یعنے روز داخلہ لشکر وہ بھی امان پاویگا
اور جو کوئی رجوع طرف کعبے کے کریگا اور ہتھیار اپنا ڈال دیگا وہ بھی پناہ پاویگا مگر سوائے مقیس و عکرمہ بن ابی جہل
وعبداللہ بن سعد وابن خطل وسارہ کنیز آزادہ بنی ہاشم کی کہ ان لوگون کے لیے امان مقرر نہین کی گئی ہی اگرچہ
یہ سب کعبے کے پردہ سے لٹکے رہین یعنے انکو کعبے مین بھی امان نہ ملیگی ناگاہ ہند بنت عتبہ زوجہ ابی سفیان کی گی
آئی اور داڑھی ابوسفیان کی پکڑکے لٹک گئی اور اسکو لپٹ گئی اور طمانچے مارنے لگی اور شور کرنے لگی کہ اس بڈھے

له قوله ان ترغب الخ یعنی اگر تو رغبت کرے اسلام میں ... (marginal note, largely illegible)

احمق کو قتل کرو کہ یہ دین سے باہر ہوگیا اور ابو سفیان اس بات مین مصروف تھا کہ پکارتا تھا ای آل غالب سلام لاؤ تو سلامت رہوگے اور حال بنی خزاعہ یہ تھا کہ اُنکے ساتھ قریش اور حلفاے قریش نے جو کچھ کیا تھا وہ اُسکے بدلا لینے کی فکر مین ہمراہ رسول خدا صلعم کے ہوکر آمادہ قتال تھے یعنے چاہتے تھے کہ لڑائی ہووے اور آنحضرت علیہ السلام اُنکو روکتے تھے اس خوف سے تاکوئی ذمی ہمارا قتل نہو جاوے اُسوقت عباس رضی اللہ عنہ پاس حضرت علیہ السلام کے آئے اور اُنکے ہمراہ جبیر بن مطعم بھی ردیف دار سوار تھا تب آپ نے عباسؓ سے فرمایا کہو تمہارے پیچھے والون نے کیا خبر ہی اُنھون نے کہا اہل مکہ سب اسلام لائے ہین مگر وہ لوگ جنسے مبالات اور اُنکی پروا نہین کہ وہ لاابالی ہین پس بار رسول اللہ تھوڑی دیر لڑائی روک رکھیے اور اُسی عرصے مین ابو سفیان ابن الحارث بن عبد المطلب حاضر ہوا اور اُسکے ساتھ اُسکا بیٹا جعفر اور عبد اللہ ابن امیہ بن المغیرہ برادر حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بنت ابی امیہ بن المغیرہ کا تھا اور اُس زمانہ مین حضرت ام سلمہ زوجیت مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھین پس وہ دونون یعنے ابو سفیان مع پسر و عبد اللہ سامنے حضرت علیہ السلام کے آئے اور سلام کیا آپ نے اُنسے منہ پھیر لیا اور اُنکے لیئے عہد وامان قبول کرنے سے انکار کیا تب ابو سفیان نے عرض کی کیا آپ مجھ اسلام پھیرے دیتے ہین سو واللہ مین مشرکین کی طرف کبھی نہ پھر جاونگا ولیکن مین مع اپنے بیٹے کے اسی صحرا مین پڑا رہونگا یہانتک کہ ہم دونو مر جاوین اور عبد اللہ بن ابی امیہ پاس بنی امیہ یعنے اپنے باپ کی اولاد اپنے بھائیون پاس کنارہ لشکر کے چلا گیا بعد ازان کسیکو پاس ام سلمہ اپنی خواہر کے بھیجا تا وہ اُسکے لیے درخواست امان کرین تب حضرت ام سلمہ جناب رسول خدا صلعم کے پاس آئین اور کہا یا رسول اللہ مَا جَعَلَ اللّٰہُ اَخِیْ وَابْنِ عَمِّکَ اَشْقَی مَنْ خَرَجَ اِلَیْکَ مِنْ اَہْلِ مکہ یعنے اہل مکہ مین سے جو لوگ آپ کے پاس آئے ہین سو اُنسے زیادہ تر میرے بھائی اور آپکے ابن عم کو خدا نے شقی نہین کیا ہی آپ نے فرمایا مگر میرے چچا کا بیٹا تو میری ہجو کیا کرتا تھا ولیکن بھائی تیرا سو اُسنے قسم کھائی تھی اس بات کی کہ وہ میرے ساتھ ایمان نہ لاویگا یہان تک کہ مین آسمان پہ چڑھون اور اُسکے لیئے خدا کے پاس سے کوئی ایسی کتاب لاؤن جو اُسیکی طرف نازل بھی ہو کہ وہ اُسکے تئین پڑھے پس اسلیے مین اُن دونون کو امان قبول نہین کرتا تھا آخر بعد اسکے آنحضرت علیہ السلام نے اُن دونون کو بلوا بھیجا اور اُنکے لئے امان قبول فرمائی اور اُن دونون نے بیعت کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی کہ اہل مکہ البتہ سب اسلام لائے مگر تھوڑے جو ساتھ مقیس کے ہین تب آپ نے بنی خزاعہ کو حکم کیا کہ اُن لوگون کی طرف دوڑ مارین اور جو اُنسے لڑین اُنکے سواے اورون کو قتل نکرین اور نہ اُن چند آدمیون کو مارین جنکا نام اُنکو بتا دیا چنانچہ خزاعہ نے دوڑ ماری اور خزعہ کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہوسے تھے آخر حق تعالے نے مقیس الکنانی کو اور اُسکے ہمراہیون کو جو قریش سے تھے کہ اُنھین مین حویرث بن نفیل بھی تھا اُسی معرکہ مین ہلاک کیا مگر ابن خطل کہ وہ

پردہ کعبہ سے لپٹ رہا تب ابو بردہ الاسلمی وسعید ابن حریث المخزومی اُسکے پاس جا پہونچے پھر اُسکو تلوارین ریزہ
یہان تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا یعنے مرگیا اور عبد اللہ بن ابی سرح بھاگ گیا پاس ایک صحابی کے چھپ رہا اور عبد اللہ
اُس صحابی کا برادر رضاعی اور مہمانہ اُسکی کنیز آزادہ کا بیٹا تھا چنانچہ وہ صحابی عبد اللہ کو خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مین ہمراہ لیگیا اور کہا سلام علی رسول اللہ پھر عبد اللہ نے بھی سلام کیا مگر آپنے اُس سے منھ پھیر لیا بعدہ ان
وہ طرف رخ حضرت کے اگر پھر سلام بجا لایا پھر آپ نے اُس سے منھ پھیر لیا اسیطرح تین بار ہوا اور اس بات سے
غرض آپ کی یہ تھی کہ قوم مین سے کوئی شخص اٹھکر اُسکو قتل کرے تب آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ مین نے
جو اُس سے سکوت کیا کہ جواب اُسکے سلام کا ندیا اور اُسکی طرف سے منھ اپنا پھیر لیا تو غرض میری یہ تھی کہ
قوم مین سے کوئی شخص اٹھکر اُسکو قتل کرے یہ سُنکے انصار مین سے ایک مرد بولا یا رسول اللہ مین نے بھی ارادہ
کیا تھا ولیکن مین دیکھتا تھا کہ آپ میری طرف انکھون مین اشارہ کرین فرمایا کہ نبی آنکھ نہین مارتا ہی گویا آپ
اس بات کو دغا اور عہد شکنی جانتے تھے وَاَمَّا عکرمہ بن ابی جہل سو وہ دریا کی طرف بھاگ گیا تا کہ حبشیون مین
جا کر ملجاوے جب ملاحون کے پاس آیا اور اُنکو کرایہ دیا تب اُنھون نے اُسکو کشتی پر سوار کر لیا پھر جب عکرمہ
کشتی مین بیٹھا تو لات و عزی کا نام لیا یہ سُنکے اہل کشتی نے کہا کہ ہرگز نہ سفینہ ہمارا دریا مین جاری نہین ہوتا
مگر بنام خدا ے وحدہ لا شریک کہ پس اسی نام سے تو پکار نہین تو ہماری ناؤ سے اُتر جا تب عکرمہ بولا اگر وہ اللہ
ایسا ہی کہ یکتا ہی کوئی شریک اُسکا نہین ہی دریا مین تو وہ ہی ایسا ہی خشکی مین بھی ہی ماہمنی اذن یعنے
کیا ہی بڑی بات سنائی ہی مجکو اُسوقت نہ تھا گریز کرنا میرا گر حق سے یعنے مین نے حق سے گریز کیا تھا
پھر عکرمہ وہانسے پھرا اور خدمت مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہو کر ہاتھ اپنا حضرت کے ہاتھ مین دیا اور
کہنے لگا کہ یہ جگہ ہی امن پانے والے اور پناہ لینے والے کی اگر آپ قتل کرین تو قتل کرینگے گناہگار خطاکار کو اور
اگر عفو کیجیے تو عفو کیجیےگا ذی قرابت سے یہ کہکے پھر اُسنے شہادت حق کی گواہی دی یعنے اُسنے حق و یقین سے کہا
اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تب حضرت صلعم نے ہاتھ اپنا بڑھایا اُسنے
بیعت کی بعد ازان خالد بن الولید طرف ایک قبیلہ کے بنی کنانہ کے مقام ابرق کو روانہ ہوا اور وہ لوگ
بنو جذیمہ کہلاتے تھے بتقدیم جیم قبل ذال معجمہ تو خالد نے اُنکو صبح کی نماز پڑھتے مین پا لیا پھر جب اُن لوگون نے
نماز سے فراغ پائی اور خالد کو دیکھا تو وہ سب پناہ لینے کو پہاڑ پر چڑھ گئے اور اُسوقت خالد کے ہمراہ سات سو سوار
بنی سلیم سے تھے اور انصار مین سے اُسکے ساتھ سوائے ابو قتادہ بن انس نام اور کوئی نہ تھا تب لشکر خالد سے
ایک شخص نے درمیان بنی جذیمہ کے آواز دی کہ دیکھو یہ خالد ہی بعد ازان خالد نے اُن لوگون کو گھیر لیا اور
کہنے لگا تم کون قوم ہو اُسنے کہا ہم مسلمان ہین ہم گواہی دیتے ہین کہ سوائے خدا یکتا کے جسکا کوئی شریک و ہمسر

ف قوله اذن یعنی اسوقت نہ تھا اذن یعنی گوش یعنی کان اور یہ بات کہنی چاہئے تھی

نہین دوسرا کوئی معبود لائق عبادت نہین ہی اور ہر آینہ محمد بندہ و رسول اُسیکا ہی خالد نے کہا اگر تم سچے ہو
تو بتاؤ تم کب مسلمان ہوے اُنھون نے کہا آج کی رات جسوقت ہمکو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا صلعم نے اپنا ہاتھ
اُن لوگون سے روک لیا ہی جنھون نے ہتھیار ڈال دئے اور شہادت لا الٰہ الا اللہ کی دی ہو تو ہمنے بھی شہادت
ادا کی اور نماز پڑھی خالد نے کہا اگر تم یہ بات سچ کہتے ہو تو اُترآؤ تب ایک شخص نے بنی جذیمہ مین سے کہا کہ ای
گروہ بنی جذیمہ یہ خالد بن الولید وہ شخص ہی کہ تم اُسکو خوب جان چکے ہو اور حال یہ ہو کہ بعد رکھدینے
ہتھیارون کے بجز اسیری کیا ہی اور بعد اسیری سوائے قتل کے اور کچھ نہین اُن لوگون نے اُسکو جواب دیا
واللہ ہم تیرا کہنا نمانین گے اور ہم لوگ کسی بات مین کہنے والون مین سے نہین ہین اور البتہ ہمنے اسلام قبول
کیا ہی اور اُسکو ہمنے سچ جانا ہی آخر اُن لوگون نے ہتھیار رکھدیے اور پہاڑ سے نیچے اُتر آئے اُسوقت خالد
نے اُنکے قتل کا حکم کیا کہ وہ لوگ قتل ہوے و حال آنکہ ابو قتادہ نے کہا تھا کہ ای خالد اس قوم کے قتل کرنے
سے ہمکو کچھ فائدہ نہین بعد ازان ابو قتادہ وہان سے پھر کر آن حضرت صلعم کی خدمت مین حاضر ہوے اور
خبر بیان کی اُسوقت آپ کو اس امر سے صدمہ شدید ہوا اور خالد بھی آپہونچا اور بنی جذیمہ کے زنان و فرزندان
کو قید مین پکڑ لایا اور حضرت علیہ السلام کے سامنے حاضر کیا آپ نے اس امر مین اُسکو نہایت سرزنش سخت سے
ملامت کی خالد نے کہا یا رسول اللہ خدا مجھے آپ پر قربان کرے آپ مجھکو ملامت نکیجیے کہ ہمنے انکو بموجب اُس
آیت کے قتل کیا ہی جسکو خدا نے آپ پر نازل فرمائی ہی کہ قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ
وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ یعنے تم اُنکو قتل کرو کہ حق تعالے اُنکو تمھارے ہاتھون عذاب کریگا اور خوار کریگا
اور تمکو اُنپر غالب کریگا اور مومنین کے دلون کو تسکین و تسلی دیگا پس حق تعالے جانتا ہی کہ بے شک
یہ مومنین مین سے ہون اور ہر آینہ اُس قوم نے مجھسے کینہ کشی کی تھی پس حق تعالے نے اُنکی طرف سے
میرے سینے کو تسلی بخشی چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زنان و فرزندان بنی جذیمہ کو طرف اُنکے
وطن کے پھیر دیا اور مال و متاع ماخوذہ اُنکے تئین پھیر دا دیا بعد ازان جناب رسالتمآب صلعم نے اہل
مکہ کو واسطے بیعت کے طلب فرمایا اور مردون کو اُنکی عورتون سے پہلے بلایا پس قسم قسم لوگ جو حاضر ہوے اُنمین
عبداللہ بن الزبعری بن قیس السہمی بھی تھا اور یہ وہ شاعر ہی جو شان مین حضرت علیہ السلام کی اشعار
ہجو کے کہتا تھا چنانچہ وہ روبرو حضرت کے کھڑا ہو کر یہ شعر پڑھنے لگا یا رسول الملیک ان لسانی ✤

راتق ما فتقت اذ انا بور ✤ اذ اجاری الشیطان فی سنن الزیغ ✤ ومن مال میلہ مثبور ✤ امن اللحم والعظام

بما قلت ✤ ونفسی الفداء وانت النذیر ✤ ای رسول خدا کے ہر آینہ زبان میری بند و بست کرنے والی ہی
اُن باتون کی کہ ہلاکی کے کانون کو پھاڑا تھا جسوقت مین ہمراہی کرنے والا تھا شیطان کی طرف تکبر مین

یعنے مین جسوقت طریق تکبر مین پیروی وہمراہی شیطان کی کرتا تھا باتین میری سمع خراشی
مردم کرتی تھین اور وہ باعث میری ہلاکی کی تھین یعنے اشعار ہجو سو اب زبان میری اُسکی درستی
کرنیوالی ہی یعنے عذر خواہی کرتی ہی اور حال یہ ہی کہ جو شخص مائل ہوا اپنی میل خاطر کا یا کسی میلان کا
تو ہلاک ہونے والا ہی اور میرا گوشت و استخوان ایمان لاتا ہی اس پر جو مین نے کہی یعنے جو مین اقرار کرتا ہون
یہ سنکے آنحضرت ع نے فرمایا کما بلغنا حسبک یعنے جیسے کہ مجھے خبر پہونچی ہی تیرے لیے کافی ہی (یعنے قبول اسلام کرنا
کفایت کرتا ہی عذر کو) اور آپ نے ہاتھ اپنا بڑھایا اُسنے حضرت کے ہاتھ پر بیعت کی اور جب آنحضرت صلعم دونکی
بیعت لینے سے فارغ ہوے تب عورتون کو بلوایا اور آنحضرت صلعم اُسوقت بلندی صفا پر تھے اور عمر رضہ حضرت سے
پائین مین کھڑے ہوے عورتون کی بیعت حضرت کے لیے لیتے تھے تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ مین
تم سب عورتون سے بیعت لیتا ہون اس بات پر کہ تم کسی شی کو خدا سے شریک و ہمسر نکرو اور ہندہ اپنا سر
چادر مین چھپائے ہوے درمیان عورتون کے تھی وہ سر اُونچا کرکے کہنے لگی بخدا کہ آپ ہمسے اُس امر کا عہد لیتے
جو مردون سے لیتے ہوے مین نے آپ کو نہین دیکھا و بتحقیق کہ ہمنے یہ عہد آپکو دیا پھر آن حضرت ع نے فرمایا اور
اس بات کی بیعت تم عورتونسے لیتا ہون کہ تم چوری نکرو ہندہ نے کہا بخدا کہ مین ابوسفیان کے گھر مین ان باتوں مین
مبتلا ہوئی ہون سو مین نہین جانتی کہ یہ باتین میری جہالت و نادانستگی مین محسوب کیجائینگی یا نہین ابوسفیان
نے کہا جو کچھ ایام گذشتہ مین گذر گیا اور جس چیز مین تغییر دیا گیا وہ سب تیرے لیے حلال ہی تب آنحضرت علیہ السلام
نے فرمایا کہ تو ہی البتہ ہندہ بنت عتبہ ہی اُسنے کہا ہان مین ہی ہندہ ہون سو آپ گذشتہ کو عفو کیجیے حق تعالے
آپ سے عفو کرے پھر آپ نے فرمایا کہ اور تم اپنی اولاد کو قتل نکرو ہندہ بولی بتحقیق کہ ہمنے تو اُن اولاد کو بچپن
مین پالا اور جب وہ سن دار ہوے تو بدر مین تمنے اُنکو قتل کیا پس تم جانو اور وہ یعنے تم اُنکا حال خوب جانتے ہو
یہ سنکے عمر رض ہنسے یہان تک کہ استغراب کیا یعنے قہقہہ مارا پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اور تم بہتان باندھو
بین ایدیکن و ارجلکن یعنے اپنے سامنے ف اور ایدیکن سے کنایہ حمل حرام اور ارجلکن سے کنایہ وضع حمل حرام
پس اُسکو طرف شوہرون کے نسبت دینا بہتان ہی ہندہ بولی بخدا کہ بہتان البتہ بد چیز ہی اور البتہ بعض سے
درگذر و عفو کرنا بہتر ہی اور جو کچھ آپ نے ہمکو امر کیا ہدایت اور بزرگ اخلاق ہی پھر آنحضرت علیہ السلام نے
فرمایا کہ اور تم امر معروف یعنے امور خیر اور اچھے کامون مین میری نافرمانی نکرو ہندہ بولی ہم اس مجلس مین اسلیے
نہین بیٹھے ہین کہ چاہتے ہون کسی بات مین آپ کی نافرمانی کرین پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اور تم زنا نکرو
ہندہ بولی کیا آزاد عورت بھی زنا کرتی ہی یعنے کیا بیبیان بھی زنا کرتی ہین الغرض جن باتون پر اُن عورتون سے
حضرت نے عہد لیا اُن سب نے اقرار کیا اور آپ نے عمر رضی اللہ عنہ کو حکم کیا کہ ان عورتون سے بیعت لیجیے

آن حضرت علیہ السلام نے ان عورتون کے لیئے خدا تعالےٰ سے استغفار و طلب آمرزش کی ۔ ۔

ذکر غزوہ حُنین

بعد فراغ فتح مکہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلّم نے چند شبین وہان مقام کیا بعد ازان طرف حُنین کے خروج کیا اور یہ خروج ماہ رمضان مین ہوا چنانچہ مکہ سے چلکر قدید مین اُترے تب وہان رسول خدا صلعم نے افطار کے لیئے کوئی چیز پینے کی طلب فرمائی تو ایک کاسہ آپ کے سامنے آیا کہ اُسمین کوئی پینے کی چیز تھی (پانی ہو خواہ دودھ) پھر کاسہ کو حضرت نے بلند کیا یہان تک کہ لوگون نے اُسکو دیکھا بعد ازان آپنے اُسکو پی لیا جسقدر خدا نے چاہا بعد ازان حضرت کے منادی نے ندا دی کہ مَن صَامَ فَلَا اِثمَ عَلَیہِ وَمَن اَفطَرَ فَلَا اِثمَ عَلَیہِ یعنے جو کوئی روزہ رکھے اُسپر گناہ نہین اور جو کوئی روزہ نرکھے اُسپر بھی گناہ نہین (یعنے اس سفر مین) چنانچہ قبیلہ ہوازن کو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم اُنکی طرف عازم ہین تب اُنھون نے اپنے گرد نواح مین پیکون کو بھیجکر کہلا بھیجا سو لوگ حُنین مین مجتمع ہوے اور بنی ثقیف بھی وہین اُنکے پاس آپہونچے اور سالار بنی ثقیف کا کنانہ بن عبد یا لیل بن عمرو تھا اور رسول خدا صلعم بھی وہان پہونچے اور لوگ ہمراہی مین بکثرت تھے تب ایک صحابی بول اُٹھا کہ آج بسبب کثرت اپنے لوگون کے ہم مغلوب نہونگے یہ سُنکر جناب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلم غیظ و غضب مین آئے اور سخت زجر و غصہ کیا اور اسی مقدمہ مین یہ آیت نازل ہوئی جس جگہ حق تعالےٰ نے ذکر یوم حُنین فرمایا ہی اِذ اَعجَبَتکُم کَثرَتُکُم فَلَم تُغنِ عَنکُم شَیئًا وَضَاقَت عَلَیکُمُ الاَرضُ بِمَا رَحُبَت ثُمَّ وَلَّیتُم مُدبِرِینَ یعنے جسوقت تمکو عجب مین ڈالا تمھاری کثرت نے اسی کہ تم اپنی کثرت جمعیت پر نازان ہوئے سو وہ کثرت تمھاری کچھ کام نہ آئی کہ زمین باوجود اس وسعت و فراخی کے تمپر تنگ ہوگئی پھر تم پیٹھ پھیر کر بھاگے آخر جب لشکر اسلام مشرکون پر جا پڑا تو وہ لوگ بھاگ نکلے اور اپنے اہل و عیال سے دور جا پڑے اسیوقت بعض اصحاب اُنکی بعض عورتونکو قبضے مین لائے پھر مشرکون نے اُسمین غل شور مچایا کہ ای بدی کے مددگارو تم اپنی نعمتون کو یاد کرو تا آنکہ گروہ مشرکین دفعۃً پھر پڑے اور اصحاب بنی بھاگ نکلے یہانتک کہ بعضے اُنمین سے سوائے مکے کے کہین نہ ٹھہرے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تنہا رہ گئے یہان تک کہ تھوڑے سے ہمراہ باقی تھے کہ اُنمین ایمن بن ام ایمن تھے حضرت کیسے تھے کہ وہ آپ کے سامنے تلوار مار رہے تھے اُسوقت ایک شخص مع جماعت بنی ثقیف اس ارادے سے آگے بڑھا تا آن حضرت کو قتل کرے راوی گمان کرتا ہی کہ ایمن نے حضرت کی وقایت و حمایت اپنی جان سے کی پس ہر ایک وہ دونون باہم بضرب و زد پیش آئے آخر ہر ایک نے اپنے صاحب کو قتل کیا یعنے ایمن نے اُس شخص کو قتل کیا اور اُسنے ایمن کو شہید کیا اسطرح کہ دوسرے کی ضربت سے مقتول ہوا اور اسوقت

ابوسفیان بن الحارث بن عبد المطلب بغلہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لگام پکڑے تھے اور عباس
بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ رکاب تھامے تھے اور اُن تھوڑے لوگون مین سے چند آدمی یمین ویسار پر
قتال کر رہے تھے اُس حال مین عباس رضی اللہ عنہ نے کہ مرد بلند آواز تھے پکار کر آواز دی یا معشر الانصار
الانصار الذین آووا ونصروا ای وہ گروہ انصار جنھون نے اپنے نبی کو اپنے یہان جگہ دی اور نصرت کی و
یا معشر المہاجرین الذین بایعوا تحت الشجرۃ یعنے اور ای وہ جماعت مہاجرین کی جنھون نے زیر شجرہ
اپنے نبی کی بیعت کی ہی آگاہ رہو کہ ہر آینہ محمد صلے اللہ علیہ وسلّم زندہ و سلامت ہین سو تم سب آ کر اکٹھے
ہو جاؤ اور آواز دی تھی عباس نے ایسی آواز کہ دونون فریق کو سُنائی یعنے دونون فریق نے وہ
آواز سنی تب لوگ مومنین مین سے اور گروہ مشرکین طرف اُس آواز کے دوڑتے ہوے آگے بڑھے اور
قریب رسول خدا صلعم مجتمع ہو گئے پھر دونون فریق مسلمانون اور مشرکون نے باہم بشدت تمام تلوارین
مارین یعنے دونون فریق سے بایکدیگر سخت تلوار چلی چنانچہ مسلمین اور مشرکین مین قتل کی کثرت و شدت
ہوئی ثم انزل اللہ سکینتہ علیٰ رسولہ وعلی المومنین وانزل جنودا لم تروھا وعذب الذین کفروا وذلک
جزاء الکافرین یعنے بعد ازان حق تعالے نے اپنے نبی اور مومنین پر تسکین اور تسلی اپنی نازل کی اور
حق تعالے نے ایسا لشکر بھیجا کہ اُنھون نے اُس لشکر کو نہ دیکھا یعنے وہ اُسکو نہ دیکھتے تھے اور عذاب کیا
کافرون پر (یعنے قتل و نہب مال و بندی اہل و عیال) اور یہ جزا سزا ہی کافرون کی و بعد ازان حقتعالے
نے کافرون کے دلون مین رعب ڈالا کہ اُس ہیبت مین وہ دشمنان خدا اور اُنکے مددگار بھاگ نکلے اور
رئیس فرمان روا اُنکا اُس عرصہ مین مالک بن عوف النصری تھا جو اِس روز اپنے گھوڑے سے کہتا تھا اقدم
محاج انہ یوم نکر + مثلی علیٰ مثلک یحمی ویکر + ولطعن النجلا العوی وتھر + یعنے آگے بڑھ ای فرس واسطے حاصل
کرنے حاجت کے یا آنکہ محاج مصدر مبنی ناج خطاب بفرس یعنے ای ناج آگے بڑھ کہ ہر آینہ آج وہ روز ہی کہ جنگ
کرے مجھسا شخص اور حمایت کرے اور حملہ پر حملہ کرے اور نیزہ مارے پانو وکھولکر سوار ہو کہ تجھ ایسے فرس پر کہ
بولتا ہوا اور شور کرتا ہو پس یہی عوف بن مالک اپنے اصحاب کے پیچھے بھاگ نکلا اور مسلمین نے اُن لوگون کا
تعاقب کیا اور انھین مسلمین مین سے بنو سلیم سات سو آدمی تھے اور یہ سب وہ ہین جنھون نے بنی جذیمہ کو قتل
کیا تھا چنانچہ مشرکین نے انھین بنی سلیم کو آواز دی کہ ای بنی تکمہ اپنے بھائیون یعنے ہمسے باز رہو یہ
سنکے اُن لوگون نے طلب و تعاقب مشرکین مین تاخیر کی اور اپنے نیزون کو روک لیا تب اس بات کو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا اور فرمایا اللّٰہم علیک ببنی تکمہ اما فی قومی فوقعوا وقعا واما فی قومھم فابطؤوا دفعا
یعنے ای پروردگار تجھپر لازم کرتا ہون حکم و انتقام کرنا ساتھ بنی تکمہ کے کہ وہ لوگ دربارہ میری قوم کے

له قوله یحمی ویکر تاکید
برائے بکر اول آور فاص عنی
ان سب کا اور بعض کا
شناسی ہی اور شبّاک فاص ہے
قوی و مسکا بیج و بعض نعال
النجلا طعن فراخ ای قوی
فراخ یا زہ و کشادہ قوی
عواسے بانگ شکند
و مراد بانگ مطلق ہے
دیریہ ہے بانگ شکند و
بانگ مطلقا ۱۲

تو حملہ پر حملہ کرتے رہین اور اپنی قوم کے بارہ مین انکے بچانے اور باز رکھنے کے لیے طلب و تعاقب مین تاخیر کرتے
ہین آخر جب اس بات کو بنی سلیم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا تو جہہ طلب مشرکین مین کوشش کرنے لگے
چنانچہ ایک شخص بنی سلیم کا لاحق ہوا ساتھ بنی جیب اور دُرید بن الصمۃ الجشمی کے اور اسوقت دُرید ہودج مین تھا
کہ بنی جیب اُسکو تیمناً و تبرکاً نے نکلے تھے پس اس مرد سلمی نے اُسکے ناقہ کی مہار پکڑ لی اور ناقہ کو بٹھایا تو دیکھا
کہ ہودج مین ایک شیخ کبیر السن ہی کہ یہ اُسکو نہین پہچانتا تھا تب اس مرد سلمی نے کہا ای شیخ مین تجکو قتل
کرونگا دُرید نے کہا یہ وہ دن ہی کہ نہ مین اُس سے غائب ہون نہ اُسمین حاضر ہون یعنے نہ اس قوم سے
باہر ہون نہ انکے کام مین حاضر و شریک ہون غرض یہ کہ کالعدم ہون پس اگر تو مجھے قتل کرنیوالا ہی تو میری
تلوار کو میان سے نکال لے اور میری پسلی کے نیچے ہڈیان چھوڑکے اس تلوار سے مار کہ مین بھی لوگون کو یون
ہی قتل کیا کرتا تھا بعد ازان اپنے اہل کے پاس جا اور اپنے قتل کرنے کی میرے تیئن اُنکو خبر کر کہ مین نے
دُرید بن صمہ کو قتل کیا ہی آخر اس شخص نے جیسا اُس سے دُرید نے بیان کیا تھا ویسا ہی کیا پھر جب وہ جوان
اپنے اہل کے پاس آیا تو حال دُرید سے اُنکو خبر کی کہ مین نے اُسکو قتل کیا ہی سو اُس جوان کی مان نے
اُس سے کہا خدا تیرے ہاتھون کو جلاوے اُسنے تجھسے یہ بات نکہی تھی اور خبر کرنے کو نکہا تھا مگر اسلیے
تا احسان اپنا جو تجھپر ہی ہمکو یاد دلاوے پھر اُسکی ماں خدا کو اپنا محلوف کرکے یعنے خدا کی قسم کھاکر کہنے لگی
کہ ہر آئینہ دُرید نے ایک صبح مین تیری تین مائین آزاد کین تجکو اور میری مان اور تیرے باپ کی مان تیری دادی کو
تب اُس جوان نے جواب دیا ای مادر جس کسی نے خدا و رسول کی تکذیب اور اُنسے روگردانی کی اب اسلام نے
اُسکے احسانات کو قطع کردیا و بعد ازان آن حضرت صلعم نے ابو عامر اشعری کو کچھ لوگ اُنکے ساتھ کرکے پیچھے
مفرورون ہوازن کے روانہ کیا سو یہ لوگ جماعت ہوازن سے مقام اوطاس مین جاکے پھر باہم لڑائی ہوئی
اور مشرکین نے ابو عامر کو مار لیا تب حق تعالےٰ نے مشرکین کو شکست دی کہ وہ سب بھاگ گئے اور مسلمین
اُنکی عورتون اور اُنکے لڑکون کو تمام جو کچھ تھی قید کر لائے چنانچہ آنحضرت صلعم نے اُن سب کو درمیان
مہاجرین و انصار کے تقسیم کر دیا اور خمس چھوڑ دیا و چونکہ حضرت صلعم کو فتح حنین مین اونٹ و بکریان بکثرت
ہاتھ آئین تھین تو آپ نے چاہا کہ روساء عرب مین سے کچھ لوگون کی تالیف قلوب کرین مثل ابو سفیان بن
حرب و سہیل بن عمرو اور اقرع بن حابس الحنظلی اور عُیینہ بن حُصین الفزاری کے چنانچہ ان لوگون کو آپ نے
سو سو اونٹ عطا کیے (یعنے ہر ایک کو سو سو اونٹ دیے) اور حکیم بن حزام بن خویلد القرشی کو ستر اونٹ
دئے مگر حکیم کو اس مقدار سے ناخوشی ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ ہر آئینہ مین کسیکو لوگون مین سے
بڑا مقدار آپ کے عطیہ بزرگ کا اپنے سے زیادہ نہین دیکھتا ہون تب آپ نے دس اونٹ اور زیادہ دیے

حکیم نے اُسکے قبول سے بھی انکار کیا پھر آپ نے اور دس اونٹ اضافہ کیے حکیم نے اُسکو بھی قبول نکیا تب آپنے پورے سو کر دیے اُسوقت حکیم نے پھر عرض کی یا رسول اللہ یہ عطیہ آپکا جس کسے مین راضی ہوا یہ بہتر ہی میرے حق مین یا وہ دوسرا یعنے پہلا جس سے مین نے انکار کیا تھا فرمایا نہین بلکہ وہ دوسرا جس سے تو ناخوش ہوا تھا اُسنے کہا بخدا کہ مین اُسکے سوا اور نہ لونگا کہ پھر بعد آپکے آدمیون مین سے کسی سے کسی شے کی التجا مین نکرون (یعنے اس قناعت سے بعد آپ کے استغنا چاہتا ہون) فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ حق تعالے تیرے لیے اسمین برکت دیوے راوی کہتا ہی کہ حکیم مرتے دم تک روے زمین پر قریش سے بہت زیادہ مالدار تھا بعد ازان ہوازن مفرور بھی خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر آئے بامید پھر پانے اپنے زنان و فرزندان کے اور اسلام لائے چنانچہ آنحضرت علیہ السلام نے اُنسے فرمایا کہ اِذَا خَرَجْتُ اِلَی النَّاسِ فَتَقَلَّوْا اِلَیَّ عَلَی النَّاسِ وَتَعَلَّقُوْا النَّاسَ عَلَیَّ یعنے جب مین لوگون کے سامنے باہر نکلون تو تم مجھسے لوگون کے سامنے اپنی ناداری بیان کرو اور لوگونسے میرے بررو ناداری ظاہر کرو (مترجم کہتا ہی میرے نزدیک بجاے تقلوا کے ثقلوا ہی یعنے تم لوگون کے سامنے مجھپر بوجھ ڈالو اور میرے بررو لوگون پر بوجھ ڈالو آخر ہوازن نے ایسا ہی کیا کہ جب رسول خدا صلعم سے انھون نے کلام کیا تو حضرت نے اپنا خمس پھیر دیا اور خود حضرت نے انکے لیے لوگونسے کلام کیا تو سبنے واپس کر دیا سوے ایک صفوان بن امیہ بن خلف الجمحی کے کہ رسول خدا صلعم نے اُسکو خمس سے ایک عورت عطا کی تھی اور وہ اُسپر واقع ہو چکا تھا تو گمان رکھتا تھا کہ وہ عورت حاملہ ہی اور جب کہ قریش نے دیکھا کہ عطایا و بخشایش رسول خدا صلعم کی حق مین قریش اور مُہاجرین کے بوسعت و کثرت تام ہی تو اُنکو خوف ہوا کہ آن حضرت صلعم ارادہ رجوع و بازگشت طرف اپنی قوم کے رکھتے ہین (یعنے گویا آپ چاہتے ہین کہ انصار اور مدینہ چھوڑ کر درمیان اپنی قوم کے مکے اپنے وطن مین آباد ہون) اس بات سے وہ بانڈوہ شدید غمگین ہوے یہ خبر آنحضرت صلعم کو پہونچی کہ آپکی توسع بخشش سے انصار دلگرفتہ ہین تب آنحضرت صلعم طرف سعد بن عبادہ کے گذرے اور اُنسے فرمایا کہ تو اپنی قوم کو میرے پاس جمع کر اور سعد نہین جانتے تھے کہ اس سے حضرت کی کیا مراد ہی آخر سعد نے درمیان انصار کے منادی بھیجا کہ تم سب حضرت کے پاس سعد کے فرودگاہ مین جمع ہو چنانچہ سب انصار آپ کے پاس جمع ہوے اور حضرت نے اُٹھ کر اُنکے سامنے خطبہ بیان کیا اور فرمایا ای گروہ انصار مجھے خبر پہونچی ہی کہ تم لوگ میری اس عطایا سے جو مین نے قریش مین کچھ لوگون کو دیا ہی اپنے دلون مین افسردہ و رنجیدہ ہو سو حال یہ ہی کہ مین نے اس عطا و سخا سے اُنکا دین مول لیا ہی (یعنے اُنکا اکلا دین مول لیا اور یہ دین حنیف اُنکے لیے خرید دیا) ای گروہ انصار کیا تمکو یاد نہین اور تم کیون نہین یاد کرتے ہو کہ جب مین تمھارے یہان آیا تھا تو اُسوقت تک تم گھوڑون پر سوار نہوے تھے یعنے تمکو گھوڑا اسواری کو میسر نتھا او

تم مدینے سے بدون کسی نگہبان اور امان دہندہ کے نہین نکل سکتے تھے سو آج تم افضل اور بہتر ہو ان لوگون سے جو لشکر مین تمھارے سامنے حاضر ہین یہ سنکے لوگ چپ ہے حضرت کو کچھ جواب نہ دیا پھر آپ نے فرمایا مجھے جواب کیون نہین دیتے ہو تب انصار بولے ہم خدا اور رسول سے راضی ہین پھر فرمایا واللہ تم لوگ میری نسبت یہ بات سمجھو کہ تو ہمارے یہان نکالا ہوا آیا تھا ہمنے تجکو جگہ دی اور تو خوف زدہ تھا ہمنے تیری نصرت کی اور تو محتاج تھا ہمنے اپنے مال و تن سے تیری غمخواری کی بس اگر یہ بات تم کہوگے تو تم سچے ہو یعنے بات جھوٹھ نہین انھون نے جواب دیا ہم خدا اور رسول سے راضی ہین بعد ازان حضرت نے فرمایا اے گروہ انصار کیا تم اس بات پر راضی و خوش نہین ہو کہ اور لوگ تو اپنے گھرون کو اونٹ و بکریان لیجا دین اور تم اپنے یہان رسول اللہ کو لیجاؤ سب بولے بلے یا رسول اللہ ہان ہم رسول خدا کے ساتھ راضی و خوش ہین اور البتہ جسوقت آپ کی عطائین آپ کی قوم مین فاش ہوئین یعنے آپ جب ابر مثل سحاب کے عطا پاش ہوے تو بے شبہ ہمکو یہ گمان ہوا کہ آپ قصد رجوع و بازگشت اُنکی طرف رکھتے ہین اسلیے ہم لوگ اندوہگین ہوے اور ہمپر یہ بات بہت شاق و دشوار گذری اور اب ہمنے خوب جان لیا کہ بلاشبہ ہمارے ساتھ آپ مدینے کو مراجعت فرماوینگے تو اب ہم کچھ پروا نہین کرتے کہ مال کے مقدمہ مین آپ کس طرح کرینگے پھر آنحضرت صلعم نے اُنسے فرمایا قسم ہے مجکو اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے کہ اگر لوگ کسی وادی یا کسی گھاٹی مین جاتے ہون اور تم لوگ کسی اور وادی یا گھاٹی مین جاتے ہو تو مین تمھارے ہی وادی یا گھاٹی مین چلون یعنے تمھارے ہی ہمراہ جاؤن پھر جب آنحضرت صلعم اپنے خطبہ سے فارغ ہوے تو کچھ انصار مین سے اُٹھ کھڑے ہوے اور دست مبارک پر بوسے دینے لگے اور کہنے لگے یا نبی اللہ آپ نے ہمکو وہ نعمتین اپنی یاد دلائین اور اُن احسانون کا ذکر فرمایا جو متصل و پیہم ہمپر مبذول ہین اور جن نعمتون کا آپ نے ذکر نہین کیا کہ وہ افضل و فاضل تر ہین سو بہر کیف مال سے بمراتب زیادہ تر آپ ہمکو محبوب ہین بعد ازان محبوب خدا صلعم اپنے منزل مبارک مین تشریف لائے اور اُسوقت تک قبیلہ ہوازن اسلام لا چکے تھے (اور بنی ثقیف جو حنین مین شریک ہوازن ہوے تھے سو طائف مین جمع تھے) غرض کہ جناب رسالت مآب نے واسطے تیاری طرف طائف کے حکم کیا اسلیے کہ گروہ مشرکین طائف مین جا گھسے مین

ذکر غزوہ طائف

بعد از فراغ جنگ حنین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے قصد غزوہ طائف کا کیا کہ اُسکے قلعہ مین بنی ثقیف گھسے تھے اور اُن لوگون نے مسلمین سے قتال شدید کی تھی چنانچہ کچھ لوگ جری و دلیر اُس قوم کے مسلمانون کی طرف قلعے سے نکلے اور اُن مین سے ابوبکرہ مسلمانون کے مقابلہ پر آیا تو اصحاب کے ہاتھ سے وہ مارا گیا تب وہ لوگ اپنے حصن مین قلعہ بند ہوگئے بعد ازان ان حضرت صلعم نے واسطے قطع کرنے درختون انگور طائف کے

حکم کیا اور اپنے اصحاب مین سے ہر ایک شخص پر لازم کیا کہ پانچ پانچ حُبلات یعنے درخت پھلے ہوے یا لائق
پھلنے کے ہون کاٹ ڈالین اور بنی ثقیف سے ایک شخص حضرت کے ہمراہ تھا اُسکا نام ابو مردام تھا سو وہ
اپنا ایک تبر لیے ہوے عیینہ بن حصین کی طرف سے گذرا اُسنے کہا ای ابو مردام تو کہان چلا اُسنے کہا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہی کہ ہر شخص مسلمین مین سے پانچ پانچ درخت میوہ دار کاٹ ڈالے عیینہ نے
کہا مین بھی تیرے ساتھ اپنے حصے کے پانچ حُبلات کاٹ ڈالون اُسنے کہا اچھا تیرے لیے اسکی مزدوری ہی
چنانچہ جب عیینہ کو یہ خبر معلوم ہوئی تو وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا تا اُنکو خوش کرے
پھر اگر دیکھا تو حضرت کے پیچھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیٹھی تھین اُسنے کہا یا رسول یہ بی بی آپ کے
پیچھے کون ہی فرمایا یہ ام سلمہ ہی اور یہ قبل اس سے کہ بیبیان نبی صلے اللہ علیہ کی مامور پردہ کرنیکی
ہون یعنے ہنوز حکم پردہ کا نازل نہین ہوا تھا تب عیینہ نے کہا مجھے گمان ہی کہ یہ عورت سفر غزوہ مین
داخل خدمت ہوئی ہی پس آپ کی خوشی ہو تو زنان قبیلہ مضر سے کوئی نوجوان عورت اور بہت
حسین اور بہترین از روے حسب نسب کے آپ کے لیے وہان سے اُتار لاؤن تو آپ اُس عورت کو اس
عورت کی جگہ بدل لیجیے آخر اُسکی اس بات سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے پھر وہ اُٹھکر چلا گیا
تب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یا رسول یہ کون شخص تھا فرمایا یہ مرد احمق اپنی قوم کا مطاع و رئیس
ہی کہ وہ سب اُسکا کہنا مانتے ہین الغرض حضرت علیہ السلام نے ایک مہینے تک طائف کا محاصرہ رکھا یہانتک
کہ ہلال ذیقعدہ دیکھا گیا تب حضرت علیہ السلام عمرہ کرنے کے لیے مکے کو گئے اور وہان چند شب مقیم رہے اور معاذ
بن جبل الانصاری برادر بنی سلمہ کو اہل مکہ پر اپنا خلیفہ مقرر کیا اور اُنکو حکم کیا کہ لوگون کو قرآن تعلیم کرے اور جو چیزین
اسلام مین مسلمین کے حق مین خیر و بہتر ہین اور جو چیزین اسلام مین اُنکے لیے شر و مضر ہین اُنکو بتاوے بعد ازان
آنحضرت صلعم مدینے کیطرف روانہ ہوے اور مدینے مین پہونچکر لوگون سے آپنے ذکر کیا کہ جب ماہہاے حرام
یعنے ذیقعدہ و ذیحجہ و محرم گذر جائینگے تو مین تیاری کرونگا اطراف طائف کے ہونگا اور ایسا ہوا کہ مالک بن کعب
الانصاری اپنے اشعار مین بنی ثقیف کو تخویف کرتے تھے اور دھمکاتے ڈراتے تھے فقضینا من تہامۃ کل ریب
وخیبر ثم اجممنا السیوفا + نخیرہا ولو نطقت لقالت + قواطعہن دوسا او ثقیفا + فلست بحاضر ان لم تحلوا
بساحۃ دارکم منہ الوفا + وننتزع العروش ببطن وج + ونترک دارکم منکم خلوفا + وتاتیکم لنا سرعان خیل
تغادر خلفہا جمعا لفیفا یعنے ہمنے دفع کیا تمام شکوک و شبہات کو یعنے دشمنون کو تہامہ و خیبر سے بعد ازان
ہمنے اپنی تلوارون کو پھر تاب دیا اور سرگرم کیا اور پھر ہمنے اُسکو اختیار کیا یعنے پھر ہم دست بقبضہ ہوے
اگر وہ تلوارین بولتین تو نسبت اپنے قواطع کے جو لائق قطع ہین یعنے قبیلہ دوس و ثقیف کے کہتین کہ لاؤ انکو

پایا یہ کہ وہ تلواریں اپنے تیغ زنون سے بولیتین کہ مار لو دوس و ثقیف کو اور اگر تم لوگ اپنے گھرون کے
میدان مین اُترنہ آؤ تو مین حاضر یا حاصر یعنے مقابلہ کرنے والا اور گھیرنے والا اُلوف ہزاروں کا نہین ہو سکتا اور
ہم تمہارے درختون کو اُکھیڑ اور کاٹ ڈالین گے مقام وج مین اور تمہارے گھرون کو خالی اور ویرانہ چھوڑ دینگے
اور ہمارے گھوڑے تمہارے یہان دوڑتے آوینگے اور وہ تمہاری جماعت کو پیچھے چھوڑینگے یعنے آگے نکل جاوینگے
جب اہل طائف کو خبر پہونچی کہ محمد ہماری طرف پھر ارادہ عود کا یعنے دوبارہ پھر آنیکا رکھتے ہین اور اشعار کعب کو
پڑھا تو وہ لوگ خائف ہوے اور اپنے ایلچیون کو بدرخواست صلح خدمت نبی صلّی اللہ علیہ وسلم مین روانہ کیا
جب وہ لوگ مدینے مین حضرت ؑ پاس پہونچے اور پیام صلح ذکر کیا آپنے قبول کیا اور فرمایا کس بات پر صلح کرتے ہو
اُنہون نے کہا اس بات پر ہم صلح چاہتے ہین کہ ہملوگ واسطے جہاد کے جمع نکیے جائین یعنے بُلائے نجاوین اور
ہمسے عشر نلیا جاوے اور ہم مقید بہ نماز نکیے جاوین اور دوسری شرط یہ بیان کی اور ہملوگ سال بھر تک
لات سے متمتع رہین یعنے اسکی پرستش مین مشغول رہین یہ سنکے حضرت ؑ نے جواب دیا وہ دین لائق صلح نہین ہی جسمین
رکوع و سجود نہو پھر ایلچیون نے اعادہ اپنے سوالات کا کیا مگر حضرت نے انکار کیا کہ بدون قبول نماز کے صلح قبول
نہوگی انہون نے کہا بہرکیف ہم اُس نماز کو بھی آپکے تئین دینگے یعنے ہم وہ بھی بجالاوینگے اگرچہ ہمین بُرائی ہو تب
فرمایا کہ البتہ جو تمنے سوال دونون خصلتون کا کیا تمہارے لیے منظور ہین کہ تم قتال کے واسطے بلائے نجاؤگے اور
نہ تمسے عشر لیا جائیگا سوائے اس بات کے کہ تمسے نماز ساقط ہو پھر اُنہون نے کہا اور متمتع ہونا ہمارا ساتھ لات کے
سال بھر پس ہم اسلام نہ لاوینگے مگر اسی شرط پر کیونکہ جو لوگ آپسے اسلام لانے مین فریب کرتے ہین یعنے اسلام لانا
اُنکا از روے خدع و مکر کے ہی تو ہم اُنسے بہتر ہین جو صاف صاف کہتے ہین اور ہم اُن لوگوں سے زیادہ تر آپ پر مہربان ہین
چنانچہ آنحضرت ؑ نے اس بات کو نمانا پھر اُنہون نے اعادہ سوال کرکے کہا آپ لات مین کیا عیب دیکھتے ہین آنحضرت
نے پھر اعراض و انکار کیا یہانتک کہ اُنکو گمان ہوا اس بات کا کہ آنحضرت صلعم اُس امر مین اُنکے لیے ارادہ رخصت دینے کا نہین
رکھتے ہین اسوقت ایک شخص انصار مین سے گمان ہی کہ وہ حارثہ بن النعمان ہون اُٹھ کھڑے ہوے اور اُن ایلچیون سے
مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ تم لوگون نے ذکر لات سے ہمارے دلون کو ہیجان و التہاب مین ڈالا خدا تمہارے
کلیجون کو آگ مین جلادے رسول خدا صلعم ہرگز اقرار و تقرر نکرینگے کہ زمین اسلام مین بتون کی پرستش کیجاوے
اور وہ مسلم نہین ہی جو درمیان اپنے قائم رکھنے پر لات کے راضی ہو پس خدا سے ڈرو اور اپنے اسلام کو خالص کرو
آخر وہ لوگ بولے کہ مگر لات کو اپنے ہاتھون سے نہ توڑینگے۔ اور جو شخص چاہے اُسکو توڑ ڈالے چنانچہ مورخین
گمان کرتے ہین کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلم نے لات کے توڑنے کے لیے مغیرہ بن شعبہ کو متولی و مامور کیا تھا اور
عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ کیا آپ ان لوگون کے لیے یہ بات مقرر کرتے ہین کہ نہ یہ بلائے جائین

اور نہ اُنسے عشر لیا جاے تب آن حضرت علیہ السلام نے جواب دیا کہ اُنکے صلحنامہ کے آخر مین مین لکھ چکا ہون
کہ جو امر مسلم کے لیے روا ہی وہ ہی اُنکے لیے بھی ہی اور جو اُنپر ممنوع ہی وہ ہی مسلم پر بھی ممنوع ہی اور مضمون
نے لکھوا دیا ہی کہ شہر اُنکا امین و امن مین رہے اور اُنکے شہر مین شکار کرنا اور عضاۃ و طلحہ یعنی
درختان بزرگ و خار و درختان بلند سایہ دار قطع کرنا حرام ہی مثل حرمۃ بیت اللہ کے کیونکہ شرف بیت
اسمین اور یہ بھی شرط لکھی ہی کہ جو کوئی ایسا ہو کہ ان کامون سے کچھ اُنکے اُس شہر مین کرے تو اسکے کپڑے
اُتار کر کوڑے مارا جاوے اور یہ سب باتین اُن شرطون مین ہین کہ اُنھون نے لکھ لی ہین اور نبی اللہ
شرطین کامل کر لی ہین اور درمیان اُنکے اس شرط کو خالد بن سعد بن العاص بن امیہ نے لکھی ہی

ذکر غزوہ بتوک آخر غزوات

بعد از فراغ غزوہ طائف کے جس عرصے تک ٹھہرنا آن حضرت صلعم کا مدینے مین مشیت الٰہی تھی آپ ہان
قیام پذیر رہے بعد ازان مسلمین کو حکم کیا کہ سمت شام کی تیاری کرین اور موسم گرما کا تھا اور مسلمین سے اکثر
اشخاص عسرت تنگدستی مین تھے پس یہ خروج اُنپر شاق و دشوار گذرا پھر منجملہ مسلمین کے بعضون نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے اذن طلب کیا اور اُنمین غنی مالدار تو منافق تھے اور مومن نادار تھے چنانچہ وقت
تیاری اُن لوگون کے آنحضرت صلعم نے حکم کیا کہ لوگ اپنے مال کے صدقات یعنے زکوۃ وغیرہ جمع کرین تاکہ اُس سے
سامان نادارون کا کیا جاے تب لوگون نے نفقہ و خرچ کثیر حاضر کیا کہ اُس سے تیاری سامان نادارون کی
کر دی اور مردم ذی المقدور مین سے ہر شخص نے اپنی قوم کے نادارون مین سے چند چند آدمیون کا بار
اُٹھا لیا اور عبد اللہ بن مفضل المزنی چند آدمیون کو لیکر آیا اُن سب نے رسول خدا صلعم سے سوال سواری کا کیا آپنے
فرمایا میرے پاس کوئی سواری نہین ہی جسپر تمکو سوار کر لیجاون تب وہ لوگ پھرے اور چلا چلا کے روتے جاتے
تھے پس حق تعالے نے جن اہل عذر کا عذر پذیرا کیا تھا اُنکو بھی انھین کے ساتھ معذور رکھا اور جناب رسول خدا
صلعم نے بنا بر آمادہ کرنے لوگون کے اور واسطے رغبت دلانے جہاد کے اور اُنکے خوش کرنے کے لیے فرمایا
کہ میرے ساتھ شام کی طرف جلد چلو کیا عجب ہی کہ وہان تمکو بنات الاصغر دستیاب ہون یعنے اصفر کی لڑکیان
اور اصفر بنا بر زعم مورخین کے ایک شخص تھا انھین کالے آدمیون مین سے یعنے حبشیون مین سے اور بقول
صاحب وہ ایک بادشاہ تھا جو روم مین مر گیا کہ اسنے کسی رومی عورتون مین سے نکاح کیا تھا تو اُسکے بہت سے
لڑکے لڑکیان پیدا ہوئین اور وہ سب ایسے حسین تھے کہ مثل اُنکے کبھی کسی نے نہین دیکھا اور وہ لڑکیان
حسن و جمال مین ضرب المثل تھین غرض کہ جب آنحضرت صلعم نے اُنسے ذکر دختران اصفر کا کیا تو ایک شخص
انصار مین سے جد بن قیس اُٹھکر عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ سارے انصار اس بات کو خوب جانتے ہین

کہ مجکو عورتین بہت بھاتی ہین مین ڈرتا ہون کہ اگر مین آپ کے ہمراہ جہاد کو جاؤن اور اصفر کی بیٹیون کو
دیکھون تو ایسا نہو کہ اُنکے فتنے اور اُنکے پھندے مین پڑ جاؤن اسلیے مجھے رخصت دیجیے اور مجھے
فتنے مین نڈالیے کیونکہ حق تعالے نے فرمایا ہے اَلَا فِی الْفِتْنَۃِ سَقَطُوْا وَاِنَّ جَہَنَّمَ لَمُحِیْطَۃٌ بِالْکَافِرِیْنَ یعنے آگاہ
ہو کہ وہ لوگ گمراہی مین پڑ گئے اور حال یہ ہے کہ جہنم کافرون کی گھیرنے والی ہے الغرض جب لوگ
تیاری سامان اور درستی اسباب سفر سے فارغ ہوے تو روانہ ہوے اور طرف شام کے رخ کیا پھر جسوقت
تبوک مین پہونچے تو ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی کہ جن لوگون نے ارادہ قتال کیا تھا
وہ پاس سرداران روم کے دمشق اور اُسکے مضافات مین گئے ہین (یعنے بالفعل وہ لوگ تبوک مین حاضر
نہین ہین) تب آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دو مہینے تبوک مین قیام فرمایا وہان حضرت پر آیتین
نازل ہوتی رہین اور اُنمین مذمت اُن لوگون کی ہوتی تھی جو پیچھے رہ گئے تھے اور خدا نے نام اُنکا
منافقین رکھا تھا اور اُنکو نجس کہا تھا پھر جسوقت آن حضرت علیہ السلام نے بنا بر نزول آیات
اُن منافقین کے باب مین کلام کیا تو یہ سنکے اُنکے برادر جو حضرت کے ہمراہ تھے اُنکے لیے غصے مین
آئے اور کہنے لگے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو کچھ ہمارے بھائیون کے حق مین جو ہمسے پیچھے رہ گئے
ہین کہتے ہین واللہ اگر وہ حق ہے تو ہرگاہ وہ ہمارے اشراف و اخیار ہین پس ہم لوگ بطریق اولے
گدھون سے بدتر ہین یہ سنکے عامر بن قیس برادر بنی عامر بن عوف نے جلاس ابن سوید بن صامت
بن عمرو بن عوف سے کہا ہان سچ ہے واللہ بیشبہ محمد صلی اللہ وسلم صادق ہین یعنے سچے اور مصدق
ہین یعنے اُنکی تصدیق کی گئی کہ وہ سچے کیے گئے ہین اور البتہ تو بدتر ہے خر سے پھر عامر بن قیس پاس
عاصم بن عدی کے گئے اور اُنسے باتین جلاس اور اُسکے یارون کی بیان کین پھر عاصم بن عدی
خدمت نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوے اور حکایت جلاس کی جو کچھ عامر بن قیس نے بیان
کی تھی حضرت سے عرض کی تب آپ نے جلاس اور اُسکے جلسا کو بلوایا اور جو کچھ لوگون نے
کہا تھا اُنسے ذکر کیا انھون نے قسم کی کہ ہمنے ان باتون مین سے کچھ نہین کہا ہے اور جسنے کہا ہے
اُسکو ہمارے سامنے بلوائیے چنانچہ عامر بن قیس کو بلوایا انھون نے بقسم کہدیا کہ انھون نے وہ
باتین ضرور کہین بلکہ اُس سے بھی بڑی بات کہی فرمایا وہ بڑی بات کیا کہی عامر نے کہا وہ کہتے تھے
کہ ہم ارادہ قتل محمد کا رکھتے ہین پس جلاس اور اُسکے یارون نے انکار کیا اور کہا تو جھوٹھا ہے ہمنے
کبھی کچھ ایسا کلام نہین کیا حضرت نے فرمایا اُٹھو حلف کر دیجیے جس طریقے سے حلف کیا جاتا ہے
چنانچہ جلاس اور اُسکے جلسا نے حلف کیا کہ عامر کاذب ہے بعد ازان اُٹھا اور اسنے باسم خدا حلف کیا

کہ ہین صادق ہون کہ ان لوگون نے وہ بات کہی ہو بعد ازان عامر نے اپنے دونون ہاتھہ بطرف آسمان اٹھائے اور کہا اللّٰھم انزل علیٰ نبیک الصادق منا الصدق یعنے ای پروردگار اپنے نبی صادق پر ہماری جانب سے صدق نازل کر یعنے ظاہر کر حضرت نے فرمایا اللّٰھم امین یعنے ای پروردگار طلب یون ہی کر چنانچہ حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا یحلفون باللہ ما قالوا ولقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامھم وھموا بما لم ینالوا وما نقموا الا ان اغناھم اللہ ورسولہ من فضلہ فان یتوبوا یک خیرا لھم وان یتولوا یعذبھم اللہ عذابا الیما فی الدنیا والاخرۃ وما لھم فی الارض من ولی ولا نصیر یعنے وہ لوگ قسم خدا کی کھاتے ہین کہ وہ بات نہین کہی وحال آنکہ البتہ اُنھون نے وہ کلمہ کفر کہا ہی اور بعد اسلام اپنے کفر کیا اور اُنھون نے ایسے امر کا قصد کیا تھا جو انکے امکان مین نہ تھا یعنے قتل نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ بدلا ہی اُس احسان کا کہ خدا ورسول نے اپنے مزید عطایا سے اُنکو مالدار و تونگر کر دیا ہی پھر اگر توبہ کرین اور ان باتون سے باز رہین تو اُنکے حق بہتر ہو اور اگر سرتابی و روگردانی کرینگے تو خدا اُنپر عذاب سخت کرے گا دنیا و آخرۃ مین اور اُنکا کوئی روے زمین پر حامی و مددگار نہوگا بالاخر وہ نادم ہوے اور اقرار اپنے گناہون کا کیا اور متوجہ و مصرف بتوبہ ہوے اور آن حضرت علیہ السلام وہانسے جانب مدینہ روانہ ہوے اور اسی اثنا مین کہ آپ راہ چلے جاتے تھے اور کچھ لوگ پانچ یا چھ آپکے آگے چلے جاتے تھے ناگاہ وہ لوگ آیات خدا مین خوض و دخل اور تمسخر و دل لگی بازی کرتے جاتے تھے اُسوقت حق تعالے نے بابت اُنکے باتون کے اپنے نبی کی طرف وحی کی پھر آپ نے اپنے اصحاب سے اُسکا ذکر کیا چنانچہ حق تعالے نے یہ وحی نازل کی ولئن سالتھم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب قل اباللہ وایاتہ ورسولہ کنتم تستھزءون یعنے اگر تو انسے بازپرس کرے تو وہ البتہ یہ کہین گے کہ ہم تو آپس مین ہنسی کھیل کی باتین کرتے تھے تو اُنسے تو پوچھہ کہ کیا تم لوگ خدا سے اور اُسکی آیات اور اُسکے رسول سے دل لگی کرتے ہو تب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب مین سے ایک شخص کو بھیجا کہ اُنکے پاس جاکر پوچھہ کہ جسوقت وہ مضحکہ کرتے تھے تو کیا کہتے تھے پھر اُس شخص صحابی نے جاکر اُنسے ملاقات کی چنانچہ ایک اور شخص بھی اُنکے ساتھہ چلا جاتا تھا مگر نہین جانتا تھا کہ وہ کیا باتین ہین تب اُس فرستادہ نبی نے اُنسے پوچھا کہ تم کس بات پر مضحکہ کرتے ہو اور کیا کہتے ہو اُنھون جواب دیا کہ کچھہ باتین ایسی ہین کہ جب راہ چلتے ہین تو اُسمین لوگ خوض کرتے ہین اُس شخص نے کہا خدا نے سچ فرمایا ہی اور اپنے رسول کو بھی خبر پہونچائی ہی تمپر غضب ہو اللہ کا تم ہلاک ہوے خدا تمکو ہلاک کرے پھر وہ صحابی پھر آیا اور حضرت سے عرض کی کہ خدا نے سچ فرمایا ہی اور اپنے رسول کو

سچی خبر پہونچانی ہی بعد ازان وہ لوگ عذر کرنے کو حاضر ہوے اُسوقت حق تعالےٰ نے یہ آیہ نازل فرمایا
لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ کَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَۃٍ مِّنْکُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَۃً بِاَنَّھُمْ کَانُوْا مُجْرِمِیْنَ یعنے تم باتین بناؤ
البتہ تم بعد ایمان لانے کے کافر ہو گیے اگر ہم تم مین بعض آدمیون سے عفو کرینگے تو ایک گروہ پر عذاب
بھی کرین گے اسلیے کہ وہ لوگ مجرم و منکر ہین بعد ازان وہ شخص جو اُن لون کے ساتھ چلا جاتا تھا آیا
اور کہنے لگا قسم ہی خدا اور اُسکے رسول کی کہ مین نے ان لوگون کا کلام نہین سُنا اور نہین جانتا تھا
کہ یہ کیا کہتے تھے الغرض جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک ثنیہ یعنے تل پر پہونچے تو نقیب نبی نے
ندا دی کہ تم لوگ درمیان وادی کے اُتر پڑو کہ تمھارے لیے اسمین وسعت ہی اور خود آن حضرت علیہ السلام
نے اُس ثنیہ کو اختیار کیا اسلیے کہ آپ کو اُس جگہ زحمت کرنا لوگون کا ناگوار ہوا چنانچہ منافقین نے
اس بات کو سُنا (یعنے تنہا اُترنا حضرت کا) تو وہ منافق پیچھے رہ گیے یہان تک کہ جب لوگ ثنیہ سے
گذر گیے تو حضرت علیہ السلام اُس ثنیہ پر ٹھہرے اور اصحابؓ مین سے دو شخص آپ کے ہمراہ تھے تب
وہ گروہ منافقون کا حضرت کے پیچھے لگا اور حضرت نے ایک آہٹ اپنے پیچھے سُنی تو ایک صحابی سے فرمایا
میرے پیچھے یہ کیسی آہٹ ہی تب وہ صحابی اُنکی طرف بڑھا اور اُنکے ناقون کے منھ پر مارنے لگا آخر وہ
اُونٹ وادی مین اُتر گیے بعد ازان وہ صحابی حضرت سے آملا آپ نے اُس سے فرمایا تو نے اُس
قوم کو پہچانا تھا اُسنے کہا اُن لوگون مین سے مجھسے کسی نے کچھ کلام نہین کیا اور مین اُنکو دیکھا کہ
وہ سب منھ لپیٹے ہوے تھے ولیکن مین نے البتہ اکثر اونٹون کو پہچانا ہی تب آنحضرت علیہ السلام ثنیہ یعنے
ٹیلے سے نیچے اُترے اور اُن دونون صحابیون سے فرمایا تم جانتے ہو کہ اُس قوم نے میرے ساتھ کیا ارادہ
کیا تھا کہ مجھے زحمت پہونچاوین اور مجھپر ہجوم کر کے ٹیلے سے گرائین اور اپنے مرکبون سے مجکو روندین تب
اُن دونون نے کہا کہ جسوقت لوگ آپکے پاس مجتمع ہو جاوین تو کیون ان منافقون کی گردنین نمارین
فرمایا مین مکروہ جانتا ہون کہ اہل عرب باہم چرچا کرینگے اس بات کا کہ ہر آیئنہ محمدؐ نے اپنا ہاتھ اپنے صحابہ مین
کھولا ہی کہ اُنکو قتل کرتے ہین اور ایسا ہوا کہ چھ آدمی مدینے مین رسول خدا صلعم سے پیچھے رہ گیے تھے مگر وہ
لوگ منافق نتھے اور نہ اُنکے لیے اذن ہمراہی کا ہوا پس اُنمین سے تین آدمی نے تو اپنے نفسون پر سخت
ملامت و غرامت کی کہ ہمنے اپنے گھرونمین ٹھہرنے اور اپنے کھانون مین مشغول رہنے سے کیا کیا و حال
آنکہ ہمارے پاس عورتین ہین اور رسول خدا صلعم دامن کوہ کے ہوائے گرم مین ہین قسم ہی رب کعبہ کی کہ ہم
ہلاک ہوے مگر یہ کہ حق تعالےٰ ہمارے لیے قبول عذر نازل کرے آخر اُنھون نے اپنے تئین مسجد کے ستونون سے
باندھ لیا اور اُنھون نے خدا کی قسم کھائی کہ ہم اپنے تئین اس بندش سے نکھولینگے یہانتک کہ رسول خدا صلعم

خود ہون تو کھولین کہ اُنھین تینون مین ایک ابولبابہ بن مروان تھا جو بنی عمرو بن عوف اور
انصار مین سے تھا غرض کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے اور راستہ
دولتسرا کا مسجد مین سے تھا تو حضرتؐ نے اُن تینون کو ستون سے بندھے دیکھکر پوچھا کہ یہ کون
بندھے ہین لوگون نے اُنکے حال سے خبردی کہ یا نبی اللہ ان لوگون نے خدا کی قسم کھائی ہی کہ وہ
اپنے تیئن نہ کھولین گے تا وقتیکہ آپ ہی اُنکو کھولین فرمایا مین بھی قسم کھاتا ہون خدا کی کہ مین کبھی
اُنکو نہ کھولونگا جب تک کہ خدا مجکو کھول دینے کا حکم کرے آخر حق تعالےٰ نے اپنے نبی پر عذر اُنکا نازل
کیا اور فرمایا وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَن يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ
غَفُورٌ رَّحِيمٌ یعنے وہ لوگ ہین جنھون نے اپنے گناہون کا اقرار کیا اس بات کا کہ اُنھون نے اعمال
صالحہ اور سیاٰت کو مخلوط کر دیا ہی قریب ہی کہ حق تعالےٰ اُنکی توبہ قبول کرے کہ بیشبہہ وہ مغفرت کرنے والا
اور رحم کرنے والا ہی اور لفظ عسی افعال مقاربہ سے ہی یعنے قریب ہی کہ ایسا ہو اور عسی جو خدا کی جانب سے
ہو وہ بمعنی واجب ہی یعنے لازم ہی کہ یون ہی ہو الغرض بروقت نازل ہونے آیہ کے رسول خدا صلعم
نے اُنکو کھول دیا تب وہ اپنے گھرون کو گئے اور سارا مال اپنا لیے آئے اور کہنے لگے یا نبی اللہ اس
مال کو ہماری طرف سے تصدق کر دیجئے اور ہمارے لیے خدا سے استغفار طلب مغفرت کیجیے فرمایا مین اسمین سے
کچھہ نہ لونگا تا وقتیکہ مجکو حکم صادر ہو تب حقتعالےٰ نے نازل کیا خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم
بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ یعنے زکوٰۃ اُنکے مالون سے تو لے کہ اُنکو تو پاک کرے اور
اُنکے دلون کو اُس صدقہ سے صاف کرے اور اُنکے حقمین دعا کر کہ تیری دعا اُنکے لیے تسلی ہی اور حق تعالےٰ
بڑا سننے والا اور بڑا خبر رکھنے والا ہی اور اُن دوسرے تینون کے حقمین کچھہ نازل نہوا تھا چنانچہ لوگ کہنے لگے
جبکہ اُنکے حق مین کوئی عذر نازل نہوا تو یہ لوگ ہلاک ہوئے آخر وہ تینون ایسے امر مین مبتلا ہوئے یعنے رسوائی
در وسیاہی کہ اس سے قریب ہلاکت پہونچے دہا نیمہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ اُنسے کلام کرتے تھے
نہ اُنکو پاس بٹھاتے تھے اور نہ اُنکو کسی بات مین شریک کرتے تھے آخر اُن تینون نے اپنے پروردگار سے دعائین
کین نا حق تعالےٰ اپنے نبی پر اُنکا عذر نازل کرے پس خدا نے قبول فرمایا کہ پہلے بشمول توبہ مومنین کے اُنکا
ذکر کیا پھر خاصتہً اُنکی طرف حقتعالےٰ ملتفت ہوا چنانچہ فرمایا وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ
عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللَّهَ
هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ یعنے اور اُن تینون آدمیون پر جو پیچھے رہ گئے تھے یہان تک کہ زمین باوجود اس
وسعت کے اُنپر تنگ ہو گئی اور اپنی جانون سے وہ تنگ آئے اور اُنکو گمان اس بات کا ہوا کہ اللہ کے

قہر سے کوئی پناہ نہین مگر یہ کہ اُسیکی طرف پناہ ہی بعد ازان حق تعالےٰ اُنپر مہربان ہوا اور توفیق دی کہ وہ توبہ وانابت کرین بے شبہہ حق سبحانہ تعالےٰ وُہی ہی بڑا قبول کرنے والا توبہ کا اور بڑا رحم کرنے والا مومنین پر اور اُنھین تینون مین کعب بن مالک و مرارہ بن الربیع

+ + + + + + + +

+ + + + + + + + +

+ + + + + + + + +

و لیکن تو اے ابن الخطاب پس حق تعالےٰ نے مثل تیری ملائکہ مین بیان کی ہی مثل جبرئیل علیہ السلام کے کہ جب حق تعالےٰ ہلاکت کسی قوم کی چاہتا ہی تو اُنکی طرف جبرئیل کو بھیجتا ہی اور مجھسے مثل تیری انبیا مین ساتھ نوح علیہ السلام کے بیان کی کہ فرمایا رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکَافِرِیْنَ دَیَّارًا یعنے اے پروردگار میرے نچھوڑ دے زمین پر کافرون مین سے کسی رہنے والے کو اور بکر تو اے ابن ابی قحافہ پس حق تعالےٰ نے مجھسے مثل تیری ملائکہ مین بیان کی ہی مثل میکائیل علیہ السلام کی کہ وہ استغفار طلب مغفرت کرتے ہین واسطے اہل زمین کے اور سوال کرتے ہین اُنکے لیے رزق اور مثل تیری انبیا مین مجھسے بیان فرمائی ہی مانند ابراہیم علیہ السلام کے جب کہ اُنھون نے کہا فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ یعنے جسنے میری پیروی کی سو وہ مجھہ مین سے ہی یعنے وہ میرا ہی اور جسنے میری نافرمانی کی پس بے شبہہ تو آمرزگار اور رحیم مہربان ہی بعد ازان رسول خدا صلعم نے اُس جبہ دیبا کو پہن لیا اور اُس روز کے سوا پھر کبھی اُسکو نہین پہنا بعد ازان حضرتؐ نے حکم تیاری حج کا کیا اور آپ نے اُس سال حج نہین کیا اسلیئے کہ مشرکون کے ساتھہ حج کرنا منظور نہ تھا اور اُنکا کچھہ عہد بھی باقی رہا تھا آپ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حکم کیا کہ ع

+ + + + + + + + +

+ + + + + + + + +

+ + + + + + + + +

+ + + + + + + + +

+ + + + + + + + +

+ + + + + + + + +

اور مشرکون نے کہا کہ محمد ہمارے یہان چار مہینے کیون نہین آئے (یعنے اشہر حرام مین) اور اب وہ اور اُنکے اصحاب بخوف ضرب سیف وطعن سنان کے ہمسے دور ہوگیے اور حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلعم کو حکم کیا اور انحضرت صلعم نے بھی ابو بکر کو وصیت کی اس بات کی کہ بعد اس برس کے مشرک لوگ مسجد مین یعنے مکے مین نجاوین پھر انحضرت صلعم نے

یہان سے اصل متن کتاب چھاپہ مین ضیق ہونے سے چھ سات سطرین ناقص ہین کہ بعض بعض لفظین ہین اور اکثر عبارت ساقط ہی اور کلی نسخون مین یہی حال ہی

پھر یہان سے متن کتاب چھاپہ مین زیر دس سطرون سے کچھہ ناقص ہین کہ بعض الفاظ باقی ہین اور اکثر عبارت ساقط ہی

اُنکے مقدمہ مین حکم کیا کہ گلے اُنکے اُنٹون کے اور غلے لادنے والے پکڑے جاوین اور جہان کہین مشرک ملجاوین تو قتل کیے جاوین اور اُنکے ہر ایک ناکے اور درے پر مسلمان تعینات کیے جاوین یہ خبر سنکے مشرکون نے اہل مکہ سے کہلا بھیجا کہ ہم لوگ کعبے کے آنے سے روکے گئے ہین اور حکم ہوا ہو کہ ہمارے قافلے اونٹون کے پکڑ لیے جاوین اور جو لوگ اونٹون کے ساتھ ہون وہ مارے جاوین اور جن اونٹون پر تمھارے یہان غلہ لادکر بھیجا جاتا ہی جسوقت اُنکو تم نپاؤگے تو تمکو معلوم ہوگا کہ سختی گرسنگی اور شدائد مشقت سے کیا کچھ دیکھوگے یہ سنکے اہل مکہ فقر و محتاجی کو ڈرے پھر حقتعالے نے اُن مشرکین کے بارےمین یہ آیت نازل کی لا یَقرَبُوا المَسجِدَ الحَرَامَ بَعدَ عَامِهِم هٰذَا وَاِن خِفتُم عَيلَةً فَسَوفَ يُغنِيكُمُ اللهُ مِن فَضلِهِ یعنے مشرکین اس برس کے بعد پھر قریب مسجد حرام کے نجاوین اور اگر تملوگ فقر و محتاجی کو ڈرتے ہو تو عنقریب حقتعالی تمکو اپنے فضل سے غنی کر دیگا اور آیسا ہوا کہ اہل یمن ایمان لائے تھے تو وہ اپنے قریب مکے مین غلہ لادکر لانے لگے پس حق تعالے نے مکے والون کو اسوجہ سے غنی کر دیا یعنے مشرکین سے بے پروا کر دیا کیونکہ ویسا ہی ہوگیا جیسا مشرکین اونٹ لادکر لاتے تھے پس جو کچھ حق تعالی نے اہل مکہ سے وعدہ کیا تھا سو اُسنے اُسکی تصدیق کرائی کہ خدا نے اُنکو غنی و تونگر کر دیا جیسا کہ فرمایا تھا چنانچہ اہل تہامہ نہ ٹھہرے تھے مگر تھوڑی مدت یہان تک کہ وہ سب ایمان لائے یعنے تھوڑی ہی سی مدت ٹھہر کر وہ سب ایمان لائے پس یہ اول حج تھا کہ مسلمانون نے حج کیا تھا پھر جب وہ مومن حاجی حج سے فارغ ہوے تو مکے مین مقیم ہوے بعد ازان رسول خدا صلعم نے ایک لشکر ہمرہ خالد بن الولید کے طرف بنی اسد بن خزیمہ کے روانہ کیا اور بنی اسد کو خبر پہونچی کہ رسول خدا صلعم نے ہماری طرف لشکر بھیجا ہی چنانچہ درمیان بنی اسد کے ایک شخص کاہن تھا کہ کہانت کیا کرتا تھا یعنے غیب کی باتین اور شگون بیان کیا کرتا تھا اُسکا نام طلیحہ بن خویلد الفقعسی تھا سو بنی اسد اُسکے پاس آئے اور اُس سے ذکر کیا کہ ایک فوج ہمپر بھیجی گئی ہی تو ہمسے اُسکی خبر غیب بیان کر تب اُسنے ایک کپڑا سفید اوڑھ لیا اور بیان کیا کہ بنی اسد تمھارے درمیان مین دو شخص ہین اور دونون دو گھوڑون پر سوار ہین سو اُنکو محمد نے واسطے جاسوسی اور نگرانی کے بھیجا ہی اور وہ ایک ساعت تک وہ کپڑا اپنے اوپر اوڑھے رہا بعد ازان اُتار ڈالا تب بنی اسد نے پوچھا تو نے کیا دیکھا اُسنے کہا مین نے اُن دونون مردون کو جو تمھاری قوم سے ہین دیکھا ہی کہ وہ تمپر فوج لاتے ہین اور عنقریب تمھارے پاس آپہونچتے ہین اور تم شکست پانے والے ہو یہ سنکے بنی اسد نے بیابان کی طرف نکلنے مین جلدی کی آخر وہان جاکر لشکر سے مقابل ہوگئے تب اُس قوم کے مبارزون نے طلیحہ کے ساتھ صف باندھی یہان تک کہ مسلمان اُنکے پاس پہونچ گئے اور اُنکے قریب اُتر پڑے یا یہ کہ اُنپر آپڑے پھر لڑائی سخت و شدید واقع ہوئی آخر وہ دشمنان خدا بھاگ نکلے اور مسلمانون نے اُنکا پیچھا کیا اسی عرصہ مین عکاشہ بن محصن الاسدی پاس طلیحہ بن خویلد کے پہونچکر کہنے لگا اے طلیحہ اب بھاگنا کہان ہی طلیحہ نے کہا قتل اُتا فهات نزال لیس مین کون ہون

یعنے تو نہین جانتا کہ مین کون ہون پس لا کوئی ام مکروہ لا اور مترجم کہتا ہو کہ بجاے ہزالا کے غالباً لفظ نزالا ہی
یعنے کوئی واقعہ پھر طلیحہ طرف عکاشہ کے بڑھا اور دونون باہم چالش اور نیزہ بازی کرنے لگے آخر طلیحہ نے
عکاشہ کو نیزہ مارکر قتل کیا اور عکاشہ کے ساتھ ثابت بن ارقم بھی قتل ہوا اسوقت طلیحہ یہ ابیات پڑھنے لگا شعر
نصبت لہم صدر الحمالة انہا + معودة قبل الکماة نزال + فیوما تراہا فی الجلال مصونة + ویوما تراہا
سمت ظل عوال + عشیة غادرت ابن اقرم ثاویا + وعکاشة الغنمی عند مجال + فما ظنکم بالقوم اذ تقتلونہم +
الیسوا وان لم یسلموا برجال + فان تک اذواد واذہبن نسوة + فلن تذہبوا فرغا بقتل جبال +
صدر الحبالہ کنایہ ہی شمشیر سے یعنے مین نے تیغ علم کی ایسلیے کہ وہ وعدہ دی گئی ہی یعنے اُس سے وعدہ
لیا گیا ہی قتل سرآورون کا حربگاہ مین پس تو کبھی تو اُس صدر حبالہ کو غلاف مین پوشیدہ دیکھتا
ہی اور کبھی تو اُسکو نیزون کے زیر سایہ دیکھتا ہی چنانچہ آخر روز اُس صدر حبالہ نے بن ارقم کو ڈال دیا
پڑا ہوا اور عکاشہ غنمی کو بھی وقت جنگ کے پس اے مسلمانو کیا تمہارا گمان ہی اس قوم کے ساتھ
کہ تم اُنکو قتل کرتے ہو گیا وہ مرد نہین ہین اگرچہ اسلام نہین لائے ہین اور اگرچہ یہ بات ہوئی کہ گھوڑون
زہیر عورتون کو چھپایا یعنے پکڑلے گئے مگر نہ لیجائینگے عقل جبال کو گھبرایا ہوا اور ایسا ہوا کہ جبال برادرزادہ
طلیحہ کا تھا اُسکو مسلمانون نے گرفتار کرکے اسپر اسلام پیش کیا اور وہ نوجوان تھا تو اُسنے اسلام لانے سے
انکار کیا اور کہا جب مجھے قتل کرو اور مجھے اپنے محمد کو نہ دکھاؤ کیونکہ میرے تئین اُنکی طرف کچھ حاجت نہین یعنے مجکو
اُنسے کچھ کام نہین آخر مسلمانون نے اُسکو قتل کیا چنانچہ اصحاب رسول خدا صلعم وہانسے غنیمت خاطرخواہ لے پھرے
جب رسول خدا صلعم کو خبر قتل عکاشہ کی پہونچی تو فرمایا خدا عکاشہ پر لعن کرے کہ اُن لوگون نے کوئی راہ خدا مین شہید نہین ہوا

ذکر حجة الوداع

بعد ازان جب موسم حج آیا تو نقیب رسول خدا نے درمیان مسلمین کے واسطے حج کے ندا دی اور فرمایا مین بھی حج
کے لیے چلنے والا ہون چنانچہ مسلمین حضرت کے ساتھ حج کو روانہ ہوے اور آنحضرت صلعم نے سو اونٹ ہدی یعنے قربانی
کے لیے ساتھ لیے پھر حضرت مکے مین پہونچے راوی لکھتا ہی کہ مجھے یہ حدیث پہونچی ہی کہ آنحضرت علیہ السلام نے حکم کیا
کہ جو کوئی ہدی نہ لایا ہو وہ حج سے باہر ہو کہ اُسکو عمرہ کر ڈالے اور جو شخص ہدی لایا ہو وہ حج کو تمام کرے اور حضرت نے اپنے
حکم کیا اُس شخص کو جسنے احرام باندھا یہ کہ احرام حج کا باندھین اور ہدی یعنے شتران قربانی سے جو کچھ میسر و ممکن ہو
قربانی کرین آور اہل حدیث گمان کرتے ہین کہ آنحضرت صلعم نے بعد اُس حکم کے پھر یہ فرمایا کہ لوگون کو ساتھ
اس امر کے مین حکم کرتا ہون (یعنے اپنے سامنے ایسا حکم کرتا ہون) اور میرے بعد والے کے لیے یہ حکم نہین ہی
غرضکہ آن حضرت صلعم اور اصحاب نے حج کو تمام کیا اور ہدی کو قربانی کیا اور راوی کہتا ہی کہ اہل حدیث کے

ذکر مین انحضرت صلعم جو ساٹھہ بدنہ ساتھہ لائے تھے اُنکو اپنے ہاتھہ سے نحر کیا اور ہر بدنہ سے ایک ایک ٹکڑہ کاٹ کر ہنڈون یعنی دیگون مین چڑھوا دیا پھر آپنے انمین سے نوش فرمایا باقی لوگون کو حکم کیا کہ کھاؤ اور کھلاؤ اور مسلمین نے یہ ایسا حج کیا کہ اُنمین کوئی مشرک نہ تھا اُسوقت حق تعالے نے اپنے نبی پر یہ آیہ نازل کیا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا یعنے آج مین نے تمھارے دین کو کامل کیا اور نعمت اپنی تمپر تمام کی اور مین تمھارے اسلام سے جو دین تمھارا ہی راضی ہوا اور یہ آیت اور دیگر چند آیتین قرآن سے اخیر آیات مین جنکو خدا نے نازل فرمایا ہی یعنے جو کچھ خدا نے نازل اسکے آخر مین وہ آیت مع دیگر چند آیتونکے نازل ہوئی اور یہ حج بھی حجۃ الوداع ہی یعنے آخری حج نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا تھا بعد ازان آن حضرت علیہ السلام نے منے مین بمحضر مسلمین خطبہ فرمایا اور بعد اس سال کے پھر جناب رسالت مآب صلعم حج کے واسطے تشریف نہین لائے یہان تک کہ حقتعالے نے اُنکو وفات بخشی و چنانچہ اُس خطبہ مین جو کچھ ارشاد فرمایا وہ یہ ہین یا ایھا الناس اسمعوا قولی الخ یعنے ای مسلمانو میری بات سنو کہ ہر آئینہ مین نہین جانتا ہون کہ بعد اس سال کے اس موقف مین شاید مین تمسے ملون ای مسلمانو تحقیق کہ خون تمھارے اور مال تمھارے ہمیشہ تمپر حرام ہین یعنے ہر ایک دوسرے کے خون و مال کو اپنے اوپر ہمیشہ حرام جانے جسطرح جسے حرمت تمھارے اس دن کی تمھارے اس شہر مین اور جسطرح حرمت تمھاری اس مہینے کی یعنے جسطرح جسے خون و مال تمھارا ایک دوسرے پر آجکے روز اور اُس مہینے اور تمھارے اس شہر مین حرام ہی اُسیطرح ہمیشہ اور ہر جگہ حرام رہیگا و تحقیق کہ مین تمسے تبلیغ احکام کرچکا پس جس شخص کے پاس کسی کی امانت ہی تو وہ اُس امانت کو جسنے اُسکے پاس رکھا ہی اُسکے تئین ادا کردیوے اور اگر کسی پر سود ہو تو وہ تمام تر اُتر گیا اگرچہ سود عباس بن عبد المطلب کا ہو اور جو خون کسیکا ایام جاہلیت مین کسی پر تھا وہ بھی کل باطل ہوگیا و ہر آئینہ اول خون جو تمسے اتارا جاتا ہی وہ خون ہمارا یعنے خون ربیعہ بن الحارث بن المطلب کا ہی اور وہ دودھ پلایا ہوا بنی لیث کا تھا سو اُسکو ہذیل نے قتل کیا چنانچہ خونہاے ایام جاہلیت مین سے اول اسی خون ربیعہ سے ابتدا سقوط کیجاتی ہی اور تحقیق کہ زمانہ گردش کرکے اپنی اُس ہئیت نخستین پر آیا ہی کہ جس روز حقتعالے نے زمین و آسمانونکو پیدا کیا تھا یعنے جس روز جس مرکز سے زمانے نے دورہ شروع کیا آج میرے زمانہ مین اُسی مرکز پر آیا ہی اور شمار مہینونکا پیش خدا روز خلقت آسمان و زمین سے بنا بر لوح تقدیر کے بارہ مہینے ہین اُنمین سے چار مہینے حرام ہین یعنے اُنمین قتال حرام ہی اور اُن چار مہینون مین تین مہینے پیہم ہین یعنے ذیقعدہ و ذیحجہ و محرم اور رجب جو گذر گیا بیچ جمادی الثانی و شعبان کے ای مسلمانو تمھارے واسطے تمھاری عورتون پر حق ہی اور تمھاری عورتون کے لیے تمپر حق ہی اور تمھارے لیے عورتون پر یہ واجب ہی کہ وہ فحش ظاہری یعنے بدکاری و زناکاری نکرین پھر اگر وہ ایسا کرین تو البتہ حق تعالے نے حکم کیا ہی اس بات کا کہ اُنکی صحبت ترک کرو اور اُنکو مارو پر نہ وہ مار جو آزار سخت ہی دشل

اعضا تنکنی عضا آنکھہ ناک وغیرہ) پس اگر وہ باز آوین تو انکے لیے کھانا کپڑا انکا موافق دستور کے دیا جاے اور چاہیے
کہ انکو حقمین نیک نصیحت قبول کرو اسواسطے کہ وہ لوگ تمہارے پاس عوان یعنے نگہبان و مددگار ہین کہ وہ اپنی ذات
خاص پر کچھہ اختیار نہین رکھتی ہین اور تمنے انکو امانت خدا کر کے لیا ہی اور انکی شرمگاہون کو تمنے کلمہ خدا لیتے
حلال کر لیا ہی پس میری باتون کو سمجھہ لو مین نہین جانتا کہ شاید بعد اس سال کے پھر کبھی تمسے اس موقف مین ملاقات
نکر دن اور ہر آئینہ ہر مسلم برادر ہی مسلم کا اور سارے سلمین آپسمین بھائی ہین اور کیسکے لیے مال اُسکے برادر مسلم کا حلال
نہین ہی مگر جو کچھہ وہ بخوشی خاطر اپنے اُسکو عطا کرے اور فرمایا اللّٰہم قد بلّغت اے میرے پروردگار البتہ مین نے
لوگون کو رسالت تیری پہونچا دی سبنے کہا کہ ہان البتہ آپنے حکم پہونچا دیا اور فرمایا کہ اگر تم بعد میرے کفر کی طرف
پھر جاؤگے کہ بعض تمہارے بعضون کی گردنین مارینگے تو پھر مین تمکو نہ ہونگا یعنے آخرت مین بھی کیونکہ البتہ مین نے تمین
وہ چیز چھوڑی ہی کہ اگر تم اُسکو لیے رہوگے تو گمراہ نہوگے اور وہ کتاب اللہ قرآن ہی اللّٰہم ہل بلّغت اے میرے
پروردگار مین نے تیری رسالت لوگون کو پہونچا دی انتہی غرض یہ جو کچھہ بیان ہوا حدیث حج الوداع ہی ۱۲

ذکر وفات نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم

بعد ازان جناب رسالت مآب صلعم مدینے مین تشریف لائے اور باقی ایام ذیحجہ اور تمام ماہ محرم اور ماہ صفر کی بائیسوین تک
پھر وہین مقیم رہے بعد ازان آنحضرت صلعم علیل ہوئے اُس بیماری مین جسمین وفات پائی اور وقت وفات پاس اُس
چھوکری کے تھے جسکا نام ریحانہ تھا اور وہ یہودی بندیون مین سے تھی اور اول جس روز علیل ہوئے تھے وہ
یوم شنبہ اور اُس روز تپ ونور نہایت شدت درد کی رہی جب صبح ہوئی تو موذن نے آذان دی اور تسویت
کہی یعنے الصّلٰوۃ خیرٌ من النّوم کہا پھر جب مسلمین نے دیکھا کہ آپ برآمد نہین ہوے تو موذن کو بھیجا پس موذن
جب آپکے پاس آیا تو دیکھا کہ آنحضرت صلعم سخت رنجور ہین تب اُسنے کہا الصلوۃ یا رسول اللہ یعنے نماز یاد دلائی فرمایا
نماز کے لیے باہر نکلنے کی طاقت نہین رکھتا ہون پھر موذن سے پوچھا دروازے پر کون کون ہین اُسنے جو لوگ وہان حاضر تھے
اُنکی خبر دی فرمایا ابن الخطاب سے تو کہدے کہ لوگون کو نماز پڑھادے تب بلال روتے ہوے نکلے مسلمین نے پوچھا
بلال کیا خبر ہی بلال نے کہا رسول خدا صلعم نماز کی بھی طاقت نہین رکھتے ہین یہ سنکے لوگ زار زار روے پھر بلال نے
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم تمکو حکم دیتے ہین کہ تم لوگون کو نماز پڑھوادو تب عمر نے کہا
کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سامنے مین نماز مین کبھی مقدم نہین ہو سکتا یعنے انکے ہوتے ہوے مین ہرگز پیش نمازی
نہین کر سکتا تم حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جاکر عرض کرو کہ ابو بکر دروازہ پر حاضر ہین تب بلال گئے اور
موجودگی ابو بکر کی اور جو کچھہ عمر نے کہا تھا عرض کی فرمایا اچھا پھر تو کیا دیکھتا ہی جا ابو بکر سے کہدے کہ وہ
لوگون کو نماز پڑھادین تب پھر بلال پاس ابو بکر رضی اللہ عنہ کے آئے اور انکو حکم دیا آخر ابو بکر نے آٹھہ روز تک

لوگون کو نماز پڑھائی اور اسی عرصہ مدت مین حضرتؐ پر درد نے شدت کی تب عباسؓ حضرت کے پاس
داخل ہوے اور اسوقت حضرتؐ غش مین تھے اسوقت عباسؓ نے حضرت کی بیبیون سے کہا کہ اگر تم لوگ
حضرتؐ کے منھ مین دوا ڈالتین تو بہتر ہوتا بیبیون نے کہا ہم لوگ اس بات پر جراءت و دلیری نہین کر سکتے
تب عباس حضرتؐ کو آغوش مین لیکر منھ مین دوا ٹپکانے لگے اسوقت آپ ہوش مین آئے فرمایا یہ کسنے
میرے منھ مین دوا ٹپکائی ہے چاہیے کہ بیبیان دوا میرے منھ مین ٹپکائے جاوین مگر یہ کہ عباس بھی ہون
پھر فرمایا کہ تم لوگون نے میرے منھ مین دوا ڈالی ہے وحال آنکہ مین صائم تھا بیبیون نے عرض کی کہ عباس نے
آپکے منھ مین دوا ڈالی ہے فرمایا اے عباس کس چیز نے تمکو دوا ٹپکانے پر آمادہ کیا اور اے بیبیو کس وجہ سے تمنے مجھپر خوف
کیا بیبیون نے کہا ہمنے آپ پر خوف ذات الجنب کا کیا فرمایا ہر آینہ حق تعالے مجھپر ذات الجنب کو متسلط نکریگا
اور حال یہ تھا کہ اُس روز حضرتؐ کے درد شدید سے لوگون کو بڑا خوف تھا مگر اُسکی صبح کو دسوین روز کہ جسدن
وفات ہوئی آن حضرت علیہ الصلوۃ والسلام باہر برآمد ہوے اور لوگون کو نماز صبح پڑھائی اور مومنون کو
گمان ہوا اسبات کا کہ حضرتؐ نے شفا پائی پس وہ سب نہایت شادان و فرحان ہوے بعد ازان آنحضرتؐ
اپنے مصلے پر بیٹھکر لوگون سے باتین کرنے لگے اور فرماتے تھے لَعَنَ اللّٰهُ قَوماً اتَّخَذُوا قُبُورَهُم مَسَاجِدًا خدا لعنت
کرے اُس قوم پر جنھون نے اپنی قبرون کو مسجد ٹھہرائی ہے یعنے اُن قبرون پر نمازین پڑھتے ہین خواہ
اُن قبرون کو سجدہ کرتے ہین اور مراد حضرتؐ کی اُس قوم سے یہود و نصاری تھی اور حضرتؐ لوگونسے
باتین کرتے رہے یہانتک کہ دن چڑھگیا بعد ازان آپ دولتسرا مین تشریف لیلئے مگر صحابہ اُس مجلس
سے متفرق نہوے یہانتک کہ لوگون نے شور عورتونکا سُنا کہ وہ کہتی تھین پانی لاؤ پانی لاؤ صحابہ کو گمان
ہوا کہ حضرتؐ پر غش طاری ہوگیا ہوگا پھر سارے مسلم دروازہ پر دوڑے اور عباسؓ سب سے پہلے دوڑکر
اندر داخل ہوگئے اور باہر والون پر دروازہ بند کر لیا پھر تھوڑی دیر بعد لوگون کے پاس نکل آئے
اور اُنسے حضرتؐ کی خبر مرگ سُنائی صحابہ نے پوچھا اے عباس تمنے حضرتؐ مین کیا بات پائی اور اُنسے کون سی
علامت دیکھی اُنھون نے کہا مین نے حضرتؐ کو یہ کہتے ہوے پایا جَلَالَ رَبِّيَ الرَّفِيعِ فَقَدْ بَلَّغْتُ یعنے مین
اپنے پروردگار کی عظمت بلند اور قدس برتر سے فائز ہوا اور یہ کلمہ آخر کلام حضرتؐ کا تھا اور روز وفات
حضرت علیہ السلام کا روز دوشنبہ تھا کہ دو شنبین ماہ ربیع الاول سے گذری تھین اور اختتام سال دہم تھا
اُس روز سے کہ آن حضرت علیہ الصلاۃ والسلام مدینے مین تشریف لائے تھے اور اسوقت اصحاب مین
سے کچھ لوگون نے کہا کہ رسول خدا صلعم کیونکر مر جائینگے وحال آنکہ دین ابتک ابھی غالب نہین ہوے بلکہ
سوا اسکے نہین ہے کہ آنحضرت پر غشی طاری ہوئی ہوگی پھر سب دروازے پر جمع ہوے اور کہنے لگے

کہ دفن نکرو بتحقیق کہ آنحضرتؐ زندہ ہین اُسوقت عباس رضی اللہ عنہ اندر سے نکلے اور کہا اے مسلمانو حضرت کی
شان وفات کے لیے کیا تمھارے پاس حضرت سے کوئی عہد ہے یعنے کیا اپنے نہ مرنے کا تمسے عہد کیا ہے سب نے کہا
ایسا نہین ہے تب عباس رضی اللہ نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَنَا اَشْھَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم قَدْ ذَاقَ الْمَوْتُ یعنے حمد ہو
خدا کے لیے مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہ رسول خدا صلعم نے ذائقہ موت کا چکھا ہے اور یہی آیتہ خبر اس بات کی
حق تعالے نے اُنکو دی ہے جو تمھارے پاس موجود ہے کہ فرمایا اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عِنْدَ
رَبِّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ یعنے اے محمد صلعم ضرور تو بھی مرنے والا ہے اور وہ بھی یعنے کل موجودات مرنے والے ہین
بعد ازان تم لوگ روز قیامت روبرو اپنے پروردگار کے باہم جھگڑنے والے ہو بالآخر لوگون کو یقین ہوا
کہ ضرور آن حضرت صلعم نے وفات فرمائی تب صحابہ نے درمیان حضرتؐ اور اُنکے اہل بیت کے تخلیہ کردیا
کہ اہل بیت نے اُنکو غسل دیا اور کفن پہنایا بعد ازان سب باہم ذکر کرنے لگے کہ کہان دفن کرین بعضون نے
کہا اُدْفُنُوْہُ فِیْ مُصَلَّاہُ عِنْدَ الْمَقَامِ یعنے حضرتؐ کی نماز کی جگہ جسوقت جہان کھڑے ہوتے تھے دفن کرو
یعنے نماز مین جس جگہ کھڑے ہوتے تھے (اور مترجم کہتا ہے کہ مقام سے احتمال منبر ہے یعنے محراب مین قریب منبر)
تب عباسؓ نے کہا ایسا نہین ہوا ہے کہ رسول خدا صلعم نے ابھی قبل یکساعت وفات کے تمسے عہد لیا ہے کہ
فرماتے تھے لَعَنَ اللّٰہُ قَوْمًا اتَّخَذُوْا قُبُوْرَھُمْ مَسَاجِدًا کہ خدا لعنت کرے اُس قوم پر جنھون نے اپنی قبرون کو مسجد مقرر
کر لیا ہے پس حضرت نے تمسے اس باتکا ذکر اسلیے کیا ہے تاکہ تم اُنکو اُنکی نماز کی جگہ مین دفن نکرو (یعنے اسلیے کہ تم مثل
یہود کے اُسپر یا اُسکو سجدہ کروگے) تب لوگون نے کہا کہ پھر ہم بقیع مین دفن کرین عباسؓ نے کہا نہین واللہ ہم
بقیع مین دفن نکرینگے سب نے کہا کیا وجہ ہے عباسؓ نے کہا ہمیشہ وہان لونڈیان اور غلام قبر پر حضرتؐ کے آیا کرینگے
(یعنے بھاگ کر چھپا کرینگے) اور اُنکے مالک وہان سے اُنکو پکڑ لیجایا کرینگے تب لوگون نے کہا آخر پھر
کہان دفن کرین حضرت عباسؓ نے کہا جس جگہ اُنکی قبض روح ہوئی ہے آخر ایسا ہی کیا پھر جب غسل و کفن سے
فارغ ہوئے تو جس جگہ حضرتؐ نے وفات پائی تھی وہین نعش رکھی گئی تب لوگون نے نماز جنازہ پڑھی
روز دوشنبہ اور روز سہ شنبہ کو اور چارشنبہ کو دفن کیا اور نماز حضرت پر بے امام کے تھی چنانچہ پہلے مہاجرین
نے شروع کی کہ انمین سے جسقدر لوگ اندر مکان کے سماتے تھے حضرت پر نماز بے امام پڑھتے تھے اور اُنکے لیے استغفار
کرتے تھے اور جب وہ باہر آتے تھے تو اور لوگ داخل ہوتے تھے اور اسیطرح کرتے تھے پھر جب مہاجرین فارغ ہوئے
تو انصار داخل ہونے لگے اور اُنھون نے بھی مثل مہاجرین کے عمل کیا بعد ازان زنان مہاجرین و بعد ازان زنان
انصار نے بھی اُسیطرح کیا پھر جسوقت حضرتؐ کو دفن کرنے لگے انصار چلائے اور کہنے لگے کہ رسول خدا صلعم کی
موت مین ہمارے لیے بھی حصہ رکھو یعنے ہم بھی دفن کرین اسلیے کہ ہم اُنھین سے ہین یعنے ہم بھی تو اُنھین کے ہین

چنانچہ اوس بن خولی انصاری جو بنی جبلی سے تھا وہ بھی دفن کرنے والون مین شریک تھا پس یہ جو کچھ بیان ہوا حدیث وفات حضرت سرور کائنات سے ہے صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین

آخر کتاب المغازی

مصنف کہتا ہے کہ مجھسے حدیث بیان کی ابو الحسین النوری اور ابو طلحہ بن العوام نے انھون نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابو یزید محمد بن عبد الاعلے الصنعانی نے انھون نے کہا مین نے معتمر بن سلیمان سے اسقدر حدیثین سنی ہین کہ نہ شمار کر سکتا ہون نہ یاد رکھ سکتا ہون سو وہ کہتے تھے کہ مین نے اپنے والد سے سنا ہو کہ مین بعد قرآن کے کسی کتاب کو صحیح تر اور حافظ تر اس سیرت سے نہین جانتا ہون یعنے تواریخ مین اس کتاب سے زیادہ تر معتبر کسی کتاب کو نہین پاتا ہون وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اٰمِیْنَ ٭

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ فتوح المغازی تصنیف حضرت واقدی رحمہ اللہ تعالےٰ کی کتب تواریخ قدیم زمانہ کی نہایت معتبر و مشہور ہی سب سے پہلے اس مطبع مین ترجمہ فتوح الشام جو ترجمہ کیا ہوا سید عنایت حسین صاحب سیدن پوری کا ہے چھاپا گیا اور کثرت خواہش خریداران سے وہ ترجمہ ہاتھون ہاتھ فروخت ہو گیا بعد ازان فتوح المصر کو بھی سید مہدی حسین صاحب سیدن پوری نے ترجمہ فرمایا اور ترجمہ فتوح الشام و ترجمہ فتوح المصر یکجا ہو کر شائع ہوا اور ایسی قدر دانی شائقان ہوئی کہ کئی مرتبہ وہ ترجمہ چھپکر اشاعت پذیر ہوا اکثر شائقان والا ہمت و قدر دانان بلند مرتبت نے صلاح دی کہ حصہ اول مغازی الرسول یعنے غزوات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آخری حصہ یعنے فتوحات عجم کے ترجمے بھی پورے ہو کر یکجا مجموعہ طبع ہون چنانچہ مطبع کی طرف سے جناب افضل العلما حضرت مولانا محمد بشارت علیخان صاحب جو سابق مین نائب میر منشی محکمہ چیف کمشنری ملک اودھ کے تھے اس خدمت جلیلہ ترجمہ کو بذوق تمام انجام فرمانے پر مستعد ہوے اور ایسی زبان پاکیزہ مین

ترجمہ فرمایا کہ ابتک جسقدر ترجمہ عربی زبان سے زبان ہندی مین نظر آئے اُسکے ساتھ
کچھ مناسبت نہ پائی یہ ایسا عمدہ ترجمہ روزمرہ کی زبان ومحاورہ کے ساتھ ہی کہ ہرگز
ترجمہ معلوم نہین ہوتا بلکہ نفس الامر مین ایک نہایت عمدہ کتاب معلوم ہوتی ہی غرض کہ
شائقان خود اسکے مطالب خیز مضمون اور ترجمہ معانی افزا وبندش خیالات پاکیزہ ولطیف
کو دیکھکر قدردانی فرماوینگے چونکہ اکثر خریداران کے پاس مطبوعہ فتوح الشام وآخر کا
حصہ موجود ہی اسلیے کارخانہ کی طرف سے علاوہ تعداد مجموعہ کے کسیقدر جلدین زائد
بھی طبع ہوئی ہین اور یہ تجویز ہی کہ جن صحاب قدردانان نے مجموعہ مذکور مطبوعہ سابق کو
خرید فرمایا ہی صرف حصۂ اول مغازی الرسول جسکا نام تاریخی ترجمہ کے لیے **مغازی الصادقہ**
مترجم صاحب نے تجویز کیا ہی پہلے اشاعت پائے تاکہ اپنے اپنے مجموعہ مُرتب ہون اور
اسی سلسلہ مین بعد اسکے کل مجموعہ کامل حضرت واقدی کا یعنے مغازی الرسول
وفتوح الشام والمصر وفتوح العجم ہر ایک مرتب ہوکر ایک جلد مین شایع
کیا جاوے اب آخر مین توفیق ایزدی کا شکریہ کر یہ نایاب
ترجمہ مطبع منشی نول کشور مقام کانپور مین بماہ اگست
۱۸۹۹ع بار دوم چھپکر شایع ہوا خدا تعالے
قدردانون کے قلوب کو توفیق توجہ
بخشے اور تا زمان قیام مقبول
خلائق کرے
آمین

فہرست کتاب مغازی الصادقہ یعنی مغازی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

تمت

فہرست کتاب فتوح الشام والمصر

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

کتاب شوکت اسلام مسمے بہ

فتوح الشام

ترجمہ مولوی سید عنایت حسین صاحب سیدنپوری اودھ رحمہ اللہ تعالیٰ

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بہ طبع مزین مطبوع جہان ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الواحد الصمد الذی لم یلد و لم یولد و لم یکن لہ کفوا احد و الصلوٰۃ و السلام علی رسولہ و نبیہ محمد الذی لیس لہ فی الخلق

ضد و لا ند و علی آلہ و اصحابہ الذین مناقبہم لا تحصے و فضائلہم لا تعد اما بعد بیان مدعا یہ ہے کہ اس جزو زمان میں
کہ سن ایکہزار و سو بیاسی ہجری ہیں کتاب مستطاب فتوح الشام بعبارت عربی از مرویات واقدی علیہ الرحمۃ مطبوعہ کلکتہ
اس ذرۂ بیمقدار سید عنایت حسین ابن مولوی نوازش احمد ابن مولوی عبد الجامع سید نیوری منمضافات
لکھنؤ کی نظر سے گذری اور حقیر نے باقتضاے شوق طبیعت کے ابتدا سے انتہا تک مکرر اسکے مطالعے سے حظ وافر
اٹھایا آخرکار یہ خیال دل میں لایا کہ ہر چند کساد بازاری علوم دینیہ و ما یتعلق بہا کی زمانۂ کثیر سے برروے ہے لیکن
فی زماننا ہذا کہ شغل تعلیم و تعلم زبان عربی و فارسی کا یکسر رو بانحطاط اور فراوانی درس و تدریس زبان اردو کی ترقی پذیر
ہے اگر یہ عمدہ حالات کتاب موصوف کے زبان عربی سے عبارت اردو رائج الوقت میں ترجمہ ہو کر بقید کتابت در آوین
تو یہ امر باعث نفع کثیر متصور ہے اسواسطے کہ حالات مذکورہ کے پڑھنے اور سننے میں جسکو کچھ بھی مادۂ فہم صحیح ہوگا وہ
بالیقین جانیگا کہ دین ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا حق اور اللہ کے نزدیک ایسا محبوب اور پسندیدہ ہے کہ
اسنے عرصۂ قلیل میں تھوڑی جماعت سے اس دین متین کو سب دینوں پر غالب اور آخرکار شرق سے غرب تک
بناے اس دین پاک کی تا قیامت مستحکم کر دی اور اللہ جل شانہ نے ہمارے نبی کی امت کو امم سابقہ سے بہتر ارشاد
فرمایا اور برگزیدگی اس امت پر قطع نظر دیگر دلائل اور براہین واضحہ کے یہ ایک معاملہ فتوح بلاد شام اور

فارس وغیرہ کا بھی جو عہد خلفاے راشدین مین واقع ہوا اچھی دلیل ہی کہ ایسے با ایمان راسخ العقیدہ لوگ اس امت
مرحومہ مین ہوے جنھون نے اپنا گھر بار چھوڑ کر باوصف قلت جماعت اور بے سامانی کے گروہ کثیر مالدار کے ساتھ
اللہ کی راہ مین ایسی جانبازی کی کہ وقائع اُنکے اُس فتوح سے حیرت افزاے عقول سامعین اور ناظرین ہین مگر اہل ایمان
اور یقین کے نزدیک محل حیرت اور استعجاب کا نہین ہی کہ عالم اسباب مین تو اُن لوگون نے واسطے رضامندی
اللہ اور اللہ کے رسول ؐ کے جانبازی کی اور واقع مین اللہ نے اپنے وعدہ صادقہ کو جو درباب خلافت وتمکین فی الارض
نسبت صلحاے اس امت مرحومہ کے اپنے حبیب ؐ سے کیا تھا اُن لوگون کے ہاتھون پر پورا کیا اور تائید اپنے
دین کی کما ینبغی فرمائی اور اگر عقل سلیم سے غور کیا جاے تو یہی معاملات کافی ثبوت خلافت حقہ خلفاے راشدین
رضوان اللہ علیہم اجمعین ہین کہ اگر وہ لوگ اللہ پاک کی مشیت اور اوسکے نبی ؐ کے حکم اور تبعیت سے اس عمدہ کام دین کو
کہ عبارت جہاد فی اعداء اللہ سے ہی انجام نہ دیتے تو ظہور وعدہ آلہی کا اُنکے ہاتھون پر نہوتا اور اُنکو سرمایہ قرب وخصوصیت
ابدی حالت حیات اور ممات مین ساتھ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس عالم فانی و نیز بہشت جاودانی مین
بمضمون حدیث شریف مابین قبری ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ کہ مقر خاص ذوات قادسات کا ہی حاصل نہوتا پس نظر
بوجوہ منشرحہ صدر کے حقیر نے اس ارادے کو مصمم اور چند مہینے کی مدت مین باوصف ضیق فرصت اور مشاغل کثیرہ دنیاوی کے
ترجمہ کتاب موصوف کا بعبارت اُردو باندازہ فہم ناقص اپنے کے تمام کیا اور اس فقیر نے اس ترجمے مین چند اُمور کا
التزام کیا ہی اولاً یہ کہ لفظی ترجمہ عبارت عربی کا بلا تقدیم وتاخیر مطلب کے لکھا ہی پس شاید اگر کسی مقام مین کوئی تعقید
واقع ہوئی ہو تو سبب اُسکا وہی ترجمہ لفظی ہوگا ثانیاً یہ کہ جس جگہ مین آیات قرآنی اور احادیث نبوی اصل کتاب مین
مذکور تھین اُنکو حقیر نے تیمناً وتبرکاً بلفظ متن اس کتاب مین لکھکر ترجمہ اُسکا حاشیے پر لکھا ہی ثالثاً یہ کہ جو خطوط کتابت
معاملات شام مین باہمدیگر خلفاے راشدین اور اُنکے عمال کے ہوئی اُن خطوط کو بھی مع اکثر ادعیہ اور مقولات
متبرکہ صحابہ کرام کے متن کتاب مین اور ترجمہ اُسکا حاشیے پر لکھدیا ہی رابعاً یہ کہ جو اشعار بقاعدہ عرب کے
مواقع لڑائی مین بطور رجز کے درج اصل کتاب ہین اس وجہ سے کہ اُنکو اصل کتاب سے کچھ تعلق نہ تھا حقیر نے وہ
تمام اشعار اپنے موقع مین مع ترجمہ اُسکے حاشیے پر ثبت کیے خامساً یہ کہ حقیر نے بر رعایت اختصار کے نام واسطون کے
ترجمے مین نہین لکھے اور صرف واقدی رحمہ اللہ کی روایت پر حوالہ کیا اب ناظرین باتمکین کی خدمت مین
التماس یہ ہی کہ ہر چند حال علم اور فضل خاندانی آباے کرام حقیر کا اکثر لوگون کو معلوم اور اس دیار مین مشہور بلکہ جمہور ہی
لیکن یہ وصف اضافی حقیر کے مطلب کو کافی نہین ہو سکتا ہی کہ بے مائگی حقیر کی علوم مین بمفحواے
بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ حقیر کو خود یقین اور معلوم ہی پس اگر کسی مقام مین کوئی سہو اور غلطی واقع ہو تو
امید عفو ہی والعفو عند کرام الناس مامول والآن اشرع فی المقصود بعون الملک المعبود ومنہ المبدأ والیہ العود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقدی رحمہ اللہ نے ثقات سے روایت کی ہی کہ جب جناب رسالت مآب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اِس عالم ناپائدار سے انتقال فرمایا اور امر خلافت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ پر قرار پایا اور ابتداے زمانہ خلافت صدیقؓ مین مسیلمہ کذاب اور حجاج وغیرہ مدعیان نبوت مقتول اور مطرود
ہوے اور فتح یمامہ کی حاصل ہوئی اور بنو حنیفہ مار ڈالے گئے اور اہل عرب نے اطاعت حضرت صدیق رضی اللہ
عنہ کی قبول کی تب حضرت صدیقؓ نے میل اور ارادہ اِس امر کا کیا کہ لشکر مومنین کو بجانب ملک شام کے اور واسطے
لڑائی اہل روم کے بھیجین پس ایک روز اصحابؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یکجا کرکے اُنسے کہا کہ سمجھ لو تم لوگ
اِس بات کو کہ اللہ تعالیٰ نے تمکو فضیلت اسلام کی عطا فرمائی اور تمکو امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گردانا اور
تمھارے ایمان اور یقین کو زیادہ کیا ہی اور تمکو کھُلی ہوئی مدد بخشی ہی چنانچہ جناب احدیت جل شانہ قرآن مجید مین
ارشاد فرماتا ہی کہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینًا اور اِس بات کو بھی جانو کہ رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ میل اور ارادہ فرمایا تھا کہ اپنی ہمت عالی کو جہاد ملک شام مصروف فرماوین
لیکن خداوند تعالیٰ شانہ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے پاس بُلا لیا اور اختیار کی اُنکے
واسطے وہ چیز جو اُسکے نزدیک ہی آگاہ ہو کہ یہ تحقیق مین قصد رکھتا ہون اِس امر کا کہ لشکر مسلمانون کا مع اہل و مال
اُنکے بجانب ملک شام بھیجون اسواسطے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش از وفات خود مجھکو اس بات کی
خبر دی فرمایا تھا زویت لی الارض فرایت مشارقہا ومغاربہا وسیبلغ ملک امتی ما زوی لی منہا پس تم سب کا
اِس بات مین کیا مشورہ ہی رحمت کرے اللہ تمپر پس سب صحابہؓ اور مومنین نے بالاتفاق یہ جواب دیا کہ ہم
آپ کے حکم کے تابع ہین جہان منظور ہو ہمکو بھیجیے کیونکہ خداوند تعالیٰ شانہ قرآن مجید مین فرماتا ہی
واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اِس جواب کے سُننے سے بہت خوش ہوے

اور خطوط بنام ملوک یمن اور امرائے عرب و اہل مکہ معظمہ کے ایک ہی لفظ و عبارت سے روانہ کیے وہو ہذہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عتیق بن ابی قحافہ الی سائر المسلمین سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقد عولت ان اوجہکم الی الشام لتاخذوہا من ایدی الکفار الطغام اللئام فمن عول منکم علی الجہاد فلیبادر علی طاعۃ الملک الوہاب بعد اسکے لکھا انفروا خفافا وثقالا وجاہدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ اور ان خطوط کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ روانہ فرمایا

جابر بن عبد اللہ نے روایت کی ہے کہ نہین گذرے تھے مگر تھوڑے دن کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے واپس آکر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو خوشخبری آنے اہل یمن کی سُنائی اور کہا کہ نہین پڑھکر سُنایا مین نے آپ کا خط کسی کو مگر یہ کہ دوڑا وہ بجانب اطاعت خدا کے و آپ کا حکم منظور و قبول کیا اور سب اپنے اپنے گروہ اور ساز اور زرہ و تیر و غیرہ سامان جنگ کے ساتھ آمادہ روانگی حضوری خدمت آپ کے ہوے ہین اور مین بشیر یہ خوشخبری لوگون کے آنے کی لیکر آیا ہون اور جنھون نے فرمان برداری آپکی بحالت ژولیدہ موئی اور غبار آلودگی کے منظور کیا وہ لوگ دلیران یمن اور شہسوار اور بہادر اور رئیس انکے ہین اور مع اپنے اہل و مال کے روانہ ہو چکے ہین اور قریب تر پہونچتے ہین آپ انکی ملاقات کو آمادہ رہین پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ یہ حال سُنکر بہت خوش ہوے اور وہ دن تو گذر گیا اسکے دوسرے دن ارباب مدینہ کو آثار آمد فوج مجاہدین معلوم ہوے پس آئے ارباب مدینہ طیبہ حضرت صدیق کے پاس اور آگاہ کیا انکو اس حال سے پس حضرت صدیق رضی مسلمانون کو ہمراہ لیکر واسطے استقبال لشکر مجاہدین کے سوار ہوے اور ظاہر کیا انھون نے اپنی آلات کا اور جماعت کو اور بلند اور ظاہر کیا نشانون کو پس نہین عرصہ گذرا تھا مگر اندک تا اینکہ ظاہر ہوا لشکر اور گروہ اہل یمن کا اس حیثیت سے کہ ایک قوم کے پیچھے دوسری قوم اور ایک قبیلہ کے بعد دوسرا قبیلہ تھا اور سب کے آگے قبیلہ یمن سے قوم حمیر تھی زرہین اور خود پہنے اور کمانین عربی لٹکائے ہوے اور آگے انکے ذو الکلاع حمیری تھے عمامہ باندھے ہوے جب وہ قریب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہونچے سلام کیا حضرت صدیق کو اور ظاہر کیا پتا اور نشان اپنے مسکن اور اپنی قوم اور اشعار عربی متضمن بہادری اور لڑائی اپنی کے پڑھے پس حضرت صدیق کلام انکا سُنکر ہنسے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا کہ یا علی کیا نہین سُنا تھا تُنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اذا اقبلت حمیر ومعہا نساؤہا تحمل اولادہن فابشروا بنصر اللہ المسلمین علی اہل الشرک اجمعین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا سچ ہے مین نے بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات سُنی ہے جیسا کہ تمنے سُنا تھا انس بن مالک سے راوی نے روایت کی ہے کہ جب قوم حمیر مع لشکر اور لڑکے بالے مال و متاع اور چارپایون کے آگے بڑھے انکے پیچھے قوم مذحج اصیل گھوڑون پر

سوار ہرے باندھے ہوئے آئے اور آگے اُس جماعت کے **قیس بن ہبیرۃ المرادی** سردار اُنکے تھے
جب وہ قریب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہونچے پتا اور نشان اپنی قوم اور مسکن کا دیا اور اشعار عربی مُتضمن
بہادری اپنی قوم کے پڑھے پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے دُعای خیر اُنکو دی اور وہ آگے بڑھ ملنے لشکر کے
پھر پیچھے اُنکے قبائل طے دکھائی دیئے اور آگے اُس جماعت کے **حابس بن سعید الطائی** سردار اُنکے تھے پس جب وہ
قریب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہونچے حابس نے واسطے تعظیم حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے ارادہ اُترنے کا
پشت گھوڑے سے کیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے قسم دیکر اُنکو اُترنے سے منع فرمایا اور مصافحہ اور سلام
کرکے شکریہ اُنکے آنے کا بیان فرمایا پھر اُس قبیلے کے پیچھے قوم ازد بڑی بھاری جماعت سے اور آگے
اُنکے **جندب بن عمرو الدوسی** تھے اور اِس گروہ میں **ابوہریرہ** رضی اللہ عنہ کمان و ترکش باندھے ہوئے
شامل تھے جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنکو اِس حیثیت سے دیکھا ہنسے اور فرمایا کہ تمہارے آنے کا کیا سبب ہے
تم تو لڑائی کے طریقے سے کمتر واقف ہو ابی ہریرہؓ نے کہا کہ میرے آنے کے دو سبب ہیں ایک یہ کہ جہاد کے ثواب میں داخل ہوں
دوسرے یہ کہ ملک شام کے میوہ جات کھاؤں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ یہ جواب اُنکا سُنکر ہنسے اور بعد ہنسنے کے قوم
بنو عبس آگے آئی اور سردار اُنکے **میسرہ بن مسروق عبسی** تھے اور اُنکے پیچھے قوم کنانہ اور آگے
اُنکے **قثم بن اشیم الکنانی** تھے اور اِن سب قبائل کے لڑکے بالے عورتیں گھوڑے اونٹ وغیرہ اُنکے ساتھ تھے
پس جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ کیفیت ہر قوم کی دیکھی بہت خوش ہوئے اور شکر خدا کا ادا کیا
پھر سب قوم گرد مدینہ طیبہ کے ہر گروہ جدا جدا اُترے بعدہ جب لوگ کثرت سے جمع ہوگئے اور سبب کم ملنے ضروریات
کھانے اور رہنے اور چارے کے لوگوں کو تکلیف ہونے لگی سردار ہر قبیلہ نے یکجا ہوکر مشورہ کیا کہ حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چلکر درخواست کرو کہ ہمکو بجانب ملک شام کے روانہ کریں کس واسطے کہ اِس مقام میں
بسبب کثرت جماعت کے تکلیف اور سختی ہوتی ہے پس وہ سب سردار بعد اِس مشورے کے حضرت صدیق رضی اللہ
عنہ کے پاس آئے اور سلام کرکے اُنکے سامنے بیٹھ گئے اور ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اِس خیال سے کہ
کون شخص اُنمیں کا موجب قرارداد مشورے کے عرض حال کرتا ہے پس اُنمیں سے جسنے پہلے عرض حال کیا وہ
قیس بن ہبیرۃ المرادی تھے اُنھوں نے کہا کہ ای خلیفہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم آپ نے ہمکو
ایک کام کا حکم دیا اور ہمنے بپاس اطاعت خدا و رسول کے اور بخواہش جہاد اُسکے قبول کرنے میں جلدی کی اور
اب ہمارا لشکر پورا ہوگیا اور سب سامان درست ہے اور اِس شہر میں بوجہ کم ملنے ضروریات کے ہمکو تکلیف اور تنگی ہوتی ہے
اس واسطے کہ شہر تمہارا ایسا نہیں ہے جسمیں بقدر ضرورت شتر و اسپ کی جگہ ہو اور نہیں فراخی ہے اُترنے والے لشکر کو پس اگر ظاہر ہے
تمکو کوئی سبب اِس امر میں جسکا تمنے قصد کیا تھا پس ہمکو حکم دیجیے کہ اپنے اپنے شہروں کو پلٹ جاویں

اور اسی طرح ہر گروہ کے سردار نے عرض کیا پس جب سب کہہ چکے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ای اہل یمن اور ای
آنے والے اور ملکون کے قسم ہی خدا کی کہ مین تمہاری سختی اور ایذا نہین چاہتا ہون اور یہ توقف میرا اور انکی مین
صرف بانتظار یکجا اور پورے ہونے سب گروہون کے تھا بجواب اسکے سب سردارون نے کہا کہ اب
ہم لوگون مین سے کوئی پیچھے باقی نہین رہگیا ہی آپ خدا کی برکت اور مدد پر نظر کر کے ہمکو روانہ مقام مقصود کیجیے
واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اُسی وقت پاپیادہ اُٹھ کھڑے ہوے
اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم و سعید بن زید بن عمرو بن نفیل اور مثل اُنکے اور
صحابہ قوم اوس اور خزرج سے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہوکر جس مقام مین لشکر مجاہدین کا تھا
وہان کو روانہ ہوے مسلمانان لشکر یہ خبر سُنکر خوش ہوے اور تکبیرین کہنے لگے اور جواب دیا اُنکو پہاڑون نے
سبب گونجنے انکی آوازون اور اُنکی کثرت کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ وہان پہونچکر ایک اونچی جگہ مین کھڑے ہوے
اور مسلمانون کے لشکر کو ملاحظہ فرمایا اور دیکھا لوگون کو کہ بھر لیا ہی اُنھون نے زمین کو پس چمکنے لگا چہرہ اُنکا خوشی سے اور
دعا مانگی کہ الٰہی اللہ صبر عطا کر اِن لوگون کو اور مدد دے اِنکو اور نہ حوالہ کر انکو انکے دشمنون کے ہاتھ مین پھر جب حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے یزید بن ابی سفیان کو اپنے پاس بُلایا اور اُنکو ایک ہزار سوارون پر لشکر مسلمانون سے سردار مقرر کیا
اور ایک نشان فوج بناکر اُنکو دیا پھر حضرت صدیق نے اُنکے بعد بُلایا ایک شخص کو قوم بنی عامر سے جنکا نام ربیعہ بن عامر تھا اور وہ بڑے
شہسوار اور بہادر ملک حجاز مین مشہور تھے پس اُنکو بھی ایک ہزار سوارون پر سب قسم کے لوگون سے سردار کیا اور ایک نشان
فوج کا بناکر اُنکے سپرد کیا بعد اُسکے یزید بن ابی سفیان سے فرمایا کہ ربیعہ بن عامر مرد اشراف اور آبرو دار ہین اور اُنکی بہادری
اور عقل مندی بھی تمکو معلوم ہی سو مین نے اُنکو تمہارے ساتھ اور تمکو اُنپر امیر مقرر کیا تمکو چاہیے کہ اپنے لشکر کے آگے
اُنکو رکھو اور اُنکے مشورے سے کام کرو اور اُنکی رای کے خلاف نہ کرو یزید بن ابی سفیان نے کہا کہ آپ کا فرمانا مجکو بخوشی خاطر
منظور ہی پھر وہ دونون ہزار سوار مسلح اور تیار ہوے اور یزید بن ابی سفیان و ربیعہ بن عامر سوار ہوکر مع اپنی فوج ہمراہی کے
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین آئے اور رخصت ہوے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ پاپیادہ اُنکے ساتھ چلے تب یزید
بن ابی سفیان نے کہا کہ ای خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمکو خدا کے غضب سے شرم معلوم ہوتی ہی کہ ہم
سوار ہوکر چلین اور آپ پاپیادہ ہون یا آپ بھی سوار ہولین یا ہم سواری سے اُتر پڑین حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ نہ مین سوار ہونگا اور نہ تمکو اُترنے دونگا اور مین اپنی اِس خطا کا اجر اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتا ہون
چنانچہ اُسی حال سے اُنکے ساتھ ثنیۃ الوداع تک چلکر وہان ٹھہر گئے اور یزید بن ابی سفیان حضرت صدیق رضی اللہ
عنہ کے سامنے آئے اور کہا کہ ای خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ ہمکو کچھ وصیت فرمادین پس
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اِس مضمون کے کلمات وصیت ارشاد فرمائے کہ جس وقت کوچ کرو تم مقام سے

ساتھیون کو تیز روی کی سختی نہ کرو اور نہ جدا ہو تم اپنے لشکر سے اور اپنے کام مین ساتھیون سے مشورہ لیا کرو اور طریقہ
عدالت اختیار کرو ظلم و جور سے دور رہو کسواسطے کہ ظالم کو رستگاری نہین ہوتی ہی ظالم دشمن پر فتحیاب نہین ہوتا ہی
اور اس آیت پر عمل کرو واذا لقیتم الذین کفروا زحفا فلا تولوہم الادبار ومن یولہم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال
او متحیزا الی فئة فقد باء بغضب من اللہ اور جب دشمن پر فتح پاؤ پس نہ مار ڈالو چھوٹے لڑکے اور نہ کم سن
اور نہ بڈھے ضعیف کو اور نہ عورت کو اور نہ جاؤ نزدیک درخت خرمے کے اور نہ جلاؤ کھیتون کو اور نہ کاٹو
پھلے ہوے درخت کو اور نہ کاٹو کونچین جانورون کی مگر وہ جانور جنکا کھانا حلال ہی اور جو عہد و پیمان کفار سے
کرو اسمین بیوفائی نکرو اور صلح کو نہ توڑو اور قریب ہی کہ تمھارا گذر ایسی قوم پر ہوگا جو اپنے عبادتخانون مین
بیٹھ رہے ہین اور گوشہ نشینی کو خدا کی راہ مین بیٹھنا جانتے ہین حالانکہ ایسا نہین ہی بلکہ یہ بات صرف اُنکی
خواہش اور پسندیدگی نفس سے ہی پس اُنکے عبادتخانون کو نہ کھودو اور اُن لوگون کو قتل نہ کرو اور ایک
قوم اور تمکو ملینگے کہ وہ کفار اور گروہ شیاطین اور بندۂ صلیبان ہین اور مُنڈاتے ہین وہ درمیان اپنے سرون کو کہ وہ
مُنڈے ہوے سر اُنکے مشابہ گردن قطا جانور کے ہین پس بلند کرو تم اُنکے سرون پر تلوارین اپنی یہان تک کہ اختیار
کرین وہ لوگ دین اسلام یا ادا کرے جزیہ کو در انحالیکہ وہ ذلیل اور خوار ہون یہ وصیت فرما کر حضرت صدیقؓ نے کہا
اب مین تمکو اللہ کے سپرد کرتا ہون اور یزید بن ابی سفیان سے مصافحہ اور معانقہ کیا اور ربیعہ بن عامرؓ سے بھی
مصافحہ کیا اور فرمایا کہ اے ربیعہ ظاہر کرو تم شجاعت اور بزرگی اور دانش اپنی بمقابلہ قوم بنی اصفر کے خاتمکو تمھاری
مراد پر پہونچا دے اور ہمکو تمکو بخشے راوی نے کہا ہی کہ بعد اس گفتگو کے یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر
منزل مقصود کو روانہ ہوئے اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے مع اپنے ہمراہیان بجانب مدینۂ طیبہ کے معاودت
فرمائی اور جب یزید بن ابی سفیان کچھ دور مدینہ منورہ سے بڑھ گئے چلنے مین جلدی کی ربیعہ بن عامر نے کہا اُنسے
کہ یہ شتابدوی خلاف حکم اور وصیت خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہی یزید بن ابی سفیان نے جواب دیا
کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے جیسا کہ ہمکو تمکو روانہ فرمایا ہی اُسی طرح عنقریب لشکر مسلمانون کو بھی پیچھے ہمارے روانہ
فرماوینگے سو میری تیز روی کا سبب یہ ہی کہ ہم پہلے سب کے ملک شام مین پہونچین پس شاید قبل پہونچنے اور لشکر کے ہمکو
فتح حاصل ہو اور اس وجہ سے ہم تین خصلتین حاصل کرین ایک خوشنودی خدا اور اُسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
دوسرے رضامندی ہمارے خلیفہ کی تیسرے لوٹنا اموال کفار کا اگر چاہا اللہ تعالی نے ربیعہ بن عامر نے کہا
کہ چلو جس طرح سے چاہو سب زور اور قوت اللہ برتر کے اختیار مین ہی پس روانہ ہوے وہ بجانب وادی
قرای کے اس قصد سے کہ براہ تبوک اور جابیہ بجانب دمشق پہونچین **واقدی** رحمة اللہ نے روایت
کی ہی کہ جب یہ خبر بواسطہ بعض قوم عرب نصرانی کے جو مدینہ منورہ مین تھے **ہرقل** بادشاہ روم کو پہونچی ہرقل نے

اپنے ارکان دولت کو جمع کر کے کہا کہ اے قوم بنی اصفر جان لو تم اس بات کو کہ جب تک تم موجب حکم اپنے دین عیسیٰ کے
پابند احکام شریف کے تھے اور عہد و وفا پر جیسا کہ انجیل میں ہیں قائم تھے تب تک جس بادشاہ نے ملک شام کا قصد کیا
تم اسپر غالب ہوئے چنانچہ کسریٰ بن ہرمز نے لشکر فارسی کے ساتھ تم پر چڑھائی کی تھی اسکو ہزیمت ہوئی اور ترک نے
تم پر غلبے کا قصد کیا تھا انھوں نے شکست پائی اسی طرح قوم جرامقہ کو تم نے بھگا دیا مگر جب سے تم نے تغیر و تبدل احکام
دین میں کیا اور ظلم کو شعار اپنا گردانا اور مجرم خدا ہوئے تب سے بپاداش ان باتوں کے اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی قوم کو بھیجا
کہ زیادہ اُنسے کوئی ضعیف نہ تھی اور کبھی ہمارے دلوں میں یہ خیال نہیں گذرتا تھا کہ وہ لوگ ہمسے ملک کے واسطے
جھگڑا کرینگے پس اُنکے ملک کے قحط اور اُنکی بھوک نے اُنکو ہمارے ملک میں پہونچایا اور اُنکے پیغمبر کے خلیفہ نے اُنکو
ہماری طرف بھیجا ہے کہ ہمارا ملک چھینکر ہمکو نکال دیں پھر ہرقل نے سب مفصل حال روانگی لشکر اسلام کا بیان کیا
بجواب اُسکے سب ارکان دولت نے کہا کہ اے بادشاہ تو ہمکو اُنکے مقابلے میں روانہ کر کہ ہم اُنکو ارادے سے باز رکھینگے
اور اُنکے شہر میں جا کر اُنکے کعبے کو کھود ڈالینگے اور کسیکو اُنمیں سے نہ چھوڑینگے واقدی رحمہ اللہ نے روایت
کی ہے کہ جب ہرقل نے یہ کلام خوشی اور مستعدی اپنے ارباب دولت کا سُنا آٹھ ہزار سوار بہادر اپنی افواج سے علیحدہ کیے اور
چار شخصوں کو اپنے مردان سپاہ میں سے اُس فوج پر سردار مقرر کیا ایک کا نام باطلیق دوسرا بھائی اُسکا کہ نام اُسکا جرجیس
تھا تیسرا حاکم شرطہ کا لوقا ابن شمعان چوتھا صلیبا حاکم غزہ اور عسقلان اور یہ چاروں شخص شجاعت اور عقل
میں ضرب المثل تھے پھر اُن لوگوں نے زرہیں پہنیں اور اپنے ساز و سامان سے درست اور طیار ہوئے
اور اُنکے مہتر پادریان نے اُنکے واسطے نماز نصرت کی پڑھی اور دعاے فتح مانگی کہ اے اللہ مدد دے اس شخص کو جو مریم میں
حق پر ہوا اور جو خوشبو کی چیز اُنکے عبادتخانوں میں جلائی جاتی تھی اُسکی دھونی اُن چار شخصوں پر دی اور معمودیہ کا پانی
اُنپر چھڑکا پھر وہ سردار مع اپنی فوج کے روانہ ہوئے اور اُسکے آگے قوم عرب نصرانی تھی راہ بتلانے کے واسطے واقدی
رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ یزید بن ابی سفیان مع اپنی فوج کے تین دن قبل پہونچنے لشکر روم کے مقام تبوک داخل ہوئے تھے
جب پہونچے وہ جگہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبوک سے ارادہ کوچ کا کیا تھا مگر اُسی وقت لشکر روم کا وہاں پہونچا
پس جب اُڑتی ہوئی گرد اُنکے لشکر کی مسلمانوں نے دیکھی تب مسلمان ہوشیار ہو گئے اپنی جانوں پر اور یزید بن
ابی سفیان نے ایک ہزار مسلمانوں کو اپنے لشکر سے پوشیدہ بطور کمینگاہ کے بٹھا دیا اور ربیعہ بن عامر کو انپر سردار مقرر کیا
اور ایک ہزار سوار سے آمادہ جنگ لشکر روم ہوے اور لڑنے کے واسطے صفیں ترتیب دیں اور مسلمانوں نے نصائح اور ذکر
نعمتہاے خدا کا کیا اور کہا کہ جان لو تم لوگ اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے مدد کا وعدہ فرمایا ہے اور بہت اُنہیں میں
دشمنوں کو بھیجکر تمہاری کمک کی ہے اور قرآن شریف میں کہا ہے کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله والله مع
الصابرین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الجنة تحت ظلال السيوف اور یہ لشکر تمہارا پہلا ہے

جو ملک شام مین واسطے جہاد کے بمقابلہ قوم بنی اصفر کے داخل ہوا ہی اور تم یقین جانو کہ گویا اور لشکر مسلمانون کا بہونچکر
تم مین ملگیا ہی پس تم مسلمانون کے گمان کو اپنے نزدیک جانو اور احتیاط رکھو اس بات کی کہ دشمن تمھارے قتل مین امید کرین
اور مدد کرو تم اللہ کی اللہ تعالی تمھاری مدد کریگا پس یزید بن ابی سفیان مسلمانون کو یہ نصایح کر رہے تھے کہ اسی وقت
لشکر روم کا سامنے نمودار ہوا پس جب رومیون نے قلت لشکر مسلمانون کی دیکھی اور سمجھے کہ سوائے اس جماعت کے اور کوئی
انکے پیچھے نہین ہی ایک نے دوسرے سے اپنی زبان مین باواز خشمگین کہا کہ تم جانتے ہو ان لوگون کو جو تمھارے ملک
لینے کو آئے ہین اور پردہ دری تمھاری حرمت کی اور قتل تمھارے بادشاہون کا چاہتے ہین اور طلب نصرت کی کرو تم صلیب سے
کہ وہ مدد دیگی تمکو پھر یہ کہکر رومیون نے مسلمانون پر حملہ کیا اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی ہمت درست اور
قلب کو استوار سے بارادہ لڑائی کے انکے لشکر مین ملگئے اور لڑائی شروع ہوگئی اور غلبہ و ہجوم کیا رومیون نے اور امید کو سبب
اپنی کثرت کے یہ جانا کہ یہ لوگ ہمارے قبضے مین آگئے کہ اسی حالت مین ربیعہ بن عامر اور ہزار سوار لشکر مسلمانون کی
کمینگاہ سے نکلے اور باواز بلند تکبیر کہتے ہوئے اور درود پڑھتے ہوئے گھوڑے عربی دوڑا کر رومیون پر حملہ کیا جب
رومیون نے یہ حال دیکھا ہمتین انکی ٹوٹ گئین اور اللہ تعالی نے انکے دلون مین خوف مسلمانون کا ڈالدیا پس
رومی الٹے پیچھے پھرے اور ربیعہ بن عامر نے باطلیق سردار لشکر رومیون کو دیکھا کہ وہ اپنے ساتھیون کو لڑنے کی
تاکید اور ترغیب کرتا ہی یہ کیفیت دیکھکر ربیعہ بن عامر نے جانا کہ وہ رومیون کا سردار ہی پس حملہ کیا اسپر اور ایسے ہاتھ سے
اسکے نیزہ مارا کہ اسکے سینے کو توڑ کر دوسری جانب نکلا اور گر پڑا وہ بیہوش ہوکر زمین پر پس جب رومیون نے یہ حال
دیکھا بھاگ نکلے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اللہ تعالی نے فتح اور نصرت نازل فرمائی
واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ اس لڑائی مین دو ہزار دو سو سوار رومی مارے گئے اور ایک سو بیس
مسلمان شہید ہوئے کہ اکثر انمین کے قوم سکاسک سے تھے اور جب رومیون کو ہزیمت ہوئی جرجیس نے کہا ان سے کہ افسوس ہی
تمپر کہ ہم کون منھہ لیکر ہرقل بادشاہ کے سامنے جاوینگا حالانکہ شکست ہمکو ایک چھوٹے لشکر مسلمانون سے ہوئی کہ انھون نے
دلیری کر کے زمین کو ہماری لاشون سے بھر دیا اور ہمارے بڑون کو قتل کیا پس مین نہ پھرونگا جب تک کہ بدلا اپنے
بھائی باطلیق کا نہ لونگا یا مین بھی اسی سے جا ملونگا پس جب رومیون نے یہ کلام سنا بعضون نے بعض کی تعریف اور
اظہار رضامندی اور بعض کو ملامت کی اور بارادہ لڑائی کے پھرے اور قصد لڑائی اور حملے کا کیا پس جب ٹھہرے وہ اپنی
جگہون مین خیمے کھڑے کیے انھون نے اور بواسطہ ایک شخص عرب نصرانی کے جسکا نام قداح بن واثلہ تھا مسلمانون کے
پاس کہلا بھیجا کہ ایک شخص عاقل اور بزرگ مرتبے کو اپنے لشکر سے ہمارے پاس بھیجین تاکہ ہم دریافت کرین کہ وہ لوگ
ہم سے کیا چاہتے ہین واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب قداح بن واثلہ نے مسلمانون کے لشکر مین
آکر ادائے پیغام کیا تب ربیعہ بن عامر نے چاہا کہ رومیون کے لشکر مین جاوین یزید بن ابی سفیان نے انسے کہا کہ

تمھارے جانے مین مجھکو تمھارے واسطے اندیشہ ہی کیونکہ کل تونے ایک بڑے شخص کو اِس قوم سے قتل کیا ہی ربیعہ بن عامر نے یہ آیت
پڑھی قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ہو مولٰنا اور کہا کہ مین تمسے اور سب مسلمانون سے یہ وصیت کیے جاتا ہون کہ
تمھاری نگاہ و ہمت میری طرف مصروف رہے کہ اگر وہ میرے ساتھ بیوفائی اور فریب کرین اور اِس وجہ سے
مین اُنپر حملہ کرون پس تم بھی اُنپر حملہ کرو یہ کہکر ربیعہ بن عامر رض گھوڑے پر سوار ہوے اور مسلمانون سے سلام علیکم کرکے
بجانب لشکر دشمن کے روانہ ہوے جب قریب لشکر اور خیمے بادشاہ کے پہونچے قداح بن واثلہ نے اُنسے
کہا کہ بادشاہ کے لشکر کی تعظیم کرو گھوڑے سے اُتر کر ربیعہ بن عامر رض نے کہا کہ مجھسے تو یہ ممکن نہین ہی کہ عزت سے ذلت
اختیار کرون اور مین گھوڑا اپنا دوسرے کو نہ دونگا اور سواے دروازہ خیمے کے بیچ مین کہین نہ اُترونگا اور اگر
خلاف اسکے مجھسے چاہتے ہو تو مین ابھی پھرا جاتا ہون کسواسطے کہ ہمنے تمھارے پاس پیغام نہین بھیجا تھا بلکہ
تمھارا پیغام ہمارے پاس آیا تھا پس قداح نے یہ حال رومیون سے بیان کیا اُنھون نے کہا کہ یہ مرد عربی اپنے کلام مین
راست گو ہین آنے دو اُنکو جسطرح سے وہ چاہین پس ربیعہ بن عامر رض خیمے کے قریب پہونچکر گھوڑے سے اُترے اور گھوڑے کی
باگ اپنے ہاتھ مین لیے ہوے زمین پر بیٹھ گئے پس جبیس نے اُنسے کہا کہ اے برادر عربی باوجود اس بات کے کہ تم ضعیف ترین اقوام کے
ہمارے نزدیک ہو اور یہ خیال ہرگز ہمارے دلون مین نہ تھا کہ تم ہمسے لڑوگے تم کس امر کے ہمسے خواہان ہو ربیعہ بن عامر رض نے
جواب دیا کہ ہم صرف تمسے یہ چاہتے ہین کہ تم دین اسلام مین داخل ہو اور جو ہم کہتے ہین اور کرتے ہین وہی تم بھی کہو
اور اگر یہ امر تمکو منظور نہو جزیہ دو اور اگر جزیے مین بھی انکار ہو پس تلوار حکم ہی ہمارے تمھارے بیچ مین جرجیس نے کہا
کہ کیا قباحت اور کون چیز تمکو اِس امر سے مانع ہی کہ تم ملک فارس پر چڑھائی کرو اور ہمسے راہ و رسم اور دوستی
رکھو ربیعہ بن عامر رض نے جواب دیا کہ بہ نسبت اہل فارس کے تم ہمارے ملک سے قریب ہو اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز مین
فرمایا ہی قاتلوا الذین یلونکم من الکفار و لیجدوا فیکم غلظۃ جرجیس نے پوچھا کہ کوئی کتاب بھی تمپر اُتری ہی ربیعہ بن عامر رض نے
کہا ہان جیسے انجیل تمھارے نبی پر اُتری ہی جرجیس نے کہا کیا یہ ممکن ہی کہ صلح کرلو تم اپنی اور ہماری قوم کے ساتھ
اِس اقرار سے کہ دیوین ہم ہر مرد کو تمھارے لشکر سے ایک دینار اور ایک وسق غلہ اور تمھارے لشکر کے سردار کو ایک سو دینار
اور دس وسق غلہ اور تمھارے خلیفہ کو ایکہزار دینار اور ایکسو وسق غلہ اور ہمارے تمھارے اِس بات کی لکھا پڑھی ہوجاے کہ نہ تم ہمسے لڑو
اور نہ ہم تمسے ربیعہ بن عامر رض نے جواب دیا کہ یہ بات نہین ہوسکتی ہی ہمارا تمھارا معاملہ وہی ہی جو پہلے ہم کہ چکے ہین کہ دین اسلام
اختیار کرو یا جزیہ دو یا تلوار کا سامنا ہی جرجیس نے کہا کہ دین اسلام تو ہم کسی طرح قبول نہین کرسکتے ہین گو ہم سب کے سب
مار ڈالے جاوین کسواسطے کہ اپنے دین کا بدل ہمکو کسی طرح نہین دکھائی دیتا ہی اور مر جانے کو ہم ادائے جزیے سے آسان اور
سہل جانتے ہین اور لڑائی مین تو ہمسے زیادہ تم لوگ خواہشمند نہین ہو کہ ہمارے لشکر مین اولاد بطارقہ اور عمالقہ اور
لڑائی اور نیزہ اور تلوار کے لوگ ہین پھر جرجیس نے ایک دربان سے کہا کہ سقیلہ مہتر ترسایان کو اس وقت میرے سامنے حاضر کر

کہ وہ اُنسے امور دین کی گفتگو کرے۔ **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ ہرقل بادشاہ نے ایک بڑے زمانہ دیدہ ترسایان کو
جو اُنکے دین اور شرع کے مسائل خوب جانتا تھا اِس لشکر کے ساتھ بھیجا تھا سو وہ شخص جرجیس کے سامنے آکر بیٹھا اور جرجیس نے
اُس سے کہا کہ ای باپ ہمارے دریافت کر تو ہمارے لیے اِس مرد سے حالات اُنکے دین اور شرع کو پس سقیلیہ نے ربیعہ ابن عامر سے
کہا کہ ہماری کتابون مین لکھا ہی کہ اللہ تعالی ایک نبی عربی ہاشمی قریشی پیدا کریگا اور علامت اُنکی نبوت کی یہ ہوگی کہ اللہ تعالے
اُنکو آسمان پر بُلاویگا سو یہ بات واقع ہوئی یا نہین ربیعہ بن عامر نے کہا ہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج ہوئی
چنانچہ خود اللہ تعالے قرآن مجید مین اُسکی خبر دیتا ہی سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصے الذی بارکنا حولہ
پھر اُس شخص نے کہا کہ ہماری کتابون مین مذکور ہی کہ خدا اُنکی امت پر ایک مہینے کا روزہ فرض کریگا ربیعہ بن عامر نے
کہا سچ ہی اللہ تعالی نے روزہ فرض کیا ہی اور اپنی کتاب مین یہ فرمایا ہی شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن اور
دوسری جگہ فرمایا ہی کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم پھر اُسنے کہا کہ ہماری کتب مین یہ بات
لکھی ہی کہ اُنکی امت سے جو کوئی ایک نیکی کریگا اُسکے لیے دس نیکیان لکھی جائینگی اور جو کوئی ایک بُرائی کریگا اُسکے
واسطے ایک ہی بُرائی لکھی جاویگی ربیعہ بن عامر نے کہا سچ ہی اللہ تعالے نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی من جاء بالحسنۃ
فلہ عشر امثالہا ومن جاء بالسیئۃ فلا یجزی الا مثلہا پھر اُسنے کہا کہ ہماری کتابون مین لکھا ہی کہ اللہ تعالی اُنکی امت کو حکم کریگا
کہ اُسپر درود بھیجا کرین ربیعہ بن عامر نے کہا سچ ہی اللہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہی ان اللہ وملئکتہ یصلون
علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما پس شخص مذکور یہ سب جوابات ربیعہ بن عامر کے سنکر متعجب ہوا
اور سرداران روم سے اُسنے کہا کہ حق انھین قوم کے ساتھ ہی پھر بعد اس گفتگو کے ایک دربان نے جرجیس سے کہا
کہ یہ وہی عرب بدوی ہی جسنے تیرے بھائی بطلیق کو مار ڈالا ہی پس جب جرجیس نے یہ کلام سنا لال ہوگئین آنکھین اُسکی
غصے سے اور چاہا اُسنے ربیعہ بن عامر پر حملہ کرے مگر ربیعہ بن عامر اِس حالت کو دیکھکر مثل بجلی کے فوراً اپنی جگہ سے اُٹھ
کھڑے ہوئے اور دست بقبضہ شمشیر ہوگئے اور جلدی کی جرجیس پر اپنی تلوار کے وار سے پس ڈالدیا اُسکو زمین پر بیہوش اور مردہ اور دوڑے
بطارقہ اور اُنپر حملہ کیا تب ربیعہ بن عامر اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر آمادہ مقابلہ ہوئے اور حملہ کیا رومیون پر اور دیکھا یزید
بن ابی سفیان امیر لشکر مسلمانون نے سامنے سے اس حال کو پس کہا اُنھون نے مسلمانون سے کہ دشمنان خدا نے صحابی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی ربیعہ بن عامر کے ساتھ بیوفائی اور فریب کیا پس چلو اور تم اُنکو جانے نہ دو پس حملہ کیا
مسلمانون نے اور ملگئے دونون لشکر آپس مین اور خوب مضبوطی سے رومی لڑ رہے تھے کہ اُسی حالت مین ایک لشکر مسلمانون کا
بسرداری **شرحبیل بن حسنہ** کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دکھائی دیا اور جب اُس لشکر کے مسلمانون نے
اپنے بھائیون مسلمانون کو رومیون سے لڑتے دیکھا حملہ کیا اُنھون نے رومیون پر اور گھیر لیا اُنکو اور خوب تیغ زنی کی
اُنکے سرون پر۔ **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ اُس آٹھ ہزار جماعت رومیون سے

ایک شخص زندہ نہ بچا کہ اہل عرب مین سے ایسا تھا انکو گھوڑے دوڑا کر سبب دور ہونے ملک شام کے
تبوک سے اور سب مال و اسباب انکا مسلمانون کے قبضے مین آگیا پھر ہمراہیان یزید بن ابی سفیان نے
شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اور انکے ساتھیون سے ملاقات کی اور سب ایک جگہ اترے اور شرحبیل
بن حسنہ نے سب مال لوٹ کا یکجا کر کے یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر سے مشورہ کیا سو ان
دونون سردارون نے یہ کہا کہ مناسب ہے کہ سب مال جو رومیون سے ہاتھ لگا ہے حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کے حضور مین بھیجا جاوے تاکہ مسلمان اسکو دیکھکر قصد جہاد رومیون کا کرین پس اس
راے کو سبھون نے پسند کیا اور سب مال و اسباب سواے ہتھیارون اور سامان جنگ کے واسطے
تقویت مسلمانون کے ہمراہی شداد بن اوس اور پانچسو سوار کے مدینہ طیبہ کو روانہ کیا اور مسلمانون نے
بانتظار آنے اور لشکر کے بمقام تبوک قیام کیا واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب شداد
بن اوس وہ سب مال و اسباب لیکر مدینہ منورہ مین پہونچے اور وہان کے مسلمانون نے اسکو دیکھا بڑی خوشی سے
آوازین لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر کی بلند کین کہ شور انکی آوازون کا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے
کانون تک پہونچا پس انھون نے سبب اسکا استفسار فرمایا لوگون نے عرض کیا کہ شداد بن اوس
مال و اسباب کو جو رومیون سے جہاد مین ملا ہے لیکر آئے ہین پس یہ ذکر ہو رہا تھا کہ اسی وقت شداد
بن اوس مع ہمراہیان اپنے کے آپہونچے اور سوارون سے اترکر مسجد شریف نبوی مین علی ساکنہا الف التحیۃ
والثنا داخل ہوے اور دو رکعت نماز تحیۃ المسجد کی پڑھین پھر قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سلام کیا
بعدہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین آئے اور سلام کر کے مبارکباد فتح کی دی اور تمام سرگذشت لڑائی
رومیون کی بیان کی پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے سجدہ اللہ تعالی جل شانہ کا ادا کیا اور اس معاملے کو شگون
نیک فتح اسلام کا تصور فرمایا اور اس مال و اسباب سے دوسرا لشکر مسلمانان کا آراستہ کیا اور ایک خط بطلب اہل
مکہ معظمہ کے واسطے جہاد کے لکھا وہو ہذہ بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی بکر عبد اللہ عتیق ابن ابی قحافۃ
الی المسلمین من اہل مکۃ وحولہا سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الٰہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
اما بعد فانی قد استنفرت من قبل المسلمین الی جہاد عدوہم وفتوح بلاد الشام وقد کتبت الیکم لتسرعوا الی
ما امر ربکم سبحانہ وتعالی حیث یقول انفروا خفافا وثقالا وجاہدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ ذالکم خیر لکم
ان کنتم تعلمون وہذہ الآیۃ نزلت فیکم وانتم احق بہا واولی من صدق بہا وقام بحکمہا فمن نصر دین اللہ
فاللہ ینصرہ ومن بخل بنفسہ عن ذلک استغنی اللہ عنہ واللہ غنی حمید فسارعوا الی جنۃ عالیۃ قطوفہا
دانیۃ اعدہا اللہ للمجاہدین والمہاجرین والانصار ومن اتبع سبیلہم وحسبنا اللہ ونعم الوکیل

اور اس نامے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر کرکے عبداللہ بن حذافہ کے حوالہ کیا پس عبداللہ وہ نامہ لیکر
روانہ ہوے اور مکہ معظمہ مین پہونچکر اہل مکہ کو آواز دی جب اہل مکہ یکجا ہوے عبداللہ بن حذافہ نے وہ خط پڑھکر اُن
لوگون کو سُنایا پس سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام اور عکرمہ بن ابی جہل نے کہا کہ قبول کی ہمنے دعوت اللہ اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور سچا جانا ہمنے قول اُنکا اور حارث بن ہشام اور عکرمہ بن ابی جہل نے کہا
قسم ہے خدا کی کہ نہ باز رہینگے ہم مدد ہی دین خدا سے اور کب تک راہ دیکھین اور باز رکھینگے ہم اپنی جانون کو
اُن لوگون سے جنھون نے سبقت کی ہمپر لڑائیون مین اور بہ تحقیق پہونچا مطلب کو وہ شخص جسنے سبقت کی کہ اگر
پچھڑ رہے ہم سبقت کرنے والون سے پس شاید کہ ہم بھی پیچھے ملنے والون مین لکھے جائین پس روانہ ہوے عکرمہ بن
ابی جہل ساتھ چودہ آدمی اپنی قوم کے بنی مخزوم سے اور روانہ ہوے سہیل بن عمرو ساتھ چالیس آدمیون کے قوم عامر سے
اور حارث بن ہشام بھی اُنکے ساتھ ہوے اور دیگر اہل مکہ معظمہ نے بھی ساتھ دیا کہ تعداد کل اس جماعت کی پانچ سو تھی
اور اسی طرح حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک خط قوم ہوازن اور ثقیف کو بھی لکھا تھا سو اس قوم سے بھی چار سو
آدمی بجانب مدینہ منورہ روانہ ہوئے **واقدی** رحمہ اللہ نے عبداللہ بن سعید اور اُنھون نے ابی عامر ہوازنی سے
روایت کی ہے کہ ابی عامر نے کہا کہ ہم طائف مین تھے جسوقت یہ خط حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا ہمارے
پاس پہونچا پس اس خط کے پڑھتے ہی چار سو آدمی قوم ہوازن و ثقیف سے چلکر راستے مین اہل مکہ سے ملاقی
ہوے کہ ہم وہ سب ملکر نو سو آدمی سوار تھے اور ہر شخص ہم مین کا یہی کہتا تھا کہ ہم مین سے ہر ایک شخص نو سوار رومی کا
مقابلہ کرسکتا ہے پس ہم سب بالاتفاق مدینہ منورہ مین پہونچکر بمقام بقیع اُترے جب یہ حال حضرت صدیقؓ کو معلوم ہوا
حضرت صدیقؓ نے ہمارے پاس کہلا بھیجا کہ اپنے بھائیون کے پاس روانہ ہو تم یعنی جس مقام مین شرحبیل بن حسنہ اور
یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر ہین پس روانہ ہوے ہم لوگ جرف کو اور وہان بیس روز قیام کیا اور مسلمان آکر ہم مین
ملتے جاتے تھے شداد بن اوس نے جو اس جماعت مین تھے **روایت** کی ہے کہ آئے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
مع جماعت مہاجرین اور انصار کے ہمارے پاس اور کھڑے ہوے اور خطبہ پڑھا پس حمد و تعریف بیان کی اللہ تعالی کی
پھر کہا کہ اے لوگو اللہ تعالی نے مسلمانون پر فرض کیا ہے جہاد کو اور ثواب اسکا بڑا ہے اللہ تعالی کے نزدیک پس اچھے کرو تم اپنے ارادے
اور نیتون کو تاکہ بڑھ جاوین نیکیان تمھاری اور جلدی چلو اے بندگان خدا بجانب عمل کرنے فرض اپنے پروردگار اور سنت
اپنے نبی کے اور نہین ہے یہ کام مگر ایک دو نیکیون کا یا فتح یا شہادت پس جو شخص شہید ہوگا تم مین سے جا ملیگا گذرے ہوے
لوگون مین اور جو مر جائیگا تم مین سے پس جزائے خیر دینا اُسکا اللہ تعالی کے ذمے ہے اور چار سو مسلمان قوم حضر موت کے بھی آئے
اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک نامہ صحید بن سلمہ کلابی اور قوم بنی کلاب کو بھی لکھا اور واسطے جہاد روم کے اُنکو بلایا
پس ضحاک بن سفیان بن عوف کلابی نے بطور خطبہ پڑھنے کے قوم کلاب سے کہا کہ اے قوم بنی کلاب

پرہیزگاری اختیار کرو اور روانہ ہو تم بجانب خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مدد دہی دین محمدی کی کرو پس
ایک شخص پیرنے قوم بنی کلاب سے جو بارہا ملک شام مین گیا تھا کہا کہ اے ضحاک تم ہمکو ایسی قوم سے لڑنے کو کہتے ہو
جنکے واسطے عزت اور قوت اور لشکر اور گھوڑے بیشمار ہین اور اہل عرب طاقت انکے مقابلے کی نہین رکھتے ہین کیونکہ یہ لوگ بھی
ضعیف جماعت کے تھوڑے ہین ضحاک نے کہا کہ جو فتح اور نصرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہوئی تھی وہ بسبب گنتی لوگون
اور ہتھیار کے نتھی بلکہ وہ نصرت اظہار دین خدا کے واسطے تھی جس دین پر اللہ نے انکو بھیجا تھا چنانچہ ہنگام غزوہ بدر کے
ہمگی تین سو تیرہ آدمی ہمراہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے اور قریش کے پاس لشکر اور ہتھیار سے بہت کچھ سامان تھا
اور ہمیشہ فتح و نصرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھی اسوقت تک کہ اس عالم سے انتقال فرمایا اور جب حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوئے اسوقت تمنے دیکھا ہے ان لوگون کو جو بعد انتقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے دین اسلام سے پھر گئے تھے کہ کیونکر تلوار سے انکو مغلوب کیا اور کوئی تعریف تمھاری خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی اور مسلمانون کے نزدیک نہوگی جب تک کہ تم مسلمانون کی کمک نہ کروگے جیسا کہ قوم حمیر اور قوم طے نے کیا ہے
پس مین اللہ تعالی کی قسم تمکو دیتا ہون کہ برا نہ کہلاؤ تم اپنی قوم کو درمیان اہل عرب کے حالآنکہ اہل عرب مین اونٹ گھوڑے
جماعت ہتھیار مین تم سب سے زیادہ ہو پس اللہ سے ڈرو اور حکم خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مانو راوی نے
کہا ہے کہ جب قوم بنی کلاب نے یہ گفتگو ضحاک کی سنی کھل گئین آنکھین انکی اور جوانمردی کی انھون نے واسطے چلنے کے پس سوار ہو
اونٹون پر اور کوتل کر لیا عربی گھوڑون کو اور آئے میدان مدینہ منورہ زادہا اللہ تعظیما و تشریفا مین پس وہان مسلح اور گھوڑون پر سوار
ہوے اور مدینہ طیبہ مین پہونچکر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور حضرت صدیق انکے آنے سے خوش ہوے اور ایک نشان
فوج اس جماعت کے واسطے بنا کر سپرد ضحاک بن سفیان کیا اور حکم دیا کہ لشکر مسلمانون مین جا ملو اور ضحاک نے بہت گھوڑے اونٹ
اپنے ساتھ لا کر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین اس خواہش سے نذر کیے تھے کہ جہاد روم مین وہ کام آوین راوی نے کہا ہے
کہ جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے وہ گھوڑے برنگ سرخ و سفید دیکھے بہت خوش ہوے اور کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے خیل الیمن محجلہ طلقہ راوی نے بیان کیا ہے کہ اس لشکر کے جمع ہونے کا شور ہو گیا اور اولاد مہاجرین
اور انصار کے بھی لوگ آکر اس لشکر مین شریک ہوے اور بمقام جرف پورا ہوا لشکر اور حضرت صدیق نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے اس تمام لشکر کا
امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح کو سردار مقرر فرماوین اور کسی اور شخص کو اس لشکر کے طلیعہ پر امیر مقرر کرین سو یہ امر سعید بن خالد
بن سعید بن العاص کے واسطے جو جوان بزرگ تھے تجویز کیا اس وجہ سے کہ سعید نے حضرت صدیق سے کہا تھا کہ اے خلیفہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپ نے ارادہ اس امر کا کیا تھا کہ لشکر کا ایک امیر طلیعہ مثل اور امیرون کے میرے باپ کو
مقرر فرماوین تب مسلمانون نے اس معاملے مین آپس مین گفتگو کی تھی پس آپ نے انکو معزول فرمایا اور حال یہ ہے
کہ میرے باپ نے اپنے نفس کو راہ خدا مین قید کیا تھا اور مین نے بھی اپنے نفس کو اللہ تعالی کی راہ مین

قید کیا ہی اور ہمیشہ آپکی دعوت اور بیعت کا قبول کرنے والا ہون پس اگر آپ مجھکو امیر طلیعہ اِس لشکر کا مقرر فرما دین تو انشاء اللہ تعالی
لڑائی مین مجھکو عاجز نہ دیکھیگا راوی نے کہا ہی کہ سعید اپنے باپ سے زیادہ بزرگ منش اور سوار کار تھے پس حضرت
صدیق رض نے اُنکی درخواست کو منظور فرمایا اور نشان فوج اُنکے واسطے بناکر اُنکو دیا اور دو ہزار سوار عرب پر اُنکو امیر کیا
واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سب حال گفتگو سعید بن خالد کا
اور خواہش اُنکی درباب امارت لشکر اور مقرر ہونا اُنکا اِس کام پر سُنا تو یہ امر اُنکو اچھا نہ معلوم ہوا اور حضرت
صدیق رض کے پاس آئے اور کہا اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نشان تُمنے سعید بن خالد کے واسطے
بنایا ہی اور اُنکو اُس شخص پر جو اُنسے بہتر ہی ترجیح دی ہی اور جو گفتگو سعید بن خالد نے بوقت بنانے نشان کے
تُمسے کی وہ سب مین نے سُنی ہی سو مین قسم بخدا کہتا ہون کہ تُم جانتے ہو کہ سعید نے اُس قول سے یعنی یہ کہ مسلمانون نے
اُنکے باپ کے مقدمے مین گفتگو کی سوائے میرے اور کسی کو مراد نہین لیا ہی حالانکہ قسم ہی خدا کی کہ مین نے اُنکے
باپ کے مقدمے مین کوئی کلام نہین کیا اور نہ مجھکو اُنسے دشمنی ہی پس جب حضرت صدیق رض نے یہ کلام حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کا سُنا بہت گران گذرا اُنپر دو وجہون سے ایک معزول کرنا سعید بن خالد کا دوسرے عمل کرنا
خلاف رائے حضرت عمر رض کے کسواسطے کہ وہ حضرت عمر رض کے ساتھ محبت رکھتے تھے اور حضرت عمر رض ہوا خواہ مسلمانون کے تھے
اور اُنکو ایک قرب و منزلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل تھی پس اُٹھ کھڑے ہوئے حضرت صدیق رض
اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاکر یہ حال بیان کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آپکو معلوم ہی
کہ عمر رضی اللہ عنہ کو اصلاح اور بھلائی دین کی منظور رہتی ہی اور اُنکو کسی مسلمان کے ساتھ دل مین دشمنی نہین ہی پس
حضرت صدیق رض نے قول حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قبول کرکے ابی اروی الدوسی کو سعید بن خالد کے
پاس بھیجا اور یہ پیغام دیا کہ میرے نشان کو میرے پاس بھیجو جب یہ پیغام بمقام جرف سعید بن خالد کو پہونچا نشان
مطلوبہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو پھیر بھیجا اور کہا قسم ہی خدا کی مین کافرون کے ساتھ لڑونگا تحت نشان ابی بکر
صدیق رض کے جس جگہ ہو اور جسکے ہاتھ مین ہو کیونکہ مین اپنے نفس کو اللہ تعالی کی راہ مین قید کرچکا ہون واقدی
رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اِس فکر مین تھے کہ کس شخص کو امیر طلیعہ لشکر ابی عبیدہ
بن الجراح کا کرنا چاہیے کہ اس اثنا مین سہیل بن عمرو اور عکرمہ بن ابی جہل اور حرث بن ہشام آئے اور یہ لوگ
ہتھیار بند اور خواہشمند اس امر کے تھے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اُنکے واسطے نشان سرداری فوج کا
بناوین پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ان لوگون کو دیکھکر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس امر کا مشورہ کیا
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ امر تو کرنے کا نہین ہی پس حرث بن ہشام نے حضرت عمر رض سے کہا کہ تُم قبل اسلام کے
ہمارے واسطے شمشیر بُران تھے اب کہ اللہ تعالی نے ہمکو تمکو ہدایت اسلام کی کی سو ہم کچھ پاس قرابت تُم مین نہین دیکھتے ہین

حال آنکہ اللہ تعالیٰ نے پاسداری قرابت کا حکم کیا ہے پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس امر مین انھین کو مقدم
گردانتا ہون جو پہلے ایمان لائے ہین سہیل بن عمرو نے کہا کہ اگر تمھاری یہی راے ہے کہ سابقین کو مقدم
گردانو تو قسم ہے خدا کی کہ ہم نافرمانی نہ کرینگے اور جو خرچ ہمنے بایام جاہلیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائی مین
کیا ہے اسکا دو چند ہم راہ خدا مین خرچ کرینگے اور جسقدر مدت کہ ہم بمقابلہ لڑائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
ٹھہرے ہین اُسکے دوچند اب بمقابلہ دشمنان خدا لڑینگے اور عکرمہ بن ابی جہل نے کہا کہ اے لوگو مین خدا کو اس
بات پر گواہ کرتا ہون کہ مین نے اپنا نفس اور اپنے ساتھیون کے نفوس کو اور اپنے مال کو راہ خدا مین وقف
کیا ہے اور ہم کبھی جہاد سے نہ پھرینگے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ کلام اُنکا سُنکر یہ دعا مانگی اللّٰھم بلغھم
افضل ما یؤملون واجرھم اجرھم باحسن ما کانوا یعملون پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص بن وائل
السہمی کو اپنے سامنے بلایا اور ایک نشان فوج اُنکے سپرد کرکے فرمایا کہ مین نے تمکو اس لشکر یعنے
اہل مکہ معظمہ و ثقیف و طائف و ہوازن و بنی کلاب کا سردار مقرر کیا پس روانہ ہو تم بجانب زمین فلسطین کے
اور ابی عبیدہ بن الجراح کی کمک کرو تم اگر وہ اسکے خواہان ہون تمسے اور کوئی کام بدون اُنکی صلاح اور
مشورے کے نکرنا پس روانہ ہو تم برکت دے خدا تم مین اور تمہارے ساتھیون مین پس عمرو بن العاص
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ تمکو میری شدت اور سختی دشمنان دین پر اور صبر میرا جہاد مین
معلوم ہے سو تم خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے میرے واسطے سفارش اس امر کی کرو کہ مجھکو ابو عبیدہ
بن الجراح پر سردار مقرر کرین اور میرا قرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ سے تمنے دیکھا ہے اور مین خدا سے امید
رکھتا ہون کہ میرے ہاتھون سے بلاد شام فتح اور دشمنان دین ہلاک ہون حضرت عمر نے کہا جو تمنے یہ اپنے حالات
کا مذکور کیا مین اُسمین کچھ تکذیب اور کلام نہین کرتا ہون لیکن مین اس امر مین خوش نہ ہونگا کہ تم ابو عبیدہ بن الجراح پر
امیر مقرر ہو کہ میرے نزدیک ابو عبیدہ کا مرتبہ تمہارے مرتبے سے بڑھکر ہے اور وہ سابق الایمان ہین اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اُنکے حق مین ارشاد فرمایا ہے ابو عبیدہ امیر ہذہ الامۃ عمرو بن العاص نے کہا کہ اگر مین ابو عبیدہ
پر امیر مقرر کیا جاؤن تو یہ امر باعث کمی اُنکے مرتبے کا نہین ہو سکتا ہے حضرت عمر نے کہا افسوس ہے تمپر اے عمرو اس
بات کا کہ بیان تمہارا تو دلیل ہے اس امر کی کہ اس درخواست سے غرض تمہاری صرف حصول مرتبہ اور بزرگی دنیا ہے سو ڈرو
اے عمرو خدا سے اور نہ طلب کرو تم کچھ سواے بندگی آخرت کے عمرو بن العاص نے کہا کہ درحقیقت بات تو یہی ہے جو تمنے کہا پھر بعد
اس گفتگو کے عمرو بن العاص آمادہ بروانگی ہوے اور اہل مکہ اور بنو کلاب و ہوازن و ثقیف وغیرہ سے جو اُنکے ساتھ ہوے اور جو مہاجرین
اور انصار واسطے ہمراہی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ٹھہر گئے تھے اور عمرو بن العاص نے اپنے ہمراہی لشکر کا سعید بن
خالد کو مقدمۃ الجیش کیا ابو الدردا نے بیان کیا ہے کہ مین عمرو بن العاص کے لشکر مین تھا پس سنا تھا مین نے

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو جو عمرو بن العاص کو بوقت رخصت کے وصیت فرمائی تھی اور خلاصہ یہ ہے کہ ڈرتے رہو تم
اللہ تعالی سے ہر حال چھپے ہوئے اور ظاہر مین اور شرم رکھو اللہ تعالی سے عالم تنہائی مین کہ وہ تمہارے کام کو
دیکھتا ہے اور یہ تم جان چکے ہو کہ تمسے بہتر اور باعزت لوگون پر مین نے تمکو سردار کیا ہی اور کام آخرت کا کرو اور اللہ کو
اپنے کام سے راضی رکھو اور اپنے ساتھیون پر مثل باپ کے شفقت کرو اور چلنے مین شتابی نہ کرو ساتھیون کے خبرگیران رہو
کہ انمین ضعیف لوگ بھی ہین اور تمکو بہت دور جانا ہی و اللہ ناصر دینہ ومظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون اور جب تم مع اپنے
اس لشکر کے روانہ ہو تو اس راہ کو نہ جاؤ جس راہ مین یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر اور شرجیل بن حسنہ گئے ہین
بلکہ براہ ایلہ جاؤ کہ اس راہ سے ارض فلسطین کو پہونچ جاؤ گے اور لوگ خبر رسان اور جاسوس مقرر کرکے ابو عبیدہ بن الجراح کے
پاس بھیجکر انکا حال دریافت کرو پس اگر سنو کہ وہ اپنے دشمن پر غالب ہین تو تم اُن دشمنون سے جو ارض فلسطین
مین ہین لڑو اور اگر انکو تمسے کمک کی خواہش ہو تو لشکر کو کمک کے واسطے ایک کے پیچھے دوسرا بھیجتے جاؤ اور سہیل بن عمرو
اور عکرمہ بن ابی جہل اور ہشام بن حرث اور سعید بن خالد کو مقدمۃ الجیش اس لشکر کا کرو اور جس کام کے واسطے مین نے
تمکو مقرر کیا ہی اُسمین سستی اور کاہلی نہ کرو اور ڈرو کاہلی سے اور کثرت دشمنون کی دیکھکر یہ نہ کہو کہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو ایسی جگہ بھیجا ہی کہ ہم مقابلہ نہین کر سکتے کیونکہ تمنے بہت جگہ کثرت کفار اور قلت مسلمانون کی
اپنی آنکھ سے دیکھی ہی اور معاملۂ جنگ خیبر اور فتح مسلمانون کی بھی تمکو معلوم ہی اور تمہارے ساتھ صحابۂ مہاجرین
اور انصار اور اہل بدر سے ہین سو انکی پاسداری اور بزرگداشت وحفظ مراتب اور حقوق انکی کا کرنا اور انپر کوئی دست درازی
اپنی حکومت کی نہ کرنا اور اس بات کا غرور اپنے دل مین نہ لانا کہ محکو ابو بکر نے اس وجہ سے سردار انکا کیا ہی کہ مین انسے
بہتر ہون اور فریب نفس سے ڈرتے رہنا اور اپنے کو مثل ایک ہمراہیون کے سمجھنا اور جسوقت جس امر کا قصد کرنا اسمین
اُن لوگون سے مشورہ لے لینا اور نماز کا التزام رکھنا اور کوئی نماز بے اذان نہ پڑھنا اور جب نماز کا وقت آوے
اذان کہنا تاکہ تمہارے ساتھی سنین پھر ارادہ نماز کا کرنا پس جو کوئی ہمراہیون سے تمہارے ساتھ نماز پڑھیگا اسکے واسطے
بہتر ہوگا اور جو اپنے قیام گاہ مین پڑھیگا اُسکو بھی اجر ہوگا اور تم خود ہی چھیون کی بات چیت مین مالک رہنا اور دشمنون سے
نڈر نہ رہنا اور اپنے ساتھیون کو قرآن مجید پڑھنے کی تاکید کرنا اور نگاہبانی کے واسطے ساتھیون کو باری باری سے مقرر کرنا
پھر تم خود اسکے نگران رہنا اور رات کو اپنے ہمراہیون کے ساتھ زیادہ یکجائی اور نشست رکھنا اور جب کسی ہمراہی کو بعوض کسی امر
خلاف شرع کے عقوبت کرنا زیادہ شدت اُسمین نہ کرنا اور سزا کو بھی نہ چھوڑ دینا کہ زیادہ تر دلیری اُسکو ہو جاوے اور جب تک ممکن
ہو سکے ڈرے نہ مارنا کیونکہ تم مخوف نہین رہ سکتے ہو اس شخص سے کہ جا ملے دشمنون مین اور کمک کرے اُنکی تمہارے اوپر اور
نہ برملا کرنا کسی کے بھید کی بات کو اور اکتفا کو نا ظاہر اور کھلی ہوئی اُنکی باتون پر اور اپنے کام مین کوشش کرتے رہنا اور بوقت
مقابلہ دشمن کے یاد اور تصدیق خدا کی کرنا اور کلام کرنے مین وصیت کو مقدم رکھنا اور اپنے ساتھیون پر حکم اس امر کا

ف ذکر وصیت کرنے حضرت ابو بکر صدیق کا عمرو بن العاص کو ع اور اللہ تعالیٰ [illegible]

کرنا کہ خیانت نہ کرین اور بحالت ثبوت خیانت کے سزا دینا اور وقت نصیحت کے کلام مختصر کہنا اور اصلاح رکھنا اپنے نفس کی
تاکہ صلاح پر رہے رعیت تمھاری اور امام اور پیشوا نہین ہوتا ہی گروہ شخص جو اپنے فعل اور عمل مین نسبت رعیت کے نزدیکی خدا کی
ملحوظ رکھے اور مین نے سردار کیا ہی تمکو تمھارے ساتھیون اہل عرب پر پس ہر گروہ کی منزلت اور مرتبے کو پہچانتے رہنا اور
نسبت اُنکے مثل باپ کے مہربان رہنا اور کوچ کے وقت اپنے لشکر کی خبر گیری رکھنا اور کچھ لشکر بطور طلایہ کے اپنی فوج کے
آگے مقرر کرنا اور جس شخص سے راضی ہو اُسکو نگرانی کے واسطے پیچھے لشکر کے رکھنا اور دشمن کے مقابلے مین صبر کرنا اور
پیچھے نہ پھرنا کہ اسمین ضعف اور عاجزی تمھاری ثابت ہوگی اور بالالتزام رکھنا اپنے ساتھیون کو قرآن پڑھنے پر اور
مذاکرہ امور زمانہ جاہلیت اور کفر سے اپنے ساتھیون کو باز رکھنا کہ ایسی باتون سے آپس کی دشمنی پیدا ہوتی ہی اور تازگی
امور خوبی دنیا سے احتیاط رکھنا اسوقت تک کہ جا ملو تم گذشتگان گرسنہ شکم سے اور اپنے تئین اُن لوگون مین ملانا جنکی مدح
قرآن شریف مین مذکور ہی جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی وجعلناھم ائمۃ یہدون بامرنا واوحینا الیھم فعل الخیرات واقام الصلوۃ
وایتاء الزکوۃ وکانوا لنا عابدین ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جسوقت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
یہ وصیت عمرو بن العاص کو کرتے تھے اُسوقت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بھی اُس جگہ موجود تھے پھر حضرت
صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ روانہ ہو ساتھ برکت اور مدد خدا کے وصیت کرتا ہون مین تمکو اس بات کی کہ خدا سے
ڈرتے رہو اور اسکی راہ مین جہاد اور کفارون کو قتل کرو کہ اللہ مدد کرتا ہی اُس شخص کی جو مدد کرتا ہی اللہ کی پس روانہ ہوا
لشکر مسلمانون کا جسکی تعداد نو ہزار تھی بسرداری عمرو بن العاص کے بارادہ فلسطین کے اور جب یہ لشکر ایک دن کے
راستے پر پہونچ گیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے نشان واسطے فوج ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے بنایا اور انکو تمام
لشکر مسلمانون پر سردار مقرر کیا اور حکم دیا کہ مع اپنے ہمراہیان کے بجانب زمین جابیہ روانہ ہون اور کہا کہ ای امین الامۃ
جو وصیتین مین نے عمرو بن العاص کو کی ہین وہ تم سب سُن چکے ہو اب مین تمکو رخصت کرتا ہون پس روانہ ہوئے مسلمان
بجانب منزل مقصود کے پھر بعد رخصت کرنے ابو عبیدہ بن الجراح کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید المخزومی کو
اپنے پاس بلایا اور سردار کیا انکو قوم بنی لخم اور جذام پر اور ساتھ کیا انکے لشکر زحف کو جسکی تعداد نو سو سوارون کی تھی
اور دیا خالد بن الولید کو نشان حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو سیاہ رنگ تھا اور یہ نو سو سوار وہ لوگ تھے جو کہ
لڑائیون مین سامنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لڑے تھے پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید سے فرمایا
کہ ای ابا سلیمان مین نے اس سب لشکر پر تمکو سردار مقرر کیا پس روانہ ہو تم بجانب زمین ایلیا اور فارس کے اور مین اللہ تعالی سے امید رکھتا ہون کہ فتح کرے اللہ تعالی اُس ملک کو تمھارے ہاتھ سے اور مدد دیوے تمکو پس روانہ ہوئے خالد بن الولید بجانب ملک عراق کے
روم بن عامر نے بیان کیا ہی کہ تھا مین اُس لشکر مین جسکو حضرت صدیق نے عمرو بن العاص کے ساتھ بجانب ایلیا اور فلسطین کے
بھیجا تھا اور صاحب نشان عمرو بن العاص کے سعید بن خالد تھے پس دیکھا مین نے انکو کہ نشان کو جنبش دیتے تھے اپنے ہاتھ مین

اور اشعار رجز پڑھتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لشکر مسلمانون
کو بجانب ملک شام و عراق روانہ کر کے مدینہ طیبہ مین واپس تشریف لائے اور وہ اللہ تعالیٰ سے دعاے فتح و نصرت کی
مسلمانون کے واسطے مانگتے تھے اور اُسوقت حضرت صدیق رضی کے دل مین مسلمانون کے واسطے ایک قلق اور غم پیدا ہوا کہ آثار
اسکے اُنکے چہرے سے نمایان تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکھکر پوچھا کہ یہ قلق کس امر کا ہے تمکو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ مجھکو مسلمانون کے واسطے قلق ہے اور مین اللہ سے امید رکھتا ہون کہ اللہ تعالیٰ مسلمانون کو اُنکے دشمنون پر غالب کرے
اور ایسا نہ کرے کہ مسلمانون کے کسی معاملہ لڑائی اور جہاد مین مجھکو غم لاحق ہووے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہے
خدا کی مجھکو کبھی کسی لشکر مسلمانون کی روانگی کا ایسا سرور نہین ہوا جیسا کہ اس لشکر کی روانگی مین بجانب ملک شام کے
مین خوش ہوا اور یہ سرور میرا اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وعدہ فتح ملک شام کا
فرمایا ہے اور اللہ کا وعدہ خلاف نہین ہوتا ہے حضرت صدیق نے کہا سچ ہے اور مین جانتا ہون کہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا درباب فتح ملک شام کے راست ہے اُسمین کچھ خلاف نہین ہے اور بیشک ہم روم اور فارس پر غالب ہونگے لیکن
ہم نہین جانتے ہین کہ یہ امر کس وقت مین واقع ہوگا آیا اسی لشکر کے ہاتھ سے ہوگا یا دوسرے لشکر کے ہاتھ سے حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا سچ ہے ولیکن خدا سے گمان نیک رکھنا چاہیے راوی نے بیان کیا ہے کہ اسی شب کو حضرت
صدیق رضی نے یہ خواب دیکھا کہ عمرو بن العاص اور اُنکے ساتھی مسلمان ایک پشتہ دشوار گذار مین پہونچے ہین اور کام اُنپر سخت
ہوگیا ہے پھر عمرو بن العاص نے چاہا کہ اُس پشتہ دشوار اور تنگ سے نجات پاوین پس حملہ کیا اُنھون نے سواری اسپ اپنین
اور ساتھیون نے بھی تبعیت اُنکی کی پس ناگہان پہونچ گئے وہ ایک زمین سبز اور سیراب مین اور اُترے وہان اور راحت
حاصل کی پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو اس خواب کے دیکھنے سے سرور حاصل ہوا اور اس خواب کو لوگون سے بیان کیا
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تعبیر اس خواب کی یہ ہے کہ مسلمانون کو فتح حاصل ہوگی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ پہلے عمرو بن العاص اور اُنکے
ساتھی لوگون کو جنگ مشرکین سے مشقت شدید اُٹھانی پڑیگی پھر اُس مشقت سے نجات حاصل ہوگی واقدی رحمہ اللہ نے
روایت کی ہے کہ زمانہ جاہلیت اور اسلام مین ہمیشہ معمول تھا کہ عوام الناس ملک شام کے گیہون جو روغن زیت منقی انجیر وغیرہ
عمدہ چیزین مدینہ منورہ مین لا کر بیچتے تھے پس جس زمانے مین کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سامان روانگی لشکر کا کر رہے
تھے اور عمرو بن العاص کو مامور بروانگی جانب ارض ایلیہ اور فلسطین کے کیا تھا اُسوقت بھی یہ لوگ برسم تجارت آئے تھے
اور سب معاملہ دیکھا سُنا تھا سو ان لوگون نے یہ خبر و نیز حال بارے جانے مشرکین کا بمقام تبوک ہرقل بادشاہ روم کو پہونچایا
پس ہرقل نے سب اپنے ارکان دولت اور مردان جنگجو و بطریقان و ترسایان کو اکٹھا کر کے اس حال سے مطلع کیا اور کہا کہ سنو آگاہ ہو
تم کہ یہ معاملہ وہی ہے جسکی خبر مدت سے مین تمکو دیتا ہون اور بیشک اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سریر
تختگاہ تک مالک ہوجاوینگے سو وقت اسکا قریب پہونچا ہے اور ساتھی تمہارے بمقام تبوک مارے گئے

اور

اور خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لشکر مسلمانون کا تمھاری طرف روانہ کیا ہی کہ وُہ سکو تم اپنے پاس پہونچا ہی
سمجھو پس مناسب ہی کہ خود داری کرو تم اور اپنے دین اور شرع اور لڑکے بالے اور مال کے واسطے اُنسے لڑو اور اگر اس باب مین
سستی اور کاہلی کروگے تو ملک اور مال تمھارا سب اُنکی ملکیت مین آجائیگا پس وے سب یہ کلام ہرقل کا سنکر اپنے ساتھیون پر
جو مقام تبوک مارے گئے تھے رونے لگے ہرقل نے کہا کہ رونا چھوڑو کہ یہ کام عورتون کا ہی اور جاؤ تم سب بمقام اجنادین جمع ہو
ہرقل کے وزیر نے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ اس خبر کو جنھون نے بیان کیا ہی ہم اُنکی زبان سے سُنین پس ہرقل نے اُنمین سے
ایک شخص عرب نصرانی کو قوم لخم سے اپنے سامنے بلایا اور اُس سے پوچھا کہ تجکو مدینہ منورہ چھوڑے ہوئے کتنے دن گذرے ہین
اُسنے کہا کہ پچیس روز گذرے ہین پھر ہرقل نے پوچھا کہ مسلمانون کا سردار کون ہی اُسنے کہا ایک شخص ہین جنکا نام ابوبکر ہی اور
اُنھون نے اپنا لشکر تمھارے ملک کو روانہ کیا ہی اور مین نے دیکھا ہی کہ وہ لوگ بڑے مستعد اور مضبوط ہین پھر ہرقل نے پوچھا کہ
تو نے ابوبکر کو دیکھا ہی اُسنے کہا کہ ہان مین نے دیکھا ہی اور ابوبکر نے مجھسے ایک چادر چار درم کو مول لیکر اپنے شانون پر ڈال لی تھی
اور دیکھا مین نے اُنکو مثل اور سب مسلمانون کے بدون فرق کے کہ صرف دو کپڑے پہنے ہوئے بازارون مین پھرتے ہین اور
نگرانی خلائق کی کرتے ہین اور حق کمزور کا زور آور سے دلاتے ہین اور معاملہ حق مین اُنکے نزدیک کمزور اور زوردار برابر ہین پھر ہرقل
نے کہا کہ اُنکا حلیہ بیان کرو اُسنے کہا کہ قد اُنکا لانبا ہی رنگ گندم گون ہی دونون رخسارے ہلکے اور پتلے ہین اور خوش زبان اور
بیان ہین دانت بہت اچھے ہین پس ہرقل یہ سنکر ہنسا اور کہا کہ وہی خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین اور ہمنے اپنی
کتب مین یہ لکھا دیکھا ہی کہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہی کام دین کا کرینگے اور ہمکو یہ بھی اپنی کتابون سے معلوم
ہوا ہی کہ اُنکے بعد ایک اور شخص سیاہ چشم دراز قد گندم رنگ حملہ آور مثل شیر کے جنکے ہاتھون سے ہلاکی اور جلاوطنی دشمنان دین
ہوگی اس کام کو کرینگے پس اُس عرب نصرانی نے کہا کہ اُس شخص کو بھی جسکی صفت تمنے بیان کی مین دیکھا ہی ابوبکر کے
ساتھ کہ اُنسے کبھی جدا نہین ہوتے ہین ہرقل نے کہا کہ ٹھیک ہوا معاملہ اور مین نے تو رومیون کے واسطے بہتری اور فلاح
چاہا تھا مگر اُنھون نے میری اطاعت سے انکار کیا اور قریب ہی کہ نکال دیئے جاوینگے روم کی زمین سے پھر بعد اس گفتگو کے
طیار کیا ہرقل نے ایک صلیب سونے کی اور سپرد کیا روبیس کو جو سردار اُسکے لشکر کا تھا اور کہا اُس سے کہ مین نے حاکم کیا
تجکو اپنے لشکر پر پس روانہ ہو تو اور باز رکھ اہل عرب کو فلسطین مین آنے سے کہ یہ شہر بہت اچھا فراخ اور میوہ دار ہی اور اُسی سے
ہماری عزت ہی پس روبیس مذکور صلیب کو لیکر اُسی دن مع لشکر بجانب اجنادین کے روانہ ہوا **واقدی**
رحمۃ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب عمرو بن العاص مع اپنے ساتھیون کے ارض فلسطین مین پہونچے اور جانور اُنکے کمزور
اور لاغر ہوگئے تھے پس وہ ایک مقام بحر اور شجر مین پہونچکر اُترے اور گھوڑے اور اونٹون کو چرنے کے واسطے چھوڑ دیا
پس جاتی رہی لاغری اُنکی پھر مہاجرین اور انصار یکجا ہوئے اور اپنے کام مین اُنھون نے مشورہ کیا پس وہ مشورہ
کر رہے تھے کہ اسی حالت مین عامر بن عدی جو بہترین مسلمانون سے تھے اُس مقام مین آئے اور اُنکے غریبا قارب

ف
ذکر ورود قصہ اجنادین ۱۲

ملک شام مین بہت تھے کہ وہان کے آنے جانے سے اُنکے شہرون اور رستون سے واقف ہوگئے تھے اور وہ اسوقت اپنے
بیگانون کے پاس سے جو ملک شام مین تھے آئے تھے پس مسلمانون نے اُنکو اپنے ساتھ لیا اور عمرو بن العاص کے پاس لیگئے پس
جب دیکھا عمرو بن العاص نے کہ چہرہ عامر بن عدی کا بہت گھبرایا ہوا ہی پوچھا کہ ای عامر تمھارے اضطراب کا کیا سبب ہی عامر نے
کہا کہ میرے پیچھے ایک بڑا لشکر رومیون کا آپہونچا ہی درانحالیکہ کھینچتے ہین اور پہاڑتے ہین وے لوگ درختون کو اچھے گھوڑون پر
عمرو بن العاص نے یہ سنکر کہا کہ ای عامر تمنے تو مسلمانون کے دلون کو خوف سے بھر دیا پس ہم اللہ تعالیٰ سے دشمنون پر
مدد چاہتے ہین تم یہ تو بتلاؤ کہ کس قدر جماعت کا تمنے اندازہ کیا ہی عامر نے کہا کہ مین نے ایک بلند پہاڑ پر چڑھکر دیکھا ہی
کہ نشانون اور نیزون اور صلیبون سے تمام وادی الاحمر جو ایک بڑا مقام ارض فلسطین مین ہی بھرا ہوا ہی اور
بقدر ایک لاکھ آدمی کی جماعت میرے اندازے مین معلوم ہوتی ہی اور مجھکو تو اسی قدر حال معلوم ہی اور تحقیق عذرخواہی کی
اُس شخص سے کہ ڈرایا تھا پس جب عمرو بن العاص نے یہ کیفیت سُنی کہا اُنھون نے کہ اعانت طلب کرتے ہین ہم
اللہ سے اُنپر اور نہین ہی طاقت اور قوت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے پھر متوجہ ہوئے اُن لوگون کی طرف
جو موجود تھے صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کہا کہ ای لوگو ہم تم اس معاملۂ جہاد مین برابر ہین پس مدد
چاہو تم اللہ سے اُسکے دشمنون پر اور لڑو اُنسے اپنے دین کے واسطے پس تم مین سے جو مارا جائیگا وہ رتبہ شہادت کا
پاویگا اور جو زندہ رہیگا وہ سعید و نیکبخت زندگانی کریگا پس تم لوگ اس معاملے مین کیا راے دیتے ہو جواب اس کلام کے
ہر شخص کو جو راے مناسب معلوم ہوئی اُسنے بیان کی اور ایک گروہ بادیۂ اعراب نے عمرو بن العاص سے یہ کہا کہ ای
سردار ہماری راے یہ ہی کہ تم ہم سب کو لیکر بیچ جنگل مین چلو کہ وہ لوگ وہان حملہ کرنے پر قادر نہونگے اور قلعجات اور
گانون کو نہ چھوڑینگے اور جماعت اُنکی متفرق ہوجاویگی اُسوقت ہم اُنپر بسبب غفلت کے حملہ کرکے اگر خدا نے
چاہا بھگا دینگے سہیل بن عامر نے کہا کہ یہ مشورہ تو مرد عاجز کا ہی اور ایک جماعت مہاجرین اور انصار نے کہا کہ ہمنے
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے تھوڑی جماعت سے بہت جماعت کو بھگا دیا ہی اور اللہ تعالیٰ نے
وعدۂ مدد دیا ہی اور حکم صبر کا فرمایا ہی اور نہین ہی وعدہ اللہ کا ساتھ صابرین کے مگر اچھا اور نیک اور اللہ تعالیٰ نے
قرآن مجید مین فرمایا ہی قاتلوا الذین یلونکم من الکفار و لیجدوا فیکم غلظة اور حال یہ ہی کہ ہم لوگ دشمن کے دیار
مین ہین اور وہ در پے ہمارے قتل کے آئے ہین پس عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ قسم ہی
خدا کی کہ نہ پھرینگے ہم اُن لوگون کے مقابلے اور لڑائی کفار سے اور نہ پھیرینگے ہم اپنی تلوارون کو
اُنسے پس جسکا جی چاہے اُنکے مقابلے کو آگے بڑھے اور جسکا جی چاہے پلٹ جاوے اور جو شخص پیچھے پھریگا
پس اللہ تعالیٰ اُسکی راہ مین ہی پس عمرو بن العاص نے قول مسلمانان مکہ معظمہ اور کلام عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا سُنا
خوش ہوے اور کہا کہ ای بیٹے فاروق کے کیا اچھی بات تمنے کہی گویا تمکو میرے دل کا بھید معلوم ہوگیا کہ میرے

دل مین بھی یہی تھا جو تمنے کہا اور میری تجویز یہ ہی کہ مین تمکو کسی قدر مسلمانون پر سردار کرون کہ وہ میرے لشکر کے واسطے
بطور طلیعہ کے ہون اور خبر لشکر کفار کی ہمسے بیان کرین اور دیکھین اور معلوم کرین اس امر کو کہ آیا وینگے ہم کوئی راہ لڑائی کی
انکے ساتھ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جو ارادہ تمنے کیا ہی وہ کرو کس واسطے کہ مین اپنی جان کے ساتھ بخیل
نہین ہون اس امر مین کہ اسکو خدا کی راہ مین صرف کرون پس عمرو بن العاص نے ایک نشان لشکر بنا کر عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما کو دیا اور ایک ہزار سوار مسلمانون سے انکے ساتھ کیے جسمین قوم بنی کلاب اور اہل طائف اور بنی ثقیف سے
تھے اور حکم روانگی کا دیا پس عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مع ہمراہیان کے روانہ ہوے اور وہ باقی دن اور
تمام رات صبح تک چلنے مین گذرا تا کہ دفعۃً صبح کے وقت ایک غبار انکو دکھائی دیا عبداللہ بن عمر نے اپنے ساتھیون
سے کہا کہ یہ گرد تو لشکر کی معلوم ہوتی ہی اور میرا گمان یہ ہی کہ یہ لشکر طلیعہ فوج روم کا ہی پس توقف کیا عبداللہ بن عمر رضی
مع اپنے ہمراہیان کے اور ایک قوم نے بادیہ اعراب سے کہا اگر اجازت دو تو ہم جا کر دیکھین کہ یہ گرد کیسی ہی
عبداللہ بن عمر نے کہا کہ ایک کا دوسرے سے جدا ہونا مناسب نہین ہی جب تک نہ معلوم ہووے کہ یہ کیا ہی اسی گفتگو
مین غبار قریب لشکر مسلمانون کے آگیا اور دس ہزار سوار رومی دکھلائی دیے جنکو دس سردار رومیون نے بطور طلیعہ
لشکر کے بھیجا تھا بسرداری ایک بطریق اپنے ہمراہی کے جسکا نام راوی کو نہین معلوم ہوا تا کہ مسلمانون کے لشکر کی اخبار
دریافت کرکے اسکو اطلاع دیوین پس جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس لشکر کو دیکھا اپنے ساتھیون سے کہا
کہ مہلت ندو انکو کہ آخر تمھارے ہی مقابلے کو آئے ہین اور اللہ تعالی تمکو انپر غالب کریگا اور مدد دیگا اور یقین جانو
اس بات کو کہ بہشت تلوارون کے سایے مین ہی پس مسلمانون نے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ باواز بلند کہا
اور حملہ کیا اور سب سے پہلے عکرمہ بن ابی جہل پھر سہیل بن عمرو نے حملہ کیا اور حملہ کیا ضحاک بن ابی سفیان نے اور للکارا
اپنے ساتھیون کو پھر اسکے پیچھے مہاجرین اور انصار حملہ آور ہوے اور مل گئین دونون جماعتین اور کام کیا
تلوارون اور نیزون نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہی کہ ہم اسی واقعہ جنگ مین تھے
کہ دیکھا مین نے ایک سوار رومی بڑے ڈیل ڈول کا کہ وہ دائین بائین لشکر کے گھوڑا دوڑاتا تھا پس مین نے
اپنے دل مین کہا کہ لشکر کا مالک اور کھنبہ یہی شخص معلوم ہوتا ہی حال آنکہ لڑائی کی گھبراہٹ اور نامردی اسپر
چھا گئی تھی اور وہ بسبب بڑائی اور بھاری ہونے ڈیل کے مثل اونٹ مست کے معلوم ہوتا تھا پس حملہ کیا
مین نے اسپر اور بڑھایا مین نے اپنے نیزے کو اسکی طرف اور پیچھے ہٹا اسکا گھوڑا میرے نیزے سے
پس روک لیا مین نے نیزے کو ضرب سے اور گمان کیا اسنے بہ نسبت میرے فرار کا اور حملہ کیا مجھپر پس ڈال دیا مین نے
نیزے کو ہاتھ سے اور تلوار کو اسکے نیزے پر مارا کہ پھل اسکا کاٹ کر نیزے کو مثل ایک چوب کے کر دیا پھر دوسرا وار مین نے
تلوار سے کیا پس قسم ہی خدا کی کہ معلوم ہوا مجھکو کہ گویا مین نے تلوار کو پتھر پر مارا اور سنا مین آواز تلوار کی مثل آواز کسی

یہان تک کہ ڈرا مین کہ تلوار ٹوٹ نہ گئی ہو لیکن تلوار بدستور باقی تھی اور دشمن خدا کا کام شدت ضرب سے تمام ہو گیا تھا
پھر مین نے ایک اور ضرب تلوار کی اُسکے رگ شانے پر ماری اور وہ مر گیا اور لے لیا مین نے زرہ وغیرہ اسباب اُسکا
پس جب کفار نے اپنے سردار کا یہ حال دیکھا ڈرے اور گھبرا گئے وہ لوگ اور مسلمان لوگ اُنکے قتل مین بہ آسانی آمادہ ہو گئے
اور ضحاک بن سفیان اور حرث بن ہشام کی نیکو کاری واسطے اللہ کے تھی کہ وہ اپنے لشکر مین مصیبت سخت مین پھنسے تھے مگر تھوڑے
عرصے مین غلبہ دیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانون کو مشرکین کے بازوون پر کہ غالب ہو گئے اُنپر اور بہت کفار مارے گئے
اور بہت زندہ پکڑ لیے گئے پس یکجا ہوے مسلمان اور یکجا کیا اسباب کفار مقتولین اور اسباب لوٹ کا اور مسلمانون نے
آپسمین کہا کہ نہین معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے عبد اللہ بن عمرؓ کے ساتھ کیا معاملہ کیا کہ اُنکا پتا نہین معلوم ہوتا ہی پس بعضون نے
کہا کہ وہ مارے گئے اور بعض نے کہا کہ وہ گرفتار ہو گئے اور بعضون نے کہا کہ ہمکو اللہ تعالیٰ سے امید ہی کہ اُسنے عبد اللہ بن عمرؓ کے
ساتھ سوائے بہتری کے اور کچھ نہ کیا ہوگا کہ وہ اچھے زاہد اور عابد ہین اور بعضون نے کہا کہ اگر عبد اللہ بن عمرؓ ہمارے ہاتھ سے گئے
تو یہ فتح اُنکے ایک بال سر کے برابر بھی ہمارے نزدیک نہین ہی اور مین یہ سب گفتگو مسلمانون کی سُنتا تھا اپنا نشان پس پیچھے
بلند کیا مین نے آواز کو بقول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اور بلند کیا اور جنبش دی مین نے نشان کو پس مسلمانون نے
جب نشان کو دیکھا پھرے اور میل کیا اُنھون نے میری طرف اور پوچھا کہ کہان تھے تم اے سردار مین نے کہا کہ مین برابر لشکر
مشرکین کے ساتھ لڑائی مین مشغول تھا پس مسلمان بہت خوش ہوے اور دعا دے کر کہا کہ فتح اللہ تعالیٰ نے تمھاری برکت سے
دی مین نے کہا کہ یہ فتح تم سب لوگون کے سبب سے ہوئی پھر یکجا کیا مسلمانون نے مال اور گھوڑے اور کپڑے اور ہتھیار وغیرہ
مقتولین مشرکین کے اور چھ سو قیدیون کو اُنمین سے اور شہید ہوے اس لڑائی مین مسلمانون کے لشکر سے سات آدمی
جنکے نام یہ ہین سراقہ بن عدی نوفل بن عامر سعید بن قیس سالم مولی عامر بن بدر الیربوعی عبد اللہ بن
خویلد المازنی جابر بن راشد الحضرمی اوس بن سلمۃ الہوازنی پس چھپا دیا مسلمانون نے اُن شہیدون کو مٹی مین
اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اُنپر نماز جنازے کی پڑھی اور کوچ کیا سمت جانب عمرو بن العاص کے اور پہنچکر سب سرگذشت
اُنسے بیان کی پس خوش ہوے عمرو بن العاص اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اُسکی نعمت رسانی اور مدد دہی پر پھر طلب کیا عمرو بن العاص
نے قیدیون کو اور چاہا سمجھانا اُنکے اس شخص کو جو عربی زبان جانتا ہو پس تین شخص شامی کے سوا اور کوئی اُنمین واقف زبان
عرب نہ تھا پس عمرو بن العاص نے اُن تینون سے خبر اُنکے لشکر کی پوچھی اُنھون نے بیان کیا کہ روبیس سردار ایک لاکھ
فوج لیکر آیا ہی اور ہرقل بادشاہ نے اسکو حکم دیا ہی کہ کسی کو زمین ایلیہ تک آنے نہ دیوے اور روبیس نے اس سردار کو جو مارا گیا
بطریق طلیعہ اپنی فوج سے بھیجا تھا اور تم اُس فوج کو اپنے قریب پہنچی ہی جانو اور بہ تحقیق روانہ ہوا ہی وہ اور ہلاک کریگا
تم سب کو اسواسطے کہ ہرقل کے ملازمین مین روبیس سے زیادہ کوئی شخص ماہر اور آزمودہ کار لڑائی کا ساتھ
اہل عرب کے نہین ہی پس عمرو بن العاص نے یہ سنکر کہا قریب ہی کہ اللہ تعالیٰ اُسکو بھی قتل کریگا جس طرح اُسکا

ساتھی مارا گیا پھر عمرو بن العاص نے اُنپر دین اسلام پیش کیا پس کوئی اُنمین کا مسلمان نہوا پس عمرو بن العاص نے
مسلمانون سے کہا کہ گویا میتم نزدیک ہو اُنکے سردار سے جو بدلا لینے آتا ہی ہمسے اور ان قیدیون کو زندہ چھوڑنا
ہمارے واسطے ایک بلا ہی پھر حکم دیا کہ اُنکی گردنین ماری جائین اور مسلمانون سے کہا کہ طیار ہو جاؤ کیونکہ میرا گمان یہ ہی
کہ کفارون کا لشکر چل چکا ہی تمہاری جانب کو پس اگر وہ ہماری طرف آئے تو ہم ڈالینگے اُنکو شدت اور سختی مین
بیچ لڑائی کے اور اگر نہ آئے تو قوت اُنکی گھٹیگی اور اگر ہم خود چلکر لڑینگے تو ہم اللہ سے امید فتحیابی کی اُنپر رکھتے ہین جیسا کہ
ہمکو پہلے فتح ہوئی دو دشمنون پر اور اللہ تعالی سے اچھے کام کی ہم امید رکھتے ہین ابو درداء جو مسلمانون کے لشکر مین تھے
روایت کرتے ہین کہ شب کو ہم اُس جگہ مین رہے جب صبح ہوئی کوچ کیا ہمنے پس کچھ راہ طی کی تھی ہمنے کہ دیکھا ہمنے
نو صلیبان کو کہ تحت صلیب کے دس ہزار سوار تھے پس جب سامنے اور قریب ہوے دونون لشکر دیکھا ہمنے رومیس کو
مثل نر زور آور مست کے کہ اپنے لشکر کو لڑائی کے واسطے ترغیب دیتا تھا اور اس طرف عمرو بن العاص نے بھی اپنے لشکر کو
لڑائی کے واسطے ترتیب دیا پس بجانب میمنہ کے ضحاک بن سفیان کو اور بجانب میسرہ سعید بن خالد کو مقرر کیا اور ساقہ
مین ابو الدرداء رضی اللہ عنہم ٹھہرے اور قلب مین خود عمرو بن العاص نے اور ساتھی اُنکے اہل مکہ معظمہ مہاجرین و انصار نے قرار
پکڑا اور عمرو بن العاص نے مسلمانون کو قرآن مجید کے پڑھنے کا حکم کیا اور کہا کہ جان لو تم کہ اللہ تعالی کا ارادہ ہی کہ تمکو
مبتلاے بلا کر کے امتحان کرے پس چاہیے کہ صبر کرو تم اللہ تعالی کی بلا پر اور خواہش کرو اللہ تعالی سے حصول ثواب اور
بہشت کی پھر بعد اس کلام کے عمرو بن العاص نے بطریقہ جنگ صف بندی کی اور دیکھا رومیس نے صفوف لشکر مسلمانون
کو اس طرز سے کہ باگ سے باگ اور رکاب سے رکاب نہین بڑھی ہی گویا کہ وہ مشابہ ایک بناے مضبوط کے ہین اور مسلمان
قرآن شریف پڑھتے ہین اور اُنکے گھوڑون کی پیشانی سے نور چمکتا ہی پس معلوم ہوئی خوشبوئی فتح مسلمانون کی رومیس کو اور اُسنے
اپنے نفس کو عاجز دیکھا اور جانا کہ سب میرے ہمراہیون کا یہی حال ہوگا پس توقف کیا اُسنے اس انتظار مین کہ دیکھیے
مسلمان کیا کام کرتے ہین اور ٹوٹ گئی غیرت اور ہمت اُسکی واقدی رحمہ اللہ نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہی کہ پہلے جو شخص ہمارے لشکر سے واسطے مقابلہ کفار کے نکلا سعید بن خالد بن سعید بھتیجے عمرو بن العاص
کے تھے پس جب نکلے وہ مقابلے کو پکارا آواز بلند کہ نکلو واسطے مقابلے کے اے اہل شرک اور شک کے پھر یہ کہکر بجانب میمنہ
و میسرہ لشکر دشمنان کے حملہ کیا اور بہت لوگون و دلیرون کو مار ڈالا پھر دوبارہ حملہ کیا اُنمین پس پریشان کر دیا اُنکی صفون
کو اور ہلا دیا اُنکے لشکر کو پس دشمنون نے یکجا ہوکر اُنکو شہید کیا پس مسلمان اس سانحے سے بہت ملول ہوے
اور سب سے زیادہ عمرو بن العاص کو رنج ہوا اور بہت افسوس کیا اور کہا کہ گذر گئے سعید قسم ہی خدا کی کہ بیچا اپنی جان کو
ساتھ اللہ کے پھر عمرو بن العاص نے مسلمانون سے کہا کہ اے جوانمردان کون شخص تم مین سے اس حملے مین جو مین کیا چاہتا ہون
شریک ہوا چاہتا ہی تا کہ دیکھون مین کہ انجام کار ہمارا کیا ہی اور دیکھون جا کر سعید بن خالد کو

ف ذکر شہادت سعید بن خالد بمقام اجنادین ۱۲

پس ضحاک بن سفیان و ذوالکلاع الحمیری و عکرمہ بن ابی جہل و حرث بن ہشام و معاذ بن جبل و ابو درداء و عبد اللہ بن عمرو و حمید بن وارم و نوفل و حذیفہ بن عباد الحضرمی و سالم بن عبید و مہاجرین اہل بدر اور مثل انکے اور لوگون نے ساتھ ہنا منظور کیا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے کہ حملہ کیا مین نے سب کے ساتھ اور ہم سب شتر سوار تھے تا انکہ نزدیک دشمنون کے پہونچے ہم پس حملہ کیا ہمنے انپر اور انکو اس ہمارے حملہ کا کچھ فکر و خیال نہ تھا گویا کہ وہ مثل پہاڑون لوہے کے معلوم ہوتے تھے پس جب دیکھا ہمنے انکے ثبات اور قرار کو آپسمین ہمنے ایک دوسرے سے کہا کہ انکی سواری کے جانورون کو چھیڑو کہ سوا اسکے اور کوئی صورت انکے ہلاک کی نہین ہے پس انکے جانورون کے شکم مین ہمنے تیرون کی نوکین چبھوئین تب انھون نے جنبش کرکے ہمپر حملہ کیا اور ہمنے انپر حملہ کیا اور حملہ کیا سب مسلمانون نے اور دکھائی دیتی تھی ہماری جماعت انکے لشکر مین مثل سفید تل کے بیچ جلد شتر سیاہ کے اور اس معرکے مین شعار ہمارا یہ تھا

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللّٰہم انصر امۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ اس لڑائی نے ہمکو اشعار پڑھنے سے باز رکھا تھا اور حال یہ تھا کہ ہم مین سے جو کوئی ضرب لگاتا تھا بسبب کثرت مار دھاڑ کے وہ نہین جانتا تھا کہ مین نے اپنے ساتھی کو مارا یا دشمن کو اور ثابت قدم رہے مسلمان اس لڑائی مین اسوقت باوجود تھوڑی ہونے اپنی جماعت کے اور صبر کیا انھون نے اپنے کام کو اللہ تعالیٰ پر

اور ہر مسلمان کے دل مین یہی دعا تھی اللّٰہم انصر امۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی من تجنہ معک مشرکا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ صبح سے تا وقت زوال ہمارے انکے لڑائی رہی اور سوا ملی اللہ لوگ لڑ رہے تھے اور وہ دعا کی مین نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو تعلیم فرمائی تھی اور دیکھا مین نے بجانب آسمان کے کہ ہو گیا اسمین ایک سوراخ اور نکلے اسمین سے گھوڑے سبز کہ انکے سوار فشانہائے سبز لیے ہوئے تھے اور نوکین نشانون کی چمکتی تھین اور پکارنے والا ساتھ فتح کے یہ پکار رہا تھا

ابشروا یا امۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقد اتاکم النصر من عند اللہ تعالیٰ پس مین نے یہ دیکھکر کہا کہ فتح حاصل ہوئی امت کو برکت دعا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس کچھ دیر نہین گذری تھی کہ دیکھا مین نے رومیون کو پیٹھ پھیر کر بھاگے ہوئے اور مسلمان انکے پیچھے تعاقب مین ہین اور منادی آواز فتح کی دے رہا ہے اور تھے جانور مسلمانون کے زیادہ تر دوڑنے والے رومیون کے جانورون سے پس مارڈالا ہمنے بیچ اس لڑائی فلسطین کے دس ہزار رومیون کو یا زیادہ اس سے اور رات ہونے تک مسلمان انکے تعاقب مین چلے گئے اور عمرو بن العاص کو اس فتح کی خوشی ہوئی لیکن دل انکا مسلمانون مین لگا تھا جنھون نے رومیون کا پیچھا کیا تھا عمرو بن عتاب روایت کرتے ہین کہ دیکھا مین نے عمرو بن العاص کو اسوقت اس حال مین کہ نشان انکے ہاتھ مین تھا اور ڈالدیا تھا انھون نے نیزے کو اپنے شانے پر اور بحالت انتشار اسکو ہاتھ مین لیتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ جو شخص پھیر لاوے لوگون کو میری طرف پھیرے اللہ اسکو گم شدہ کو کہ اس اثنا مین کہا مین نے

ف ذکر واقعہ فلسطین اور فتح مسلمانون کی ۱۲ ؎ شعار نشانون اہل عرب کو کہتے ہین کہ اسکے سبب سے ایک دوسرے کو پہچان لیوے ۱۲ [illegible]

اہل عرب کو کہ پھرے آتے ہین پس عمرو بن العاص نے اُنکا استقبال کیا اور وہ یہ کہتے تھے کہ راضی کیا اللہ کو
اُن ذاتون نے جنھون نے مشقت اُٹھائی اللہ تعالیٰ کی طلب رضا مین آیا نہین کافی تھی اِس قدر فتح تمکو
جو اللہ تعالیٰ نے دی تھی یہان تک کہ تمنے کافرون کا پیچھا کیا مسلمانون نے کہا کہ اِس تعاقب سے غنیمت مقصود نہ تھی
بلکہ صرف ارادہ جہاد تھا پس جب پھر آئے مسلمان تو نہ تھا اُنکو کوئی رنج مگر یہ کہ کچھ لوگ اُنمین سے مفقود الخبر ہوگئے تھے
کہ تعداد اُنکی ایکسو تیس تھی اور سیف بن عباد الحضرمی و نوفل بن دارم و سالم بن رویم و اشہب بن شداد
منجملہ اُنکے تھے اور سوا اُنکے یمن کے لوگ اور بادیہ مدینہ کے لوگ تھے پس عمرو بن العاص کو اُنکے
مفقود الخبر ہونے سے بڑا رنج ہوا بعدہ مراجعت کی اپنے نفس کی طرف اور کہا کہ اللہ تعالیٰ اُنکے ساتھ
نیکی چاہتا ہے اور تو ای عمرو انکار کرتا ہے اُسکی اور نماز پڑھائین مسلمانون کو وہ نمازین جو لڑائی کے سبب سے
فوت ہوگئی تھین ساتھ اذان اور اقامت کے جیسا کہ حکم کیا تھا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنکو
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے کہ کچھ تھوڑے لوگون نے نماز اُنکے ساتھ پڑھی
باقی سبھون نے بسبب تعب راہ اور مشقت کے اپنے اپنے قیام گاہون مین نمازین پڑھین اور اسباب لوٹ کا
بھی اُسوقت تھوڑا ہی یکجا ہوا اور رات کاٹی لوگون نے پھر جب صبح ہوئی اذان کہی عمرو بن العاص نے اور
نماز صبح کی پڑھائی اور حکم کیا کہ اسباب غنیمت کا اکٹھا کرو اور لاشین شہیدون کی میدان جنگ سے
اُٹھاؤ پس ڈھونڈھنے اور اُٹھانے لگے مسلمان لاشون کو اور ایک سو تیس لاشین نکالین مگر سعید بن خالد کی
لاش نہ ملی پس عمرو بن العاص دریے تلاش اُنکی لاش کے ہوئے پس اُنکی لاش کو اِس حیثیت سے
پایا کہ گھوڑون نے سمون سے ایسا روندا تھا کہ ہڈی وغیرہ چور چور ہوگئین تھین پس عمرو بن العاص
یہ حال دیکھکر روئے اور اُنکے واسطے دعاے رحمت کی پھر سب لاشون کو دفن کردیا اور نماز جنازے کی
اُنپر پڑھی اور یہ معاملہ پیش از جمع اور تقسیم مال لوٹ کے واقع ہوا پھر یکجا کیا گیا اسباب لوٹ کا اور لکھا عمرو
بن العاص نے خط اطلاعی اِس لڑائی کا بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمرو
بن العاص الی امین الامتہ ابو عبیدہ اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الٰہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم وانی وصلت الی ارض فلسطین ولقینا عسکر الروم مع بطریق یقال لہ روبیس فی مائتہ الف
من اللہ علینا بالنصر وقتل من الروم احد عشر الفا فتح اللہ فلسطین علی یدی بعد ان قتل من المسلمین مائتہ وثلاثون جالا کرمہم اللہ
بالشہادۃ وانا مقیم بارض فلسطین فان کتبت الی سرت الیک والسلام علیک وعلی المسلمین ورحمتہ اللہ وبرکاتہ اور اِس خطکو ابی عامر الدوسی کے
ہاتھ روانہ کیا پس ابی عامر وہ خط لیکر روانہ ہوے اور ابو عبیدہ بن الجراح کو اول ملک شام مین پایا کہ نہین قدرت پائی تھی
اُنھون نے داخل ہونے کی ملک شام مین مگر اُنھون نے بموجب حکم حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے اپنے لشکر ہمراہی کو جابجا متفرق کردیا تھا

پس جب پہونچے ابو عامر وہی ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس گمان کیا انھون نے نسبت ابو عامر کے کہ حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کے پاس سے آئے ہین پس کہا اور پوچھا اُنسے کہ کیا چیز ہی تمھارے پیچھے یعنی جہان سے تم آئے ہو انھون نے
کہا نیکوکاری اور خوشخبری ہی اور یہ خط ہی عمرو بن العاص کا تمھارے نام کہ لکھی ہی اسمین خبر فتح کی جو اللہ تعالیٰ نے اُسکے
ہاتھ پر کی پھر دے دیا خط اُنکو پس جب پڑھا خط کو ابو عبیدہ بن الجراح نے مُنھ کے بھل گر پڑے سجدے مین بسبب مدد دہی
اللہ تعالیٰ نے مسلمانون کو پھر ابو عامر نے اُنسے بیان کیا کہ قسم ہی خدا کی کہ بہترین لوگ ہمین مارے گئے مسلمانون سے
جنمین سعید بن خالد بن سعید تھے اور باپ سعید کے اُسوقت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھے پس جب
انھون نے اپنے بیٹے کی شہادت کا حال سُنا بہت بیتاب ہوکر بیٹے کو یاد کرکے رو دئے کہ اُنکے رونے سے مسلمان بھی
رو دئے پھر بعجلت اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر بقصد زیارت قبر اپنے بیٹے کے ارادہ جانے ارض فلسطین کا کیا پس ابو عبیدہ
بن الجراح نے اُنسے کہا کہ کہان جاؤ گے ای خالد حالانکہ تم ایک رکن ہو ارکان مسلمانون سے خالد نے کہا کہ مین صرف
بارادۂ زیارت قبر اپنے بیٹے کے جاتا ہون اور اُمید رکھتا ہون کہ مین بھی اپنے بیٹے سے جا ملون پس ابو عبیدہ
بن الجراح نے سکوت کیا اور عمرو بن العاص کو خط کا جواب لکھا ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم انما انت مامور
فان کان ابوبکر امرک ان تکون معنا فسر الینا وان کان امرک بالثبات فی موضعک فاثبت والسلام علیک وعلی المسلمین
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور اُس خط کو لپیٹ کر حوالہ خالد بن سعید کے کیا اور خالد بن سعید ابی عامر کے ساتھ روانہ ہوکر
عمرو بن العاص کے لشکر مین پہونچے اور خط اُنکو دیا اور خود روتے تھے پس عمرو بن العاص نے اُٹھکر اُنسے
مصافحہ کیا اور اُنکی تعظیم کی اور اُنکے بیٹے کی عزاداری کی پس خالد نے مسلمانون سے پوچھا کہ آیا دیکھا تھا تمنے
سعید کو نیزے اور برچھی سے کفار کے ساتھ لڑتے ہوئے مسلمانون نے کہا کہ ہان خوب لڑے کسی طرح کی کمی اور
کوتاہی لڑائی مین نہین کی اور دین کو مدد دی پھر خالد مسلمانون سے نشان پوچھکر اپنے بیٹے کی قبر پر گئے اور کہا کہ ای میرے
بیٹے روزی کرے اللہ تعالیٰ مجھکو صبر تمھارے اوپر اور ملاوے وہ مجھکو تمھارے ساتھ فانا للہ وانا الیہ راجعون پھر کہا کہ
اگر اللہ تعالیٰ نے مجھکو قدرت اور مکنت دی تو مین تمھارا بدلا لونگا اور نزدیک اللہ کے امید مزد اور ثواب کی رکھتا ہون
مین تمھارے لیے پھر خالد نے عمرو بن العاص سے یہ درخواست کی کہ مین چاہتا ہون کہ تھوڑا لشکر بطور سریہ کے ہمراہ لیکر کفار کی
تلاش مین جاؤن کہ شاید کچھ مال اُنکا ہاتھ لگے یا کچھ لوگ اُنمین سے ملین کہ مین اُنکو مار ڈالون کہ اس صورت مین میرا بدلا اُنسے
ملجاوے عمرو بن العاص نے کہا کہ ای بھائی لڑائی تو تمھارے آگے اور سامنے ہی جب ایسا اتفاق ہو کہ دشمن سے تمھارا
سامنا ہوجاوے پس دشمن کو تم نہ باقی رکھنا خالد نے کہا قسم ہی خدا کی کہ مین ضرور جاؤنگا اگرچہ نہو میرے ساتھ کوئی یاری کرنے والا
اور قوت دینے والا یہ کہکر خالد بن سعید نے سب ساز سفر و سلاح جنگ وغیرہ درست کیے اور چاہا کہ تنہا روانہ ہون پس ساتھ دیا اُنکا اور
سوار ہوئے اُنکے ساتھ تین سو سوار مسلمان دلیران قوم حمیر سے اور اجازت چاہی انھون نے عمرو بن العاص سے خالد کی ہمراہی

۷ ترجمہ نہین ہو تم مگر حکم دیے ہوے پس اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تمکو یہ حکم دیا ہی کہ ہمارے ساتھ ہو پس روانہ ہو تم بجانب ہمارے اور اگر حکم تمھارے ٹھہرنے کا اسی مقام مین کیا ہی پس وہین ٹھہرے رہو اور سلام اور رحمت اللہ کی تمھارے اور مسلمانون کے شامل حال ہو ۱۲

فائدہ ذکر خالد بن سعید بن عاص کا ... [illegible]

کے واسطے پس اجازت دی عمرو بن العاص نے اور وہ اسی وقت روانہ ہوے پس ارادہ کیا اُنھون نے ٹھہرنے کا بعض میدان
مین تاکہ دانہ چارہ دیوین جانورون کو پھر چلین رات کے وقت کہ دفعتہ خالد بن سعید نے چند آدمی بوڑھے کو ایک اونچے
پہاڑ پر دیکھا اور مسلمانون سے کہا کہ میرا گمان یہ ہی کہ یہ لوگ جاسوس مشرکین کے ہین اور مین خوف اس بات کا رکھتا ہون
کہ مبادا مشرکین ہم پر دوڑ پڑین مسلمانون نے کہا کہ ہم ان تک کیونکر پہونچ سکتے ہین کہ وہ پہاڑون پر ہین اور ہم میدان مین
خالد بن سعید نے کہا کہ مین اُن تک جانے کا ارادہ رکھتا ہون تم سب اپنی اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو جب تک کہ مین پھر کر
نہ آؤن پس اُترے خالد گھوڑے سے اور لے لیا اور باندھا تہ بند اپنا اور گردن مین لٹکایا تلوار کو اور پانی بھرے ہوے ڈول کو کاندھے
پر ڈال لیا اور مسلمانون سے کہا کہ ابھی ان لوگون نے ہمکو نہین دیکھا ہی والا اپنی جگہ پر ٹھہرتے پس اگر تم مین سے کوئی شخص اپنی جان خدا کی
راہ مین صرف کرنا چاہتا ہی تو جو مین کرون وہ بھی وہی کرے پس دس آدمی مسلمانون سے مثل خالد کے طیار ہوکر اُنکے ساتھ ہوے اور
ہمراہ خالد کے پہاڑ پر چڑھ گئے اور اس قوم تک پہونچ گئے اور وہ اپنی اپنی جگہ پر تھے پس خالد نے مسلمانون کو للکارا کہ لو تم انکو اللہ تعالی
برکت دیوے تم مین پس جلدی سے دوڑے مسلمان اُنکی طرف اور دو شخص کو اُنمین سے مار ڈالا اور چار کو پکڑ لیا پس طلب ہوئے لائے
بات کہنے کی اُنسے خالد بن سعید نے پس معلوم ہوا کہ وہ لوگ گروہ شام سے ہین پس خالد نے اُنکا حال پوچھا اُنھون نے کہا کہ ہم اہل
دیر البقیع اور جامعہ اور کفر الغرنیہ سے ہین اور ہمپر سخت مصیبت پڑی ہی جب سے کہ اہل عرب ہمارے ملک مین آگئے ہین اور ہم بڑی
گھبراہٹ مین مبتلا ہین اور اکثر ہم مین سے بھاگ کر قلعون مین رہتے ہین اور ہمنے اس پہاڑ پر پناہ لی ہی کہ اس پہاڑ سے زیادہ
کوئی جگہ اور موضع پناہ کی جگہ نہین ہی اور ہم خبر کے تجسس مین اس پہاڑ پر چڑھے تھے کہ تم لوگون نے ہمکو پکڑ لیا پھر خالد نے پوچھا کہ
لشکر روم کا کہان ہی اُنھون نے کہا کہ بمقام اجنادین ہی اور بادشاہ نے ارادہ کوچ کا بجانب فلسطین کے کیا ہی تاکہ بازر کھے بیت المقدس
سے اور یکجا ہوا ہی لشکر اُسکا مع مغرورین کے بمقام جنادین کے اور اُسکے سردارون سے ایک سردار رسد لینے ہمارے یہان
آیا ہی اور یکجا کیا ہی اُنھون نے بار برداری واسطے لیجانے رسد کے اور اُنکو ڈر اس امر کا ہی کہ وہ عرب اُن تک نہ پہونچ جاوین سو ہمکو
تو یہی خبر اُنکی معلوم ہی اور بیشک اُنھون نے آج ہی کوچ کیا ہی پس جب خالد بن سعید نے یہ حال سُنا کہا قسم ہی پروردگار کعبہ کی کہ یہ مال
غنیمت ہی پھر دعا مانگی کہ اے میرے اللہ مدد دے ہمکو اُنپر پھر اُن لوگون سے پوچھا کہ وہ کس راہ سے جاوینگے اُنھون نے
کہا یہی راہ جسمین تم ہو بڑا درہ ہی اور رسد کا حال یہ ہی کہ گرد ایک ٹیلے کے جسکا نام تل بنی سیف ہی یکجا ہی
پھر خالد نے اُنسے کہا کہ تم ہمارے دین کے باب مین کیا کہتے اور کیا اعتقاد رکھتے ہو اُنھون نے کہا کہ ہم تو سوا
دین صلیب کے اور کچھ نہین جانتے ہین اور ہم زراعت پیشہ ہین ہمارے مار ڈالنے مین تمکو کوئی فائدہ نہین ہی پس
خالد نے چاہا کہ اُنکو چھوڑ دین مگر ہمراہیان خالد نے کہا کہ اُنکو اس شرط سے چھوڑو کہ وہ جگہ جہان رسد یکجا ہی
ہمکو بتا دیوین پس اُنھون نے اس امر کو قبول کیا اور خالد کے آگے چلے یہان تک کہ بیچ درے مین پہونچے
پس خالد نے کسی کو بھیجکر اپنے ساتھیون کو جو میدان مین تھے طلب کیا سو وہ آکر خالد کے ساتھ ملگئے اور سب کے سب

چلنے مین بہت کوشش کرتے تھے اور وہ چارون شخص رستہ ٹیلے کا تلاش کرتے تھے پس جب پہونچے وہان دیکھا کہ رومی رسد
کو جانورون پر لادرہے ہین اور گرد اُس ٹیلے کے چھ سو سوار رومی ہین پس جب خالد بن سعید نے یہ حال
دیکھا مسلمانون سے کہا جان لو تم اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ تمھاری مدد دہی اور غلبے کا دشمنون پر فرمایا ہی
اور جہاد کو تمپر فرض کیا ہی اور یہ دشمنون کا لشکر تمھارے سامنے ہی پس خواہش کرو تم اللہ تعالیٰ کے ثواب مین اور
سنو جو اللہ تعالیٰ اپنے قرآن مجید مین فرماتا ہی ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانہم بنیان مرصوص
پس مین دشمنون پر حملہ کرتا ہون تم بھی حملہ کرو اور نہ ٹہر جاوے تم مین کا کوئی اپنے ساتھی سے پس
حملہ کیا خالد بن سعید اور اُنکے ساتھیون نے حذافہ بن سعید روایت کرتے ہین کہ جب دیکھا ہمنے گروہ رومیون کو
اپنی طرف آتے ہوے اور بھاگ گئے وہ لوگ جو جانورون کے ساتھ تھے از قبیل کاشتکار اور غلامون کے
اور صبر کیا رومیون نے ہمارے مقابلے مین ایک ساعت پس اس حالت مین کہ ذوالکلاع الحمیری اپنے ساتھیون
اور قوم سے یہ نصیحت کر رہے تھے کہ اے آل حمیر جان لو تم اس امر کو کہ دروازے آسمان کے کھولے گئے ہین اور بہشت
تمھارے واسطے آراستہ ہوئی ہی اور حورین قریب ہو رہی ہین کہ اسی وقت خالد بن سعید قریب سردار رومیون کے
پہونچے اور پہچانا اسکو اُسکے ساز و سامان اور زرہ اور حشمت اور سواری سے اور وہ اپنی قوم کو ترغیب لڑائی کی
دے رہا تھا پس متوجہ ہوے خالد اُسکی طرف اور اس طرح سے اسکو ڈانٹا کہ وہ رعب مین آگیا اور کہا خالد نے بدلا لیا
سعید کا پھر مارا اُس ستمگار رومی کو ایک نیزہ پس گر پڑا وہ مثل برج لوہے کے اور خالد کے ہر ایک ساتھی نے ایک ایک سوار
رومی کو مار ڈالا حذافہ روایت کرتے ہین کہ اُنمین سے تین سو بیس سوار مارے گئے اور باقی بھاگ گئے اور چھوڑ دئے
اُنھون نے سب جانور اور رسد وغیرہ پس ہمنے اُسپر بحکم اللہ تعالیٰ کے اپنا قبضہ کیا اور خالد بن سعید نے ایفاے
وعدہ کیا اُن کاشتکارون سے اور چھوڑ دی راہ اُنکی بعدہ خالد بن سعید مع اپنے ہمراہیان و مال لوٹ کے
عمرو بن العاص کے پاس واپس آئے پس خوش ہوے عمرو بن العاص بوجہ صحیح اور سالم آنے مسلمانون کے مع
اسباب لوٹ کے اور ایک خط اطلاعی اس امر کا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو لکھا اور دوسرا خط بنام ابوبکر
رضی اللہ عنہ متضمن حال لڑائی رومیون کے لکھکر عامر دوسی کے ہاتھ بحضور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ روانہ کیا اور وہ خط
لیکر پہونچے حضرت صدیق رضی کے پاس پس جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خط پڑھکر مسلمانون کو سنایا مسلمان بہت
خوش ہوے اور غایت سرور سے بکلمۂ تکبیر آوازین بلند کین پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عامر سے حال
ابو عبیدہ بن الجراح کا پوچھا عامر نے کہا کہ وہ اوائل ملک شام مین مقیم ہین اور نہین قادر ہوے وہ ملک مین داخل ہونے سے
اس واسطے کہ انھون نے سنا ہی کہ ہرقل کی فوج بکثرت بمقام اجنادین جمع ہی اور مسلمانون کے واسطے
انکو بہت رنج و خیال ہی کہ دشمن کہین غالب نہ ہو جاوین پس جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ حال سنا

معلوم کیا کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ملائم طبیعت ہین کہ صلاحیت لڑائی کی رومیون کے ساتھ نہین رکھتے
اور قصد اس امر کا کیا کہ خالد بن الولید المخزومی رضی اللہ عنہ کو واسطے قتل دشمنون کے سردار
مقرر فرماوین پس اس امر مین مسلمانون سے مشورہ کیا مسلمانون نے کہا کہ راے وہی ہے جو آپ کو بہتر معلوم ہو
پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک خط بنام خالد بن الولید کے لکھا اس عبارت سے
بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عتیق بن ابی قحافۃ الی خالد بن الولید سلام علیک فانی احمد اللہ الذی
لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وانی قد ولیتک علی جیوش المسلمین وامرتک
بقتال الروم فسارع الی مرضات اللہ عز وجل وقتال اعداء اللہ وکن ممن جاہد فی اللہ حق جہادہ بعد اسکے
لکھا یا ایہا الذین امنوا ہل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم وقد جعلتک الامیر علی ابو عبیدۃ ومن معہ
من المسلمین والسلام اور یہ خط نجم بن مفرج الکنانی کو دیا سو وہ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر بجانب عراق روانہ ہوے
اور وہان پہونچکر خالد بن الولید کو اس حال سے پایا کہ قریب تھا کہ قادسیہ کو فتح کرین اور دیا خط انکو
پس خالد بن الولید نے خط پڑھکر کہا کہ اطاعت خدا و خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منظور ہے
پھر قادسیہ سے رات کو کوچ کر کے عین التمر کی راہ سے روانہ ہوے اور ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے مشعر اطلاع دہی انکی معزولی اور اپنی روانگی بجانب ملک شام کے لکھا
ان الفاظ سے قد ولانی ابو بکر علی جیوش المسلمین فلا تبرح من مکانک حتی اقدم علیک والسلام علیک
اور یہ خط عامر بن طفیل دوسی کے ہاتھ روانہ کیا اور وہ ایک منجملہ دلیران مسلمانون کے تھے پس عامر اسکو
لیکر بجانب ملک شام کے روانہ ہوے اور خالد بن الولید جب ارض سماوہ تک پہونچے ساتھیون سے
کہا کہ اس سرزمین کا سفر بدون اشیاے سیراب کنندہ اور بہت پانی کے نہین ہو سکتا ہے اسواسطے کہ پانی
اسمین کم اور ہمارے ساتھ لشکر ہے پس کیا کرنا چاہیے رافع بن عمیرۃ الطائی نے کہا کہ جیسا مین مشورہ دون
ویسا کرنا چاہیے خالد بن الولید نے کہا جو مناسب جانو کرو پس رافع نے تیس اونٹ لشکر سے لیے اور پیاسا
رکھا انکو سات دن پھر انکو پانی پلایا پس جب وہ پانی پی چکے باندھ دیے منھ انکے پھر سوار ہوے
اونٹون پر اور کوتل رکھا گھوڑون کو اور روانہ ہوے پس جس منزل مین پہونچکر اترتے تھے
دس اونٹ کو انمین سے ذبح کرتے تھے اور انکے پیٹون کو چاک کر کے جس قدر پانی پاتے
تھے پکھالون مین بھر لیتے تھے اور جب وہ ٹھنڈا ہو جاتا تھا گھوڑون کو پلاتے تھے
اور گوشت اونٹون کا خود کھا لیتے تھے اسی طرح ہر منزل مین کرتے تھے یہان تک کہ
تیس اونٹ ذبح ہو گئے اور وہ منزلین بدون پانی کے قطع کین اور خالد بن الولید

اور ساتھی اُنکے پانی نہ ملنے سے قریب ہلاکت پہونچے پس خالد بن الولید نے رافع سے کہا کہ پانی نہ ملنے سے ہم سب
قریب ہلاکت مین آیا جانتے ہو تم ہمارے واسطے کوئی جگہ پانی کی کہ چلکر ٹھہرین اور رافع بعارضہ آشوب چشم
علیل تھے پس کہا کہ ای امیر جسوقت تم سب بمقام قراقر اور سوی پہونچو مجھکو وہان کے پہونچنے سے آگاہ کرو پس
کوشش کی مسلمانون نے چلنے مین تا اینکہ بمقام قراقر اور سوی آکر پہونچے اور اکثر مسلمان پیچھے چھوٹ گئے
پس رافع کو اُس مقام کے پہونچنے سے اطلاع دی وہ خوش ہوکر کنارہ اپنے عمامے کا اپنی آنکھ پر سے اُٹھا کر بحالت
سواری دہنی بائین کو چلے اور لوگ اُنکے گرد تھے تا اینکہ قصد کیا رافع نے بجانب درخت اراک کے اور رافع اور
مسلمانون نے تکبیر کہی پھر کہا رافع نے کہ کھودو تم اس جگہ کو پس کھودا اہل عرب نے کہ دفعتہً پانی دکھائی دیا اور ظاہر ہوا
اُسپر مثل دریا کے پس اُترے مسلمان وہان اور ادا کیا شکر اللہ تعالی کا اور رافع کی تعریف بخیر کی اور پانی پیا اور
اونٹون کو پلایا پھر توشہ دان اور مشک پانی کی اونٹ پہ لادکر اُن لوگون کی تلاش مین پہونچے جو پیچھے چھوٹ گئے تھے
پس اُنکو پانی پلایا اور اُنمین قوت آگئی اور آکر لشکر مین ملگئے اور آرام لیا بعدہ کوشش اور تیزی کی چلنے مین یہان تک
کہ اُنکے اور مقام ارک کے بیچ مین ایک منزل باقی رہی کہ دفعتہً ایک جگہ آباد کے قریب پہونچے جو راہ پر واقع تھی اور
اُسمین بکریان تھین اور اونٹ تھے پس جلدی روانہ ہوئے کچھ مسلمان بجانب چرواہے کے بغرض دریافت خبر
قوم کے اور دیکھا کہ وہ چرواہا اُس وقت شراب پیتا تھا اور ایک جانب اُسکے ایک مرد اہل عرب سے مشکین بندھا ہوا تھا
اور وہ عامر بن الطفیل تھے پس مسلمانون نے بعجلت خالد بن الولید کے پاس جاکر اس حال سے اُنکو آگاہ کیا پس خالد بن الولید
گھوڑا دوڑا کر اُس مقام مین آئے اور عامر بن الطفیل کو دیکھکر ہنسے اور سبب اُنکی قید کا پوچھا عامر نے کہا کہ جب مین قوم مین
پہونچا مجھکو پیاس اور گرمی معلوم ہوئی پس مین اس چرواہے کے پاس آیا اس غرض سے کہ مجھکو دودھ پلا دے
سو مین نے اسکو شراب پیتے دیکھا اور اُس سے کہا کہ ای دشمن خدا شراب پیتا ہے تو حالانکہ شراب حرام ہے اُسنے
کہا کہ یہ شراب نہین ہے بلکہ پانی ہے تم سواری سے اُترکر دیکھ لو اور بو اسکی سونگھ لو اگر شراب نکلے تو جو چاہو سو کرو پس
یہ کلام اُسکا سنکر مین پالان اونٹنی سے اُترا اور بیٹھ گیا زانو کے بھل تا کہ سونگھون مین اُس چیز کو جو اُسکے برتن
مین تھی کہ اس حالت مین اُس شخص نے ایک لاٹھی جو اُسکے پاس تھی مجھکو اس شدت سے ماری کہ میرے سر کی
ہڈی ٹوٹ گئی اور اُسکے صدمے سے مین اپنی جان کو بھول گیا اُسنے جلدی کرکے میرا بازو پکڑ کر رسی سے باندھ دیا اور کہا کہ
مین تمکو اصحاب محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گمان کرتا ہون اور نہ چھوڑونگا مین تمکو جب تک کہ میرا
مالک بادشاہ کے پاس سے نہ آویگا مین نے پوچھا کہ تیرا مالک اہل عرب سے کون ہے اُسنے کہا کہ اُسکا نام قداح
بن وائلہ ہے اور اسی حالت مین مجھکو تین دن گذرے ہین کہ جب یہ شخص شراب پیتا ہے تو مجھکو اپنے سامنے بلاتا ہے
اور باقیماندہ شراب مع ظرف مجھپر ڈال دیتا ہے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو یہ حال سنکر بہت غصہ آیا اور

ذکر رہا کرنے خالد بن الولید کا [illegible]

اُس جرواہے کی طرف جھک کر ایک ضرب تلوار کی اُسکے سر پر ماری کہ وہ بیہوش ہوکر گر گیا اور مسلمانون نے اونٹ
بکری سب لوٹ لیے اور اُس جگہ کو کھود ڈالا اور عامر بن الطفیل رضی اللہ عنہ کو قید سے چھڑایا اور خالد
بن الولید نے عامر سے پوچھا کہ میرا خط کہان ہے عامر نے کہا کہ میرے عمامے کے بیچ مین ہے کہ اُسکو کسی نے نہین
جانا پس خالد بن الولید نے کہا کہ تم وہ خط لیکر ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس روانہ ہو اور احتیاطاً کو چادر اپنی
گرد انو پس عامر بن الطفیل خالد بن الولید سے رخصت ہوکر بجانب ملک شام روانہ ہوے واقدی رحمہ اللہ نے
روایت کی ہے کہ خالد بن الولید اُس مقام سے روانہ ہوکر ارکہ مین پہونچے اور یہ مقام جنگل خطرناک تھا
اُس شخص کے واسطے جو عراق سے چلے اور روم کے قافلے وہان ٹھہرنے مین تشویش کرتے تھے اور بادشاہ
کی طرف سے وہان ایک حاکم فرنگ آزمودہ رہتا تھا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے جو کچھ اُسکے اطراف مین
پایا لوٹ لیا اور وہان کے لوگ قلعے مین محصور ہوگئے اور تھا وہان ایک حکیم حکماے روم سے جسنے کتابین
اور ملاحم پڑھا تھا پس جب اُسنے مسلمانون کے لشکر کو دیکھا خوف سے رنگ اُسکا بدل گیا تھا اور کہا کہ نزدیک
آگیا وقت قسم ہے اپنے دین کی اہل ارکہ نے اُس سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے اور کیونکر ہے اُسنے کہا کہ میرے پاس ملحمہ ہے
جسمین اس قوم کا ذکر ہے اور یہ بھی اُسمین مذکور ہے کہ پہلا نشان جو اس طرف عراق سے آویگا وہ نشان فتحمندی کا
ہوگا اور وہ سبب ہے ہلاکت روم کی پس تم لوگ اس بات کو دیکھو کہ اگر نشان اُنکا سیاہ ہے اور سردار اُنکا لانبا چوڑا موٹا
دونون مونڈھون مین اُسکے بہت فرق ہے اور اُسکے چہرے مین نشان چیچک کے ہونگے پس وہی شخص
ملک شام مین سردار اُنکے لشکر کا ہے اور اُسی کے ہاتھ فتح ہوگی پس دیکھا اُن لوگون نے لشکر مسلمانون کو اور
نشان بھی خالد بن الولید کے سر پر تھا اور پایا اُنکو اُسی طرح جیسا کہ حکیم شمعان نے کہا تھا پس یکجا ہوے
وہ سب اپنے حاکم کے پاس اور کہا کہ تجکو معلوم ہے کہ حکیم شمعان کوئی بات خلاف حکمت کے نہین کہتا ہے اور
اُسنے ایسا کچھ بیان کیا ہے اور جو اُسنے کہا وہ ہمنے آنکھون سے دیکھا ہے اور ہماری راے یہ ہے کہ ہم اہل عرب سے
مصالحہ کرلیوین اور جان و مال و اولاد کی طرف سے امن رہین حاکم نے کہا کل صبح تک مجھکو مہلت دو تاکہ
مین اس امر مین کوئی راے تجویز کرون پس وہ لوگ حاکم کے پاس سے چلے گئے اور حاکم رات بھر اس معاملے مین اپنے
نفس سے گفتگو اور اس کام کی تدبیر کرتا رہا اور تھا وہ عالم اور عاقل اور یہ سوچا کہ اگر قوم کے مشورے کے خلاف کرون
تو خوف اس بات کا ہے کہ گردن پکڑ کر مجھکو اہل عرب کے حوالے کرین اور یہ امر مجھکو تحقیق ہوچکا ہے کہ ہزار رومیون نے
ایک چھوٹے گروہ اہل عرب سے فلسطین مین مقابلہ کرکے شکست پائی اور رعب عرب کا رومیون کے دلون مین
چھا گیا ہے اور کبھی اہل روم سے اُنکو فلاح نہوگی چنانچہ حاکم مذکور صبح تک اپنے نفس سے مشورہ کرتا رہا پھر قوم کو
بلاکر پوچھا کہ تمہارا کیا ارادہ ہے اُنھون نے کہا کہ ہم اہل عرب سے مصالحہ کرینگے اور اپنے شہر مین

ف [illegible]
[illegible] بنی القتال و
بنی الصلاح و تالیف الناس
[illegible]

مقیم رہینگے پس حاکم نے کہا کہ مجھکو بھی تم مثل ایک شخص کے منجملہ اپنے جانو اور جو تم کروگے مین اُسکے خلاف نہ کرونگا پس بوڑھے لوگ ارکہ کے خالد بن الولید کے پاس آئے اور مصالحہ کی گفتگو کی خالد بن الولید نے مصالحہ منظور کیا اور اُنسے گفتگوی نرم اور اُنکی خاطرداری کی تاکہ سوائے اُنکے اور لوگ باشندہ سخنہ اور حوران اور تدمر اور قریتین یہ حال سُنکر اسلام قبول کرین پس خالد بن الولید نے کہا کہ مین مصالحہ اس اقرار پر کرتا ہون کہ ہم یہان سے چلے جاینگے اور باز رہینگے تم سے اور جو شخص تم مین سے ہمارے دین مین داخل ہوگا قبول کرینگے ہم اوسکو اور جو شخص اپنے دین مین رہیگا اُس سے جزیے پر اکتفا کرینگے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ اہل ارکہ نے دو ہزار درم چاندی اور ایک ہزار اشرفی پر مصالحہ کیا اور خالد بن الولید نے دست آویز صلح کی اُنکو لکھ دی اور ہنوز خالد بن الولید نے وہان سے کوچ نہین کیا تھا کہ اہل سخنہ اور تدمر نے بھی اُنسے مصالحہ کیا اور صورت مصالحہ تدمر کی یہ ہوئی کہ جب خبر تدمر مین پہونچی تو اُنکے حاکم نے جسکا نام کرکر تھا رعیت کو یکجا کرکے کہا کہ اہل عرب نے ارکہ اور سخنہ کو بطور مصالحہ کے فتح کیا اور ہمنے سُنا ہی کہ اہل عرب صالح اور عادل اور نیک سیرت ہین اور طالب فساد نہین ہین اور ہرچند یہ قلعہ ہمارا ایسا بلند اور مضبوط ہے کہ کوئی اسمین آ نہین سکتا ہی لیکن ہمکو یہ خوف ہے کہ ہماری کھیتی اور درخت برباد نہو جاوین اور اگر ہم اہل عرب سے مصالحہ کرلیوین تو اسمین ہمارا کچھ ضرر نہین ہے کسواسطے کہ اگر ہماری قوم کو اہل عرب پر فتح حاصل ہوویگی تو ہم مصالحہ اہل عرب کا توڑ دینگے اور اگر اہل عرب کو فتح حاصل ہوئی تو ہم اُنکی طرف سے امن مین رہینگے یہ کلام حاکم کا سُنکر قوم اُسکی خوش ہوئی اور سامان ضیافت کا یکجا کیا تا اینکہ خالد بن الولید وہان پہونچے اور اہل تدمر نے حاضر ہوکر اُنکی خدمتگزاری کی اور خالد بن الولید نے اُسکو قبول کیا اور اُنسے تین سو اوقیہ سونے اور چاندی پر مصالحہ کرکر صلح نامہ لکھدیا اور اُنسے اسباب خورد نوش واسطے زاد راہ کے مول لیکر جانب حوران کوچ کیا **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ جب عامر بن الطفیل نے خط خالد بن الولید کا

ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس پہونچایا ابو عبیدہ بن الجراح خط کو پڑھکر ہنسے اور کہا الحمد للہ السمیع

والطاعۃ للہ ولخلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر اپنی معزولی اور خالد کی منصوبی سے مسلمانون کو آگاہ کیا اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے قبل پہونچنے اس خط کے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معیت چار ہزار سوار کے بجانب بصری روانہ کیا تھا اور شرحبیل بن حسنہ وہان پہونچکر اُسکے حوالی مین اُتر گئے تھے اور وہان کا حاکم روماس تھا جو بادشاہ اور رومیون کے نزدیک امر جبر رکھتا تھا اور پچھلی کتابین اور گذرے ہوے حالات پڑھے تھا اور تھا وہ بھاری ڈیل ڈول کا اور رومی تمام بلاد شام سے اُسکے پاس آتے تھے اور اُسکے ڈیل ڈول کو دیکھتے اور اُس سے حکمت کی باتین سُنتے تھے

ف ذکر مصالحہ کرنے اہل سخنہ اور تدمر کا خالد بن الولید سے اور ... اطاعت

ذکر ... ابو عبیدہ ... پہنچنے شرحبیل بن حسنہ کا بجانب بصری

اور شہر بصرہ بہت آباد اور آدمیون سے بھرا تھا اسمین بارہ ہزار رومی رہتے تھے اور اہل عرب حجاز اور یمن سے
مع اپنے اسباب تجارت کے اسکے پاس اترتے تھے اور دستور یہ تھا کہ بایام موسم ایک لوہے کی کرسی اسکے واسطے
بچھائی جاتی تھی اور وہ اسپر بیٹھکر کلمات علم و حکمت کے بیان کرتا تھا اور لوگ جمع ہوکر اسکے ڈیل ڈول کو دیکھتے تھے
اور اسکی باتین سنتے تھے پس ایسے ہی وقت اور حالت مین شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ مع لشکر
وہان پہونچے پس حاکم مذکور ہنگامہ آمد لشکر مسلمانان سنکر اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنی قوم کو بلایا سو وہ سب
اسکے پاس اکٹھا ہوے اور اسنے اپنی قوم سے کہا کہ کچھ بات چیت نکرو تم جب تک کہ دیکھین ہم مسلمانون کو اور
سنین اور دریافت کرین انکی باتون کو اور انکے مطلب کو پھر وہ قریب لشکر مسلمانون کے آیا اور پکار کر کہا
کہ اے گروہ عرب میرا نام روماس ہے اور مین حاکم بصرہ ہون اور مین چاہتا ہون کہ تمھارے لشکر کے
سردار سے ملاقات کرون پس شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ لشکر سے نکلکر اسکے قریب آئے تب اسنے پوچھا
کہ تم کون ہو شرحبیل بن حسنہ نے کہا کہ ہم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین جو نبی امی تھے اور جنکا ذکر
توریت و انجیل مین ہے روماس نے پوچھا کہ انھون نے کیا کام کیا شرحبیل نے کہا کہ اللہ تعالی نے انکی روح کو
قبض کرکے اپنے پاس بلایا اور اختیار کی اسنے واسطے وہ چیز کہ اللہ تعالی کے نزدیک ہے روماس نے
پوچھا کہ انکے بعد کون شخص انکی جگہ پر ہوا شرحبیل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بعد انکے عبداللہ عتیق بن ابی قحافہ
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے روماس نے کہا قسم ہے اپنے دین کی کہ مین جانتا ہون اس امر کو کہ تم
لوگ حق پر ہو اور ضرور تم مالک شام و عراق کے ہوجاؤگے اور مین براہ مہربانی تمسے کہتا ہون کہ تمھاری
جماعت تھوڑی اور ہمارے ساتھ جماعت کثیر ہے پس تم اپنے ملک کو پلٹ جاؤ کہ ہم تمسے تعرض نکرینگے اور جان لو
تم اس بات کو کہ ابوبکر میرے دوست ہین اگر وہ یہان موجود ہوتے تو مجھسے نہ لڑتے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ اگر انکے بیٹے بھتیجے خلاف دین اور ملت ہون تو وہ انکو بھی عفو نہین کرینگے کیونکہ وہ مکلف اور مامور بہ تعمیل
حکم خدا ہین اور یہ معاملہ انکا ذاتی نہین ہے بلکہ اللہ تعالے نے حکم تمھارے جہاد کا فرمایا ہے اور ہم تمسے جدا
نہونگے جب تک کہ تم تین باتون سے ایک کو اختیار نہ کروگے یا دین ہمارا اختیار کرو یا جزیہ دو یا ہمسے لڑو
پس روماس نے کہا قسم ہے اسکی جسکا مین اعتقاد رکھتا ہون کہ اگر میرا اختیار ہوتا تو مین تمسے نہ لڑتا کسو واسطے
کہ مین جانتا ہون کہ تم حق پر ہو اور یہ قوم یکجا ہین پس مین چاہتا ہون کہ انکے پاس پلٹ جاؤن اور انکو
نصیحت کرون اور دیکھون کہ انکو کیا منظور ہے پس شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس باب مین جلدی
کر کیونکہ ہم تمسے جو کہہ چکے ہین وہ ہمکو ضرور کرنا ہے یعنی لڑائی یا جزیہ یا دین اسلام پس روماس اپنی قوم کے پاس پلٹ گیا
اور انکو یکجا کرکے کہا کہ اے اہل دین نصرانیہ و بنی مار سمعو یہ جان لو تم اس امر کو کہ جو تمھاری کتابون مین ذکر آتے تھے

اہل عرب کا تمہارے شہرون مین اور لوٹنا اُنکا تمہارے مالون کو اور مار ڈالنا اُنکا تمہارے بہادرون کو لکھا ہی
اُسکا وقت یہی ہی اور تم لوگ جماعت اور لشکر مین رومیون سے بڑھکر نہین ہو موجود خود اور اُسکے ساتھی بہادر
ارض فلسطین مین ایک چھوٹی جماعت مسلمانون کے ہاتھ سے مارے گئے اور باقی بھاگ نکلے اور مین نے
سُنا ہی کہ اُنہین مین سے ایک شخص نے جسکا نام خالد بن الولید ہی عراق کی طرف سے خروج کیا ہی اور انھین
ارکہ اور تدمر اور حوران کو فتح کر لیا ہی اور عنقریب تمہاری طرف پہونچیگا پس بہتر یہ ہی کہ ہم اہل عرب کے
واسطے اداے جزیہ قبول کرین اور جانون سے محفوظ رہین اور یہ لوگ یہان سے چلے جاوین پس جب
روماس کی قوم نے یہ تقریر سُنی اُسکے قتل پر آمادہ ہوگئے روماس نے یہ کیفیت دیکھکر کہا کہ مین نے
اِس قصد سے یہ بات کہی تھی کہ تمہاری غیرت اور حمیت بہ نسبت تمہارے دین کے دیکھون ورنہ مین تمہارے
ساتھ ہون اور تمہارے آگے ہونگا واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ بعد اِس گفتگو کے
رومی مستعد جنگ اور سب کے سب زرہین ساری پہنکر آمادۂ حملہ ہوے پس شرجبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے
یہ حال دیکھکر اپنے ساتھیون کو نصیحت کی اور کہا کہ جانو تم اِس بات کو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہی الجنۃ تحت ظلال السیوف وجب ملقی اللہ قطرۃ دم فی سبیل اللہ اور دمعۃ جرت من خشیۃ اللہ
جاہدوا العدو وارموا السہام وتلکن مجتمعۃ فانہا لن تخیب یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقٰتہ ولا تموتن
الا وانتم مسلمون پھر حملہ کیا شرجبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اور مسلمانون نے لشکر بصری پر ماجد بن ویم العبسی نے
روایت کی ہی کہ بصری کی لڑائی مین شرجبیل بن حسنہ کے لشکر مین مین بھی تھا اور دشمنون نے ہم مین طمع کرکے
بارہ ہزار رومیون سے حملہ کیا اور ہم لوگ اُنکے بیچ مین اِس طرح پر تھے جیسے کہ ایک تل کی سپیدی
سیاہ اونٹ کے پہلو مین ہوتی ہی پس ہم نے اُنکی لڑائی مین ایسا صبر کیا جیسا کوئی ارادہ
موت اور عالم آخرت کے واسطے صبر کرتا ہی اور ہم رہے اُنکے بیچ مین لڑائی تا دوپہر رہی تھی اور دشمنون
نے ہم مین طمع کی اور دیکھا مین نے شرجبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو کہ آسمان کی طرف دونون ہاتھ اُٹھائے
یہ دعا پڑھتے تھے یا حی یا قیوم یا بدیع السموات والارض یا ذوالجلال والاکرام اللہم انک قد وعدتنا علی
لسان نبیک بفتح الشام وفارس اللہم النصر من یوحدک علی من یکفر بک اللہم انصرنا علی القوم الکافرین پس قسم ہی
خدا کی کہ تمام نہین کیا تھا شرجبیل رضی اللہ عنہ نے اپنی دعا کو کہ آگئی مدد اور حال یہ گذرا کہ رومیون نے
ہمکو گھیر لیا تھا اور اپنے دلون مین غالب جان چکے تھے اپنے کو پھر کہ دفعۃً دیکھا ہمنے ایک غبار کو قریب ہوا ہی
حوران کی طرف سے گویا وہ غبار ایک ٹکڑا اندھیری رات کا تھا پس جب وہ غبار نزدیک ہوا ہمنے دیکھا
ہمنے تیز اور پیش بیش چلنے والے گھوڑے اور دکھائی دیے ہمکو نشان اور جھنڈے اور آگے بڑھکر آئے

ہماری طرف اُنہیں سے دو سوار کہ ایک اُنمین کا یہ کہتا تھا اے شرحبیل بشارت اور خوشی ہو تمکو ساتھ مدد اللہ تعالے کے
کہ مین شہسوار مضبوط ہون مین خالد بن الولید ہون اور دوسرے نے کہا کہ مین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی ہون
پھر قوم لخم اور جذام وغیرہ سب لشکر قریب پہونچے اور بلند دکھائی دیا نشان لشکر کا جسکا نام رایت العقاب تھا
اور رافع بن عمیرۃ الطائی اُسکو اُٹھائے ہوے تھے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ ٹھنڈی اور
پست ہو گئین آوازین رومیون کی جس وقت سُنی اُنھون نے آواز بلند خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی اور مسلمانون
نے آکر ایک دوسرے کو سلام کیا پس خالد بن الولید نے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم نہین جانتے تھے
کہ یہ ایام یکجا ہونے اہل شام اور حجاز اور عراق کے ہین اور اسمین لشکر رومی اور سردار اُنکے یکجا ہوتے ہین اور
کیونکر غرور کیا تمنے اپنے نفس پر اور اپنے ساتھیون پر شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین نے بہ ہدایت
بموجب حکم ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے کی ہے خالد بن الولید نے کہا کہ وہ مرد مسلمان ہین لڑائی کا ڈھنگ
نہین جانتے ہین پھر خالد بن الولید نے لوگون کو آرام حاصل کرنے کا حکم دیا پس اُترے وہ لوگ اور آرام دیا بعضون نے بعض کو
اپنے تھکنے سے پس جب دوسرا دن آیا لشکر بصرے کا آمادہ جنگ ہوا پس خالد بن الولید نے کہا کہ یہ لوگ ہمکو اور ہمارے
جانورون کو تھکا ماندہ سمجھکر ہماری طرف آتے ہین پس سوار ہو تم لوگ ساتھ برکت اور مدد اللہ تعالی کے پس سوار ہوے
مسلمان مسلح ہو کر اور خالد بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کو بجانب میمنہ اور ضرار بن الازور کو بجانب میسرہ کے مقرر کیا
اور ضرار بن الازور کم سن اور لڑائی مین دلیر تھے اور اُنکی بہادری اور دانشمندی ہر جگہ مشہور تھی اور پیدل فوج پر
عبد الرحمن بن حمید الجمحی کو مقرر کیا پھر تقسیم کیا لشکر زحف کو اور تھوڑے لشکر پر مسیب بن عتبہ اور تھوڑی جماعت پر
سعد بن غانم الاشعری کو مقرر کیا اور سب کو حکم دیا کہ جب مین حملہ کرون تم سب بھی برابر حملہ کرو واقدی رحمہ اللہ نے
روایت کی ہے کہ بعد اس تقسیم و ترتیب فوج کے خالد بن الولید لوگون کو نصیحت اور وصیت کرتے تھے اور
عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کا بھی یہی حال تھا اور عزم کیا سبھون نے حملہ کرنے کا کہ دفعۃً رومیون کی صفین پھٹ گئین
اور اُنمین سے ایک سوار بھاری ڈیل ڈول کا اور بہت خوش پوشاک جسکے جسم پر سونا اور چاندی اور حریر اور یاقوت
چمکتے تھے نکلا اور دونون لشکرون کے بیچ مین آیا اور زبان عربی مین کہنے لگا کہ اے گروہ عرب کے تم مین سے جو سردار ہو
میرے مقابلے مین آوے کہ مین سردار اور حاکم بصرے کا ہون پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ لشکر سے نکلکر اُسکے
نزدیک گئے اُسنے پوچھا کہ تمہین سردار مسلمانون کے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ ہان مسلمان لوگ ایسا ہی جانتے ہین
اور مین انکا سردار جبھی تک ہون کہ اللہ تعالی کی اطاعت پر قائم رہون اور جب مجھسے نافرمانی اللہ تعالی کی ہووے تو میری
حکومت اُنپر نہین ہے روماس نے کہا کہ مین ایک شخص دانایان اور بادشاہان روم سے ہون اور حق بات دانشمند پر
چھپی نہین رہتی اور مین نے پچھلی کتابون اور گذرے ہوے ملاحم اور اخبار مین پڑھا ہے کہ اللہ تعالی نے ہاشمی

ف ذکر گفتگو خالد بن الولید کا روماس حاکم بصری سے ١٢

قرشی عربی مبعوث کریگا جنکا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا خالد بن الولید نے کہا کہ وہ ہمارے پیغمبر ہین روماس نے
پوچھا کہ آیا اللہ تعالی نے کوئی کتاب اُنپر نازل کی ہی خالد بن الولید نے کہا ہان اور نام اُسکا قرآن ہی روماس نے کہا
کہ آیا شراب تمپر حرام کی گئی ہی خالد بن الولید نے کہا ہان جو شخص شراب پیتا ہی ہم اُسپر حد جاری کرتے ہین اور جو زنا
کرتا ہی ہم اُسپر دُرّے لگاتے ہین اور اگر مرد زن دار یا عورت شوہر دار زنا کرتے ہین تو اُنکو ہم موجب حکم خدا کے
سنگسار کرتے ہین پھر روماس نے پوچھا کہ آیا نماز تمپر فرض ہوئی ہی خالد بن الولید نے کہا ہان پانچ وقت کی نماز ہمپر
فرض ہوئی ہی روماس نے کہا تم لوگ حج کرتے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان روماس نے کہا تمپر جہاد فرض کیا گیا ہی
خالد بن الولید نے کہا ہان اگر ہمپر جہاد فرض نہوتا تو ہم تم لوگون سے لڑنے کو نہ آتے پھر روماس نے کہا کہ مین خوب اور
تحقیق جانتا ہون کہ تم لوگ حق پر ہو اور مین تمکو دوست رکھتا ہون اور اپنی قوم کو تمھاری طرف سے مین نے
ڈرایا اور دھمکایا لیکن اُنھون نے نہ مانا اور مین اُنسے ڈرتا ہون پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا روماس سے
کہ کہہ تو اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ کہ اسکے کہنے سے ہمارا تیرا حال برابر
ہو جاوے پس روماس نے کہا کہ اگر مین مسلمان ہو جاؤن تو مجھکو اس امر کا ڈر ہی کہ میری قوم مجھکو مار ڈالینگی اور
اور میرے لڑکے بالون کو قید کر لینگے لیکن مین جاتا ہون اپنی قوم کے پاس کہ دھمکاؤن اور ترغیب دون
مسلمان ہونے کی اُنکو شاید اللہ تعالی راہ راست پر لاوے اُنکو پس خالد بن الولید نے روماس سے کہا کہ اگر تو بدون
لڑے بھڑے مجھسے اپنی قوم کے پاس پھر جائیگا تو مجھکو تیرے واسطے اُنکی طرف سے ڈر ہی پس مین تجھپر
حملہ کرتا ہون اور تو مجھپر حملہ کر تاکہ قوم تیری تہمت ساز کر لینے کی تجھپر نہ کرین پھر اُسکے بعد اپنی قوم کے پاس جانا
راوی نے بیان کیا ہی کہ اس گفتگو کے بعد آپسمین ایک دوسرے پر حملہ آور ہو کر دونون لشکرون کو لڑائی کے
ڈھنگ دکھائے یہان تک کہ بچایا روماس نے اپنے تئین اور کہا کہ تم مجھپر شدت کر کے حملے ہین تاکہ مین پیٹھ پھیر کر
بھاگ جاؤن اور مین ڈرتا ہون تمھارے واسطے ایک سردار سے جسکو بادشاہ نے میری کمک کے واسطے بھیجا اور
نام اُسکا دریجان ہی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالی عجب کہ اُسپر غالب کریگا اور مدد دیگا پھر خالد
بن الولید نے روماس پر حملے مین شدت کی یہان تک کہ روماس بھاگ کر اپنی قوم مین پہونچا لوگون نے اُس سے حال
پوچھا اُسنے کہا کہ اہل عرب بڑے مضبوط و بہادر ہین تم اُنکی لڑائی مین طاقت ٹھہرنے کی نہین رکھتے ہو اور بالضرور وہ لوگ
مالک مُلک شام تا تختگاہ بادشاہ کے ہو جاوینگے پس ڈرو تم اللہ تعالی سے اور اہل عرب کی اطاعت قبول کرلو اور جو بات
اہل ارکہ اور تدمر اور حوران نے کی ہی تم بھی وہی کرو اور مین تمھاری بہتری کا خواہان ہون پس لوگون نے اُسکو جھڑکا اور
اُسکے مار ڈالنے کا ارادہ کیا اور اگر خوف بادشاہ کا مانع نہوتا تو مار ڈالتے پھر اُس سے کہا کہ تو شہر مین جا کر اپنے مکان مین بیٹھ رہ
ہم اہل عرب سے لڑینگے پس روماس اُنکے پاس سے چلا گیا اور یہ اُسکی عین خواہش اور آرزو تھی اور اُسنے اپنے دل مین تصور کیا تھا

دریجان

کہ شاید اللہ تعالیٰ خالد بن الولید کو فتح دیوے تو میں اپنے لڑکے بالے لیکر جاؤں و جاؤں وہاں چلا جاؤں پھر
اہل بصری نے دریجان کو اپنا حاکم مقرر کیا اور اس سے کہا کہ جب ہم مسلمانوں کی لڑائی سے فراغت پاوینگے تو اسوقت
تیرے ساتھ بادشاہ کے پاس چلکر روماس کی معزولی اور تیری منصوبی کی درخواست کرینگے کیونکہ تو بنسبت روماس کے
بڑا منضبط اور دانشمند ہے دریجان نے انسے پوچھا کہ تمھارا قصد کیا ہے انھوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ حملہ کرو تو مسلمانوں کے
لشکر پر اور انکے سردار سے مقابلہ کریں اگر غالب ہو جائیگا تو انکے سردار پر تو باقی لوگ انکے بھاگ جاینگے راوی نے
بیان کیا ہے کہ بعد اس گفتگو کے دریجان زرہ وغیرہ ہتھیار اور لباس سے بن ٹھنکر نکلا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو
اپنے مقابلے میں طلب کیا پس عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما نے خالد بن الولید سے کہا کہ تم سردار
لشکر کے ہو اور بقاء و ثبات ہمارا سب کا تمھارے سبب سے ہے اور میں اس دشمن کا مقابلہ کرونگا پھر عبد الرحمن رضی اللہ عنہ
نے لشکر سے نکلکر دریجان پر حملہ کیا اور طرفین سے معرکہ آرائی ہوئی اور دونوں لشکروں کے لوگ گردنیں اٹھا کر
انکی لڑائی دیکھتے تھے پس تھوڑے سے عرصہ میں دریجان تھک کر بھاگ نکلا اور گھوڑا اسکا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے
گھوڑے سے زیادہ دوڑنے والا تھا سو وجہ سے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے بچکر اپنی قوم میں پہونچ گیا پس اسکی
قوم نے پوچھا کہ کیا سبب ہے تیرے پھر آنے کا دشمن کی لڑائی سے اسنے کہا کہ دشمن نے مجھپر شدت کی پس میں نہ ٹھہر سکا
اور بھاگا مگر تم سب دشمن پر حملہ کرو پس اللہ تعالیٰ نے رومیوں کے دلوں میں رعب و اضطراب ڈالدیا اور خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوگئی پس حملہ کیا خالد بن الولید اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق اور ضرار بن الازور اور قیس
بن ہبیرہ اور شرحبیل بن حسنہ اور رافع بن عمیرة الطائی اور مسیب بن نجبة الفزاری اور عبد الرحمن بن حمید الجمحی
رضی اللہ عنہم اور سب مسلمانوں نے پس جب اہل بصری نے مسلمانوں کو حملہ کرتے دیکھا اور سمجھے کہ ضرور مرنا ہوگا
پس آگے بڑھے اور ظاہر ہوا قتل بیچ رومیوں کے اور بجنے لگے ناقوس دیوار قلعے کے اوپر اور شور کیا راہبوں نے
ساتھ کلمہ کفر کے پس دعا کی شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے ان کلمات سے اللھم ان ھؤلاء الارجاس یتھلون
بکلمۃ کفرھم ویدعون معک الھا آخر لا الہ الا انت ونحن نتھلل الیک بلا الہ الا انت ونبیک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم الا انصرت ھذا الدین علی اعدائک الکافرین اور مسلمانوں نے اس دعا پر آمین کہی پھر سبھوں نے
یکبارگی حملہ سخت کیا اور اہل بصری کو اس حملے سے یہ معلوم ہوا کہ گویا دیوار شہر پناہ کی گر گئی پس نہ ٹھہر
وہ لوگ اور پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے اور باقی رہگئی زمین مردوں کی لاشوں سے بھری ہوئی اور بعضوں نے
انمیں سے دروازوں شہر پناہ پر بعضوں کو مار ڈالا ہے پس جب وہ لوگ شہر میں پہونچ گئے اور برجوں پر قرار پکڑا اور
بیرق اور صلبان کو بلند کیا اور اپنی جانوں کو بچایا تب ارادہ اس بات کا کیا کہ بادشاہ کو اس حال سے اطلاع دیں تاکہ
وہ لوگ بھیجکر انکی کمک کرے عبد اللہ بن رافع نے روایت کی ہے کہ جب اہل بصری شہر میں جاکر شہر پناہ کی دیواروں پر

چڑھ گئے ہم لوگ اُنکے تعاقب سے پلٹے اور اپنے بعض ساتھیون کو مفقود دیکھا پس پایا ہمنے دو سو تیس آدمیون کو اپنی جماعت سے مقتول کہ اکثر اُنمین کے قوم بجیلہ اور ہمدان سے تھے اور منجملہ روسا ہمارے لشکر کے بدر بن حرملہ اور علی بن رفاعہ اور مازن بن عوف اور سہل بن ناشط اور جابر بن مرارہ اور ربیع بن جابر اور عباد بن مبشر شہید ہوے اور لوٹا مسلمانون نے مال و اسباب اہل بصریٰ کا اور نماز پڑھی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے شہیدون پر اور دفن کرادیا اُنکو پھر جب ایک ربع حصہ رات کا گذرا تب عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور ضرار بن ازور اور مالک اشتر نخعی اور ایکسو سوار نے لشکر زحف سے نگہبانی لشکر کے واسطے گشت کرنا شروع کیا اور یونہی لشکر گرد گھوم رہے تھے کہ دفعۃً گھوڑے سوارون کے چوکنے ہوے اور بولنے لگے پس ہوشیار اور خبردار ہوگئے مسلمان اور ادھر اُدھر دیکھنے لگے کہ یکایک ایک شخص رومی کو دیکھا کہ وہ موٹا کپڑا بالون کا مثل کمل کے پہنے تھا پس عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اُسکی طرف پیش قدمی کرکے چاہا کہ اُسکو پکڑ لیوین پس اُس شخص نے کہا کہ ٹھہرو اور توقف کرو کہ مین رومانس حاکم بصریٰ کا ہون پس عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اُسکو ساتھ لیکر خالد بن الولید کے پاس گئے پس خالد بن الولید نے اُسکو پہچانا اور رومانس نے کہا کہ ای امیر لشکر مسلمانون کے میری قوم نے مجھکو نکال دیا اور کہا کہ تو اپنے مکان مین بیٹھ رہ ورنہ ہم تجھکو مار ڈالینگے پس مین اپنے مکان مین جا بیٹھا اور میرا مکان دیوار شہر پناہ سے ملا ہوا ہی پس جب تاریکی رات کی ہوئی میرے غلام اور اولاد نے بموجب میرے حکم کے شہر پناہ کو کھود کر ایک دروازہ اُسمین کھول دیا سو مین آیا ہون اسی راہ سے تمہارے پاس اس غرض سے آیا ہون کہ بھیجو تم میرے ساتھ اُن لوگون کو اپنے ساتھیون سے جن پر تمکو اعتماد ہو کہ اگر اللہ چاہیگا تو وہ شہر پر قابض ہو جاوینگے پس خالد بن الولید نے یہ کلام سنکر سجدۂ شکر اللہ تعالیٰ کا ادا کیا اور عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ جنپر اُنکو اعتماد ہو اُنمین سے ایک سو سوار لیکر رومانس کے ساتھ جاوین اور اُن سوارون پر عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو سردار مقرر کیا ضرار بن الازور نے روایت کی ہی کہ مین بھی اُس جماعت مین تھا جو شہر مین داخل ہوئی پس جب پہونچے ہم رومانس کے مکان پر کھول دیا اُسنے ہمارے واسطے اپنا خزانہ اور حاضر کیا ہمارے واسطے ہتھیار اور کہا کہ لباس رومیون کا پہن لو پھر پہن لیا ہمنے لباس اُنکا پھر بانٹ دیے گئے ہم چارون کنارے شہر مین ہر کنارے مین پچیس سوار تھے اور حکم کیا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اس امر کا کہ جسوقت تم ہماری تکبیر کی آواز سنو تم بھی تکبیر کہو پس جب لوگ بموجب حکم کے روانہ ہوے ہوشیار ہوگئے ہم اپنی جانون پر واسطے حملہ کرنے کے قوم پر واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بعد روانہ کرنے اپنے ساتھیون کے شہر کے کنارون پر خود زرہ پہنکر مستعد کارزار ہوے اور رومانس بھی مسلح اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو ایک تلوار اور ایک کلاہ دی جسکو عبدالرحمن نے اپنے لباس پر ڈال لیا اور رومانس عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر اُس برج کی طرف چلا جسمین دریحان مع اپنے ہمراہیان کے تھا پس دریحان نے اُن دونون کو دیکھکر پوچھا کہ تم کون ہو رومانس نے کہا کہ مین بطریق ہون دریحان نے کہا کہ نہ آرام و آسانی ہو تجھکو کیا سبب ہی تیرے آنے کا

اور یہ ساتھی تیرا کون ہی رو ماس نے کہا کہ یہ میرے دوست ہین تیری ملاقات کے مشتاق ہو کر آئے ہین ریحان نے کہا کہ سختی ہو
تجھپر وہ کون ہین رو ماس نے کہا کہ عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہین اور تیرے پاس
اسواسطے آئے ہین کہ تیری روح کو دوزخ مین بھیجین پس جب ریحان نے یہ کلام سُنا چاہا اُسنے کہ حملہ کرے مگر اُسکے دل نے
نامردی سے نہ مانا اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے جلدی سے تلوار کا وار اُسکے شانے پر مارا پس گر پڑا وہ بیہوش اور مُردہ
ہو کر زمین پر **راوی** نے بیان کیا ہی کہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے آواز تکبیر بلند کی وقت مار ڈالنے ریحان کے
اور رو ماس نے بھی تکبیر کہی اور اصحاب عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بھی آواز تکبیرون کی سُنکر شہر کے کنارون سے
تکبیرین کہنے لگے اور جواب دیا اونکی تکبیرون کا پتھرون اور پہاڑون اور درختون اور چڑیون نے اور نیک لوگون نے
آبادیون سے اور کہا اُنھون نے کہ اے معبود اور مالک ہمارے کیا خوش اور پاک ہی سُنتا تیرے نام اور ذکر کا اور
کون شخص ہم مین سے تیری حقیقت شکر مین قیام کر سکتا ہی اور یہ تحقیق سُنا ہمنے کلمہ توحید کو اور دیکھا ہمنے تیرے
شکر کرنے والون اور برگذاشت کرنے والون کو **راوی** نے بیان کیا ہی کہ جب تکبیر کہی مسلمانون نے اور اپنے
رکھا اُنھون نے تلوار کو رومیون مین اور قتل کرنا شروع کیا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بھی آواز تکبیر سُنکر مع اپنے
ساتھیون کے شہر مین پہونچے پس جب دیکھا اہل بصریٰ نے اپنے شہر کو کہ وہ فتح کر لیا گیا از روے غلبے کے تلوار سے
شور و غل مچایا سب مردون اور عورتون اور لڑکون نے پس خالد بن الولید نے کہا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہین رو ماس نے کہا کہ
امان طلب کرتے ہین پس کہا خالد بن الولید نے کہ اُٹھالو اُنکے اوپر سے تلوار کو پس اُٹھالی گئی تلوار اور خالد بن الولید نے انکو
امان دی پس صبح کو اہل بصریٰ یکجا ہوے اور خالد بن الولید سے کہا کہ اگر ہم تم سے مصالحہ کر لیتے تو نوبت اس حال کی نہ آتی
خالد بن الولید نے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ملتا نہین ہی پھر اہل بصریٰ نے خالد بن الولید سے پوچھا کہ کس شخص کے راہ بتلانے سے
تمنے ہمارا شہر فتح کیا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے حیا سے نام رو ماس کا نہین بتلایا پس رو ماس اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا
کہ اے دشمنان خدا مین نے بہ لحاظ خوشنودی خدا اور بغرض جہاد کے راہ بتلائی اہل بصریٰ نے کہا کہ کیا تو ہمارے طریقہ پر
نہین ہی رو ماس نے کہا کہ اے میرے اللہ نہ کر تو مجکو اُن لوگون سے مین منکر صلیب اور اُسکی پرستش کرنے والون کا ہون مین نے
یہ کام واسطے رضامندی اللہ اور بہ نیت و غرض جہاد کرنے کے تمپر کیا ہی راضی ہوا مین اور کیا مین نے اللہ تعالیٰ کو پروردگار
اپنا اور اسلام کو دین اپنا اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو رسول اپنا اور کعبہ کو قبلہ اپنا اور قرآن کو پیشوا اپنا اور مسلمانون کو
بھائی اپنا یہ سُنکر وہ لوگ رو ماس سے ناراض ہوے اور ارادہ بُرائی کا اُسکے ساتھ کیا پس رو ماس نے خالد بن الولید سے کہا کہ
مین اس شہر مین ان لوگون کے ساتھ نہ ہونگا اور جہان کہین تم جاؤگے مین بھی تمھارے ساتھ چلونگا اور جب کل ملک شام مین
تمھارا دخل ہو جائیگا پھر اپنے وطن کو آؤنگا کہ گھر کی لفت اور چاہ دل سے سب کو ہوتی ہی **واقدی** رحمہ اللہ نے معمر بن سالم بن سنجحہ
بن فرح سے **روایت** کی ہی کہ رو ماس کل لڑائیون مین شام کی شریک اور جہاد کرتا رہا جب تمام ملک شام فتح ہو گیا بموجب

ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانۂ خلافت مین روماس کو بصری کا حاکم مقرر کیا اور روماس تھوڑے دن وہان کی حکومت کر کے ایک بیٹا چھوڑ کر مر گیا **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے چند اشخاص اپنے ہمراہی کو واسطے اعانت روماس کے بغرض ورثہ نکالنے اور اٹھانے مال و اسباب خانگی روماس کے شہر سے مقرر کیا پس ان لوگون نے اعانت روماس کی کی کہ اسی حالت مین لوگون نے روماس کی زوجہ کو روماس سے لڑتے جھگڑتے دیکھا مسلمانون نے کہا کہ تو کیا چاہتی ہے اسنے کہا کہ میرا فیصلہ تمھارے لشکر کے سردار کے پاس ہوگا پس مسلمان اسکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پاس لائے اور اسنے نالش کی اور ایک شخص رومی واقف زبان عربی نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے اسکے مطلب کو بیان کیا کہ یہ عورت اپنے شوہر روماس پر نالشی ہے خالد بن الولید نے بواسطہ اس رومی کے عورت سے سبب نالش کا پوچھا اسنے بواسطہ ترجمان کے بیان کیا کہ حال میرا یہ ہے کہ رات کو مین نے بحالت خواب ایک شخص نہایت خوبصورت کو مثل ماہ شب چاردہ کے دیکھا کہ وہ کہتے ہین کہ یہ شہر بصری اور تمام ملک شام اور عراق اسی گروہ عرب کے ہاتھ سے فتح ہوگا مین نے اس شخص سے پوچھا کہ آپ کون ہین انھون نے فرمایا کہ مین محمد رسول اللہ ہون صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر مجکو بجانب اسلام کے دعوت فرمائی اور مین نے اسلام قبول کیا پھر مجکو آپ نے دو سورتین قرآن مجید کی سکھائین پس خالد بن الولید نے یہ کلام اسکا سنکر تعجب کیا اور بواسطہ ترجمان کے اس سے کہا کہ وہ دو سورتین پڑھے پس اسنے سورۂ فاتحہ اور قل ھو اللہ احد پڑھکر سنائین اور خالد بن الولید رضی کے ہاتھ پر اپنے اسلام کو تازہ کیا اور اپنے شوہر روماس سے کہا کہ یا تو میرا دین قبول کر یا مجھکو چھوڑ دے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ یہ کلام اسکا سنکر ہنسے اور کہا سبحان من وفقہا پھر بواسطہ ترجمان کے اس عورت سے کہا کہ تیرا شوہر تجھسے پہلے مسلمان ہو چکا ہے یہ سنکر وہ عورت بہت خوش ہوئی پس خالد بن الولید نے اہل بصری سے جس مقدار پر چاہا مصالحہ کر لیا اور انکی خاطر داری کی اور ارادہ اس امر کا کیا کہ ایک شخص کو اپنا نائب مقرر کرین تاکہ وہ قوم اپنے مطلب اس سے کہتے رہین پس باتفاق رائے انکے ایک شخص کو انپر حاکم کیا پھر ایک خط مشعر فتح بصری بنام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لکھا اور اسمین یہی لکھا کہ مین بجانب دمشق کوچ کرتا ہون تم وہان مجھسے آملو اور ایک خط بنام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ سے اور عبارت سے لکھا

قد سرت الی الشام کما امرتنی وقد فتح اللہ علی یدی تدمر وارکہ وحوران وسخنہ وبصری ویوم کتبت الیک ہذا الکتاب ارتحلت الی دمشق اسال اللہ النصر والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور یہ خط دونون ساتھی

روانہ کر کے بجانب دمشق کے کوچ کیا اور ایک گانون مین جسکو ثنیہ کہتے ہین پہنچکر توقف کیا اور اپنے نشان کو جسکا نام رایت العقاب تھا گاڑ دیا پس اس جگہ کا نام ثنیۃ العقاب رکھا گیا پھر وہان سے بجانب غوطہ کوچ کیا اور ایک قریہ

اُترے کہ وہ اب تک مشہور ہے دیر خالدؓ ہے اور حال دمشق کا یہ تھا کہ قرب وجوار کے لوگ بے انتہا وہان یکجا ہوے تھے اور بارہ ہزار سے زیادہ اُسمین سوار تھے اور اُنھون نے شہرپناہ کو نشان اور بیرقون اور صلیبان سے آراستہ کیا تھا اور خالد بن الولیدؓ بانتظار آنے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور اُنکے ساتھیون کے اُس دیر مین مقیم رہے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب ہرقل کو یہ خبر پہونچی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ارکہ اور تدمر اور حوران وسخنہ وبصری کو فتح کرکے بجانب دمشق متوجہ ہوے تب اُسنے اپنے سردارون کو یکجا کرکے کہا کہ جو مین تمسے کہتا تھا اور تمکو ڈراتا تھا وہ تمنے کچھ نہ مانا اور نہ سنا اور اہل اور تدمر اور ارکہ وحوران وسخنہ وبصری فتح کرکے متوجہ دمشق ہوے ہین پس اگر دمشق کو بھی فتح کرلیا تو بڑی مصیبت کی بات ہوگی شہر دمشق ملک شام کا بہشت ہے اور مین نے اہل دمشق کے پاس مدد چند مسلمانون کا اپنا لشکر بھیجا ہے پس تم مین سے کون شخص ہے کہ مقابلے کا قصد کریگا اور کفایت کریگا مجھکو اُنکے کام مین کہ جو شخص اُنکو ہزیمت دیویگا مین کُل محصول اُن شہرون کا جو مسلمانون کے قبضے مین ہین اُسکو معاف کردونگا پس منجملہ اُسکے سردارون کے ایک شخص جسکا نام **کلوص** تھا اور اُسکی بہادری اور شجاعت اُس زمانے مین جب کسری بادشاہ فارس نے قصد لینے ملک شام کا کیا تھا ظاہر ہوئی تھی بولا کہ اے بادشاہ مین مسلمانون کے لیے کافی ہون اور مقابلہ کرکے اُنکو بھگا دونگا ہرقل نے یہ کلام اُسکا سنکر ایک صلیب سونے کی اُسکو دی اور پانچ ہزار سوار اُسکے ساتھ کیے اور کہا کہ صلیب کو آگے رکھنا کہ یہی تجھکو مدد دیگی پس کلوص نے اُسی وقت انطاکیہ سے کوچ کیا اور حمص مین پہونچا اور اُس مقام کو ہتھیار اور لوگون سے بھرا پایا اور جب وہان کے لوگون کو اُسکے آنے کی خبر پہونچی نکلے وہ لوگ اُسکی ملاقات کے واسطے اور اپنے آگے کیا اُنھون نے قسیسون اور راہبون کو ساتھ خوشبو دار جلتی ہوئی مجمرون کے اور انجیل اُنکے پاس تھی پس آئے وہ آگے اُسکے لشکر کے اور چھڑکا اُسپر پانی معمودیہ کا اور اُسکی فتح کے واسطے دعا مانگی پس کلوص ایک شب و روز وہان مقیم رہکر بجانب شہر جوسیہ روانہ ہوا اور وہان کے لوگ بھی مثل اہل حمص کے اُسکے ساتھ پیش آئے پھر شہر بعلبک مین پہونچا پس وہان کے لوگ اور عورتین مُنہ پیٹتی اور بال نوچتی ہوئی مثل فریادیون کے اُسکے پاس آئین اور بیان کیا کہ اہل عرب نے ارکہ وتدمر وحوران وبصری کو فتح کرلیا ہے اور ہمنے سنا ہے کہ وہ لوگ ارادہ دمشق کا رکھتے ہین کلوص نے کہا کہ مجھکو تو یہ معلوم ہے کہ وہ لوگ بمقام جابیہ ہین اور مین متعجب ہون کہ اُن لوگون نے کیونکر شہرون اور قلعون پر قدرت حاصل کی اہل بعلبک نے کہا کہ سچ ہے وہ لوگ تو اپنی جگہ پر یعنی جابیہ مین ہین اور جسنے کہ یہ مقامات یعنی ارکہ وغیرہ فتح کیا ہے یہ شخص عراق سے آیا ہے اور نام اُسکا خالد بن الولید ہے کلوص نے کہا کہ اُنکی تعداد کسقدر ہے اُنھون نے کہا کہ پندرہ سو سوار ہین کلوص نے یہ سنکر کہا قسم ہے اپنے دین کی کہ مین اُسکا سر کاٹ کر اپنے قنطاریہ کی نوک پر لٹکاؤنگا پھر وہان سے کوچ کرکے بجانب دمشق روانہ ہوا اور دمشق کا سردار جو ہرقل کی طرف سے مقرر تھا اُسکا نام عزرائیل تھا اور وہ رومیون کے نزدیک بہت معزز تھا اور اُسکے ساتھ تیس ہزار سوار اور پیدل تھے پس جب کلوص دمشق مین پہونچا وہان بڑے بڑے رئیس اور سردار کلوص کے پاس یکجا ہوے اور بادشاہ کا فرمان بابت مقرری اُسکے واسطے مقابلہ عرب کے

پڑھا پس کلوص نے اُنسے کہا کہ مین تمھاری طرف سے لڑونگا اور تمھارے دشمنون کو تمھارے شہر سے ہٹا دونگا لیکن کام اِس امر پر موقوف ہی کہ تم عزرائیل کو اپنے شہر سے نکال دو کہ مین اکیلا اِس کام کے لیے ہوجاؤن اُنھون نے کہا کہ دشمن ہمارے شہر پر چڑھے آتے ہین پس کیونکر ہوسکتا ہی کہ ہم عزرائیل کو نکال دوین بلکہ ایسے وقت مین اگر دس سردار تم مین سے ملین ہم لوگ اُنکی خواہش رکھتے ہین اور ہم بقوت اُنکے اہل عرب سے مقابلہ کرین پس جب عزرائیل نے یہ حال سُنا کہا کہ جسوقت اہل عرب اِس شہر کو محاصرہ کرین تب مین اور کلوص دونون جدا جدا ایک ایک دن اُنسے لڑون پس ہم دونون مین سے جو شخص اہل عرب کو بھگا دے وہی حاکم اِس شہر کا قرار پاوے اہل دمشق نے اِس اے کو پسند کیا اور اپنی اپنی جگہہ پر گئے اور اِس گفتگو سے عداوت قلبی باہم کلوص اور عزرائیل کے ہوگئی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ رومی ہر روز باب جابیہ دمشق سے نکلکر واسطے دریافت حال آنے ابو عبیدہ بن الجراح کے ایک فرسخ تک جایا کرتے تھے یہان تک کہ آنے اُنپر خالد بن الولید جانب ثنیہ سے جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا ہی رفاعہ بن مسلم نے روایت کی ہی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بمقام دیر غوطہ آکر اُترے تھے کہ دفعۃً اُنھون نے فوج دمشق کو اپنی جانب مثل ٹڈیون کے آتے دیکھا پس یہ امر دیکھکر خالد بن الولید نے پہن لی زرہ مسیلمہ کذاب کی اور باندھا اپنی کمر کو اپنے عمامے سے اور گلے مین لٹکایا ترکش کو اور کنارے کو او مسلمانون کو آواز دی اور کہا کہ یہ لشکر دشمن کا سوار اور پیدلون سے آپہونچا ہی لو تم اُنکو جانے نہ پاؤ اور مدد دو تم خدا کے دین کو مدد دیگا اللہ تعالیٰ تمکو اور ہو تم مصداق اِس آیت کے ان اللہ اشترای من المومنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ الی آخر الآیۃ اور جان او تم اِس بات کو کہ مسلمان بھائی تمھارے جو ابی عبیدہ بن الجراح کے ساتھ ہین وہ تمھارے پاس پہونچ گئے ہین پس مسلمان یہ کلام نصیحت انجام خالد بن الولید کا سُنکر جلدی سے مسلح اور سوار ہوکر بجانب دشمن کے متوجہ ہوئے یہ حال دیکھکر ٹھہر گیا لشکر رومیون کا سامنے لشکر مسلمانون کے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنے لشکر کی ترتیب واسطے لڑائی کے اِس طرح پر کی کہ رافع بن عمیرۃ الطائی کو میمنہ اور مسیب بن نجیۃ الفزاری کو میسرہ اور داہنے بازو مین شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو اور بائین بازو مین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو اور ساقہ پر سالم بن نوفل کو مقرر کیا اور خود مع اپنے ساتھیون کے بیچ مین ٹھہرے اور جب بہ ترتیب چلے ضرار بن الازور سے کہا کہ اختیار کرو تم راہ اپنے باپ اور قوم کی اِس معاملے مین اور مدد دو تم اللہ کے دین کو کہ مدد دیگا اللہ تعالیٰ تمکو اور ڈالو تم رعب رومیون مین اپنے حملے سے اور جنبش مین لاؤ اُنکے لشکر کو اپنی شجاعت سے پس نکلے ضرار بن الازور مسلمانون کے لشکر سے اِس حیثیت سے کہ تھے کپڑے اُنکے میلے اور تھا اُنکے سر پر پُرانا عمامہ اور اُنکی سواری مین ایک بچہ مادہ اسپ لاغر تھی مگر وہ ہوا کے آگے چلتی تھی اور حملہ کیا رومیون کے لشکر پر اور بیچ مین ڈالا اُنکی صفون کو اور اِس حملے مین چار سو سوار رومی کو مار ڈالا پھر دوبارہ حملہ کیا پیدلون پر اور اُنمین سے چند کو مار ڈالا اور اگر رومی تیر اور پتھر نہ چلاتے تو ضرار اُنکے مقابلے سے نہ پھرتے پس جب واپس آئے ضرار بن الازور اپنے لشکر مین خالد بن الولید اور مسلمانون نے اُنکا شکریہ ادا کیا پھر عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما زرہ پہنکر لشکر سے نکلے

ف ذکر مخالفت کلوص کا ساتھ عزرائیل حاکم دمشق کے ۱۲ ترجمہ آیت یہ ہی
ت فیقتلون ویقتلون وعدا علیہ حقا فی التوراۃ والانجیل والقرآن ومن اوفی بعہدہ من اللہ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ وذلک ہو الفوز العظیم
ترجمہ آیت ہ تحقیق اللہ نے خرید لی مسلمانون سے اُنکی جانین اور مال اِس قیمت پر کہ اُنکو بہشت ہی ...

ف ...

ایچ

پس خالد بن الولید نے اُنسے کہا کہ ای بیٹے صدیق کے رعب ڈال دو تم دشمنون پر اپنے حملہ سے اور پریشان کرو صفین اُنکی
اللہ تعالے تم مین برکت عطا فرما دے پس عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے بھی مثل ضرار کے حملہ اور قتل کفار کرکے معاودت کی پھر
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے خود حملہ کیا اور طریقہ اپنی نیزہ بازی اور شجاعت کا رومیون کو دکھلایا اور اُنکو تعجب مین ڈالا
پس جب کلوص سردار رومیون نے خالد بن الولید کو اس طرح پر دیکھا قرینے سے اُسنے جانا کہ مسلمانون کے لشکر کے سردار یہی ہین
اور سمجھا کہ خالد بن الولید میں اسباب و سامان سرداری کا دیکھکر یہ ہی ہیں و یہ قصد حملے کا رکھتے ہین پس یہ سوچ کر پیچھے کو ہٹا اور خالد
بن الولید نے اُسپر حملہ کیا اور سرداران رومی نے خالد بن الولید کو ڈانٹا اور اُنپر تیر اندازی شروع کی مگر خالد بن الولید نے کچھ
التفات نہ کیا اور گھوڑا اُنکا صف دشمنون مین بجلی کی طرح چمکتا تھا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس حملے مین دس
آدمیون کو رومیون سے مار ڈالا پھر پلٹ کر میدان جنگ مین آئے اور پہلی دفعہ سے زیادہ ڈھنگ لڑائی کے رومیون کو
دکھلائے اور لشکر رومیون سے اپنے مقابلے کے لیے لڑنے والے کو طلب کیا لیکن کوئی اُنمین کا لشکر سے نہ نکلا پس خالد بن الولید نے
کہا کہ مجھ اکیلے کے مقابلے مین تم دو سوار یا چار سوار بلکہ دس تک آکر لڑو مگر کسی نے جواب اسکا نہ دیا پس خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ نے کہا کہ خرابی ہو تمکو مین تو اس جگہ اکیلا ہون اور حال یہ ہے کہ لڑائی مین میرے لشکر کا ہر ایک آدمی میرے برابر ہے
واقدی رحمۃ اللہ نے روایت کی ہے کہ خالد بن الولید کی اس گفتگو کو بعض رومی سمجھے اور بعض نہین سمجھے کہ اسی حالت
مین عزرائیل نے کلوص سے کہا کہ بادشاہ نے تجکو لشکر کا سردار مقرر کرکے اہل عرب سے لڑنے کو بھیجا ہے پس بچانا شہر
اور رعیت کا تیرے ذمے ہے کلوص نے جواب دیا کہ تو مجھسے زیادہ اس کام کا مستحق ہے کس واسطے کہ تو پہلے سے اس
شہر مین ہے اور تو نے جانا اور گمان کیا ہے اس امر کا کہ تو بدون حکم ہرقل کے اس شہر سے نہین نکل سکتا ہے پس کیا سبب ہے
کہ نہین نکلتا ہے تو عرب کے مقابلے کو عزرائیل نے کہا کہ میرے اور تیرے یہ شرط ہو چکی ہے کہ ایکدن مین لڑون اور ایک دن
تو پس آج تو مقابلہ کر کل مین لڑونگا پس کلوص نے کہا کہ تو مجھسے پہلے اس شہر مین ہے اور مین تجھسے یہ درخواست کرتا ہون
آج تو ہی لڑ کل مین لڑونگا پس گفتگو اُنکی طول کو پہونچی تا اینکہ لوگون نے تجویز کیا کہ دونون کے نام قرعہ ڈالا جاے جس
شخص کے نام قرعہ نکلے وہ آج مسلمانون سے مقابلہ کرے کلوص نے کہا ایسا نہ چاہیے بلکہ مناسب ہے کہ ہم سب ملکر حملہ کرین کہ دشمنون پر
ہیبت کی صورت بنی رہیگی عزرائیل نے کہا کہ مجکو اس بات سے کچھ مطلب نہین ہے راوی نے کہا ہے کہ کلوص کو اس بات کا
خوف پیدا ہوا کہ اگر بادشاہ کو اس قیل و قال سے اطلاع ہو گی تو اُسکو اپنی مصاحبت سے نکال دیگا اور مار ڈالیگا یہ سوچکر
قرعہ اندازی پر راضی ہوا سو قرعہ کلوص کے نام نکلا پس عزرائیل نے اُس سے کہا کہ نکل تو واسطے مقابلے کے اور ظاہر کر اپنی
شجاعت کو جیسا میرے لشکر مسلمانون نے کیا اور مین کل واسطے مقابلے کے نکلونگا اور دونون فریق دیکھینگے کہ ہم دونون مین سے
کون زیادہ شہسوار اور بہادر ہے **واقدی** رحمۃ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ بعد اس قرارداد کے کلوص
مسلح ہو کر گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنے ساتھیون سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ ہمت تمھاری میرے ساتھ متعلق رہے

ف ذکر حملہ کرنا عبدالرحمن بن ابی بکر [illegible] ضرار [illegible] مقابلہ [illegible]

ف ذکر نکلنے کلوص کا واسطے مقابلہ خالد بن الولید کے ۱۲

پس اگر تم مقابلے مین میری جانب سے کچھ کمی اور عجز دیکھو تو حملہ کرکے مجکو بچاؤ سا تھیون نے کہا کہ یہ بات تو عاجزی
اور ڈر کی ہے اسکو فلاح نہین ہے پھر کلوص نے کہا کہ یہ شخص جسکے مقابلے کو مین جاتا ہون مرد وی ہے اور اُسکی زبان میری
زبان کے خلاف ہے اور مین اُس شخص سے بات چیت کیا چاہتا ہون اور احتیاط کرنا آدمی کے واسطے ایک زرہ
مضبوط ہے پس مین ایک شخص کو چاہتا ہون کہ میرے اور اُسکے بیچ مین واسطہ گفتگو ہو پس ایک شخص نصرانی جسکا نام
جرجیس اور وہ بہت دانشمند اور فصیح تھا کلوص کے ساتھ ہوا اور کہا کہ مین مترجم گفتگو کا ہونگا کلوص نے اُس سے
کہا کہ یقین جان تو اِس بات کو کہ یہ شخص بڑا بہادر ہے اہل عرب سے سوا اسکے مقابلے مین اگر تو مجکو سست دیکھنا تو میری
اعانت کرنا کہ اُسکے عوض مین مین تجھکو اپنا مصاحب اور وزیر کرونگا اور اِس میری گفتگو کو پوشیدہ رکھنا پس
مین اب جاتا ہون مقابلہ کرنے کو اور فریب دیکر پھرا آتا ہون اور قریب ہے کہ کل کے دن عزرائیل مقابلے کو
نکلیگا پس مارا جائیگا وہ اور مجکو راحت اور فرصت ملیگی اُسکی تیزی سے جرجیس نے کہا کہ مین توڑنا نہین جانتا ہون
بات چیت مین تیری اعانت اور دشمن کے ساتھ فریب کرونگا جہان تک ممکن ہوگا پس اگر یہ امر تجکو منظور نہین ہے
تو اپنے دل سے مشورہ کر کلوص نے کہا افسوس ہے تو یہ چاہتا ہے کہ مجکو دشمن کے حوالہ کردے جرجیس نے کہا کہ تیرا دل
یہ چاہتا ہے کہ تیرے ساتھ دینے اور تیری رضامندی مین مین مارڈالا جاؤن پس جب مین مارا گیا تو تیرا انعام و احسان
میرے کس کام آویگا پھر کلوص چلکر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے قریب آیا اور مسلمانون نے دونون کی طرف دیکھا
اور رافع بن عمیرۃ الطائی نے چاہا کہ بڑھکر کلوص پر حملہ کرین پس خالد بن الولید نے اُنکو روکا اور کہا کہ تم اپنی جگہ پر رہو
مدد دہی دین کی میرا کام ہے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب کلوص اور جرجیس خالد بن الولید
کے نزدیک آئے کلوص نے جرجیس سے کہا کہ تو اُنسے استفسار کر کہ تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو اور ہمارے
دبدبے اور کثرت فوج سے اُنکو ڈرا اور دریافت کر کہ انکار ارادہ کیا ہے پس جرجیس قریب خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ کے آیا اور کہا کہ اے اعرابی مین تم سے ایک مثال بیان کرتا ہون وہ یہ ہے کہ ہماری تمہاری مثال ایک شخص کی
مثل ہے کہ اسکے پاس کچھ بکریان تھین اور اُسنے چرانے کے واسطے چرواہے کو سپرد کیا اور چرواہا بڑا ڈرنے والا
تھا اور جانور درندے کے مقابلہ کی جرأت بہت کم رکھتا تھا پس ایک درندہ جانور ہر روز آکر ایک بکری کو
اُٹھا لیجاتا تھا یہان تک کہ بکریان کم ہوگئین اور وہ درندہ جانور اس امر کا عادی ہوگیا تھا اس وجہ سے کہ کوئی
روکنے والا نہ پاتا تھا پس جب بکریون کے مالک نے یہ حال دیکھا معلوم کیا اُسنے اِس بات کو کہ یہ امر چرواہے کی
سستی اور غفلت سے ہے پس مالک نے ایک شخص مضبوط کو بکری چرانے پر مقرر کیا پس وہ شخص رات بھر بکریون کے
گرد پھرتا تھا کہ اسی حالت مین وہ جانور درندہ اپنی عادت کے موافق آیا اُس نگہبان نے حملہ کرکے برچھی سے
جو اُسکے ہاتھ مین تھی اُس جانور کو مار ڈالا پھر بعد اُسکے کوئی درندہ جانور بکریون کے قریب نہین آتا تھا پس

ایسا ہی حال تمہارا ہی کہ ہمنے تمہارے معاملے مین سستی کی اس وجہ سے کہ تم لوگ ہمارے نزدیک ایک گروہ ضعیف
بھوکے ننگے محتاج تھے اور غذا تمہاری چینا اور جو اور روغن زیت وغیرہ تھی پس جب تم ہمارے شہرون مین
آئے اور ہماری غذا مین کھائین تب شیر ہوگئے ہمپر پس پہونچے تم جہان تک پہونچے اور کیا تمنے جو کیا اور
اب بادشاہ نے تمہارے مقابلے کے واسطے ایسے شخص کو بھیجا ہی کہ وہ آدمیون مین نہین شمار کیا جاتا ہی اور
نہین پروا رکھتا ہی بہادرون کی اور وہ یہی شخص ہی جو میری جانب مین موجود ہی پس ڈرو تم اُس سے اس بات کو
کہ پہونچے تمکو اُس سے وہ چیز کہ پہونچی اُس مضبوط نگہبان بکریون سے شیر کو اور اس شخص نے مجھسے یہ کہا ہی کہ مین یہ لطف
و مہربانی تمسے بات چیت کرون پس بیان کرو تم کہ ہمسے کیا چاہتے ہو اور کیا مانگتے ہو کس واسطے کہ ایسے
دریا مین تم لوگ در آئے ہو کہ جو شخص اُسمین در آتا ہی اُسکی لہرون مین ڈوب جاتا ہی اور جو پانی اُسکا پیتا ہی
اُسکے حلق مین وہ پانی پھنس جاتا ہی پس اگر تم مسلمانون کے لشکر کے سردار ہو تو اپنے دل اور مسلمانون سے
اس امر مین گفتگو اور مشورہ کرو پیش ازین کہ حملہ کرے یہ شیر تمپر اور پھاڑ ڈالے تمکو اپنے جنگل سے پس جب خالد
بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ کلام جرجیس کا اور فصاحت بیانی اُسکی سُنی کہا کہ اے دشمن خدا ہمارے واسطے تو مثلین بیان
کرتا ہی قسم ہی خدا کی کہ نہین سمجھتے ہین ہم تمکو اپنے نزدیک لڑائی مین مگر مثل شکاری اور اُن چڑیون کے جو اُسکے
جال مین پھنسی ہون اور وہ شکاری پکڑ لیتا ہی داہنے اور بائین سب کو اور نہین گھبراتا ہی اُنکی کثرت سے پکڑ لینے مین
اور جو تو نے ہمارے شہر اور وہان کی قحط سالی کا ذکر کیا سو ایسا ہی ہی جیسا کہ تو نے بیان کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے
ہمکو اس سے بہتر عنایت کیا ہی اور جَو کے عوض مین گیہون اور فواکہ اور روغن اور شہد ہمکو عطا فرمایا ہی
اور یہ ملک ہماری زمین ہی کہ ہمارے پروردگار نے اُسکو ہمارے واسطے پسند کیا ہی اور اُسکا وعدہ
بزبان ہمارے نبی محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے کیا تھا اور جو تو ہمارے قصد اور ارادے کا حال پوچھتا ہی
سو ہم تین باتین چاہتے ہین یا اسلام قبول کرو یا جزیہ دو یا لڑو حتی یحکم اللہ بحکمہ وہو خیر الحاکمین اور جو
تو نے عظمت اور بڑائی اِس شخص بد کی بیان کی سو وہ ہماری نگاہ مین سب تھوڑون کا تھوڑا ہی پس اگر
وہ بادشاہ کا کارندہ ہی تو ہم دین اسلام کے کارندے ہین اور ہم حاکم تدمر اور ارکہ اور حوران اور سخنہ
اور بصریٰ کے ہین اور نام میرا خالد بن الولید ہی پس جرجیس یہ کلام خالد بن الولید کا سُنکر پیچھے کو ہٹا
اور خوف سے رنگ اُسکا بدل گیا کلوص نے یہ حال اُسکا دیکھکر کہا کہ پہلے تو مین نے تجھکو اِس
معاملے مین ایسا دیکھا تھا جیسا شیر حملہ کرتا ہی اب کیا سبب ہی کہ تجھکو گھبرایا اور پیچھے پھرتا دیکھتا ہون جرجیس نے
کہا قسم ہی اپنے دین کی مجھکو کہ مین اس شخص کو اوباش آدمیون سے سمجھتا تھا اور مین نہین جانتا تھا کہ
یہ شخص مثل مینڈھے سینگ مارنے والے کے ہی اور یہ شہسوار اور سرگروہ لوگون کا ہی یہ سردار اس قوم کا ہی

جسنے زمین کو شر سے بھر دیا ہی پس تو اسکی طرف متوجہ ہوا اور اپنی شجاعت ظاہر کر پس جب کلوص نے یہ ذکر خالد بن الولید کا
سُنا ڈر گیا اور کانپنے لگا اپنے زین پر مثل شاخ اُس درخت کے جو ہوا سے تند سے ہلتی ہی اور کہا کہ ای جرجیس
درخواست کر تو اُس سے کہ لڑائی کو کل صبح پر اُٹھا رکھین جرجیس نے کہا کہ مین درخواست تو کرونگا لیکن مین گمان
نہین کرتا ہون کہ وہ اس درخواست کو منظور کرین پھر جرجیس نے خالد بن الولید کی طرف متوجہ ہو کر
کہا کہ ای سردار اپنی قوم کے میرا ساتھی تُجسے یہ درخواست رکھتا اور کہتا ہی کہ وہ پلٹ جاوے اپنی قوم کے
پاس اور جس امر کے تُم خواہان ہو اُس بارہ مین اپنی قوم سے مشورہ کرے خالد بن الولید نے کہا کہ تو مجھے
فریب کرتا ہی حالانکہ مین جز فریب کی ہون اور تمھارا اچھا بہت دور ہی پھر تانا خالد بن الولید نے اپنے
نیزے کو جرجیس کی طرف پس جرجیس نے جب نیزے کو دیکھا خوف سے زبان اوسکی بند ہو گئی اور پیچھے کو
بھاگا پھر خالد بن الولید نے کلوص کو مقابلے کے واسطے طلب کیا اور حملہ کیا اُسپر تا قرب لشکر روم کے یہان تک
کہ بھاگنے نہ دیا اُسکو پس جب کلوص نے یہ حال دیکھا آمادہ بجنگ ہو کر خالد بن الولید پر حملہ اور انکی لڑائی مین صبر
کیا اور دونون نے آپس مین ایسی نیزہ بازی کی کہ گرمی اُسکی چنگاری آگ سے زیادہ تھی پھر کلوص نے حملات
خالد بن الولید سے کنارہ کشی چاہی پس خالد بن الولید نے یہ حال دیکھکر اپنے گھوڑے کو اُسکے گھوڑے سے
نزدیک کیا اور بسبب قرب کے اُسکے نیزے کو بیکار کر دیا اور اپنے چھوٹے نیزے کو داہنی جانب سے بائین طرف
پھیر کر اُسکی حلق مین مارا اور پڑھا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کھینچ لیا اُسکو اپنے ہاتھ سے
اور جدا کر لیا اُسکو زین اسپ سے پس مسلمانون نے یہ کام خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا دیکھکر آواز تکبیر کی
بلند کی اور سردار اور دلیر لوگ مسلمانون کے خالد بن الولید کے پاس پہونچے پس حوالے کیا خالد بن الولید
نے کلوص کو مسلمانون کے اور کہا کہ مضبوط باندھو تُم مشکین اُسکی اور وہ اُسی حالت مین پڑا تھا
پس بلایا مسلمانون نے رُوماس حاکم بصری کو اور پوچھا رُوماس سے کہ یہ شخص کیا کہتا ہی رُوماس نے کہا کہ یہ شخص
کہتا ہی کہ تُم میری مشکین نہ باندھو مین تو اُس بات کو قبول کرتا ہون جو تمھارے سردار نے کہا تھا اگر تُم جزیہ در باب
مجھسے نہین مانگتے ہو تو مین اقرار کرتا ہون کہ جس قدر مال مجھسے طلب کروگے مین دونگا پس مسلمانون نے خالد بن الولید کو
اس حال سے آگاہ کیا خالد بن الولید نے کہا کہ مضبوط باندھو اسکو کہ مین اسکو سردار قوم کا گمان کرتا ہون پھر
خالد بن الولید اپنے گھوڑے سے اُتر کر ایک شہری ٹٹو پر سوار ہوے جو حاکم تدمر نے اُنکو بطور تحفے کے بھیجا تھا
اور ارادہ حملے کا رومیون پر کیا پس ضرار بن الازور نے اُنسے کہا کہ تم اس روز سردار کی لڑائی مین محنت اُٹھا چکے ہو
اب مجکو اجازت دو کہ مین تمھاری طرف سے حملہ کرون تا وقتیکہ تُم آرام حاصل کرو خالد بن الولید نے کہا کہ راحت آرام نہین ہی
مگر عالم آخرت مین اور جو کوئی محنت اور مشقت کریگا وہ کل راحت حاصل کریگا پھر خالد بن الولید نے کہا کہ اللہ تعالی نگاہبان

ف ذکر گرفتار ہونا کلوص کا بدست خالد بن الولید رضی اللہ عنہ

ف شہری ٹٹو اسپ تاتاری

اور خلیفہ ہی تمہیں اور یہ کہکر متوجہ بحملہ ہوے پس کلوص نے چلا کر خالد بن الولید سے کہا کہ قسم ہی تمکو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ پلٹ آؤ تاکہ مین تمسے کچھ باتین کرون پس مسلمانون نے آواز بلند خالد بن الولید سے کہا کہ یہ بطریق چلا کر تمکو پکارتا ہی پس خالد بن الولید پلٹ آئے اور روماس سے پوچھا کہ یہ شخص کیا چاہتا ہی پس روماس نے اُس سے ایک ساعت باتین کین اور خالد بن الولید سے کہا کہ یہ شخص تمسے کہتا ہی کہ مین مصاحب بادشاہ کا ہون اور بادشاہ نے پانچ ہزار سوار میرے ساتھہ کرکے تمہارے مقابلے کو بھیجا تھا اور میرے اور عزرائیل حاکم دمشق کے بیچ مین جھگڑا ہوا اور ایسی ایسی باتین واقع ہوئین اور تمنے مجھکو پکڑ لیا پس مین تمکو تمہارے دین کی قسم دلاتا ہون کہ اگر عزرائیل تمہارے مقابلے مین آوے تو اُسکو باقی نہ چھوڑنا اور اگر مقابلے کو نہ نکلے تم خود اُسپر قصد کرکے اُس سے مقابلہ کرنا اور اُسکو مار ڈالنا کہ وہ سردار قوم کا ہی پس جب اُسکو تم مار ڈالوگے تو دمشق اُسکے مالک ہوجاؤگے پس آیا تم یہ امر کروگے پس خالد بن الولید نے روماس سے کہا کہ اُس سے کہدو کہ مین تو کسی مشرک اور اُس شخص کو جو اللہ تعالی کے واسطے بیٹا قرار دیتا ہی باقی نہ چھوڑونگا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اشعار رجز کے پڑھتے ہوے حملہ کیا **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہی جب جرجیس نصرانی خالد بن الولید کے خوف سے بھاگ کر کانپتا ہوا اپنی قوم مین پہونچا اُسکی قوم نے کہا کہ تیرے پیچھے کیا معاملہ ہی جرجیس نے کہا کہ میرے پیچھے موت ہی جس سے لڑائی نہین ممکن ہی اور وہ شیر ہی جسکا مقابلہ نہین ہوسکتا ہی اور سردار مسلمانون کا ہی اور وہ بذات خود ہمارے مارنے کو آیا ہی وہ طلب کریگا ہمکو جہان تک اور جہان کہین ہم جاوینگے اور نہ کمی کریگا ہمارے قتل مین اور مین بڑی محنت سے اپنی جان بچا کر بھاگ آیا ہون پس مناسب ہی کہ پیش ازینکہ وہ سب ملکر ہمپر حملہ کرین تم اُنسے مصالحہ کرلو پس رومیون نے کہا خرابی اور سختی ہو تجھکو کیا بھاگ آنا تیرے واسطے کافی نہوا جو اُسکے سوا تو ہمارے دلون مین رعب اور دہشت ڈالتا ہی اور چاہا کہ جرجیس کو مار ڈالین پھر رومیون نے اُسی حالت مین کہ کلوص کو خالد بن الولید نے پکڑ لیا تھا عزرائیل سے ملتفت ہوکر کہا کہ کلوص مصاحب بادشاہ کا تو قید ہوگیا اور اُسنے لڑنے مین کمی نہین کی اور تیرے اور اُسکے بیچ مین یہ شرط ہو چکی تھی کہ ایک دن وہ مسلمانون سے لڑے اور ایک دن تو پس اب تو مقابلے کے واسطے نکل اور اِس بدوی کو قتل کر عزرائیل نے کہا کہ جان لو تم اِس بات کو کہ اگر خالد بن الولید مارے جائینگے تو اُنکی جگہ پر اور کوئی شخص اہل عرب سے قائم مقام ہوجائیگا اور جو مین مارا جاؤنگا تو تم لوگ مثل بکریون کے بدون چرواہے کے رہ جاؤگے پس میری راے یہ ہی کہ ہم تم سب کے سب بالاتفاق حملہ کرین رومیون نے کہا کہ ایسا کبھی نکرنا چاہیے کہ اِس صورت مین بہت لوگ مارے جاوینگے اور بہت عورتین رانڈین ہوجائینگی پس یہ گفتگو اُنمین ہو رہی تھی کہ کلوص کے ساتھی لوگ اُس مقام پر آگئے اور چلا کر عزرائیل سے کہا کہ تو ہمارے مالک سے بڑھکر بادشاہ کے نزدیک عزیز نہین ہی اور تیرے اور کلوص کے درمیان مین شرط ہوگئی تھی سو کلوص نے تو اُسپر عمل کیا اور گرفتار ہوگیا پس تم بھی حملہ کرو تا ہم تمہارے ساتھ لڑینگے

عزرائیل نے کہا کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ مین پہلے سے اس بدوی سے ڈر گیا ہون سو ایسا نہین ہی اب مین لڑنے کو جاتا ہون کہ
دونون طرف کے لوگ دیکھینگے کہ ہم دونون سے کون شخص بڑا شہسوار اور ثابت قدم اور بہادر ہی پھر عزرائیل سازوسامان
جنگ سے طیار ہو کر ایسے گھوڑے پر جو قابل گرداوے اور سواری وقت لڑائی کے تھا سوار ہوا اور خالد بن الولید کے
مقابلے کو نکلا پس قریب اُنکے آکر کہا کہ اے برادر عربی میرے نزدیک آؤ کہ مین تجھسے کچھ سوال کرون اور عزرائیل زبان عربی
جانتا تھا پس خالد بن الولید یہ کلام اسکا سُنکر غصے مین آئے اور کہا کہ اے دشمن خدا تو ہی میرے نزدیک آ کہ توڑ دون
مین تیرے سر کو اور یہ کہکر خالد بن الولیدؓ نے ارادہ حملے کا اُسپر کیا اُسنے کہا کہ مین تمھارے نزدیک آتا ہون
پس خالد بن الولید نے جانا کہ یہ شخص ڈر گیا ہی پس توقف کیا حملہ کرنے سے تا آنکہ عزرائیل نزدیک آیا اور کہا کہ اے
برادر عربی کس چیز نے تمکو اس بات پر آمادہ کیا ہی کہ اپنی قوم کے ہوتے ہوئے تم بذات خود حملہ کرو پس اگر تم مارے جاؤ گے
تو تمھارے ساتھی مثل بکریون کے بدون چرواہے کے رہ جاوینگے خالد بن الولیدؓ نے کہا کہ اے دشمن خدا تو نے دیکھا ہی
حال دو شخصون کا میرے ساتھیون سے کہ اُنھون نے تیری قوم کے ساتھ کیا جو کچھ کیا اور اگر مین اُن دونون کو اُنکے حال پر
چھوڑ دیتا تو خدا کی مدد سے تیرے ساتھیون کو چیر پھاڑ ڈالتے اور میرے ساتھی ایسے لوگ ہین کہ موت کو غنیمت جانتے ہین
اور زندگی کو عذاب سمجھتے ہین پھر خالد بن الولیدؓ نے اُس سے پوچھا کہ تو کون ہی عزرائیل نے کہا کہ مین سردار شہسوارون کا
ہون اور مین ہٹانے والا لشکر ترک اور جرامقہ کا ہون خالد بن الولیدؓ نے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہی اُسنے کہا کہ مین ملک الموت کا
ہمنام ہون اور میرا نام عزرائیل ہی پس خالد بن الولیدؓ یہ کلام اسکا سُنکر ہنسے اور کہا کہ اے دشمن خدا جسکے نام پر تیرا نام رکھا گیا ہی
وہ تیرا اشتیاق ہی اس غرض سے کہ تجھکو دوزخ کو پہونچا دیوے پھر عزرائیل نے پوچھا کہ کلوص کے ساتھ تمنے کیا معاملہ کیا خالدؓ
بن الولید نے کہا کہ وہ سامنے شکنجہ مین بندھا ہوا بیٹھا ہی عزرائیل نے کہا کہ اُسکو مار کیون نہ ڈالا کہ وہ بلا ہی اس قوم سے
خالد بن الولید نے کہا کہ مین نے اس وجہ سے اسکو قتل نہین کیا کہ مین تم دونون کو ساتھی مار ڈالونگا عزرائیل نے کہا کہ
آیا یہ بات تم کرسکتے ہو کہ ایک ہزار مثقال سونا اور دس کپڑے ریشمی اور پانچ گھوڑے مجھسے لو اور کلوص کو مار ڈالو اور اُسکا
سر مجھکو دو خالد بن الولیدؓ نے کہا کہ یہ مال تو کلوص کا عوض خون ہوگا تو اپنے مارے جانے کا عوض کیا دیگا پس عزرائیل
غصے مین آکر کہنے لگا کہ مجھسے تم کیا لے سکتے ہو خالد بن الولیدؓ نے کہا کہ مین تیرا جزیہ مین لونگا در انحالیکہ تو خوار
اور ذلیل ہوگا عزرائیل نے کہا کہ اے برادر عربی جتنی کہ ہم تمھاری تعظیم اور بزرگی کرتے ہین اُتنا ہی تم ہماری اہانت اور
تذلیل اور ہمارے ساتھ زبان درازی کرتے ہو پس بچاؤ تم اپنے تئین کہ مین تمھارا قاتل ہون پس جب خالد
بن الولید نے یہ کلام سُنا مثل شعلہ آگ کے عزرائیل پر حملہ کیا پس عزرائیل بھی اپنے کو بچاتا ہوا اُنکے مقابلے مین آیا
اور دیر تک دونون ایک دوسرے کے گرد گھومے اور عزرائیل کی بہادری اور شجاعت ملک شام مین بانی پن مذکور تھی پس اُسنے
خالد بن الولید سے کہا کہ مین بقسم اپنے دین کے یہ بات کہتا ہون کہ اگر مین چاہون تو تم پر غالب ہو سکتا ہون مگر مین عمداً تم

چھوڑے دیتا ہون اسواسطے کہ بہ نظر شفقت اور مہربانی کے تمہارے اور تمہارے ساتھیون کے حال پر مین ارادہ
صلح کا تمسے رکھتا ہون سو تم میری قید مین آجاؤ تاکہ لوگ معلوم کرین کہ تم میرے قیدی ہو پھر بعد اسکے اس شرط پر
کہ تم یہان سے کوچ کر جاؤ اور جن شہرون پر تمنے قبضہ کیا ہے وہ ہمکو سپرد کرو پس جب خالد بن الولید نے یہ کلام عزرائیل کا سنا
کہا کہ ای دشمن خدا تو ہم لوگون کے ساتھ ایسی امید اور طمع رکھتا ہے حالانکہ یہ گروہ مسلمانون کا جنہون نے تدمر اور رکہ اور حوران
اور بصریٰ فتح کیا ہے وہ لوگ ہین جنہون نے اپنی جانون کو بعوض بہشت کے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بیچا ہے اور عالم آخرت کو اس
عالم پر اختیار کیا ہے اور قریب تر تجھکو معلوم ہو جائیگا کہ ہم مین سے کون اپنے نزدیک والے پر غالب و مالک ہو جاتا ہے پھر خالد بن الولید نے
اپنی شجاعت اور بہادری او بہت ہوشیاری سے گھاتین لڑائی کی اسکو دکھائین پس عزرائیل اپنی گفتگو سے شرمندہ ہوا
اور کہا کہ ای برادر عربی تم تو یہ باتین مزاح کی کرتے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ مزاح میرا تلوار مارنا ہے بغرض حصول
خوشنودی خدا کے پس بچا تو اپنے تئین پھر خالد بن الولید نے بڑھکر اسپر تلوار کا وار کیا مگر تلوار نے کچھ کام نہ کیا
اور کچھ بھی نہ کاٹا اور ڈر گیا دشمن خدا کا دبدبہ خالد بن الولید سے اور اندوہگین ہوا دل اسکا اور جانا اسنے کہ مین انکے
مقابلے اور ان تک پہونچنے کی قدرت نہین رکھتا ہون پس پیٹھ پھیر کر بھاگا اور خالد بن الولید نے اسکا پیچھا کیا
عامر نے بیان کیا ہے کہ مین فوج قلب مین تھا اور مین خالد بن الولید اور عزرائیل کے معاملے کو دیکھتا تھا پس
جب بھاگا دشمن خدا کا پیچھا کیا اسکا خالد بن الولید نے لیکن اس سبب سے کہ عزرائیل کا گھوڑا خالد بن الولید کے
گھوڑے سے تیز رو تھا خالد بن الولید اس تک پہونچ نہ سکے پس جب عزرائیل نے دیکھا کہ وہ پیچھا کرنے سے رک رہے ہین
براہ طمع اپنے دل مین سوچا کہ یہ مجھسے ڈر گئے ہین پس کیا وجہ ہے کہ مین انکو گرفتار نہ کر لون اور ٹھہر جاؤن یہان تک کہ وہ
مجھسے آملین پس شاید کہ مسیح مجھکو انپر غالب اور میری اعانت کرین پس یہ منصوبہ کرکے وہ ٹھہر گیا تا آنکہ خالد بن الولید
قریب اسکے پہونچے اور گھوڑا انکا تھک گیا اور پسینے مین تر ہو گیا تھا پس عزرائیل نے چلا کر کہا کہ تمہارا گمان یہ ہے کہ
مین خوف سے بھاگا ہون سو ایسا نہین ہے بلکہ مین نے یہ چاہا کہ تمکو تمہارے لشکر سے دور لا کر پکڑ لون خالد بن الولید نے کہا
کہ اسکا تو علم اللہ کو ہے اسنے کہا کہ ای برادر عربی اپنی جان پر رحم کرو اور خصومت بڑھانے سے اپنی جان کو نہ کھوؤ اور اپنے
تئین میرے حوالے کرو اور اگر اپنی موت کے خواہان ہو تو مین اسکو تمہارے پاس پہونچائے دیتا ہون مین نکالنے والا جانون کا
ہون اور مین عزرائیل ملک الموت ہون پس خالد بن الولید نے کہا کہ ای دشمن خدا تو نے اس فریب سے طمع کی کہ میرا گھوڑا تھک گیا
پس اگر تو بھاگ نہ جائیگا تو مین پیدل ہو کر تجھکو مار ڈالونگا پس اترے خالد بن الولید گھوڑے سے اور تلوار نکالکر مثل شیر حملہ آور ہو کے
اسکی طرف قدم بڑھایا پس جب عزرائیل نے خالد بن الولید کو پیادہ دیکھا زیادہ ہوئی طمع اسکی اور مثل گدھ کے انکے گرد
منڈل باندھا اور بڑھکر چاہا کہ انپر تلوار کا وار کرے پس خالد بن الولید اسکی طرف سے پھرے اور غل کیا اور للکارا اسکو اور ایک ضرب
قوی ملکر اسکے گھوڑے کی کونچین کاٹ ڈالین اور وہ گھوڑے سے گر پڑا اور اپنے لشکر کی طرف بھاگا اور خالد بن الولید نے اسکا پیچھا کیا

اور کہا کہ اے دشمن خدا جسکے نام پر تیرا نام رکھا گیا ہے وہ تجھپر غصے مین ہے اور تیری جان کے نکالنے کے واسطے آ پہونچا ہے
پس آمادہ ہوجا تو پھر خالد بن الولید نے اُسپر شدت کی کہ زمین سے ہاتھون پر اٹھا لیا اور چاہا کہ مار ڈالین اُسکو
پس جب رومیون نے اُسکو خالد رضی بن الولید کے ہاتھ مین دیکھا اُسکی رہائی کے واسطے قصد حملے کا کیا کہ اسی حالت مین
لشکر مسلمانون کا بھرا ہی امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ آ پہونچا اور اُنکے آنے کی یہ صورت ہوئی کہ خالد
بن الولید نے مقام بصری سے قاصد کو ابی عبیدہ بن الجراح کے پاس بھیجا تھا پس قاصد نے اُنکو راستے مین آتے ہوئے
پایا اور وہ قاصد کے ساتھ خالد رضی بن الولید کے پاس آئے اور خالد رضی بن الولید عزرائیل کی لڑائی مین مصروف تھے
پس جب اہل دمشق نے دیکھا کہ مسلمانون کا لشکر آگیا اُنکے دلون مین رعب سما گیا اور حملہ نہ کرسکے اور خالد رضی بن الولید نے
عزرائیل کو گرفتار کرلیا واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ خالد بن الولید کے نزدیک
پہونچے چاہا کہ سواری سے اُترین پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے قسم دلا کر اُنکو اُترنے سے منع فرمایا اور سبب اسکا یہ تھا
کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ آلہ وسلم ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بہت دوست رکھتے تھے پھر ایک نے دوسرے کی طرف
متوجہ ہو کر سلام علیک کیا اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید سے کہا کہ قسم ہے خدا کی اے میرے بیٹے
مین بہت خوش ہوا ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خط سے جو متضمن تمہاری سرداری کے آیا تھا اور مین نے دل مین
تمہاری نسبت اِس معاملے مین کچھ خیال نہین کیا ہے اسلئے کہ مین تمہاری لڑائیون کو اہل فارس اور عرب کے ساتھ جانتا ہون
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ مین کوئی کام بدون تمہارے مشورے کے نہ کرونگا اور نہ کسی بات مین
کسی طرح تمہارے خلاف کرونگا قسم ہے خدا کی کہ اگر امام وخلیفہ کا حکم نہوتا تو مین امر نہ کرتا کیونکہ تم مجھسے پہلے مسلمان ہوے ہو اور تم
تمامصاحبان درگاہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے ہو پھر دونون صحابیون نے آپسمین مصافحہ کیا اور خالد رضی بن الولید کا گھوڑا
سامنے لایا گیا اور وہ اُسپر سوار ہو کر ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ باتین گرفتاری دونون سرداران رومی و شامل ہونے
نصرت الٰہی کی اِس معاملے مین کرتے ہوئے مقام دیر کے پہونچے اور وہان اُترے اور سب مسلمانون نے آپسمین ملاقاتین کین
پھر جب دوسرا دن آیا لشکر مسلمانون کا آراستہ ہوا اور لوگ سوار اور اہل دمشق لڑنے کو آمادہ ہوے اور حاکم مقرر ہوا اہل دمشق پر
توما داماد بادشاہ کا جو معتمد علیہ تھا پس جب متوجہ ہوے وہ لوگ خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہا کہ رومی لوگ ہیں
اور رعب ہمارا اُنکے دلون مین سما گیا اور دونون سردارون کے گرفتار ہو جانے سے اُنکی توہین ہوئی پس مناسب ہے کہ ہم تم
باتفاق اُنپر حملہ کرین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بہتر ہے مین تمہارا تابع حکم ہون پس سب مسلمانون نے تکبیر کہتے ہوے حملہ کیا اور
اُنکی تکبیرون سے گرد و نواح اِس مقام کا کانپ اُٹھا اور واقع ہوا قتل رومیون مین اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے
اچھا جہاد کیا کہ کفار ذلیل ہوے اور اللہ تعالی راضی ہوا عامر بن طفیل نے روایت کی ہے کہ اِس حملے مین ایک ایک نے
ہم مین سے دس دس رومیون کو قتل کیا اور وہ لوگ سواے ایک ساعت کے ٹھہر نسکے اور بھاگ نکلے اور ہم مقام دیر سے

ذکر گرفتار کرنے خالد بن الولید کا عزرائیل کو

شرقی دروازہ دمشق تک اُنکو مارتے چلے گئے پس جب دیکھی اہل دمشق نے ہزیمت اپنے لشکر کی بند کرلیا اُنھون نے شہر کے
دروازون کو اُن لوگون پر جو باقی رہگئے تھے قیس بن ہبیرہ نے بیان کیا ہے کہ بعضون کو ہمنے مارڈالا اور بعضون کو
پکڑلیا اور ہم اپنی جگہہ پر پلٹ آئے پس خالد بن الولید نے ابوعبیدہ بن الجراح سے کہا کہ میری راے یہ ہے کہ مین دروازہ شرقی پر
اُترون اور تم دروازہ جابیہ پر ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ یہ صلاح اچھی ہے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جو مسلمان
حجاز اور یمن اور حضرموت اور ساحل عمان اور طائف اور حوالی مکہ کے ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے
ساتھ تھے وہ سب سینتیس ۳۷ ہزار تھے اور عمرو بن العاص کے ساتھ بمقام فلسطین نو ہزار مسلمان تھے اور جو خالد بن الولید کے
ساتھ عراق سے آئے تھے وہ پندرہ سو تھے پس کُل تعداد مسلمانون کی سینتالیس ہزار پانسو تھی سواے اُسکے جو حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت مین اور لشکر مسلمانون کا بھیجا کیا کہ اُسکا ذکر اپنی جگہہ بیان ہوگا پس خالد بن الولید
نصف لشکر لیکر دروازہ شرقی پر اُترے اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نصف لشکر لیکر باب جابیہ دمشق پر آئے
اور اہل دمشق یہ معاملہ دیکھکر گھبرا گئے پھر خالد بن الولید نے کلوص اور عزرائیل کو اپنے سامنے بلا کر اُنپر اسلام عرض کیا
مگر اُنھون نے انکار کیا پس بموجب حکم خالد بن الولید کے ضرار بن الازور نے عزرائیل کو اور رافع بن عمیرۃ الطائی نے
کلوص کو قتل کیا اور جب اہل دمشق نے اپنے دونون سردارون کا یہ حال دیکھا ہرقل بادشاہ کو سب حال مارے جانے
دونون سردارون اور محصور ہونے دمشق کا اور فتح ہونے اکثر شہرون کا لکھکر درخواست کمک کی اور خط ایک قاصد کو دیکر
رات کے وقت اُسکی کمر مین ایک رسّی باندھکر دیوار شہر پناہ سے اُسکو اُتار دیا اور وہ قاصد بمقام انطاکیہ ہرقل کے
پاس پہونچا پس جب ہرقل نے خط پڑھا ہاتھ سے پھینک دیا اور رونے لگا پھر سب سردارون کو بلا کر کے کہا کہ اے
بنی الاصفر مین تمکو پیشتر اِن اہل عرب سے ڈراچکا ہون اور اس امر سے تمکو مین نے آگاہ کیا ہے کہ یہ لوگ میرے تخت گاہ تک
مالک ہوجاوینگے پس تم میری بات کو ہنسی اور ٹھٹھول سمجھے تھے اور ارادہ کیا تھا تمنے میرے مار ڈالنے کا اور یہ لوگ
اہل عرب قحط کے ملک اور غذا ے چینا اور جَو اور خرمے سے نکلکر شہر سبز اور میوہ دار مین آئے اور یہان کی چیزین
اور یہ شہر ہمارے اُنکو اچھے معلوم ہوے اور کوئی چیز اُنکو ہمسے باز نہ رکھیگی مگر ارادہ قوی اور لڑائی سخت تمسے اور اگر
شرم کی بات نہوتی تو مین مُلک شام کو چھوڑ کر قسطنطنیہ مین چلا جاتا یا اپنے اہل و عیال کی حفاظت کے واسطے اُنسے لڑتا
پس اُن سردارون نے یہ کلام ہرقل کا سُنکر کہا کہ اے بادشاہ ہرگاہ شدت اہل عرب کی یہان تک پہونچی ہے کہ تو بذات خود اُنکے
مقابلے کا ارادہ رکھتا ہے پس تجھکو چاہیے کہ اس کام کے واسطے وردان حاکم حمص کو اختیار کر کہ مثل وردان کے ہم مین سے
کوئی شخص طریقہ لڑائی کا جاننے والا نہین ہے اور اُسکی بہادری بمقابلہ لشکر فارس کے جب اُس لشکر نے ہمارا قصد کیا تھا
تیرے سامنے ظاہر ہوئی تھی پس ہرقل نے وردان کو طلب کیا اور کہا کہ واسطے مقابلے دشمن کے آمادہ ہو وردان نے کہا کہ اے
بادشاہ دم سے اگر مجھکو خیال تیری خفگی اور غضب کا نہوتا تو مین اہل عرب سے لڑنے نہ جاتا کیونکہ تو نے مجھکو اس معاملے مین

ف ذکر بھیجنے ہرقل بادشاہ کا وردان حاکم حمص کو بجانب دمشق

اپنے سب امرا اور سرداران سے پیچھے ڈال دیا ہرقل نے کہا کہ مین نے اس وجہ سے سب سے پیچھے تجھکو اس کام کے واسطے تجویز کیا کہ تو
بجاے میری تلوار کے ہی اور پشت پناہ میرا ہی پس اسی وقت تو اس کام پر روانہ ہو کہ مین نے بارہ ہزار رومیون پر تجھکو سردار
مقرر کیا اور جب تو بمقام بعلبک پہونچے تو اُس لشکر رومیون کو جو بمقام اجنادین ہی حکم کر کہ وہ لوگ ارض بلقا اور جبال سواد
مین متفرق ہو کر ٹھہرے رہین اور کسی عرب کو اس ارادے سے نہ آنے دین کہ وہ اپنے ساتھیون مین یعنی عمرو
بن العاص کے ساتھ جو اسی نواح مین ہین آملین وردان نے کہا کہ سب حکم تیرا مجھکو بخوشی منظور ہی اور مین پھرونگا
مگر خالد بن الولید اور اُنکے ساتھیون کا سر لیکر بعدہ حجاز مین جاؤنگا اور وہان سے نہ پھرونگا مگر بعد کھود ڈالنے کعبے
اور مدینے کے ہرقل نے کہا قسم ہی انجیل کی کہ اگر تو اپنا قول پورا کریگا تو وہ شہر جو مسلمانون نے فتح کیا ہی مین تجھکو
دے دونگا اور تجھکو اس بات کی دستاویز لکھ دونگا کہ میرے بعد تو ہی بادشاہ ہو پھر ہرقل نے اسکو خلعت اور ایک صلیب
سونے کی دی جسکے چارون کنارون مین یاقوت بیش قیمت لگے تھے اور کہا کہ جسوقت دشمن سے مقابلہ ہووے تو اس صلیب کو
اپنے آگے رکھنا کہ یہ تجھکو مدد دیگی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب وردان نے صلیب کو لیا کنیسہ مین
آکر معمودیہ کے پانی مین در آیا اور قسون نے اسکے واسطے نماز فتح کی پڑھی اور کنائس کی خوشبوؤن کی دھونی اسپر
دی بعدہ اُسی وقت وردان نے شہر سے نکلکر باب فارس پر خیمہ کھڑا کیا اور رومی لوگ ہمراہی اُسکے آمادہ بکوچ ہوے
پس جب لشکر اُسکے ساتھ کا پورا اور یکجا ہو گیا ہرقل مع اپنے ارباب دولت اُسکے رخصت کرنے کو سوار ہو کر نوب سے کے
پل تک آیا اور وہان ٹھہر کر وردان کو رخصت کیا اور وردان براہ معرات روانہ ہو کر حماۃ مین پہونچا اور وہان ٹھہر کر
فوراً ایک قاصد اجنادین کو بھیجا اور وہان کی فوج کو یہ حکم دیا کہ وہ سب راستون پر متفرق ہو کر ٹھہرین اور عمرو بن العاص
کے لشکر کو خالد بن الولید کے لشکر مین ملجانے سے مانع اور مزاحم رہین پھر اسنے اپنے روسا اور سرداران ہمراہی کو
یکجا کر کے کہا کہ میرا ارادہ یہ ہی کہ مین اہل عرب کی غفلت اور بیعلمی مین اُن تک پہونچکر کسی کو اُنمین سے باقی نہ چھوڑون
سردارون نے اُسکی اس تجویز کو پسند کیا پس جب رات ہوئی وردان براہ سلمیۃ اور وادی الحیاۃ کے روانہ ہوا راوی
نے بیان کیا ہی کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کلوص اور عزرائیل کو مار ڈالا تب اپنے لشکر کو حکم دیا کہ دمشق پر
حملہ کرین پس مسلمانون نے اس حیثیت سے حملہ کیا کہ اکثرون کے ہاتھون مین واسطے بچانے کے تیر اور پتھرون کے چمڑے کی
ڈھالین تھین پس اہل دمشق نے دیکھکر تیر اور پتھر چلانا شروع کیا اور مسلمانان مین سے کے اُنپر تیر مارتے تھے اور شور
و ہنگامہ برپا ہوا اور اہل دمشق ضیق محاصرہ مین مبتلا ہوے اور یقین ہو گیا رومیون کو اپنے ہلاک کا شداد
بن اوس نے روایت کی ہی کہ بیس راتین ہم اہل دمشق کو محاصرہ کیے رہے پھر ہمکو یہ خبر معلوم ہوئی کہ بڑا بھاری لشکر
رومیون کا بمقام اجنادین اکٹھا ہوا ہی پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اپنے مقام سے سوار ہو کر بجانب باب الجابیہ
ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس گئے اور اُنسے مشورہ کیا اور کہا کہ اے امین الامۃ میری راے یہ ہی کہ ہم سب یہان سے اجنادین کو

کوچ کرین اور دہان رومیون سے لڑین پس اگر اللہ تعالیٰ ہمکو اُنپر غالب کریگا تو پھر یہان پلٹ آوینگے ابوعبیدہ بن الجراح نے
کہا کہ یہ بات میری راے کے خلاف ہی اسواسطے کہ ہمنے فی الحقیقت برائی کا اہل دمشق کو چکہا دیا اور محاصرہ کرکے اُنکو تنگی مین
ڈالا ہی اور ہمارا رعب اُنکے دلون مین سما گیا ہی پس اگر ہم یہان سے کوچ کر جاوینگے تو اِن لوگون کو قوت حاصل ہوجاوگی اور کھانے
پینے کی چیزین مہیا کر لینگے پھر ہم لوگ اِن مقامات پر نہ آسکینگے سو ہم تو یہان سے دور نہ جاوینگے خالد بن الولید نے کہا قسم ہی
خدا کی کہ مین کسی بات مین تمھاری نافرمانی نہ کرونگا پھر خالد بن الولید سوار ہوے اور سرداران لشکر کے پاس جو دمشق کے
دروازون پر متعین تھے حکم بھیجا کہ اپنی اپنی طرف اہل دمشق پر حملے کی شدت کرو پھر خالد بن الولید نے باب شرقی کی طرف سے
بذات خود حملہ کیا اور مسلمانون کو لڑنے کی ترغیب دی اور اشعار رجز پڑھتے تھے پس خوشی سے مستعد ہوے لوگ لڑنے کو
اور آگے بڑھے واسطے شمشیر زنی کے اور اسی طرح کئی روز تین مہینے اور لڑائی مین گذرے پس خراب ہوا حال اہل دمشق کا
اور شکستہ حال ہوگئے وہ اور بادشاہ کی طرف سے کوئی لشکر بطور کمک کے اُنکو نہ دکھائی دیا پس اُنھون نے ارادہ صلح کا کیا
اور خالد بن الولید کے پاس زبانی جاثلیق کے کہلا بھیجا کہ ہم ایک ہزار اوقیہ چاندی اور پانسو اوقیہ سونا اور ایک سو کپڑے
ریشمی دینا قبول کرتے ہین بشرطیکہ تم یہان سے کوچ کر جاؤ خالد بن الولید نے اِس امر کو نہ مانا اور کہا جب تک
تین باتون سے ایک نہوگی مین یہان سے کوچ نہ کرونگا یا وہ مسلمان ہوجاوین یا جزیہ دیوین یا لڑین اہل دمشق نے جب
یہ جواب سُنا اُنپر سخت معلوم ہوا عراوہ بن شداد نے روایت کی ہی کہ میلان اہل دمشق کا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
کی طرف بہت تھا نسبت اُنکے میلان کے طرف خالد بن الولید کے اس وجہ سے کہ خالد بن الولید لڑائی اور تلوار کے آدمی تھے
اور ابوعبیدہ بن الجراح مرد بوڑھے بردبار تھے اور اہل دمشق سے آمادہ صلح اور خالد بن الولید آمادۂ جنگ تھے پس اُسی حالت مین کہ
خالد بن الولید نے مسلمانون کو لڑنے کا حکم دیا تھا اہل دمشق کو اس طرح سے دیکھا کہ وہ لوگ تالیان بجاتے اور کودتے ناچتے اور شلیل
جانور کے آواز ین کھیل کود کی کرتے ہین پس خالد بن الولید نے یہ حال دیکھکر پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہی کہ دفعتہً وہ لوگ جو دیوار قلعہ پر تھے
اشارہ کرتے تھے بجانب پہاڑ اور بیت لہیا کے پس دیکھا اُنھون نے ایک بڑے غبار کو جس سے کنارہ و درمیان زمین و آسمان
تاریک ہوگیا ہی پس خالد بن الولید سمجھ گئے کہ یہ لشکر ہی کہ اہل دمشق کی کمک کو آتا ہی پس آواز دی خالد بن الولید نے مسلمانون کو اور
حکم کیا کہ سوار ہون پس مسلح اور سوار ہوے وہ اور ہر گروہ لشکر اپنے سردار کے پاس پہنچا اور غلغلہ و شور تھا خالد بن الولید کو خبر دی
کہ ہمنے بجانب گھاٹی پہاڑ کے ایک لشکر جرار دیکھا ہی اور وہ بیشک لشکر رومیون کا ہی پس خالد بن الولید نے جب شکر اللہ تعالیٰ کی عنایت پر
نظر کرکے کہا لاحول ولاقوة الا باللہ العلی العظیم پھر لوگون کو دروازہ شرقی پر چھوڑ کر خود گھوڑا دوڑا کر باب الجابیہ پر آئے اور
ابوعبیدہ بن الجراح کو اِس حال سے آگاہ کیا اور کہا کہ ای امین الامة اس امر مین تمھاری کیا راے ہی مین تو سب جماعت کو لیکر
اس لشکر سے لڑنے جاتا ہون ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ میری راے تو یہ نہین ہی اسواسطے کہ جب ہم اس جگہ سے چلے جاوینگے
اہل دمشق یہان اپنا قبضہ کر لینگے خالد بن الولید نے کہا پھر کیا صلاح ہی ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ میری یہ تجویز ہی کہ

کہ تم اپنے لشکر سے ایک جوانمرد بہادر جنگ آزمودہ کو چنکر اس لشکر کے مقابلے کو بھیجو پس اگر پاوے وہ اُنہین جگہ اپنی بدی کی تو
بھڑے اُنسے ورنہ ہمارے پاس پلٹ آوے پس جب خالدؓ بن الولید نے کلام ابو عبیدہ بن الجراح کا سنا کہا اُنھون نے کہ اے امین الامۃ
مین نے مردہ لشکر مسلمانون سے ایک شخص کو جانتا ہون کہ وہ موت سے نہین ڈرتا ہی اور دلیر اور بہادرون سے لڑنے مین
آگاہ و دانا ہی اور اس شخص کے باپ اور چچا جہاد مین شہید ہوے ہین ابو عبیدہؓ بن الجراح نے پوچھا کہ وہ کون شخص ہی
خالد بن الولید نے کہا کہ وہ ضرار بن الازور بن سنان بن طارق ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہی خدا کی تمنے
ایسے شخص کی تعریف کی جسکی سیرتین مشہور ہین پس تم اُنھین کو اس کام پر بھیجو پس خالدؓ بن الولید اپنی جگہ پر آئے اور
ضرارؓ بن الازور کو طلب کیا پس آئے ضرارؓ بن الازور اور سلام کیا خالدؓ بن الولید نے اُنکو اور کہا کہ اے بیٹے
ازور کے مین ارادہ رکھتا ہون کہ تمکو ایسے پانسو سوارون کا سردار مقرر کرون جنھون نے اپنی جانین بعوض بہشت
کے اللہ تعالی کے ہاتھ بیچی ہین اور اس دار فانی پر عالم باقی کو اختیار کیا ہی اور پچھلے گھر کو پہلے گھر پر اور جاؤ تم بمقابلے
اس لشکر کے جو بملک اہل دمشق کے آتا ہی پس اگر دیکھو تم کہ اُنپر کچھ قابو چل سکتا ہی تو اُنسے لڑو اور اگر طاقت مقابلے
کی نہو تو پلٹ آؤ ضرار بن الازور یہ کلام سُنکر بہت خوش ہوے اور کہا کہ تمنے میرے دل کو اس معاملے سے بڑھکر کبھی خوش نہین
کیا ہی اور اگر تم منع نہ کرو تو مین اکیلا بذات خود اس کام پر جا سکتا ہون خالد بن الولید نے کہا مین اپنی جان کی قسم کھا کر
کہتا ہون کہ تم مضبوط اور بہادر ہو لیکن اللہ تعالی نے تمکو یہ حکم نہین کیا ہی کہ دیدہ و دانستہ اپنے کو ہلاکت مین ڈالو و لیکن
جن لوگون کو مین نے چنکر تمہارے ساتھ کے واسطے مقرر کیا ہی اُنکو لیکر روانہ ہو راوی نے بیان کیا ہی کہ ضرار بن الازور
بہوشیاری تمام مسلح ہوے اور چاہا کہ فوراً روانہ ہو جاوین خالد بن الولید نے کہا کہ اپنے نفس کے ساتھ نرمی اور مہربانی کرو
تا اینکہ یکجا ہو جاوے لشکر تمہارے ساتھ کے واسطے ضرارؓ بن الازور نے کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ مین نہ ٹھہرونگا اور جو شخص
اس معاملے کو بہتر جانیگا وہ مجھسے آملیگا پھر جلدی کرکے ضرار بن الازور روانہ ہوے اور بیت لہیا تک پہونچے اور یہ وہ مقام ہی
جہان آزر بت تراش بت بناتا تھا اور وہان پہونچکر ٹھہرے تا اینکہ اُنکے ساتھی بھی وہان پہونچکر اُنسے جا ملے پس
جب جماعت پوری اور یکجا ہو گئی ضرار بن الازور نے بجانب لشکر دشمن کے دیکھا کہ لوگ اُس لشکر کے مثل پھیلی ہوئی ٹڈی
کے پہاڑ کی گھاٹی سے اُترتے ہین اور وہ لوگ پہنے ہوے ہین زرہون اور لباس سے اور آفتاب اُنکی زرہون اور خودون پر
چمک رہا ہی پس صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ حال دیکھا ضرار بن الازور سے کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ لشکر بہت
بڑا ہی بہتر یہ ہی کہ ہم لوگ پلٹ چلین ضرارؓ بن الازور نے کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ مین خدا کی راہ مین شمشیر زنی کرونگا اور بیعت رد
اس شخص کی کرونگا جسنے اللہ تعالی کی طرف رجوع کیا ہی اور اللہ تعالی کبھی مجکو پیٹھ پھیر کر بھاگتے نہ دیکھیگا اور خود اللہ تعالی
فرماتا ہی فلا تولوہم الادبار پس اگر مین بھاگونگا تو اللہ تعالی کا گنہگار و نافرمان بردار ہونگا پس رافع بن عمیرۃ الطائی نے
کہا کہ اے مسلمانو یہ کیا ڈر ہی ان گبرون سے آیا اللہ تعالی نے تمکو اکثر لڑائیون مین مدد نہین دی ہی اور مدد خدا صبر سے

ف ذکر روانگی ضرار بن الازور کا واسطے مقابلہ

نزدیک ہوتی ہی اور ہمیشہ ہمارا گروہ قلیل جماعت کثیر سے لڑا کیا ہی پس مناسب ہی کہ اگلے لوگون کی راہ چلو مدد الٰہی
رجوع کرو بجانب پروردگار عالم کے اور مثل اصحاب طالوت کے بمقابلے جالوت کے یہ دعا مانگو ربنا افرغ علینا صبرا اور پڑھو اس آیت
کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة الی آخر الآیة پس رافع بن عمیرة الطائی کے اس کلام نصیحت انجام سے مسلمانون کے دل
جنبش مین آئے اور انھون نے کہا کہ اللہ تعالی ہمکو بھاگتے ہوئے نہ دیکھے البتہ ہم دشمنان خدا سے لڑینگے پس جب
ضرار بن الازور نے یہ کلام مسلمانون کا سُنا اور یہ کہ انھون نے اختیار کیا عالم آخرت کو دنیا پر سب کو ساتھ لیکر بیت لہیا کے
نزدیک بطور گاڑے کے چھپا رہے اور ضرار بن الازور کا یہ حال تھا کہ وہ ننگے بدن عربی گھوڑے پر سوار تھے اور اُنکے ہاتھ مین
ایک بڑا لانبا نیزہ تھا اور دیکھ رہے تھے وہ قوم رومی کو اور وہ اس حیثیت سے خواہش جہاد تھے پس جب لشکر رومیون کا
نزدیک پہونچا پہلے ضرار بن الازور تکبیر کہتے ہوے نکلے اور اُنکے ساتھ مسلمانون نے بھی تکبیر کی آواز بلند کی پس مشرکین کے
دلون مین رعب سما گیا اور دفعتہ مشرکین پر حملہ کیا راوی نے بیان کیا ہی کہ دیکھا رومیون نے ضرار بن الازور کی
طرف اور وہ پھرتے تھے اول لشکر مین اسی حالت اور حیثیت مذکورة الصدر سے اور وردان مقدمة الجیش تھا اور صلیب اور نشان تھا
لشکر ایک دوسرے سے ملے ہوے اسکے اوپر چھائے ہوے تھے اور قربانی والے لوگ گرد اسکے تھے پس ضرار بن الازور نے سمجھ کر
سردار لشکر کا انھین مین ہی سوائے اُس جماعت کے اور کسی کو طلب نہین کیا اور تلوار کھینچکر نڈر ہوکے اُنپر حملہ کیا قلب لشکر مین
اور نیزہ مارا ایک سوار کے جو نشان فوج کا اُٹھائے تھا پس نیزہ اُسکے سینے مین لگا اور وہ گھوڑے پر سے گر پڑا اور نشان اُسکے
ہاتھ سے چھوٹ گیا پھر ضرار بن الازور دوسرے شخص پر پھرے میمنہ مین پس اُسکو بھی مار ڈالا اور دوبارہ حملہ کیا بار دوم
لشکر کا وردان کو دیکھا کہ صلیب اُسکے سر پر ہی اور جواہر اُسکے چمکتے ہین اور اُس صلیب کو ایک سوار جو تاتاری گھوڑے پر سوار تھا
اُٹھائے ہوے ہی پس مقابلہ کیا ضرار بن الازور نے اُس سوار سے اور ایک ضرب نیزہ کی اُسکو ماری پس پھاڑ ڈالا نیزے نے
اُسکے جوڑ کو انتڑیون تک پس گر پڑا وہ سوار بیہوش ہوکر اور گر پڑی صلیب اُسکے ہاتھ سے زمین پر پس جب وردان نے
صلیب کی طرف دیکھا یقین ہوا اُسکو اپنی ہلاکت کا اور چاہا کہ گھوڑے سے اُتر کر یا رکاب مین جھک کر صلیب کو
اُٹھا لیوے مگر اُٹھا نہ سکا اس وجہ سے کہ ایک گروہ مسلمانون نے گھوڑون سے اُتر کر صلیب کو لینے کے واسطے گھیر
لیا تھا پس ضرار بن الازور نے کہ حالت شقت لڑائی مین تھے مسلمانون سے کہا کہ یہ صلیب میرا حق ہی تم لوگ اسمین طمع نکرو
جسوقت مین اس رومی اور اسکے ساتھیون سے فراغت پاؤنگا پلٹ کر اسکو لے لونگا پس جب وردان نے یہ کلام سُنا
اور وہ زبان عربی سمجھتا تھا پھر قلب لشکر سے بارادہ فرار کے پس اُسکے ساتھیون نے اُس سے کہا کہ کہان جاؤگے اے سردار
اُسنے اشارہ بجانب ضرار بن الازور کیا کہا کہ مین اس شخص کے شر سے بھاگتا ہون آیا تمنے اس شخص سے زیادہ بدصورت
کوئی کبھی دیکھا ہی یا بڑا ڈرانے والا زیادہ اسکی ہیبت سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب ضرار بن الازور نے وردان کو پھرتے ہوئے
دیکھا سمجھ گئے کہ وہ ارادہ بھاگنے کا رکھتا ہی پس پکارا ضرار بن الازور نے اپنی قوم کو اور باگ پھیری انھون نے بجانب وردان کے

اور بخوف ہوکر اُسکا پیچھا کیا اور نیزہ بڑھا کر گھوڑے کو خیز کیا اور شور کرکے رومیون نے اُنکی طرف باگین پھیرین اور ضرار
بن الازور یہ شعر پڑھتے تھے پھر ضرار بن الازور نے جماعت رومیون کو پچھاڑتے ہوئے اُنپر حملہ کیا اور ضرار بن الازور در طلب
وردان تھے اور سرہنگان روم نے ضرار بن الازور کو گھیر لیا تھا اور وہ داہنے بائین سب کو اپنے سے باز رکھتے تھے اور جس
شخص کو نیزہ مارتے تھے وہ شخص ہلاک ہوجاتا اور جو سوار اُنکے نزدیک آتا تھا اُس سے مقابلہ کرتے تھے یہان تک کہ ایک جماعت
کثیر کو رومیون سے مار ڈالا اور باواز بلند مسلمانون سے کہا کہ ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانہم بنیان مرصوص
پھر آپڑا لشکر رومیون کا مسلمانون پر اور شور کیا اور ڈرایا اُنکو اور لڑائی کا شعلہ بلند ہوا اور حمران بن وردان
نے ضرار بن الازور کے پاس پہونچکر ایک نیزہ اُنکے مارا کہ اُنکے بائین جانب بازو مین لگا پس سست کردیا اُنکو
اور ادراک کیا اُسکی اذیت کو ضرار نے پس اُنھون نے براہ غیرت کے وردان کے بیٹے پر حملہ کرکے نیزہ اُسکے مارا
کہ اُسکے دل مین لگا اور وہ مرگیا اور جب ضرار نے نیزے کو اپنی طرف کھینچا تو نیزہ بدون پھل کے نکلا اور اُس
نیزے سے نے حمران کا کام اس طرح سے تمام کیا تھا کہ پیٹھ کی گردن تک پار ہوگیا تھا پس جب رومیون نے دیکھا
کہ نیزہ سے پھل کا نکلا دریئے قتل ضرار بن الازور ہوکر اُنکو گرفتار کرلیا اور اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے جب ضرار کو بدست دشمن کے اسیر دیکھا یہ امر اُنپر بہت شاق گذرا اور وہ بہت سخت لڑائی لڑے اس غرض سے
کہ ضرار بن الازور کو چھوڑا لوین لیکن کوئی راہ اُنکے چھوڑانے کی اُنکو نہ ملی اور ارادہ بھاگنے کا کیا تب رافع بن عمیرۃ الطائی
نے مسلمانون سے خطاب کرکے کہا کہ اے لوگ حافظ اور حامل قرآن شریف کے کہان جاؤگے تم کیا نہین جانتے ہو
تم کہ جو شخص جہاد سے پیٹھ پھیریگا وہ اللہ تعالی کے غضب مین مبتلا ہوگا اور حال یہ ہے کہ بہشت مین دروازے ہین کہ
وہ سواے مجاہدین صابرین کے اور کسی کے واسطے نہین کھولے جاتے ہین صبر کرو صبر کرو اے حامیان دین کے
اور حملہ کرو تم بندگان صلیبان پر آگاہ ہو کہ مین تمھارے ساتھ اور تمھارے آگے ہونگا اور اگر تمھارے سردار ضرار بن الازور
گرفتار ہوگئے یا مار ڈالے گئے پس اللہ تعالی تو زندہ ہے اور نہین مرا ہے اور تمکو اپنی آنکھون سے دیکھ رہا ہے اور
بیان کیا ہے کہ مسلمانون نے اس کلام کے سننے سے ہمراہ رافع بن عمیرۃ الطائی کے رومیون پر حملہ کیا اور بہتون کو
مار ڈالا اور بہت بہادرون سے لڑے پھر جب یہ خبر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو پہونچی کہ ضرار بن الازور گرفتار ہوگئے
اور بہت مسلمان مارے گئے پس یہ ماجرا اُنپر سخت گذرا اور پوچھا اُنھون نے کہ رومیون کی تعداد کس قدر ہے مخبرون نے کہا
کہ بارہ ہزار ہین خالد بن الولید نے یہ سنکر کہا قسم ہے خدا کی کہ مین نے یہ گمان کیا تھا کہ دشمن کی جماعت تھوڑی ہے اور
یہ سمجھکر جرأت بھیجنے اپنی قوم کی کی تھی پھر پوچھا کہ سردار اُنکا کون ہے مخبر نے کہا کہ وردان حمص کا حاکم اُنکا سردار ہے اور ضرار
بن الازور نے اُسکے بیٹے کو قتل کیا ہے پس یہ سنکر خالد بن ولید نے کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کسی ایک شخص کو
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجکر اس معاملے مین مشورہ طلب کیا پس ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ کہلا بھیجا

واشعر
الموت حق فاین لی منہم المفر

کہ میری یہ راے ہی کہ جو لوگ تمہارے معتمد ہون اُنکو دروازۂ شرقی پر چھوڑ کر تم خود بہ مقابلے دشمن کے جاؤ کہ بیشک تم پیس
ڈالوگے اُنکو جیسا کہ چکی غلّے کو پیستی ہی اور مار کر بیہوش ڈالدوگے تم اُنکو مٹی پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے جھنجکر کہا
کہ قسم ہی خدا کی کہ مین اُن لوگون مین نہین ہون جو اللہ تعالی کی راہ مین اپنی جان کا بخل کرتے ہین پھر **میسرہ**
بن مسروق العبسی کو بجماعت ایک ہزار سوار کے اپنی جگہہ پر مقرر کیا اور اُنسے کہا کہ اس جگہہ سے نہ ٹلنا اور اللہ تعالی
سے مدد چاہنا اور اُسی پر بھروسا کرنا میسرہ بن المسروق نے کہا کہ تمہارا کہنا بخوشی خاطر منظور ہی پھر ٹھہرے میسرہ اُنکی
جگہہ پر اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیون کی طرف متوجہ ہوکر اُنسے کہا کہ باگین گھوڑون کی چھوڑ دو اور
نیزے سیدھے کر لو اور جب دشمن کے قریب پہونچو یکبارگی سب کے سب حملہ کرو کہ شاید اس تدبیر سے ہم ضرار بن الازور کو
چھوڑا لیوین اگر باقی رکھا ہی رومیون نے اُنکو اور قسم ہی خدا کی کہ اگر رومیون نے جلدی کرکے اُنکو مار ڈالا تو انشاء اللہ تعالی
ہم ضرور ضرار کا بدلا رومیون سے لیوینگے اور اللہ تعالی سے مجکو یہی امید ہی کہ ضرار بن الازور کے معاملے مین اللہ تعالی
ہمکو غم نہ لاوے یعنی وہ زندہ رہائی پاوین پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اشعار رجز پڑھتے ہوے آگے آگے اپنے لشکر کے
روانہ ہوے کہ ناگاہ دیکھا اُنھون نے ایک سوار کو کمیت گھوڑے بلند قامت کوتاہ گردن پر اور اُسکے ہاتھ مین ایک لمبا نیزہ
تھا اور نہین ظاہر ہوتی تھین اُس سے سواے کنارۂ آنکھون کے اور سوارکاری اور ہوشیاری اور دانائی اُسکی شکل اور وضع سے
اور شجاعت اُسکی باگین گھوڑے کی پھیرنے سے ظاہر ہوتی تھی اور ڈھیلا کر دیا تھا اُسنے گھوڑے کی باگ کو
اور جما ہوا تھا وہ گھوڑے کے زین پر گویا اُسمین چسپان تھا اور لباس سیاہ پہنے تھا اپنی زرہ کے اوپر اور مضبوط
باندھے تھا اپنی کمر کو ایک چادر سے اور ڈالے ہوے تھا اُسکو سینے کی طرف سے پشت تک اور سب کے آگے مثل شعلۂ آگ کے
جاتا تھا پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس حال سے اُسکو دیکھا کہا کاش مین جانتا اس امر کو کہ یہ سوار کون شخص ہی
اور قسم ہی خدا کی کہ یہ سوار بہادر ہی پھر پیچھے اُسکے روانہ ہوے اور وہ سوار مشرکین کی طرف سے سب کے آگے جاتا تھا
واقدی رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ رافع بن عمیرة الطائی اور اُنکے ہمراہی بہت استقلال سے رومیون کے ساتھ
لڑ رہے تھے کہ دفعتہ دیکھا اُنھون نے خالد بن الولید کو مع لشکر ہمراہی کمک کو پہونچ گئے اور دیکھا اُسی سوار کو جسکا ذکر
اوپر ہوا ہی کہ حملہ کیا اُسنے روم کے لشکر مین اس طرح سے جیسے باز چڑیا پر حملہ کرتا ہی پس ہلا دیا اُس سوار نے رومیون کے لشکر کو
اور توڑ دیا اُنکے گروہ کو پھر غائب ہوگیا وہ ایک ساعت وسط لشکر مین پس نہ تھا وہ غائب ہونا مگر مثل ایک [illegible] کے
تا آنکہ وہ باہر نکلا اور نیزہ اُسکا خون سے بھرا تھا اور بہتون کو اُسنے مار ڈالا اور بہت بہادرون سے لڑ کر پھرا اور افسوس اور
قلق اُسکی صورت سے ظاہر ہوتا تھا اور اپنی جان کو اُسنے معرض ہلاکت مین ڈال دیا تھا پھر دوبارہ حملہ کیا اور بے ڈر ہوکر لشکر کے
لوگون کو پچھاڑتے ہوے ایک گروہ کی طرف پھرا اور اپنے لشکر کے لوگون سے پوشیدہ ہوگیا اور قلق اُسکا بڑھتا جاتا تھا پس رافع
بن عمیرة الطائی تو یہ سمجھے کہ یہ سوار خالد بن الولید ہین اور آپس مین کہا کہ ایسے حملے سواے خالد بن الولید کے اور کوئی نہین کر سکتا ہی

پس مسلمان اسی سوچ مین تھے کہ دفعتہً خالد بن الولید مع اپنے لشکر کے قریب اُنکے پہونچے پس رافع نے باواز بلند خالد بن الولید
سے پوچھا کہ یہ سوار جو اپنی جان کو راہ خدا مین خرچ کر رہا ہی اور دلیری کر رہا ہی ساتھ دشمنان خدا کے کون ہی خالد
بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی کہ مین خود نہین جانتا ہون اور اُسکے حالات اور صفات نے مجھکو تعجب مین ڈال رکھا ہی
رافع نے کہا کہ حال اُسکا یہ ہی کہ وہ در آتا ہی رومیون کے لشکر مین اور دائین بائین نیزہ مارتا ہی پس خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے گروہ مسلمانون کے سب کے سب بالاتفاق حملہ کرو اور واسطے حمایت دین خدا کے مستعد ہو جاؤ
راوی نے بیان کیا ہی کہ ملا لیا مسلمانون نے گھوڑون کی باگون کو اور درست کر لیا نیزون کو اور ملگئے بعض انکے
بعضون سے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اُنکے آگے اور مستعد حملہ تھے کہ دفعتہً دیکھا اُسی سوار کو کہ قلب فوج سے
مثل شعلہ آگ کے نکلا اور وہ خون سے بھرا ہوا تھا اور گھوڑے سے پسینا ٹپکتا تھا اور جو رومی اُس سوار کے نزدیک
آجاتا تھا اُسکے خوف سے پلٹ کر اپنی قوم مین جا ملتا تھا پس لڑتا تھا وہ سوار رومیون کے چند اشخاص کے ساتھ
پس اس حالت مین خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور اُنکے ساتھیون نے رومیون پر حملہ کیا اور بچایا اُس سوار کو
رومیون کے تیزی حملے سے اور آملا وہ سوار مسلمانون کے لشکر مین پس مسلمانون نے بنظر غور اُسکو دیکھا تو معلوم ہوا
کہ گویا وہ ایک ٹکڑا ارغوان پھول کا ہی جو سرخ رنگ ہوتا ہی اور خون مین آلودہ تھا پس خالد بن الولید نے اُسکو
پکارا اور کہا کہ خدا تجھکو جزائے خیر دیوے کون شخص ہی تو کہ صرف کیا تو نے اپنی جان کو اللہ کی راہ مین اور ظاہر کیا
تو نے اپنے غصے کو دشمنان خدا پر کھول تو ہماری آگہی کے واسطے اپنے ڈھاٹے کو راوی نے بیان کیا ہی کہ اعراض کیا
اُس سوار نے خالد بن الولید سے اور کچھ کلام نہین کیا اُنسے اور چھپایا اپنے تئین لوگون کے بیچ مین پس پکارا اور کہا
اُسسے اہل عرب نے ہر طرف سے کہ اے فیکر سردار تیرا تجھکو پکارتا ہی اور تجھسے کلام کرتا ہی اور تو اُنسے اعراض کرتا ہی چل اپنے
سردار کے پاس اور بیان کر اپنا نام اور حال اپنے سردار سے تاکہ زیادہ کرین وہ بزرگداشت تیری سو اُس سوار نے اُنکی بات
کا بھی کچھ جواب نہ دیا پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو حال اُسکا نہ کھلا خود اُسکے پاس گئے اور کہا کہ افسوس ہی تجھسے
کہ میرے اور مسلمانون کے دل تیرے تحقیق حال مین متعلق ہین سو تو کون شخص ہی پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُس سے
اصرار کیا تب جواب دیا اُس سوار نے اپنے ڈھاٹے کے نیچے سے اُنکو عورت کی زبان مین اور کہا اُسنے کہ اے سردار نہین
روگردانی کی مین نے تمسے براہ نافرمانی کے لیکن بسبب حیا و شرم کے کسواسطے کہ مین پردے کی بیٹھنے والیون سے ہون اور نہین
کیا مین نے اس کام کو مگر رنجیدگی دل کے سبب سے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم کون ہو اُنھون نے کہا کہ میرا
نام خولہ ہی اور مین ازور کی بیٹی ہون اور ضرار جو قیدی ہین میرے بھائی ہین اور مین عورات عرب قوم مذحج مین بیٹھی تھی کہ دفعتہً
مجھکو خبر قیدی ضرار کی پہونچی پس سوار ہوئی مین اور کیا مین نے جو کیا راوی نے کہا ہی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
یہ حال سنکر بنظر مہربانی اور شفقت کے خولہ کے حال پر رونے لگے اور کہا کہ ہم سب ملکر ایک حملہ کرین اور ہمکو خدا سے

امید ہی کہ تمہارے بھائی تک پہونچین اور انکو قید سے چھڑاوین خولہ نے کہا کہ اس حملے مین مین سب کے آگے ہونگی عامر
بن الطفیل نے روایت کی ہی کہ مین خالد بن الولید کے دہنی جانب مین تھا اور حملہ کیا خولہ بنت الازور نے آگے
خالد بن الولید کے اور حملہ کیا مسلمانون نے پس بہت بڑا معلوم ہوا رومیون کو وہ معاملہ جو خولہ بنت الازور کے ہاتھ سے
اُنپر گذرا اور اُنھون نے آپس مین کہا کہ اگر سب اہل عرب مثل اس سوار کے بہادر ہین تو ہمکو طاقت اُنکے مقابلے کی
نہین ہی پس جب خالد بن الولید نے مع اپنے ساتھیون کے حملہ کیا اُسوقت رومیون کے لشکر مین گھبراہٹ پڑگئی اور
وردان نے یہ حال اپنے لشکر کا دیکھکر اُنسے کہا کہ ثابت قدمی کرو اُنکے مقابلے مین کہ یہ لوگ جسوقت تمکو ثابت قدم دیکھینگے
پیٹھ پھیر دینگے اور اہل دمشق نکلکر تمہاری اعانت اور کمک کرینگے اور اُنکی ناگہانی کمک مین کوئی اُنمین سے بچ نرہیگا
راوی نے کہا ہی کہ وردان کے سمجھانے سے اہل روم نے ثابت قدمی کی اور خالد بن الولید نے مع ہمراہیان کے حملہ
سخت کیا اور رومیون کی جماعت کو دہنی بائین متفرق اور پریشان کر دیا اور چاہا کہ جس مقام پر وردان سردار لشکر کا ہی وہان پہونچین لیکن
اس وجہ سے کہ بڑے سردار مضبوط اور مسلح اسکے گرد تھے اُس تک نہ پہونچ سکے اور مسلمان متفرق ہوکر لڑنے لگے
اس طرح پر کہ جو جسکے نزدیک پہونچا اُسی سے لڑائی مین مشغول ہوا اور رافع بن عمیرۃ الطائی بہت سخت لڑائی لڑے
اور خولہ بنت الازور کا یہ حال تھا کہ رومیون کا لشکر پھاڑ کر دہنی اور بائین لڑتی تھین اور اپنے بھائی کو ڈھونڈھتی
اور باواز بلند اشعار درد انگیز پڑھکر اُنکو پکارتی تھین راوی نے کہا ہی کہ مسلمان لوگ خولہ کا کلام سنکر رونے لگے
مگر ضرار بن الازور کا کچھ پتا نہ معلوم ہوا اور یہ لڑائی تا زوال دوپہر رہی پھر جدا ہوئے لوگ ایک دوسرے سے اور غالب کیا
اللہ تعالی نے مسلمانون کو رومیون پر اور بہت رومیون کو مسلمانون نے مار ڈالا پھر رجوع کیا ہر فرد نے اپنی جگہ پر اور قیامگاہ پر
اور اندوہناک ہوے دل رومیون کے مسلمانون کے معاملہ جنگ سے اور ارادہ فرار کا کیا اور نہین روکا اُنکو بھاگنے سے مگر
خوف وردان نے پس جب مسلمان اپنی جگہ پر آگئے خولہ بنت الازور نے ہر شخص سے بھائی کا حال پوچھا لیکن کسی
مسلمان نے یہ نہین کہا کہ ہمنے ضرار کو قیدی یا مقتول دیکھا پس جب خولہ کو بھائی کی طرف سے نا امیدی ہوئی بھائی کو یاد
کرکے بطور مرثیت کے بہت روئین اور کہا یا ابن امی لیت شعری فی البید اطرحوک ام بدا ناک صحوک بالیت اخبرک
لک الفداء اترای انی اراک بعدہا ابدا ترکت واللہ فی قلب اختک جمرۃ لا یطفی لہیبہا ولا اخمد لحقت بابیک
المجدل بین یدی المصطفے علیہ الصلوۃ والسلام علیک منی السلام الی یوم اللقاء پس خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ اور مسلمان لوگ خولہ کا نوحہ سنکر رونے لگے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ پھر حملہ کرین
کہ اِسی حالت مین اُنھون نے دیکھا ایک گروہ سوارون کو کہ نکلا میمنہ فوج روم سے اور وہ باگین گھوڑون کی چھوڑے
ہوے تھے گویا وہ تعاقب کنندہ معلوم ہوتے تھے پس مسلمان آمادہ ہوگئے اُنسے لڑنے کو اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بھی
آمادہ ہوے اور گرد اُنکے مسلمان لوگ تھے پس جب نزدیک مسلمانون کے آئے وہ سوار پھینک دیا اُنھون نے ہتھیارون کو ہاتھون سے اپنے

اُتر پڑے گھوڑون پر سے اور چلائے لفون لفون خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے کہا کہ قبول کرو تم اُنکے
امان مانگنے کو اور لاؤ اُنکو میرے سامنے پس سامنے لائے گئے وہ لوگ اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم
کون ہو اُنھون نے کہا کہ ہم وردان کی فوج کے لوگ ہین اور مقام ہمارا حمص ہی اور ہمکو خوب یقین ہوگیا ہی کہ ہم لوگون کو
طاقت مقابلہ اور لڑنے کی تم لوگون سے نہین ہی اسواسطے آئے ہین کہ تم ہمکو اور ہمارے اہل و عیال کو امان دو اور ہمکو اُن
لوگون مین سمجھو جنسے تمنے صلح کیا ہی جتنا مال طلب کروگے ہم تمکو دینگے اور جو لوگ ہمارے شہر مین ہین وہ بھی اس قرارداد پر
راضی ہوجاوینگے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُنسے کہا کہ جب ہم تمہارے شہر مین پہونچینگے تب صلح کرینگے اس جگہ
ہم صلح نکرینگے لیکن تم لوگ ہمارے ساتھ رہو اسوقت تک کہ حکم کرے اللہ تعالی ہمارے اور دشمن کے بیچ وہ حاکم الحکم
منظور ہو پھر حکم کیا خالد بن الولید نے اُنکے حوالات مین رکھنے کا اور پوچھا اُنسے کہ آیا تمکو حال ہمارے اُن ساتھی کا
معلوم ہی جنھون نے تمہارے سردار کے بیٹے کو قتل کیا ہی اُنھون نے کہا کہ شاید وہ ننگے بدن ہین جنھون نے مارا ہم مین سے جسکو مارا
اور رنج مین ڈالا ہی ہمارے سردار کو بسبب قتل کرنے اُسکے بیٹے کے خالد بن الولید نے کہا کہ ہان مین اُنھین کو پوچھتا ہون اُن
لوگون نے کہا کہ اُنکا حال یہ گذرا کہ جب وردان نے اُنکو اپنے قابو مین پایا تب ایک استر پر سوار کرکے ہمراہی سو سوار کے بجانب
حمص بارادہ اس امر کے روانہ کیا ہی کہ وہان سے ہرقل بادشاہ کے پاس بھیجے بغرض اظہار اپنی شجاعت کے پس خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ یہ کلام سنکر خوش ہوئے پھر بلایا اُنھون نے رافع بن عمیرۃ الطائی کو اور کہا کہ تم اُس ملک کی راہون سے
خوب واقف ہو اور تمھاری تجویز اور تدبیر سے ہمنے ارض سماوہ وغیرہ آسانی طی کی تھی جسکہ تمنے اونٹون کو پیاسا کرکے
پانی پلایا تھا اور باندھ دیے تھے منھ اُنکے اور ہم ذبح کرتے تھے اُنمین سے ہر روز دس اونٹ اور کھاتے تھے گوشت اُنکا
اور پیاتھا گھوڑون نے وہ پانی جو اونٹون کے پیٹون مین تھا یہان تک کہ نکل آئے ہم ارکہ مین اور تدبیر اور حیلے مین
تم لوگون مین یکتا ہو اور ضرار بن الازور بمعیت ایک سو سوار کے حمص کو بھیجے گئے ہین پس ہمکو چاہیے کہ لشکر مسلمانون سے
جسکو دوست رکھتے ہو اپنے ساتھ لو اور اس قوم کے پیچھے جاؤ اور قریب ہی کہ تم اُنھین پاجاؤگے اور ضرار کو اُنسے چھڑاؤگے
پس اگر تمنے ایسا کیا تو قسم ہی خدا کی کہ یہ بات بڑی کشودکار ہوگی رافع نے کہا کہ مین یہ امر بخوشی خاطر قبول کرتا ہون پھر
رافع نے ایک سو سوار مسلمانون کے لشکر سے چن لیے اور ارادہ روانگی کا کیا اور خوشخبری خولہ بنت الازور کو پہونچی
پس وہ بہت خوش ہوئین اور مسلح ہوکر گھوڑے پر سوار ہوئین اور خالد بن الولید کے پاس آکر کہا کہ ای ہمارے سردار
مین تمکو واسطہ ذات پاک اور بہترین خلائق یعنی رسول مقبول محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دلاتی ہون کہ مجکو بھی
اس جماعت کے ساتھ روانہ کرو کہ مین بھی اُنکی مددہی مین شریک ہون پس خالد بن الولید نے رافع سے کہا کہ تمکو خولہ
کی شجاعت اور بہادری معلوم ہی سو اُنکو بھی اپنے ساتھ لے لو پس رافع نے خولہ کو بھی ساتھ لیا اور روانہ ہوئے اور خولہ بھی
مسلمانون کے پیچھے پیچھے اُنسے دور دور چلی جاتی تھین اور جب مسلمان اہلمینہ مین پہونچے تب رافع نے ادھر ادھر دیکھا

لہ لفون لفون لغت رومی ہی جسکے معنی امان ہین ۱۲
ف ذکر بھیجنے خالد بن الولید کا رافع

کوئی آثار نشان قدم گھوڑے رومیون کے اُنکو دکھائی نہ دیے پس رافع نے مسلمانون سے کہا کہ بشارت ہو تمکو کہ رومی
یہان تک نہین پہونچے ہین پھر مسلمانون کو بطور گاڈرے کے وادی الحیاۃ مین چھپایا اور وہ لوگ پوشیدہ ٹھہرے تھے
کہ اُسی حالت مین ایک غبار ظاہر ہوا پس رافع نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ ہوشیار ہو جاؤ پس مسلمان لوگ ہوشیار ہوگئے
اور انتظار کرنے لگے کہ ناگہان رومی ضرار بن الازور کو اپنے بیچ مین گھیرے اور لیے ہوے وہان پہونچے اور ضرار بن الازور اسوقت
اشعار دردناک پڑھتے تھے پس جواب دیا خولہ نے کمینگاہ سے اور کہا کہ اللہ تعالی نے تمھاری دعا اور زاری قبول کی
اور تمکو نجات دیا آگاہ ہو کہ مین تمھاری بہن ہون پھر خولہ نے تکبیر کہکر حملہ کیا اور رافع اور مسلمانون نے تکبیر کہتے ہوے حملہ کیا
حمید بن سالم نے روایت کی ہے کہ مین مسلمانون کی جماعت مین تھا جسوقت تکبیر کہی ہم لوگون نے گھوڑے ہمارے
ہنہنانے لگے بسبب ہونے الہام کے اللہ تعالی کی طرف سے اور قصد کیا ہر سوار نے ہم مین سے ایک ایک سوار رومی کا
سو ایک گھڑی بھی نہین گذری کہ ہر ایک مسلمان نے اپنے خصم مقابل کو مار ڈالا اور نجات و رہائی دی اللہ تعالی نے ضرار بن الازور
کو اور لیے ہم سبھون نے گھوڑے اور ہتھیار رومیون کے رافع بن قادم التنوخی نے روایت کی ہے کہ مین بھی انھین
مسلمانون مین تھا اور خولہ نے چھڑایا اپنے بھائی کو اور سلام کیا انکو اور ضرار نے مرحبا کہا خولہ کو اور سوار ہوے ایک گھوڑے پر جو ہر طرف
دوڑتا پھرتا تھا اور ہاتھ مین لے لیا ایک نیزے کو جو اُس مقام مین پڑا تھا اور وہ اشعار شکریہ خدا کے پڑھتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے
روایت کی ہے کہ اُس حالت مین کہ مسلمان لوگ بعد چھڑا لینے ضرار بن الازور کے اسباب اور گھوڑے یکجا کرتے تھے کہ رومی
بھاگے ہوے وہان پہونچے اُس گھبراہٹ سے کہ اگلا پچھلے کی طرف متوجہ نہین ہوتا تھا پس رافع نے اُنکو دیکھکر معلوم کیا کہ رومی
خالد بن الولید سے بھاگ نکلے پس اپنے ساتھیون کو لیکر آگے بڑھے اور جو رومیون سے ملتا تھا پکڑ لیتے تھے راوی نے بیان
کیا ہے کہ جب خالد بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کو ضرار کے چھڑانے کو بھیجا تھا اسی سختی سے اُنھون نے وردان اور اسکی قوم
کو صدمہ پہونچایا جیسے کوئی بطلب شہادت اور خواہش حصول سعادت کے سختی اٹھاتا ہے اور مسلمانون نے صدمہ سخت پہونچایا
رومیون پر پس بلا توقف رومیون نے پیٹھ پھیری اور وردان انکے آگے تھا اور مسلمانون نے اُنکا پیچھا کیا اور مال اور گھوڑے
لے لیے اور تعاقب کنان تا مقام وادی الحیاۃ کے پہونچے اور خالد بن الولید اور لوگ ہمراہی اُنکے رافع اور ضرار کے پاس
پہونچکر یکجا ہوے اور ضرار کی سلامتی پر مبارکباد دی اور خالد بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کی تعریف کی پھر سب کے
سب بجانب دمشق کے پلٹے اور مسلمان اس فتح سے خوش ہوے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو خوشخبری فتح کی دی اور
درباب غلبہ بر فتح دمشق کے یقین حاصل کیا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب خبر ہزیمت وردان اور مارے جانے اسکے
بیٹے کی ہرقل کو پہونچی اُسکو اپنے زوال ملک کا یقین ہوگیا پس وردان کو اُسنے خط اس مضمون کا لکھا کہ تحقیق خبر پہونچی مجکو کہ اہل
عرب بھوکون ننگون نے تجکو ہزیمت دی اور تیرے بیٹے کو مار ڈالا پس نہین رحم کیا مسیح نے تجھپر اور تیرے بیٹے پر اور اگر
مین جانتا ہوتا کہ تو لڑائی مین دانا اور ہوشیار اور نیزہ باز اور شمشیر زن ہے تو تجکو گرفتار عذاب کرتا خیر جو ہوا سو ہوا

اب مین نے روانہ کیا ہی بطرف اجنادین کے نوّے ہزار فوج اور تجکو اُس فوج کا سردار مقرر کیا پس روانہ ہو تو اُس مقام کو اور
فوج کو لیکر اہل دمشق کی کمک کر اور مدد دے انکو اور بھیج تو بعض اپنے ساتھیون کو واسطے مقابلے اُن اہل عرب کے جو بمقام
فلسطین ہین کہ یہ ساتھی تیرے اُن اہل عرب کے جو فلسطین مین ہین اور اُنکے ساتھیون کے بیچ مین جو دمشق مین ہین حائل
ہو جاوین اور مدد دے تو اپنے سردار کو اور روانہ کیا اُسنے خط ڈاک پر پس جب خط ہرقل کا وردان کے پاس پہنچا اور
پڑھا اُسکو دور ہوا اُس سے جو رنج و غم اپنی ہزیمت اور بیٹے کے مارے جانے کا تھا اور روانہ ہوا وہ بطرف اجنادین کے
پس وہان پہونچکر رومیون کو لباس اور نشان اور صلیبون سے آراستہ پایا اور رومی اُسکے استقبال کو آئے اور اُسکے
بیٹے کے مارے جانے کی تعزیت کی پس جب وردان اپنے خیمے مین اُترا بادشاہ کا خط انکو پڑھکر سُنایا اُن لوگون نے حکم
بادشاہ کا بخوشی منظور کیا اور ہوشیار ہو گئے وہ اپنی جانون پر واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب خالد
بن الولید رضی اللہ عنہ تعاقب وردان سے پھر کر اپنے مقام پر آئے اُسی وقت عباد بن سعید الحضرمی بھیجے ہوے
شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام بصری سے خالد بن الولید کے پاس آئے اور بیان کیا
کہ نوّے ہزار رومی اجنادین کو آ گئے ہین پس خالد بن الولید یہ حال سُنکر سوار ہوے اور ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس گئے
اور کہا کہ اے امین الامۃ یہ عباد بن سعید الحضرمی شرحبیل بن حسنہ کے بھیجے ہوے میرے پاس آئے ہین اور بیان کرتے ہین
کہ ہرقل نے وردان کو اُن رومیون پر جو بمقام اجنادین یکجا ہوے ہین سردار مقرر کیا ہی اور تعداد اُنکی نوّے ہزار ہی
پس اس معاملے مین تمہاری راے کیا ہی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ابا سلیمان اشراف اور رئیس مسلمانون
کے مقامون مین ہین جیسے شرحبیل بن حسنہ بصری مین اور معاذ بن جبل ارض حوران مین اور یزید بن ابی سفیان ارض بلقا مین
اور نعمان بن مقرن تدمر مین اور عمرو بن العاص فلسطین مین ہین پس بہتر یہ ہی کہ ہم ان سب کو لکھ بھیجین کہ وہ ہمارے پاس آ جاوین
پھر اُنکے آ جانے کے بعد ہم ارادہ مقابلہ دشمن کا کرین اور مدد اور اعانت اللہ تعالی کی طرف سے ہوتی ہی پس خالد بن الولید

نے عمرو بن العاص کو خط لکھا ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد فان اخوانک المسلمون قد عولوا علی المسیر الی

اجنادین فان ہناک من احد و تسعین الفا و ہم یریدون المسیر الینا لیطفؤا نور اللہ بافواہہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

فاذا وصل الیک کتابی ہذا فاقدم بمن معک من المسلمین الی اجنادین فانک تجدنا ہناک انشاء اللہ تعالی والسلام

علیک وعلی من معک من المسلمین پھر اسی مضمون کا خط سب امرا کے نام جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہی لکھا بعدہ لشکر کو حکم کوچ
کا دیا پس لادے گئے خیمے اونٹون کی پشت پر اور نیچے رکھا مال اور اسباب لوٹ کو پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میری راے یہ ہی کہ مین لشکر کے اسباب اور عورتون کے ساتھ رہون اور
تم مع اصحاب خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر کے آگے رہو پس ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ مین پیچھے رہونگا
اور تم آگے رہو کہ اس صورت مین اگر روم کا لشکر مع وردان کے تمہارے سامنے آویگا تم باز رکھو گے انکو پہونچنے سے عورات اور

مال اور اسباب تک خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو تمنے تجویز کیا مین اُسکے خلاف نہ کرونگا پھر خالد بن الولید نے
کہا کہ اے مسلمان لوگو تم ایک بڑی بھاری جماعت اور لشکر کی طرف چلتے ہو پس ہوشیار ہو کر چلو اور اُنپس رکھوانی مع سے
اور جانے رہو اس چیز کو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے آمادہ اور مہیا کیا ہے کس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے تمسے وعدہ مدد دہی کا
فرمایا ہے پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس آیت کو پڑھا کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین پھر خالد
بن الولید رضی اللہ عنہ نے لشکر کو ساتھ لیا اور خود آگے لشکر کے ہو کر روانہ ہوے اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
مع ایک ہزار کے باقی رہے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب اہل دمشق نے یہ حال دیکھا خوش ہو کر آوازین کھیل کود کی
کرنے لگے اور گمان کیا انھون نے اس امر کا کہ مسلمان لوگ تلاش و طلب اہل عرب کے جاتے ہین اس وجہ سے کہ انھون نے خبر لشکر
روم کی جو مقام اجنادین ہی سنی ہے اور انکے عقلا اور دانشمند لوگون نے یہ کہا کہ اگر یہ لوگ بعلبک کی طرف جاتے ہین پس ارادہ
اُس کی اور حمص کی فتح کا رکھتے ہین اور اگر براہ مرج شحورا اور راہط کے جاوین تو کچھ شک نہین ہے کہ بھاگے جاتے ہین
بجانب حجاز کے اور چھوڑ دینگے اُن شہرون کو جسپر انھون نے ملکیت اور قبضہ حاصل کیا ہے واقدی رحمۃ اللہ نے روایت
کی ہے کہ دمشق مین ایک بڑا بطریق تھا جسکا نام بولص بن بلقا تھا اور بطریقون کے نزدیک اسکا رتبہ بڑا تھا اور
جب ہرقل کے پاس کوئی پیام اور ایلچی کہین سے آتا تھا اور ہرقل اسکی جوابدہی مین عاجز ہوتا تھا تب اس بولص کو اپنے
پاس بلاتا تھا اور وہ ایلچیون اور پیامون کا جواب دیتا تھا اور یہ بولص بڑا تیرانداز تھا اور حال تیراندازی کا یہ ہے کہ اسکے گھر مین
ایک بڑا بھاری درخت تھا اور بولص نے اُسپر تیر چلایا تھا پس وہ تیر بسبب قوت بازو بولص کے اس درخت مین در آیا اور
سما گیا اور بولص نے اُس درخت پر لکھ دیا تھا کہ جو کوئی دعویٰ شجاعت کا کرے پس اُسکو لازم ہے کہ اسی تیر کے مقابلے مین
وہ بھی تیر لگاوے اور یہ معاملہ لوگون مین مشہور ہو گیا تھا اور جب سے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملک شام مین
داخل ہوے تھے کبھی بولص اُنسے لڑا نہ تھا پس جب اہل دمشق نے مسلمانون کو کوچ کرتے دیکھا سب بولص کے پاس گئے اسکے
سبب اُنکے آنے کا پوچھا اُنھون نے کہا کہ اہل عرب کوچ کیے جاتے ہین اور تو اگر اس بات کو چاہتا ہے کہ تیرے واسطے ہمیشہ کی بزرگی
اور بڑا مرتبہ بادشاہ کے اور تمام شامیون کے نزدیک حاصل ہو پس ہمارے ساتھ چل کہ جو انمین کا پیچھے رہ جاوے ہم اسکو اپنے
قابو مین لے لیوین اور جو تیرے نزدیک مناسب ہو تو ہم اُنسے لڑین بولص نے کہا کہ مین جو تمھاری مدد سے باز رہا
سبب اسکا یہ ہے کہ عرب کے مقابلے اور لڑائی مین مین نے تمکو بہت کم ہمت دیکھا اور اب مجھکو کچھ ضرورت نہین ہے کہ مین اُنسے
لڑون پس اہل دمشق نے کہا کہ قسم ہے حق مسیح اور انجیل کی کہ اگر تو ہمارے آگے ہو کر چلیگا تو ہم تیرے ساتھ ثابت قدم رہینگے
اور ہم مین سے کوئی بھاگنے والا نہین ہے اور ہم تجھکو بھاگنے والے پر حکومت اور اختیار دیتے ہین کہ جو کوئی ہم مین سے بھاگے تو
اُسکی گردن مارنا اور کوئی تجھسے اس امر مین مانع نہوگا پس جب بولص نے عہد مضبوط اُنسے لیا اپنے گھر مین جا کر زرہ کو پہنا پس اسکی
زوجہ نے پوچھا کہ کہان تک تو نے جانے کا ارادہ کیا ہے اُسنے کہا کہ مین ان اہل عرب سے لڑنے کو جاتا ہون اسکی زوجہ نے کہا کہ تو ہرگز نجا

بہت سی جماعتین تھوڑی غالب ہوئی ہین بہت جماعت پر اللہ کے حکم سے اور اللہ ساتھ ہے ٹھہرنے والون کے ۱۲

اور اپنے گھر مین بیٹھ رہ اور جس چیز کی تو طاقت نہین رکھتا ہی اسکو نہ طلب کر اسواسطے کہ مین نے رات کو خواب مین دیکھا ہی کہ گویا
تو اپنی کمان لیے ہوے اڑتی ہوئی چڑیون پر تیر چلاتا ہی اور بعض چڑیان انمین سے زمین پر گر پڑین اور پھر اڑ گئین پس مین یہ دیکھکر
تعجب کر رہی تھی کہ دفعتہ دیکھا مین نے چڑیان تیز چنگل کی کہ وہ ٹوٹ پڑین ہوا سے تجھپر اور تیرے ساتھیون پر پس چنگل ماری تھین
تمھارے سرون اور منھون پر پھر تم سب انسے بھاگ نکلے اور دیکھا مین نے ان چڑیون کو کہ جس شخص پر تم مین سے چنگل مارا اسکو بیہوش
کر دیا پھر مین چونک اٹھی گھبرائی اور ڈری ہوئی تیرے حال پر پس بولص نے پوچھا کہ آیا تو نے مجھے بھی بیہوشون مین سے دیکھا
اسنے کہا ہان قسم ہی خدا کی کہ بتحقیق چنگل سے زخمی کیا تجکو ایک بڑی چڑیا شکاری نے پس بیہوش کر دیا اسنے تجکو پس طمانچہ مارا بولص نے
اپنی زوجہ کے منھ مین اور کہا کہ خرابی ہو تجکو نہ خوشخبری سنائی تو نے بتحقیق سما گیا خوف اہل عرب کا تیرے دل مین یہانتک کہ تو خواب
مین بھی انکو دیکھتی ہی تو خوف نہ کر قریب ہی کہ مین سردار عرب کو تیرا خادم بنا دونگا اور انکے ساتھیون کو چرواہے بکری اور
سورون کا کر دونگا اسکی زوجہ نے کہا کہ کر تو جو چاہتا ہی کہ بتحقیق مین نصیحت کر چکی ہون تجکو پس نہ مانا بولص نے اسکی بات کو
اور طیار ہوکر گھر سے نکلا اور جو لوگ دمشق مین تھے سب اسکے ساتھ سوار ہوے اور تھے وہ چھہ ہزار سوار اور دس ہزار پیدل آزمودہ کار
اور دانشمند اور روانہ ہوے یہ لوگ پیچھے ابو عبیدہ رض بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مقدمہ لشکر مین تھے اور دور
اور فاصلے پر جا چکے تھے عورتون اور لڑکون بالون سے پس اسی حالت مین کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اونٹون کی
چال پر چلے جاتے تھے کہ دفعتہ انکے ایک ہمراہی نے ایک غبار دیکھا اور ابو عبیدہ رض بن الجراح سے کہا کہ مین اس غبار کو دشمن کا لشکر
گمان کرتا ہون پس ابو عبیدہ رض بن الجراح نے کہا کہ بیشک وہ اہل دمشق ہین کہ ہم لوگون مین امید رکھکر آئے ہین اور ٹھہر گئے ابو عبیدہ رض
بن الجراح یہانتک کہ آ ملے ہودج سواری عورات و اغنام کے انسے اور وہ غبار بڑھتا جاتا تھا اور آوازین بلند ہوتی تھین
پس کہا ابو عبیدہ رض بن الجراح نے کہ اے مسلمانو ہوشیار ہو جاو کہ دشمن تم تک پہونچنے والے ہین پس وہ یہ کلام تمام نہین کر چکے تھے
کہ ظاہر ہوا لشکر گویا وہ ایک ٹکڑا اندھیری رات کا تھا اور بولص لشکر کے آگے تھا پس جب دیکھا اسنے ابو عبیدہ رض بن الجراح کی
طرف قصد حملے کا کیا انپر اور تھے اسکے ساتھ چھہ ہزار سوار اور بولص کے بھائی بطرس اور پیدل فوج نے عورتون پر حملہ کیا اور
انمین سے ایک جماعت کو پکڑ لیا اور بجانب دمشق کے واپس گیا پس جب بطرس نہر اسٹریاق پر پہونچا وہان اس غایت سے
ٹھہرا کہ دیکھے اور دریافت کرے کہ اسکے بھائی بولص کا معاملہ کیونکر گذرتا ہی اور ابو عبیدہ رض بن الجراح کا حال یہ ہوا کہ جب انھون
نے یہ معاملہ ناگہانی رومیون کی طرف سے دیکھا کہا قسم ہی خدا کی کہ راے وہی اچھی تھی جو خالد رض بن الولید رضی اللہ عنہ نے
کہا تھا یعنی اپنے تئین پیچھے لشکر کے تجویز کیا تھا اور ایسی حالت مین بولص انکے قریب آیا اور ارادہ حملے کا انپر کیا اور نشان اور
صلیبان اسکے سر کے اوپر تھے اور عورتین بیقرار تھین اور لڑکے چلاتے تھے اور ہزار ہا مسلمان اسکی طرف بڑھے اور مقابلہ اسکا بہ قتال
شدید کیا اور دشمن خدا بولص نے قصد بجانب ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے کیا اور ہونے لگی آپس مین ان دونون کے لڑائی اور واقع
ہوئی لڑائی درمیان صحابہ رض اور رومیون کے اور اونچا ہوا غبار لڑائی کا انکے سرون پر اور پڑے لوگ مار دھاڑ لڑائی مین سخت

اور ابتلاے سخت ہوئی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بولص کی لڑائی مین اور ثبات قدمی اور صبر کیا اُنھون نے اُسکے
مقابلے مین مانند صبر بڑے مرتبے والون کے سہیل بن صباح نے روایت کی ہے کہ تھا میری سواری مین ایک گھوڑا
سپید پیشانی اور سفید ہاتھ پیر کا پس ڈھیلی کردی اور چھوڑدی مین نے باگ اُسکی پس وہ چلا مثل بجلی کوندنے والی کے اور اندک عرصے مین
پہونچ گیا مین خالد بن الولید اور مسلمانون کے پاس اور چلا کر پکارا مین نے خالد بن الولید کو پس باگ پھیری اُنھون نے میری طرف اور کہا
کہ تمھارے پیچھے کیا صورت ہے اے بیٹے صباح کے پس کہا مین نے کہ اے سردار پہونچو اور جا ملو تم ابی عبیدہ بن الجراح اور عورات سے کس واسطے
کہ گروہ دمشق کا آملا ہے اُنھین اور پکڑ لیا ہے اُنھون نے کچھ جماعت عورتون اور لڑکون کو اور ابو عبیدہ بن الجراح ایسی بلا مین مبتلا ہو گئے ہین
جسکی طاقت وہ نہین رکھتے ہین پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ حال سُنا کہا انا للہ وانا الیہ راجعون قسم ہے خدا کی
کہ مین نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہا تھا کہ چھوڑ دو مجکو پیچھے فوج کے پس نہ چھوڑا اُنھون نے لیکن حکم خدا کا ہوتا ہے پھر حکم کیا
رافع بن عمیرۃ الطائی کو کہ ایکہزار سوار لیکر پہونچین اور جا ملین ہودج سواری عورتون مین پس جب وہ روانہ ہو کر کچھ دور گئے
تب روانہ کیا عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو ساتھ ایکہزار سوار کے اور کہا اُنسے کہ جا ملو تم دشمنون مین پھر اُنکے پیچھے
اُنکے روانہ کیا ضرار بن الازور کو ساتھ ایک ہزار سوار کے اور اُنکے ساتھ قیس بن ہبیرۃ المرادی کو بھیجا پھر خود سب لشکر
لیکر اُنکے پیچھے روانہ ہوئے پس اُسی حالت مین کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بولص سے لڑ رہے تھے کہ دفعۃً پہونچ گیا لشکر
مسلمانون کا اور حملہ کیا اُنھون نے کفار دشمنان خدا پر اور گھیر لیا اُنکو ہر طرف سے اور سرنگون کر دیا صلبان کو اور یقین ہو گیا رومیون کو
اپنی خواری اور سستی کا اور آگے بڑھے ضرار بن الازور مثل شعلۂ آگ کے اور ارادہ حملے کا کیا بولص پر پس جب دیکھا دشمن خدا نے اُنکو
اور گند ہو گئی طبیعت اُسکی اور ڈر سے وہ کانپنے لگا اور کہا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ اے عربی قسم ہے تمکو اپنے دین کی کہ اس شریر سے
کہو کہ مجھسے الگ اور دور رہے اور حال یہ تھا کہ بولص مذکور ضرار بن الازور کے حالات شجاعت اور بہادری کے بعلبک کے اور
غزائیل اور جو کام اُنھون نے بمقام بیت لہیا کیا تھا دیوار شہر پناہ سے بچشم خود دیکھ چکا تھا پس پہچان لیا اُسنے اُنکو اور ابو عبیدہ بن الجراح
سے کہا کہ اس شیطان کو میرے پاس آنے دو پس ضرار بن الازور نے کہا کہ مین شیطان اُسی حالت مین ہونگا جب کہ تیری طلب اور لڑائی مین
کمی اور کوتاہی کرونگا پھر جلدی سے نیزہ مارا اُسکو پس جب بولص نے دیکھا کہ نیزہ اُنکا اُس تک پہونچتا ہے اپنے تئین گھوڑے سے گرا دیا
اور اپنے ساتھیون کی طرف بھاگا پس ضرار بن الازور گھوڑے سے اُترے اور اُس سے کہا کہ کہان جاتا ہے تو شیطان تیرے پیچھے ہی تجکو
طلب کرتا ہے پس بولص نے کہا کہ اے بدوی مجکو باقی رکھ کہ میری بقا مین تمھاری عورتون کی بھی بقا ہے پس ضرار بن الازور نے یہ سُنکر اُسکے ہاتھ پیچھے
کر کسے اور گرفتار کر لیا اُسکو اور مسلمانون نے دشمنان خدا پر حملہ شدید کیا اور سخت لڑائی لڑے اُنسے واقدی رحمہ اللہ نے ماجد بن ویم
العبسی سے روایت کی ہے کہا ماجد نے کہ تھا مین جنگ شحورا مین ساتھ مسلمانون کے بیچ گروہ عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ
عنہما کے اور گھیر لیا تھا ہمنے اُنکو ہر طرف سے اور خوب تیغ زنی کی ہمنے اُنپر اور وہ چھہزار سوار تھے رفاعہ بن قیس نے روایت کی ہے کہ ہمکو معلوم
ہوا کہ منجملہ چھہزار کے ایک سو سے زیادہ کوئی اُنمین سے بچکر نہین پھرا اور جب ضرار بن الازور نے اس امر کو چاہا کہ اُنکی [illegible]

اہل روم کے قیدیون مین ہین بہت دشوار گذرا انپر یہ معاملہ پس آگئے وہ خالد بن الولید رضی اللہ کے پاس اور انکو اس حال سے
آگاہ کیا خالد بن الولید رضی اللہ نے اُن سے کہا کہ بے صبری نہ کرو تم اسواسطے کہ ہمنے اُنکے سردار اور ایک گروہ سردارون کو پکڑ لیا ہی پس قریب ہی کہ
بعوض اُنکے ہم اپنی عورتون کو چھڑا لیوین اور ہمکو بطلب عورات کے دمشق کا جانا ضرور ہی پھر خالد بن الولید نے ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ عورتون کو لیکر باہستگی رفتار روانہ ہون یہان تک کہ دیکھین وہ کہ معقدمہ ہماری عورات کے
کیا ہوتا ہی پھر جریدہ روانہ ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ دو ہزار سوار کے اور سب لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
کے ساتھ روانہ کیا اس خوف وخیال سے کہ شاید وردان مع لشکر کے اُنسے مقابل نہو جاوے پس روانہ ہوا لشکر اور چلے خالد
بن الولید رضی اللہ عنہ مع اُن لوگون کے جو اُنکے ساتھ تھے بطلب قیدیون کے اور آگے اُنکے رافع بن عمیرۃ الطائی اور میسرہ
بن مسروق العبسی اور ضرار بن الازور اور رؤساے مسلمان تھے اور کوشش کی سبھون نے چلنے مین ضرار بن الازور یہ اشعار پڑھتے تھے
پس سنتے خالد بن الولید اُنکے مضمون شعر سے اور چلے جاتے تھے تا اُنکہ قریب استریاق کے پہونچے پس دیکھا ایک گرد بلند کو کہ
اُسکے بیچ مین تلوارین چمکتی ہین پس خالد بن الولید نے کہا کہ یہ تعجب کا معاملہ ہی قیس بن ہبیرۃ المرادی نے کہا کہ یقینہ گرد
دمشق کے ہین خالد بن الولید نے کہا کہ درست کرو تم اور تان لو نیزون کو تاکہ دیکھین ہم کہ یہ کیا ہو رہا ہی پس درست کر لیا
اُنھون نے نیزون کو اور چلے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب بطرس برادر بولص عورات عرب کو پکڑ لیجا کر مقام
نہر استریاق بغایت دیکھنے حال اپنے بھائی کے ٹھہر اتھا اُسنے عورتون کو اپنے سامنے بلایا پس خولہ بنت الازور سے کسی کو زیادہ
اُسنے خوبصورت نہ دیکھا پس کہا اُسنے کہ یہ خاص میرے واسطے ہین اور مین اُسکے واسطے اسمین کوئی کچھ جھگڑا نہ کرے اور اسی طرح
قوم ہمراہی اُسکی ہر عورت کی نسبت کہتے تھے کہ یہ میرے لیے ہین پھر یکجا کیا اُن لوگون نے مال لوٹ کو اور ٹھہرے
بہ انتظار دریافت حال بولص اور اُسکے ہمراہیان کے اور عورتون کا حال یہ تھا کہ اسمین بوڑھی عورتین قوم حمیر اولاد عمالقہ
اور تبابعہ سے تھین اور وہ عورتین گھوڑے کی سواری اور راتون کے چلنے اور در آنے اور مقابلہ کرنے مین اہل عرب پر عادت رکھتی تھین
راوی نے کہا ہی کہ یکجا ہوئین عورتین ایک دوسرے کے پاس اور خولہ بنت الازور نے کہا اُنسے کہ اے بیٹیان حمیر اور باقی نام ونشان
تبع کی آیا راضی ہو تم اس امر مین کہ غالب ہو جاوین کفر ان روم کے اور رہو تم خدمت کنندہ اہل شرک کی پس کہان گئی اور کیا ہوئی
وہ شجاعت اور دانشمندی تمھاری جسکا چرچا اور مذکور مجالس عرب مین ہوتا تھا اور مین تمکو اس امر مین کنارہ کش دیکھتی ہون اور
مین تمھارا سب کا مارا جانا آسان دیکھتی ہون اس مصیبت اور خدمتگاری اہل روم سے پس عفیرہ بنت عفار الحمیریہ نے
کہا کہ اے بنت الازور قسم ہی خدا کی کہ شجاعت اور عقل اور معاملات لڑائی اور سوار کاری مین تو ہم ایسے ہین جیسا کہ تمنے
بیان کیا لیکن کیا کام اور کیا حیلہ وہ شخص کر سکتا ہی جسکے پاس گھوڑا نیزہ کچھ بھی نہو اور دشمنون نے ہمکو ناگاہ گرفتار کر لیا ہی
اور کوئی سامان ہمارے پاس نہین ہی اور ہم مثل بکریون بھاگنے والی کے ہین پس خولہ بنت الازور نے کہا کہ اے بیٹیان
تبابعہ کی خیمون کی چوبین تو ہین کہ اُنکو لیکر ہم سب اِن ناکسون پر حملہ کرین اور شاید اللہ تعالی ہمکو مدد دے اور ہم غالب

یا یہ کہ ہم سب مار ڈالے جاوین پس راحت پاوینگے اس شرم و عار سے پس عفیرہ بنت عفار نے کہا کہ قسم ہے خدا کی جو تمنے بات کہی اس سے بہتر کوئی بات نہین ہے پس لیا ہر ایک عورت نے ایک ایک چوب خیمے کی اور ایکبارگی شور کر کے رومیون کے مقابلے کو نکلین اور خولہ بنت الازور سب عورتون کے آگے تھین اور ایک چوب خیمے کی اُنکے کاندھے پر تھی اور اُنکے پیچھے عفیرہ بنت عفار اور ام ابان بنت عتبہ اور سلمہ بنت النعمان ابن المقر اور انھین سی عورتین تھین پس خولہ نے اُنسے کہا کہ سب یکجا ہو کر لڑو اور کوئی ایک دوسرے سے جدا نہو کہ معرض ہلاکت اور پریشانی مین پڑو اور نیزون اور تلوارون سے شکست اُٹھاؤ پس قدم بڑھایا خولہ نے اور ایک شخص رومی کے سر پر چوب ماری کہ وہ بیہوش ہو کر گر پڑا اور مر گیا پس رومی متوجہ بتحقیق حال ہوے پس دفعۃً اُنھون نے عورتون کو آتے ہوے دیکھا اور چوبین اُنکے ہاتھون مین تھین یہ دیکھکر بطرس نے چلاّ کر کہا کہ سختی ہو تمپر اے عورتو یہ کیسا معاملہ ہے پس عفیرہ بنت عفار نے کہا کہ یہ کام ہمارا اسواسطے ہے کہ ہم اپنے کو عار عرب سے بچاوین اور تمکو آج کے دن ان چوبون سے مارینگے تا اینکہ دھس جاوینگے بھیجے تمھارے نیچے کو اور منقطع ہو جاویگی عمرین تمھاری پس ہنسنے لگا بطرس یہ کلام سنکر اور اپنی قوم سے چلاّ کر کہا کہ سختی ہو تمپر متفرق کرو عورتون کو اور تلوارون سے نہ مارو اور پکڑ لو اُنکو اور جو کوئی تم مین سے خولہ کو پکڑے کوئی امر بد اُنکی نسبت نہ کرے راوی نے بیان کیا ہے کہ قوم نے ہر طرف سے عورتون کو گھیر لیا اور قصد پہونچنے کا اُن تک کیا لیکن کوئی سبیل پہونچنے کی نپائی اور جو شخص قریب اُنکے جاتا تھا اُسکے گھوڑے کے ہاتھ پیر وہ توڑ ڈالتی تھین اور جب وہ شخص گھوڑے سے گرتا تھا دوڑ کر چوب سے اُسکو مار ڈالتی تھین واقدی رحمۃ اللہ نے روایت کی ہے کہ عورتون نے تیس سواران رومی کو مار ڈالا پس جب بطرس نے یہ حال دیکھا خشمناک ہو کر گھوڑے سے اُترا اور اُسکے ساتھی بھی گھوڑون سے اُتر پڑے اور حملہ کیا عورتون پر ساتھ قنطاریات اور تلوارون کے اور عورتین ایک دوسرے کے پاس دوڑتی تھین اور کہتی تھین کہ اختیار کرو تم موت کو مثل بڑے اور بزرگ لوگون کے اور نہ مرو تم مثل ناکسون کے راوی نے بیان کیا ہے کہ بطرس نے ظاہر کیا شجاعت اور رنج اپنا بوقت دیکھنے ایسے کام عورتون کے اور دیکھا اُسنے خولہ بنت الازور کو کہ وہ مثل شیر کے ڈکارتی تھین اور اشعار بہادری کے پڑھتی تھین پس بطرس نے اُنکے قریب جا کر کہا کہ اے عرب باز رہو تم اپنے کامون سے کہ مین تمھاری تعظیم کرتا ہون اور تمھاری نسبت وہ امر دل مین رکھتا ہون جس سے تم خوش ہوگی کیا تم نہین راضی ہوگی اس امر پر کہ مین تمھارا مالک ہون کہ مین وہ ہون کہ سب نصرانی عورتین میری خواہش رکھتی ہین اور میری ملک مین زمین اور جگہ اور جانور اور مال بہت ہین اور ہرقل بادشاہ کے نزدیک میرا بڑا مرتبہ ہے سو یہ سب تمھارے لیے ہے پس تم اپنے تئین اپنے ہاتھ سے ہلاک نہ کرو خولہ بنت الازور نے کہا کہ اے بیٹے کافر ناکس بدکارہ کے قسم ہے خدا کی کہ اگر ظفر اور غلبہ پاؤنگی مین تجھپر تو تیرے سر کے بھیجے کو اس چوب سے توڑونگی قسم ہے خدا کی کہ ہرگاہ مین اس امر مین راضی نہین ہون کہ تجھکو اپنی بکریون اور اونٹون کا چرواہا بناؤن پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ تو ہمارا مثل اور کفو ہو راوی نے کہا ہے کہ غصے مین آیا بطرس خولہ بنت الازور کی گفتگو سے اور برانگیختہ کیا اُسنے اپنی قوم کو ساتھ لڑائی کے اور اُنسے کہا کہ اس سے زیادہ تمام ملک شام اور گروہ عرب مین کونسی بات شرم کی ہوگی کہ عورتین تمپر غالب ہوگئین

پس ڈرو تم مسیح اور ہرقل کے غضب سے واقدی رحمۃ اللہ نے روایت کی ہی کہ جنبش مین لائے وہ لوگ بطرس کے
کلام سے اور یکبارگی حملہ سخت کیا اور صبر کیا عورتون نے اُنکے مقابلے مین اور وہ اسی حالت مین تھین کہ دفعۃً قریب پہونچے
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مع اپنے ساتھیون کے اور دیکھا اُنھون نے اُڑتے ہوے گرد اور چمک تلوارون کی پس اپنے
ساتھیون سے کہا کہ کون شخص تم مین سے اس معاملے کی خبر مجھکو دیگا پس رافع بن عمیرۃ الطائی نے کہا کہ مین خبر لاؤنگا پس کہکر
رافع بن عمیرہ روانہ ہوے اور اپنے گھوڑے کی باگ کو چھوڑ دیا یہانتک کہ قریب عورتون کے پہونچے اور دیکھا کہ وہ
لڑرہی ہین پس پھرے رافع اور بیان کیا خالد بن الولید سے جو دیکھا تھا پس خالد بن الولید نے کہا کہ بڑے تعجب کا یہ معاملہ ہی
بتحقیق یہ عورتین اولاد عمالقہ اور اولاد تبابعہ سے ہین اور بعض اُنمین سے تبع بن الاقرن اور تبع بن ابی کرب وذی عیدن
وعبد الکلال المعظم اور تبع بن حسان بیٹی اُس تبع کی ہین جنھون نے قبل ظہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ذکر رسول اللہ کا کیا تھا اور گواہی اُنکی نبوت کی دی تھی اور اشعار نعت کے تصنیف کیے تھے اور جا تو تم اے رافع کہ ان
عورتون کی لڑائی بہت جگہ مشہور ہی سو اگر اُنھون نے ایسا ہی کیا ہی جیسا کہ تم بیان کرتے ہو پس بڑائی حاصل کی اُنھون نے
تمام لوگون اور عرب کی لڑکیون پر ہمیشہ کے واسطے اور دور کر دیا عورات عرب سے بدنامی کو راوی نے بیان کیا ہی کہ
یہ حال عورات کا سُنکر مسلمان بہت خوش ہوے اور اُٹھ کھڑے ہوے ضرار بن الازور اور پھینک دیا اُنھون نے اپنے پرانے
کپڑون کو اور لے لیا نیزے کو اور سوار ہوکر ڈھیلی کردی باگ گھوڑے کی بقصد مدد دہی عورتون کے پس خالد بن الولید نے کہا
کہ جلدی نہ کرو تم اے ضرار جانے مین اسواسطے کہ جو شخص درنگ کرتا ہی اپنے کام مین پہونچ جاتا ہی اپنے مطلب کو اور خوشی حاصل
ہوتی ہی اسکو اور جلدی کرنے والے کا کام نہین بنتا ہی اور نہین رستگاری پاتا ہی پس ضرار بن الازور نے کہا کہ اے سردار نہین
صبر ہوسکتا ہی مجھسے اپنی بہن کی مدد دہی مین پس خالد بن الولید نے کہا کہ اگر اللہ تعالی نے چاہا تو کشود کار قریب ہی پھر تب کیا
خالد بن الولید نے اپنے ساتھیون کو اور نزدیک ملا دیا سب گھوڑون کے سرون کو اور بلند کیا نشانون کو اور آئے قلب
فوج مین اور کہا اے گروہ مسلمانان جسوقت پہونچ جاؤ تم رومیون تک پس متفرق ہوکر گھیر لو اُنکو پس شاید اللہ تعالی ہماری عورات کو
رہائی بخشے اور ہمارے لڑکون پر رحم کرے پس سبھون نے کہا کہ ہمکو تمھارا کہنا بخوشی خاطر منظور ہی پس اُسی حالت مین کہ رومی
عورتون سے لڑرہے تھے کہ قریب پہونچے اُنکے لشکر اور نشان مسلمانون کے پس چلا کر کہا خولہ بنت الازور نے کہ اے اولاد
تبابعہ کی بتحقیق آئی تمھارے لیے کشود کار پروردگار بزرگ ومہربان سے اور خوشی دی اُسنے تمھارے دلون کو راوی نے
بیان کیا ہی کہ جب بطرس نے مسلمانون کے لشکر کو اسطرح سے دیکھا کہ نیزے اور تلوارین اُنکی مثل برق کے چمک رہی ہین پس
دھڑکنے لگا دل اُسکا اور کانپنے لگے ہاتھ پیر اُسکے اور رومی آپسمین ایک دوسرے کو دیکھنے لگے پس بطرس نے کہا کہ اے گروہ
عورتون کے بتحقیق میرے دل مین تمھاری نسبت مہربانی اور شفقت آگئی ہی اسوجہ سے کہ ہم لوگ بھی مان بہن بیٹی پھوپھی
رکھتے ہین اور مین چھوڑے دیتا ہون تمکو صلیب کے صدقے مین پس جب تمھارے مرد آجاوین تم اُنکو اس حال سے آگاہ کردینا

لوا شعار
شہدت علی احمد انہ
گواہی دیتا ہون مین
احمد پر کہ بتحقیق وہ
رسول من اللہ باری النسم
پیدا کرنے والے
لوگون کے ہین ۱۲

یا تہ احمد خیر الامم
امت احمد کی
بہترین امتون کی ہوگی ۱۲

فلو مد عمری
الی عصرہ
لکنت وزیرا لہ وابن عم
اور ابن عم ۱۲

پھر باگ پھیر کر اُسنے ارادہ بھاگنے کا کیا تھا کہ دفعۃً دیکھا اُسنے دو سواروں کو کہ قلب لشکر مسلمانوں سے نکلے ایک اُنمین زرہ وغیرہ پہنے تھے اور دوسرے ننگے بدن عربی گھوڑے پر سوار جسپر زین وغیرہ نتھی سوار تھے اور اُنکے ہاتھ مین نیزہ تھا اور دونون سوار باگین چھوڑے ہوے مثل شیر کے آتے ہین ایک اُنمین سے خالد بن الولید تھے اور دوسرے ضرار بن الازور پس جب خولہؓ نے ضرار کو دیکھا کہا کہ اے بھائی کہان چلے تم اور بہ تحقیق اللہ تعالی نے کفایت کیا ہمکو اور بے پروا کر دیا تمھاری مدد سے پس چلا کر کہا بطرس نے خولہ سے کہ جاؤ تم اپنے بھائی کے پاس کہ مین نے دے ڈالا تمھارے تئین اُنکو اگرچہ تمھاری جُدائی کو مین دوست نہین رکھتا ہون یہ کہکر وہ بھاگا پس خولہ نے اُسکا پیچھا کیا اور کہا کہ یہ امر خصائل عرب سے نہین ہی کہ تو ہمسے تقرب اور شفقت ظاہر کرے اور ہم تجھسے دوری اور جفا چاہین پس تو اپنی خواہش طبیعت کا پابند رہ یہ کہکر خولہؓ اسکے سامنے ہوئین پس کہا اُسنے کہ چھپاؤ تم اپنی صورت کو مجھسے کہ بہ تحقیق جاتی رہی محبت تمھاری میرے دل سے پس خولہؓ نے کہا کہ ضرور ہی مجھکو تیرا ساتھ دنیا ہر حال مین پھر جلدی کی خولہؓ نے بجانب بطرس کے اور ضرارؓ بن الازور اور خالدؓ بن الولید اور لشکر نے بھی قصد اُسکا کیا پس بطرس نے ضرار کو دیکھکر شور کیا اور کہا کہ اے عربی اپنی بہن کو لے لو مبارک ہون تمکو کہ وہ ہدیہ اور تحفہ مین ہے ہماری طرف سے تمکو پس ضرارؓ نے کہا کہ قبول کیا مین نے تیرے ہدیے کو اور اُسکا بدلا تو میرے پاس کچھ نہین ہی مگر نوک نیزے کی پس لے تو اسکو بطور ہدیے کے مجھسے پھر حملہ کیا ضرارؓ اسنے اُسپر اور وہ پڑھتے تھے اس آیت کو وَاِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا اور دو ہاتھ پھر نیزا مارا ضرارؓ نے اسکے دل پر اور پہونچ گئین خولہؓ بنت الازور اُس تک اور مارا چوب کو اُسکے گھوڑے کے پیرون مین پس جھکا گھوڑا اور رہا وہ دشمن خدا نے کہ گر پڑے زمین پر پس دوڑے ضرارؓ قبل گرنے اُسکے زمین پر اور نیزا مارا اُسکے چوتڑ مین کہ دوسری طرف پار ہوکر نکلا اور وہ اندھا گر کر مر گیا پس چلا کر تعریف کی خالدؓ بن الولید نے اور کہا کہ یہ وہ ضرب ہی کہ نہین زیبا تھا رہوتا ہی مارنے والا اُسکا اور حملہ کیا مسلمانون نے رومیون پر پس نہ تھا وہ حملہ مگر مثل ایک گرداوے کے یہانتک کہ تین ہزار رومی مارے گئے حامد بن عون الربعی نے بیان کیا ہی کہ بہ تحقیق شمار کیا تھا مین نے کہ ضرارؓ بن الازور نے اُس لڑائی مین تینتیس رومیون کو مار ڈالا اور خولہؓ بنت الازور نے بہتون کو چوب خیمے سے مار ڈالا اور دیکھا تھا مین نے عفیرہ بنت عفار الحمیریہ کو کہ وہ ایسی سخت لڑائی لڑتی تھین کہ نہین دیکھا تھا مین نے مثل اُس لڑائی کے اور بھاگ نکلے رومی اور مسلمانون نے برابر تا دمشق اُنکا پیچھا کیا مگر نہ نکلا کوئی شخص اُنمین کا دمشق سے بلکہ بڑھگیا خوف اور رنج اور ڈر اُنکا اور پلٹ آئے مسلمان اور یکجا کیا اُنھون نے مال غنیمت اور گھوڑے اور ہتھیارون کو اور کہا خالدؓ بن الولید نے مسلمانون سے کہ چلو تم ابو عبیدہؓ بن الجراح کی طرف تاکہ وردان مع فوج کے اُنکے پاس نہ آنے پاوے اور لٹکا لیا ضرارؓ بن الازور نے سر بطرس کا اپنے نیزے کی نوک پر اور روانہ ہوے مسلمان تا اینکہ پہونچ گئے وہ ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پاس بمقام مرج راہط کے اور وہ وہان ٹھہرے تھے یہانتک کہ آئے مسلمان اُنکے قریب اور آوازین تکبیر کی بلند کین اور ایک نے ایک سے سلام علیک کی اور دیکھا اُنھون نے عورتون کو پس خوش ہوے اُنکے دیکھنے سے اور اُنکے کامون سے اور بشارت حاصل کی ساتھ مدد الٰہی کی اور یقین ہوا اُنکو کہ ملک شام کا

اُنھین کے لیے ہی پھر سامنے بلایا خالدؓ بن الولید نے بولص کو اور اسلام عرض کیا اُسپر اور اُسنے انکار کیا پس خالدؓ بن الولید نے اُس سے کہا کہ اسلام اختیار کر تو ورنہ تیرے ساتھ بھی مین وُہی کرونگا جو تیرے بھائی کے ساتھ کیا ہی اُسنے پوچھا کہ تمنے میرے بھائی کے ساتھ کیا کیا خالدؓ بن الولید نے کہا کہ مارڈالا مین نے اُسکو اور یہ سر اُسکا میرے پاس موجود ہی اور سر منگوا کر اُسکے سامنے ڈالدیا پس بولص سر کو دیکھکر رونے لگا اور کہا کہ بھائی کے پیچھے کچھ لطف زندگی کا نہین ہی پس مجھکو بھی اُسمین ملادو پس مسیب رضؓ بن نجتہ الفزاری نے اُسکی گردن ماری پھر روانہ ہوئے مسلمان واقدی رحمۃ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب خالدؓ بن الولید نے خطوط بجانب شرجیل بن حسنہ و معاذ بن جبل و یزید بن ابی سفیان و عمرو بن العاص کے روانہ کیے اور سبھون نے خطوط کو پڑھا بعجلت وہ سب مع لشکر ہمراہی اپنے کے واسطے اعانت مسلمانون کے بجانب اجنادین روانہ ہوئے سفینہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیا ہی کہ مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا اور پہونچے ہم سب کے سب بمقام اجنادین کے ساتھ ہی ایک ہی وقت مین اور یہ معاملہ جمادی الاول ۱۳ھ ہجری مین واقع ہوا اور مسلمانون نے آپسمین سلام علیک کی اور دیکھا ہمنے لشکر رومیون کو بے گنتی کا پس جب ہم دکھائی دیے اُنکو ظاہر کیا اُنھون نے لباس اور شعار اپنے اور صف بندی کی اُنھون نے اپنے لشکر کی اور پھیل گئے وہ ہمارے واسطے زمین اجنادین مین اور تھین صفین اُنکی نوّے ہزار اور ہر صف مین ایک ہزار آدمی تھے ضحاکؓ بن عروہ نے روایت کی ہی قسم ہی خدا کی کہ مین عراق کے ملک مین گیا تھا اور لشکر کسریٰ اور فوج جرامقہ کو دیکھا تھا لیکن رومیون کے لشکر اور اُنکی تعداد اور ہتھیارون سے بڑھکر وہان نہین دیکھا تھا پس اُترے ہم لوگ اُنکے مقابلے پر پس جب دوسرا دن ہوا قصد مقابلے کا کیا اُنھون نے ہمسے پس جب دیکھا ہمنے کہ وہ سوار ہوئے ہین ہوشیار ہو گئے ہم اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور وہ ہماری صفون کے بیچ مین آتے تھے اور کہتے تھے کہ جان لو تم لوگ اس امر کو کہ اس سے بڑھکر لشکر تم نہ دیکھوگے پس اگر اللہ تعالیٰ نے اس لشکر کو تمھارے ہاتھون سے بھگادیا پھر کوئی اُنکی جگہ پر آکر تمسے نہ لڑیگا پس رغبت کرو تم جہاد مین اور مدد دو دین کو اور خبردار پیٹھ پھیرنے سے کہ پیٹھ پھیرنا موجب دخول آگ کا ہوتا ہی اور گھوڑون کا ندھے ملا لو اور جنبش دو تم تلوارون کو اور نہ حملہ کرو تم جبتک کہ مین حکم نہ دون اور ہوشیار رہو اور ہمتین اپنی آگے کو متعلق رکھو واقدی نے بیان کیا ہی کہ جب وردان نے دیکھا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارادہ جنگ جمع ہوئے ہین تب بلایا اُسنے بطارقہ اور ملوک کو اور کہا اُسنے اُنسے کہ اے بنی الاصفر جان لو تم اس بات کو کہ ہرقل بادشاہ کو تمپر ناز ہی اور اُسنے یہ بوجھ تمھارے اوپر رکھدیا اور تمسے اعانت چاہی ہی پس اگر شکست اُٹھائی تمنے اس لڑائی مین تو پھر کوئی تمھاری جگہ اُنسے کبھی لڑنے کو نہ آویگا اور مالک ہوجاوینگے وہ تمھارے شہرون کے اور مارڈالینگے تمھارے مردون کو اور پکڑلینگے تمھاری عورتون کو پس چاہیے کہ صبر کرو تم لڑائی مین اور یکبارگی سب کے سب حملہ کرو اور متفرق نہو اور جان لو تم اس امر کو کہ تم مین تین آدمی اُنکے ایک آدمی کے مقابلے مین ہین اور اعانت طلب کرو تم صلیب سے کہ وہ تمکو مدد دیگی راوی نے بیان کیا ہی کہ خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ مسلمانون کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا اُنسے کہ تم مین وہ کون شخص ہی جو نگاہ کرے ہمارے واسطے دشمنون کو

ف ذکر قتل بولص کا اور صف بندی کرنا دونو لشکرون کا اجنادین مین واسطے لڑائی کے

اور آرایش کرے اُنکی تعداد کی پس ضرار بن الازور نے کہا کہ یہ کام مین کرونگا خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی
کہ یہ کام تمھین سے ہوگا ولیکن اے ضرار جسوقت تمھارا سامنا ہوجاوے دشمن سے تو احتیاط کرو تم اس امر سے کہ خوب
مین آجاؤ تم اپنے نفس کے غرور پر اور جرأت زائد از طاقت کرو اللہ تعالی نے یہ حکم نہین کیا ہی اور فرمایا ہی ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکہ
پس سوار ہوئے ضرار اور چھوڑدی باگ گھوڑے کی تا آنکہ پہونچے وہ قریب لشکر رومیون کے پس دیکھا ساز وسامان
اُنکا اور خیمے اُنکے اور چمک خودون اور طباسق اور نشانون کی مثل پرہاے چڑیون کے اور وردان اُسوقت
بجانب لشکر مسلمانون اور اُنکے طریقون کو دیکھ رہا تھا کہ دفعتہً اُسنے ضرار بن الازور کو دیکھا پس کہا اُسنے اپنے سردارون
سے کہ مین ایک سوار کو دیکھتا ہون کہ وہ آتا ہی اور وہ بیشک مرد اِس قوم کا ہی پس کون تم مین سے اُسکو میرے پاس لادیگا
پس نکلے رومیون سے تیس سوار بطلب ضرار بن الازور کے پس جب ضرار بن الازور نے اُنکو دیکھا تو اُنکے سامنے سے پیٹھ پھیری
اور پیچھا کیا اُن لوگون نے اور سمجھے وہ کہ ضرار بن الازور بھاگے جاتے ہین اور مطلب ضرار کا یہ تھا کہ اُنکو اُنکے ساتھیون سے دور
اور فاصلے پر لاوین جب دور لائے اُنکو موڑا منہ اپنے گھوڑے کا اُنکی طرف اور راست کیا نیزے کو بجانب اُنکے پس ایک
سوار کو اُنمین سے نیزہ مارکر گرادیا اور دوسرے پر ارادہ کیا اور حملہ کیا اُنپر مثل حملہ شیر نر کے اور ڈانٹا اُنکو اور سماگیا رعب
ضرار بن الازور کا اُنکے دلون مین اور بھاگ نکلے وہ اور پیچھا کیا اور مار ڈالا ضرار نے اس تعاقب مین ایک سوار کو دوسرے کے
بعد یہانتک کہ مارا اُنیس سوارون کو پس جب وہ قریب لشکر روم کے پہونچے تب پھرے وہان سے اور آکر خالد بن الولید کو حقیقت
حال سے مطلع کیا پس خالد بن الولید نے کہا کہ آیا نہین کہا تھا مین نے تمسے کہ نہ جرأت کرنا اپنے نفس کی فریب دہی پر اور حملہ کرنا
اُنپر ضرار بن الازور نے کہا کہ اُن لوگون نے مجھسے مقابلہ کیا اور مین نے اس امر کا خوف کیا کہ اللہ تعالی مجھکو بھاگتے اور شکست
اُٹھاتے نہ دیکھے پس کوشش کی مین نے ساتھ نیت خالص کے اور لامحالہ اللہ تعالی نے مدد دی اور غالب کیا مجھکو اُنپر اور
قسم ہی خدا کی کہ اگر مجھکو تمھاری ملامت کرنے کا ڈر نہوتا تو مین نہ پھرتا جبتک کل لشکر پر حملہ کر لیتا اور جان لو تم اے سوار کہ یہ
لشکر سب ہمارے واسطے مال غنیمت ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ مرتب کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنے لشکر کو میمنہ اور میسرہ اور
قلب وردہ وبازو پر پس میمنہ مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور میسرہ مین سعید بن عامر اور دائین بازو پر نعمان بن مقرن اور
بائین بازو پر شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اور ساقہ مین یزید بن ابی سفیان کو ساتھ چار ہزار سوارون کے گرد
اولاد اور عورتون کے مقرر کیا پس متوجہ ہوئے خالد بن الولید طرف عورتون کے اور نام اُنکے یہ تھے عفیرہ بنت عفار اور
اُم اَبان بنت عتبہ بن ربیعہ اور انھین دنون مین اُنکا نکاح ہوا تھا اور رنگ مہندی کا اُنکے ہاتھ مین تھا اور خوشبو
عطر کی اُنکے سر مین تھی اور خولہ بنت الازور اخت ضرار اور مزروعہ بنت عملوق اور سلمی بنت نارع بن عروہ اور لبنیٰ
بنت سوار اور سلمی بنت النعمان اور اُنکے سوا اور عورتین جنکی شجاعت اور پیش قدمی لڑنے والون مین مشہور تھی پس کہا
خالد بن الولید نے اُنسے کہ اے اولاد تبابعہ بقیہ عمالقہ اور سردار ان کاسرہ کی تمنے وہ کام کیے ہین جس سے خدا اور

بندی اسنے خالد بن الولید کا اپنے لشکر کو اور ارادہ کرنا اونکا مسلمانون کو واسطے لڑائی رومیون کے

مسلمانون کو راضی کیا اور اسکی وجہ سے ذکر بزرگ تمھارا باقی ہی اور یہ دروازے بہشت نے تمھارے واسطے کھولے ہیں
اور آگ دوزخ کی روشن کی گئی ہی تمھارے دشمنون کے لیے اور جان لو تم اس امر کو کہ تحقیق مجھکو تمپر اعتماد ہی پس اگر حملہ کرے
کوئی گروہ رومیون کا تمپر تو لڑو تم اُس سے اور اگر دیکھو تم کسی مسلمان کو بھاگتے ہوے پس لو تم اُسکے واسطے چوب خیمے کی اور
دکھاؤ اُسکو اُسکی اولاد کو اور کہو اُس سے کہ لڑکے بالے چھوڑ کر کہان جاتے ہو کہ اس صورت مین تم آمادہ کروگی مسلمانون کو
واسطے لڑائی کے پس عفیرہ بنت غفار نے کہا کہ اے سردار قسم ہے خدا کی ہماری خوشی تو یہ ہی کہ اگر تم ہمکو اپنے لشکر کے آگے کرو تو ہم ماریں
ہم رومیون کے منھون مین اور لڑین انسے یہانتک کہ نہ باقی رہے ہم مین سے کوئی شخص اور خولہ بنت الازور نے
کہا کہ اے امیر قسم ہے خدا کی کہ نہین پروا ہی ہمکو کسی بھیڑ اور سختی کی پس دعاے خیر دی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے انکو
اور پھرے وہ صفوف مسلمانون کی طرف اور گھومتے تھے اُنکے بیچ مین اپنے گھوڑے پر اور ترغیب لڑائی کی لوگون کو دیتے تھے
اور آواز بلند سے کہتے تھے کہ اے گروہ مسلمانون کے مدد و تم اللہ کو مدد دیگا وہ تمکو اور لڑو تم اللہ کی راہ مین کفار سے اور
فدیہ کرو اپنی جانون کو اللہ کی راہ مین اور صبر کرو دشمنون کی لڑائی مین اور لڑو اپنے حریم اور اولاد کی حفاظت اور دین کے
واسطے اور نہین ہی تمھارے لیے کوئی پناہ کی جگہ کہ رجوع کروگے تم اُسکی طرف اور نہ کوئی چھپنے کی جگہ کہ چھپ رہوگے اُسمین
پس ہلاؤ تم نشانون کو اور آگے کرو تلوارون کو اور نہ حملہ کرو جبتک کہ مین حکم حملے کا نہ دون اور تیرون کو بھی چلاؤ اتفاق سے
کہ جسوقت نکلین وہ کمانون سے تو یہ معلوم ہو کہ گویا ایک ہی کمان کے تیر ہین کسواسطے کہ جسوقت ملے ہوے نکلینگے تیر مثل

ٹیریون کے تو بے شبہ کوئی تیر اُنمین کا کارگر ہوگا واصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون اور جان لو تم اس
بات کو کہ ملاقی ہوگے تم کسی دشمن سے مثل حمایت کنندگان اور دلیران اور بادشاہان اس گروہ کے راوی نے بیان
کیا ہی کہ خوش ہوے مسلمان خالد بن الولید کی باتون سے پھر بخوشی آمادہ ہوگئے واسطے لڑائی کے اور نکال لیا تلوارون کو
اور کھینچ لیا کمانون کو اور چڑھایا تیرون کو انپر اور خالد بن الولید قلب فوج مین ٹھہرے مع عمرو بن العاص و عبد الرحمن بن ابی بکر
صدیق رضی اللہ عنہما اور قیس بن ہبیرۃ المرادی اور رافع بن عمیرۃ الطائی اور مسیب بن نجبۃ الفزاری و ذو الکلاع اور ربیعہ بن عامر
اور مثل ان لوگون کے پھر چلے بجانب دشمن کے آہستگی اور آرام کے ساتھ پس جب دیکھا وردان نے بجانب لشکر مسلمانان
اور اُنکی آمادگی اور چلنے کو وہ بھی مع لشکر کے آمادہ ہو کر چلا اور اُسکے لشکر نے طول و عرض مین کثرت جوانمردون سے زمین کو
بھر لیا تھا اور پوری ہوئین جماعتین اور ایک نے دوسرے کی طرف رجوع کیا اور ظاہر کیا دشمنان خدا نے اپنے لشکر مین
صلیبان اور نشانون کو اور بلند کیا آواز کو ساتھ کلمہ کفر کے پس جب قریب ہوئین دونون جماعتین نکلا صفوف روم سے
ایک شخص بوڑھا سیاہ لباس پہنے ہوے اور کبر لوگ اُسکے آگے تھے پس جب وہ نزدیک مسلمانون کے آیا عربی زبان مین اُسنے
پکار کر کہا کہ کون تم مین سے سردار ہی جو گفتگو کرے مجھسے اور آوے میری طرف کو پس نکلے اُسکی طرف خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
اور پوچھا اُس دانشمند ترسایان نے کہ کیا تم سردار مسلمانون کے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان مسلمان لوگ ایسا ہی سمجھتے ہین

ترجمہ
اور ثابت رہو اور مقابلہ میں مضبوطی کرو اور مورچوں پر جمے رہو اور ڈرتے رہو اللہ تعالی سے تاکہ تم فلاح پاؤ

فصل ... خالد بن الولید ...

اسوقت تک کہ مین طاعت خدا اور طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ قائم ہون اور اگر اُسمین مجھسے کچھ تغیر اور تبدل
واقع ہوجاوے تو میری سرداری اُسپر باقی نرہیگی پس اُسنے کہا کہ اِسی وجہ سے تم ہمپر غالب ہوگئے اور اگر تم کچھ تغیر اور تبدل
اپنے طریقے مین کرتے تو ہرگز ہمپر غالب نہوتے پھر اُسنے کہا کہ تم آگئے اور داخل ہوے اُن شہرون مین جنکی نسبت کسی بادشاہ
کو جرات آنے اور داخل ہونے کی نہین کی اور اہل فارس اور جرامقہ اُن شہرون مین آئے اور پشیمان ہوکر پھر گئے تھے اور اپنی
مراد کو نہ پہونچے اور اب تم ہمپر غالب ہوگئے ہو اور حال یہ ہی کہ غلبہ ہمیشہ نہین رہتا ہی اور ہمارے سردار وردان نے
بنظر شفقت کے تمھارے حال پر مجھکو تمھارے پاس بھیجا اور اُسنے کہا ہی کہ مین ہر ایک کو تمھارے لشکر سے ایک ایک کپڑا اور عمامہ اور دینار
اور تمکو ایک سو دینار اور دس کپڑے اور تمھارے خلیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایک ہزار دینار اور سو کپڑے دونگا اس شرط سے کہ
تم مع لشکر اپنے پلٹ جاؤ کسواسطے کہ ہماری تعداد مثل چیونٹیون کے ہی اور تم یہ نہ سمجھو کہ یہ گروہ مثل اُن اشخاص کے ہی جنسے تم
ملاقی ہوے اور لڑ چکے ہو اسواسطے کہ بادشاہ نے نہین بھیجا ہی اس لشکر مین مگر بڑے بڑے سرہنگان جنگ آزمودہ اور پیشوا
ترسایان کو پس خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی کہ نہ پھرینگے اور نہ پلٹ جاوینگے ہم تمسے مگر بسبب ایک کے تین باتون سے یا
داخل ہو تم ہمارے دین مین اور کہو تم جو ہم کہتے ہین یا ادا کرو جزیہ یا لڑو ہمسے اور جو تعداد اپنی مثل چیونٹیون کے بیان کرتے ہو
پس بہ تحقیق اللہ تعالی نے ہمسے وعدہ حدود ہی کا فرمایا ہی بزبان ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اس مضمون کو
اپنی کتاب مین بیان کیا ہی اور جو تم ہمکو طمع کپڑون اور دینار کی دیتے ہو پس عنقریب دیکھوگے تم اپنے کپڑون اور اپنی نعمتون کو
ہمارے پاس اور اپنے شہرون کو ہماری ملک مین پس راہب نے کہا کہ مین اس تمھاری گفتگو سے اپنے سردار کو مطلع کرونگا پھر پلٹ گیا
وہ اور جو کچھ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے جواب مین کہا تھا وردان سے بیان کیا پس وردان نے کہا کہ وہ ہمکو مثل اُن
لوگون کے سمجھتے ہین جنسے کل مقابلہ ہوا ہی اور اسلئے ہم لوگون مین امید اور طمع لاحق ہوئی ہی اسی سبب سے کہ ہمنے کمی کی
انکی لڑائی مین اور بادشاہ نے دلیران قوم اراسیہ اور ارد حانیہ اور رہم قلیہ اور کفار بطارقہ کو انکے مقابلے کے واسطے
بھیجا ہی پس نہین ہی ہمارے انکے بیچ مین مگر ایک گروہ اگر اُس گروہ مین ہم انگوٹھی مین ہوش ڈالدینگے پھر تب کیا وردان نے
اپنے لشکر کو آمادہ جنگ ہوکر چلا اور آگے کیا اُسنے پیدل فوج کو صف باندھے ہوے اور انکے ہاتھون مین کمانین اور
چھوٹے نیزے تھے پس یہ کیفیت دیکھکر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے پکارا اور کہا کہ ای مسلمانو تحقیق بہشت آراستہ کی گئی ہی
اور دروازہ آگ کا بند کرلیا گیا ہی اور ملائکہ قریب ہوے ہین اور حورون نے آراستگی اور زینت اختیار کی ہی پس بشارت ہو کو
ساتھ زندگانی دائمی کے پھر پڑھی اُنھون نے یہ آیت ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ یقاتلون
فی سبیل اللہ آخر تک برکت دیوے اللہ تعالی تم مین حملہ کرو پس خالد بن الولید نے کہا ٹھہرو اور توقف کرو ای معاذ تا اینکہ وصیت
کرون مین لوگون کو پس مرتب کین خالد بن الولید نے صفین اُنکی اور کہا کہ ملالو تم مونڈھون کو مونڈھون سے اور جان لو اس
امر کو کہ یہ گروہ تمھارے دوچند ہین اور بڑھاؤ تم لڑائی کو اُنسے تا وقت عصر کے کہ بہ تحقیق وہ ایسی ساعت ہی کہ اُسمین تمھارے

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فتح اور غلبہ حاصل ہوا ہی اُنکے دشمنون پر اور احتیاط رکھو اس امر کی کہ پیٹھ پھیر دو دشمن کے مقابلے سے
کیونکہ اللہ تعالی دیکھتا ہی تمکو اور وہ تمہارے ساتھ برکت اور مدد اللہ تعالی کے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب قریب ہوئین دونون جماعتین
چلایا قوم ارمن نے تیرون کو ایک ساتھ پس مارڈالا اُنھون نے لوگون کو اور زخمی کیا بہتون کو اور خالد بن الولید نے منع کیا
لوگون کو حملہ کرنے سے پس ضرار بن الازور نے کہا کہ کوئی سبب ہمارے ٹھہر جانے کا نہین ہی کہ اللہ تعالی دیکھتا ہی ہمکو اور رسا ہمنے
ہوا ہی ہم سے اور گمان کرینگے دشمن خدا اس امر کا نسبت ہمارے کہ ڈر گئے ہم اور بے صبری اختیار کی ہمنے پس حکم دو ہمکو حملے کا یا
نکلین ہم مین سے کچھ لوگ تاکہ دوڑین اور طول دیوین ہم لڑائی کو وقت حملے تک پس اُسی وقت حملہ کرینگے ہم سب تمہارے
حملے کے ساتھ خالدؓ بن الولید نے کہا کہ اس کام کے واسطے خاص تمھین ہو ضرارؓ نے کہا قسم ہی خدا کی کہ کوئی چیز اس سے زیادہ میرے
دل کی مرغوب نہین ہی پھر نکلے ضرارؓ بن الازور اور پہنا اُنھون نے زرہ بطرس پر اور بولص کو اور ڈال لیا ٹوٹی ہوئی زرہ کو اپنے
چہرے پر اور سوار ہوئے اپنے گھوڑے پر اور سائس ان اُس گھوڑے پر ایک عرق گیر ہاتھی کے چمڑے کا تھا اور وہ بھی بطرس کا تھا
اور چھپایا تھا ضرارؓ نے اپنے تئین بیچ لباس روم کے پھر چھوڑ دیا اور ڈھیلی کر دی باگ اپنے گھوڑے کی اور راست کر لیا اپنے نیزے کو
اور حملہ کیا بیچ صف رومیون کے پس چلائے اور پھینکے رومیون نے اُنکی طرف تیر اور پتھر لیکن کسی طرح کی ایذا نہین پہنچی ضرارؓ کو
اُنسے اور وہ در آتے اور پھاڑتے تھے اُنکی صفوف کو اور مار ڈالتے تھے اُنکے دلیرون کو بسبب تھا یہ حملہ گویا ایک گدھا ہے کہ نیا شکار کہ
مارڈالا اُنھون نے تئیس آدمیون کو سوار اور پیدل سے حسان بن عوف نے بیان کیا ہی کہ مین نے گنا تھا ضرارؓ بن الازور کے
مقتولین کو اور جب وہ مارتے تھے کسی سوار یا پیدل کو تو مین اُسکا حساب کر لیتا تھا یہانتک کہ مارے گئے اُنکے حملے مین تیس آدمی
پس پیش قدمی کی سوارون نے ومدی حالیکہ وہ حیرت ناک تھے ضرارؓ کی معرکہ آرائی اور لڑائی سے پس ڈال دیا علیحدہ ضرارؓ نے خود کو
سر سے اور زرہ بافتہ کو چہرے سے اور کہا کہ ای بنی الاصفر مین ضرار بن الازور ہون اور کل مین تمھارا ساتھی ہوں یار تھا اور آج تمہارا
مخالف ہون اور مین قاتل حمران بن وردان کا ہون اور مین بلا ہون غلبہ دیا گیا اور مقرر کیا گیا کفار پر مین مٹانے والا
تمھارا ہون ہر جگہ پر راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا اُنھون نے یہ کلام ضرارؓ کا پہچان گئے وہ اُنکو اور فوراً پھرے بجانب اپنی
پشت کے پس طمع کی ضرارؓ نے اُنمین اور حملہ کیا اُنکے پیچھے پس اسی حالت مین پہنچ آپہونچے اُنپر بطارقہ اور اراحیہ اور ہرقلیہ اور مذبحہ
پس پیچھے پھرے ضرار بن الازور پس کہا وردان نے کہ یہ وہی کون شخص ہی اُسکے ساتھیون نے کہا کہ یہ وہی شخص ہی جو
کبھی برہنہ تن نیزہ لیکر ظاہر ہوتا ہی اور کبھی بدون نیزے کے اور کبھی ساتھ تیر کے پس جب وردان نے ذکر ضرارؓ کا سُنا سانس لی
اور پکی اُسنے اور کہا یہی قاتل میرے بیٹے کا ہی اور رحم کرنے والا میرے کُنبے کا ہی اور مین تحقیق خواہش اس بات کی
رکھتا ہون کہ کون شخص میرا بدلا اس شخص سے لیگا اور جو مجھسے مانگیگا وہ پاویگا پس قصد کیا ایک نے وردان کے
ایک سرہنگ آزمودہ جنگ نے قوم اراحیہ سے اور وہ حاکم طبریہ کا تھا پس کہا اُسنے وردان سے کہ مین تمھارا بدلا لونگا
پھر ڈھیلی کر دی اُسنے باگ اپنے گھوڑے کی پس حملہ کیا ضرارؓ پر پس نہین گردانے دیکھے اُن دونون نے زیادہ تین گھڑی سے

ذکر حملہ کرنے ضرار بن الازور کے رومیون پر

تا اینکہ نیزا مارا ضرار نے اُسکے اور پھاڑ ڈالا اُس ضرب سے اُس کافر کی زرہ کو پس گرا وہ بیہوش ہو کر اور مر گیا پس کہا وردان نے
کہ نہ لایا وہ ضرار کو مجھ تک اور اگر لاتا وہ ضرار کو اور مین دیکھ لیتا اُسکو اپنی آنکھ سے جب بھی مین تصدیق نہ کرتا اور کیونکر طاقت
رکھیگا آدمی جن کی لڑائی کی اور نہین مقابل پاتا ہون اُسکے واسطے سوائے اپنے پھر اُترا وہ اپنے گھوڑے سے اور پہنا
اپنی زرہ کو اور ڈال لیا موتیون کی زرہ کو اپنے بدن پر اور رکھ لیا سر پر تاج کو بغرض ظاہر کرنے اپنے دبدبے کے ضرار پر پھر
سوار ہوا عربی گھوڑے پر اور ارادہ نکلنے کا کیا پس آگے آیا اُسکے بطریق وریحان قوم اردحانیہ سے کہ نام اُسکا اصطفان
تھا اور وہ حاکم عمان کا تھا پس بوسہ دیا اُسکی رکاب کو اور کہا کہ اے سردار مین تیرا بدلا لونگا اس ناکس سے اور مار ڈالونگا اُسکو
یا پکڑ لونگا پس اس صورت مین آیا تو اپنی بیٹی کا نکاح میرے ساتھ کر دیگا پس کہا وردان نے کہ وہ تیرے ہی واسطے ہی اور
تیرے ہی سامنے ہی پھر اور تو کیا چاہتا ہی اور مین گواہ کرتا ہون اس امر پر اُن لوگون کو جو موجود ہین ہاک شام اور خاصان
بادشاہ سے پس جب اصطفان نے یہ کلام سُنا نکلا وہ بحالت دلیری کہ مثل شعلہ آگ کے اور حملہ کیا ضرار رض پر اور کہا کہ خرابی ہو تمکو
تو تم مجھسے وہ چیز جسکے دفع کی طاقت تمکو نہین ہی پس نہ سمجھے ضرار اُسکے کلام کو جو رومی زبان مین کہا اُسنے غیر ازینکہ ہوشیار ہو گئے
وہ اُس سے اور حملہ کیا اُس پر اور نکالی اصطفان نے ایک صلیب سونے کی جسمین چاندی کی زنجیر تھی اور ڈال لی اُسکو اپنے گلے مین
اور چومتا تھا اُسکو پس ضرار رض بن الازور نے دیکھا کہ وہ اُس پر صلیب سے اعانت چاہتا ہی پس کہا ضرار نے اُس سے کہ اگر تو صلیب سے
مجھپر اعانت چاہتا ہی تو مین اعانت چاہتا ہون تجھپر ساتھ نزدیک قبول کرنے والے کی کہ جو اُسکو بلاتا ہی اُسکے نزدیک وہ
آجاتا ہی پھر حملہ کیا اُس پر اور دکھایا دونون نے حملے مین گھاتین لڑائی کی یہانتک کہ بیقرار ہو گئے لوگ اُنکی لڑائی سے پس
چلا کر کہا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہ اے بیٹے ازور کے یہ کیا سستی اور غفلت اور طول دینا لڑائی کا ہی حالانکہ آگ تمہارے
دشمن کے واسطے روشن کی گئی ہی احتیاط کرو تم خوف اور بددلی سے اسواسطے کہ تم پروردگار کے سامنے ہو پس ہوشیار اور
متنبہ ہو گئے ضرار رض بن الازور اس کلام کے سُننے سے اور کانپنے لگے گھوڑے کے زین پر اور حملہ کیا اپنے دشمن پر راوی نے بیان
کیا ہی کہ شور کیا رومیون نے اور شجاعت دلاتے تھے وہ اصطفان کو اور دونون لڑائی سخت مین تھے یہانتک کہ گرم ہوا
آفتاب اور لے لیا اُن دونون کو پسینے نے اور تھک گئے دونون کے گھوڑے پس اشارہ کر کے کہا اصطفان نے ضرار رض سے کہ پیدل
ہو کر ہم تم لڑین پس بنظر مہربانی کے اپنے گھوڑے سے ضرار نے قصداً اُترنے کا کیا کہ دفعتاً ایک سوار صفوف روم سے نکلا ایک
گھوڑا کوتل لیے ہوے اور وہ غلام اصطفان کا تھا پس جب ضرار رض نے اُسکو دیکھا چلا کر اپنے گھوڑے سے کہا اور لوگ سُنتے تھے اور
وہ یہ کہتے تھے کہ مضبوطی اور چالاکی کر تو میرے ساتھ ایک گھڑی نہین تو شکایت کرونگا مین تیری پاس قبر شریف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس ہنہنانے لگا گھوڑا اُنکا اور بازو کھولکر چلا اور پکڑ لیا ضرار رض نے اصطفان کے غلام کو اور
ضرب نیزے سے مار ڈالا اُسکو پھر لے لیا کوتل گھوڑے کو اور سوار ہوے اُس پر اور چھوڑ دیا اپنے گھوڑے کو جانب مسلمانون کے
پس آ ملا وہ مسلمانون مین پھر پلٹے ضرار رض بجانب اصطفان کے پس جب دیکھا اصطفان نے کہ ضرار رض نے اُسکے غلام کو مار ڈالا

ف ذکر لڑائی ضرار بن الازور کی اصطفان سے ایک دن مین ۱۲

اور غلام کے گھوڑے پر سوار ہین یقین کیا دشمن خدا نے اپنے ہلاک کا اور جان لیا اُسنے کہ بیشک ضرار ارادہ قتل اُسکے مین ہین
پس جب دیکھا اور جانا ضرار نے اُسکی سستی کو قصد حملے کا کیا اُسپر اور وہ اسی حالت مین تھے کہ دفعتہً دیکھا اُنھون نے ایک گروہ
سوارون کو آتے ہوے لشکر روم سے اور صورت اُسکی یہ ہوئی کہ جب وردان نے اصطفان کو قریب بہ ہلاکت دیکھا اور جان لیا
اُسنے کہ اگر وہ کمک نہ کریگا تو اصطفان ہلاک ہو جاویگا پس کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ ای قوم اِس شیطان نے کھایا ہی ایک ٹکڑا
میرے جگر کا اور اگر آج مین اُسکو نہ مارونگا تو مین اپنے کو آپ ہلاک کرونگا ضرور ہی مجھکو اس سے مقابلہ کرنا اور چھوڑ دونگا
بادشاہون کو اس حالت مین کہ سرزنش کرینگے وہ میری نکلنے اور مقابلے کو اِس بدوی ضعیف کی طرف راوی نے بیان
کیا ہی کہ نہ دور ہوے بطارقہ اور قیاصرہ اور ہرقلیہ یہانتک کہ وردان نے واسطے مقابلے ضرار کے قسم صلیب کی اُنکو دلائی پس
نکلا وہ بجانب ضرار کے ساتھ دس آدمیون کے قربانی والے لوگون سے اور وہ زرہین پہنے ہوے تھے اور اُنکے پانؤن مین
موزے لوہے کے تھے اور بازو اُنکے بھی لوہے کے تھے اور اُنکے ہاتھون مین لوہے کے عمود تھے اور وردان لپٹا ہوا تھا اپنی زرہ مین
اور اُسکے سر پر تاج تھا پس نکلے وہ لوگ اور وردان اُنکے آگے تھا مثل شعلہ آگ کے اور دیکھا اس حال کو اصطفان نے جو ضرار سے
لڑ رہا تھا پس قوت حاصل کی اور مضبوط ہو گیا دل اُسکا بعد اسکے کہ وہ یقین ہلاک کا رکھتا تھا اور خوشی حاصل کی اسنے واسطے لڑائی کے
بعد از نا امیدی خلاص کے اور چلا کر کہا ضرار سے کہ آمادہ ہو واسطے لڑائی کے پس نہ التفات کیا ضرار نے بطرف اُسکے اور نہ بجانب اُن
لوگون کے جو ضرار کی طرف آتے تھے مگر یہ کہ مستعد ہو گئے وہ اُنکے مقابلے کے واسطے پس وہ اسی حالت مین تھے کہ دفعتہً دیکھا خالد
بن الولید نے قوم کو آتے ہوے اور دیکھا تاج کو کہ چمکتا تھا اُنکے سردار کے سر پر پس کہا خالد بن الولید نے کہ تاج نہین ہوتا ہی مگر بادشاہ
سر پر اور بیشک یہ سردار قوم کا ہی کہ ہمارے ساتھی کی طرف خروج کیا ہی پس ہمکو بھی مدد دینی اپنے ساتھی کی چاہیے پھر کہا خالد
بن الولید نے اپنے ساتھیون سے کہ نکلو تم میرے ساتھ دس آدمی تاکہ برابر ہو جاوین ہم قوم کے پھر نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
ساتھ دس آدمیون کے اپنے بہترین ہمراہیون سے پس چھوڑ دیا اور ڈھیلی کر دین اُنھون نے باگین اپنے گھوڑون کی قوم کی
طرف اور پہونچے رومی بجانب ضرار کے پس صبر کیا ضرار نے اُنکے مقابلے مین مثل صبر بڑے مرتبے والون کے اور لڑے اُنسے
یہانتک کہ پہونچ گئے خالد بن الولید مع ہمراہیان اپنے اور پکار کر کہا کہ بشارت ہو تمکو ای ضرار پس تحقیق اللہ تعالی نے
سعید کیا تمکو پس نہ خوف کرو تم کفار سے پس کہا ضرار نے کیا نہین نزدیک ہی مدد اللہ کی طرف سے راوی نے بیان
کیا ہی کہ گھیر لیا خالد بن الولید نے اُنکو مع اپنے ساتھیون کے اور متوجہ ہوے لوگ آپسمین اور جدا ہوا ہر ایک شخص بمقابلے
ہر ایک شخص کے اور خالد بن الولید نے طلب کیا سردار قوم یعنی وردان کو اور ضرار بن الازور اپنے خصم سے لڑ رہے تھے اور
حال اُنکے خصم کا یہ تھا کہ تھک گئے تھے بازو اور کانپنے لگے تھے ہاتھ اُسکے پس بدل گئی خوشی اُسکی ساتھ رنج کے جب دیکھا اُسنے
خالد بن الولید اور اُنکے ساتھیون کو پس دیکھتا تھا وہ داہنے اور بائین اور نہین جنبش تھی اُسکے گھوڑے کو پس سمجھ گئے
ضرار بن الازور حال اُسکا اور حملہ کیا اُسپر ساتھ نیزے کے پس جب یقین ہوا اُسکو اپنی موت کا گرا دیا اُسنے اپنے تئین گھوڑے سے

ف ذکر نکلنے وردان کا بجماعت دس آدمیون کے

و آنا خالد بن الولید کا ساتھ دس مسلمانون کے میدان اجنادین میں

اور بھاگا پس ضرارؓ بھی گھوڑے سے اُترکر اُسکے پیچھے دوڑے اور پہونچ گئے اُس تک پس اُسی وقت پھینک دیا ضرارؓ نے نیزے کو
اپنے ہاتھ سے اور دونون کشتی لڑنے لگے زمین پر اور ایک نے دوسرے کا مونڈھا پکڑا اور معرکہ آرائی کی اور تھا دشمن خدا مثل
بڑے پہاڑ اور پتھر کے اور ضرارؓ بن الازور دُبلے پتلے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے اُنکو حیلہ اور قوت عطا فرمایا تھا پس جب بڑھی اُنمین
معرکہ آرائی پکڑ لیا ضرارؓ نے جالے بند شن ازار دشمن خدا کو اور اُٹھا لیا اُسکو زمین سے اور دے پٹکا پس چلایا دشمن خدا کا اور بے
رومی زبان مین وردان سے کہا کہ ای سردار بچا تو مجھکو اس مصیبت سے جسمین ہون مین کہ ہلاک ہوا مین پس چلاکر کہا وردان نے
کم سختی ہو تجھپر مجھکو کون بچاوے گا ان درندہ جانورون سے اور سُنا خالد بن الولید نے آواز اور زیادہ گوئی اُسکی اور وہ دونون
آپسمین گفتگو کرتے تھے پس امید اور طمع کی خالد بن الولید نے اور حملہ کیا وردان پر اور قصد کیا ضرارؓ نے اپنی نزدیکی پر اور دیکھا
اُن دونون کی طرف جوانان دونون لشکر نے اور شور کیا رومیون نے اور تکبیر کہی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
پس نہ چھوڑا ضرارؓ نے اپنے نزدیک والے کو مگر یہ کہ چڑھے اور قائم ہوے اُسکے سینے پر اور وہ ڈرتا تھا اُنکے نیچے اور آواز اور
فریاد کرتا تھا مثل آواز شتر نر کے اور ہرا ایک شخص قوم کا بازر ہا تھا مرد وہی اپنے ساتھی سے پس اُسی حال مین نکالا ضرارؓ نے
اپنی تلوار کو اور مارا اور پھرایا اُسکو دشمن خدا کے سینے مین پس نکلی تلوار اُسکے حلق کی طرف سے اور فریاد کی اور چلایا دشمن
خدا اس شور سے کہ سُنا اُسکو دونون لشکرون نے اور اُسکی آواز سنکر سب رومیون نے حملہ کیا اور ٹوٹ پڑا لشکر پس جب دیکھا
ضرارؓ نے اس معاملے کو اور یہ کہ مصیبت ڈالی اُنپر لشکر نے کہا اُنھون نے اپنے دل مین کہ مین اتنا توقف نہین کرسکتا ہون کہ
روند ڈالین مجھے گھوڑے دشمنون کے اپنے سُمون سے پھر تکبیر کہی اور کاٹ لیا سر دشمن خدا کا اور اُٹھ کھڑے ہوے اُسکے سینے
پر سے اور وہ بھرے ہوے تھے خون مین پھر تکبیر کہی اُنھون نے اور تکبیر کہی مسلمانون نے اور حملہ کیا اُنھون نے اپنی جگہ سے اور حملہ کیا
رومیون نے جیسا کہ بیان کیا ہمنے اُنکے میمنہ والون نے معاذ بن جبل پر اور میسرہ والون نے سعیدؓ بن عامر پر اور چلائے قوم ارمن
اور عرب نے تیر ایک دوسرے پر یہانتک کہ چھپا دیا اُنھون نے آفتاب کو کثرت تیرون سے اور پکار کر کہا سعیدؓ بن زید
بن عامر بن نفیل نے کہ ای گروہ مسلمانون کے یاد کرو تم اس واقعے کو اللہ تعالیٰ کے سامنے اور احتیاط رکھو اس امر سے کہ
پیٹھ پھیر کر بھاگو اور مستوجب آگ دوزخ کے ہو صبر کرو ای بچانے والو دین کے اور پڑھنے والو قرآن کے اور زیادہ کیا سعید نے
اپنے کلام سے لوگون کی خوشی اور جرأت اور برمعکر لڑنے کو راوی نے بیان کیا ہی کہ لڑے آپسمین دونون فریق یہانتک
کہ قریب ہوا وقت عصر کا پس جُدا ہوگئے آپس سے اور دونون گروہ کے لوگ مارے گئے مگر مشرکین بہ نسبت مسلمانون کے بہت
مقتول ہوے اور جو پہلے واقعہ اجنادین مین مسلمانون سے شہید ہوے تھے اُنکے نام یہ ہین سلمہؓ بن ہشام المخزومی اور
نعمانؓ العدوی اور ہشامؓ بن العاص السہمی اور ربابؓ بن سفیان اور عبداللہؓ بن عمرو الدوسی اور ذرؓ بن عوف الغفیری اور
راعبؓ بن رہین الخزرجی اور قادمؓ بن مقدام الزہری اور ذوالیسارؓ بن خزرجہ التمیمی اور حزامؓ بن سالم العنوی اور
سعیدؓ بن عاص بن ابی لیلی الکلابی اور حازمؓ بن بشر السکسکی اور امیہؓ بن حلیب بن یسار احد بن عبداللہ بن عبدالدار اور

ف مطبوعہ مین سلمہ بن ہشام نسخہ ایک نسخہ قلمی مین بعوض سلمہ بن ہشام مخزومی و نعیم بن عمر العدوی ۱۲ ضیاء العدوی
و ہشام بن العاص السہمی و عبداللہ بن عمرو والدوسی و ذر بن عوف النمیری اور ربانی عیسی کے بیچ التمیمی اور زیادہ آدمی گئی تو لوگون کے عوام الناس ستر ۱۲

مرہف بن واثق الیربوعی اور محلیؓ بن حنظلۃ الثقفی اور عدی بن یسار اسدی اور مالک بن نعمان الطائی اور سالم بن طلحۃ الغفاری اور بارہ آدمی اور عوام الناس سے جنکے نام نہین معلوم ہوے پس کل تیئیس آدمی ہوے رضی اللہ عنہم اجمعین واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ اس معرکے مین قریب تین ہزار رومی کے مارے گئے اور اُنمین دس بادشاہ اُنکے تھے اور نام اُنکے یہ ہین مارس بن مناف حاکم عمان اور اُسکے گرد و نواح کا اور ہرقس بن لبنا حاکم سمین اور دیرایوب اور نوی کا اور ومدر بن قالا حاکم جولان کا تا مقام کہف اور رقیم کے اور لاون بن جنثہ حاکم جبال السواد اور عاملہ کا اور مرزعون بن رومیس حاکم غزہ اور عسقلان کا اور منجا بن عبد المسیح حاکم حلحول اور اُسکے بلاد متعلقہ کا اور جرقیاس بن جرون حاکم یافا اور رملہ کا اور مریونس حاکم ارض بلقا کا اور کورک حاکم نابلس کا اور نیز حاکم زمین جواہم کا جسکا نام معلوم نہین ہوا پھر جدا ہوئی قوم اور پلٹ آیا وردان اپنی جگہہ پر اور بھر لیا اُسکے دل نے بڑے رعب کو دیکھنے شدت صبر مسلمانون سے بیچ لڑائی کے پس جمع کیا اُسنے سرہنگان جنگجو کو اور کہا کہ اے اہل ہمارے اس دین کے کیا کہتے ہو اور کیا صلاح دیتے ہو تم ان اہل عرب کے مقدمے مین کہ بتحقیق مین اُنکو غالب دیکھتا ہون اور کسی طرح اُنکو مغلوب نہین پاتا ہون اور بتحقیق دیکھا مین نے اُنکی تلوارون کو کاٹنے والی اور تمھاری تلوارون کو کند اور تمھارے گھوڑے ہانپنے والے اور اُنکے گھوڑے صبر کرنے والے اور اُنکے بازو سخت اور تمھارے بازو سست اور وہ لوگ تمسے زیادہ تر مطیع ہین اپنے پروردگار کے اور بڑے تصدیق کرنے والے ہین دل سے اور نہین خوار و خراب ہوے تم مگر بسبب ظلم اور فریب کاری کے اور نہین معلوم ہوتی ہی مجھکو تمھارے واسطے بقاے دولت مگر اس صورت مین کہ دھوڈالو تم جو تمھارے دلون مین نافرمانی خدا کی ہی اور کثرت گناہون سے توبہ کرو بجانب اپنے پروردگار کے پس اگر ایسا کرو گے تو مین امید رکھتا ہون تمھارے غلبے کی تمھارے دشمنون پر اور اگر انکار کروگے ان ہوسون سے پس قریب ہوجاؤ گے تم ہلاکت کے اسواسطے کہ بتحقیق اللہ تعالی نے سخت عذاب تمپر کیا ہی جو مسلط کردیا تمپر ایسی قوم کو جو ہمارے نزدیک کچھہ شمار مین نہ تھے اور ہم اُنکی فکر نہین کرتے تھے اور نہین گذرے وہ ہمارے دلون مین کسواسطے کہ اکثر اُنمین سے چرانے والے اور غلام بھوکے غریب تھے کہ قحط ملک حجاز اور شدت تنگی اور بلا نے اُنکو ہم تک پہونچایا پس اب ہر گاہ کھائین اُنھون نے اچھی چیزین اور میوجات تمھارے شہرون کے اور کھایا عوض روٹی جو اور جلینے کے صاف روٹی گیہون کی اور کھایا سرکہ اور زیت کی جگہہ شہد اور گھی اور مسکہ تازہ اور انجیر اور انگور اور اچھی اور نادر چیزین اور سب سے بڑھکر یہ ہی کہ پکڑ لیا اُنھون نے تمھاری عورتون اور ماؤن اور اولادون کو پس کیونکر صبر کیا تمنے بیجرمتی اپنی حریم اور بڑی بلا اور آفت کہا ہی کہ نہین باقی تھا کوئی رومی مگر چلا کر رویا اور کف افسوس ملا اور بڑے غصے مین آئے وہ لوگ اور کہا کہ لڑینگے ہم جبتک کہ ایک ہم مین کا باقی رہیگا اور نہو سکیگی یہ بات اُنسے اور ہم مارینگے اُنکو تلوارون سے اور نیزون سے اور ماردینگے اُنکو تیرون سے اور نہ کرسکینگے وہ لوگ ہمارے ساتھہ جو معاملہ کہ ذکر کیا تو نے پس جب وردان نے یہ گفتگو اُنکی سُنی بہت خوش ہوا اور پکارا اور بلایا قوم اور رؤساے بطارقہ کو واسطے مشورے کے اور کہا اُنسے کہ سنا تمنے جو بادشاہ کے

لشکر نے کہا پس کہا ایک شخص نے قوم سے کہ اے وردان نہ اعتماد کر تو لوگون کی بات پر اور جان لے تو اس بات کو کہ تو بلا مین ڈالا گیا ہی بسبب
ایسی قوم کے کہ اُنکے معاملے مین تو برابری نہین کر سکتا ہی اور دیکھا تو نے ایک کو اُنمین سے کہ حملہ کرتا ہی وہ ہمارے تمام لشکر پر اور نہین
پروا کرتا ہی ہمارے بہت ہونے سے اور نہین پھرتا ہی وہ جبتک کہ نہین مار ڈالتا ہی ہم مین سے لوگون کو اور اُن لوگون نے دل سے
یقین کیا ہی اپنے نبی صلعم کے قول پر کہ اُنکے نبی نے اُنسے یہ کہا ہی کہ جو شخص ہم مین کا مارا جاویگا وہ دوزخ کو جاویگا اور جو مسلمان اُنمین سے
مارا جاویگا وہ بہشت مین داخل ہوگا اور موت اور زندگی اُنکے نزدیک برابر ہی اور ہماری طرف کے لوگ بہت مارے گئے اور اُنکی طرف کے
تھوڑے قتل ہوئے اور نہین معلوم ہوتی ہی مجکو تیرے واسطے کوئی صورت امید کی مگر یہ کہ پہونچے تو اُنکے سردار تک پس اگر مار ڈالا تو
انکے سردار کو تو وہ سب شکست اُٹھا کر بھاگ جاوینگے اور تیرا پہونچنا اُنکے سردار تک نہین ہو سکتا ہی مگر کسی حیلے اور فریب سے
پس وردان نے کہا کہ کون حیلہ اُنمین چل سکتا ہی حیلہ اور فریب تو وہی لوگ خوب جانتے ہین پس اُس بطریق نے کہا کہ حیلہ یہ ہی کہ
طلب کر تو اُنکے سردار کو واسطے گفتگو اور سوال جواب کے پس جب تمام ہووے گفتگو قصد کر تو اُنکی طرف اور گردن پکڑ لے اُنکی اور
آواز دے اپنی قوم کو واسطے اعانت کے جو پیشتر سے کچھ لوگ پوشیدہ ہون پس وردان نے کہا کہ مجکو کوئی راہ اُنکی طرف نہین ملتی ہی
کہ وہ سخت سرکش ہین اور پہونچنا اُن تک دور ہی اور نہین اُنسے گفتگو کر سکتا ہون اور نہ اُنکا شکار مجھسے ہو سکتا ہی پس اُس بطریق نے
کہا کہ مین ایک تدبیر بیان کرتا ہون اگر تو کریگا اسکو تو سردار مسلمانون تک پہونچ جاویگا اس حیثیت سے کہ وہ تجھ تک نہ پہونچینگے اور وہ
تدبیر یہ ہی کہ تو دس جوان دلیر اپنے لشکر سے لے اور چھپا کر بٹھلا دے اُنکو ایک طرف لشکر کے قبل اسکے کہ جاوے تو سردار مسلمانون کے
پاس پس جب آدین سردار مسلمانون کے تیرے بلانے سے تو اُنکو لیکر چلا آ تو گاڑے کی جگہ تک اور بیٹھ جا تو اور وہ اس جگہ مین اور
باتون مین لگا اُنکو یہانتک کہ وہ تیری طرف سے مطمئن ہو جاوین پھر حملہ کر تو اُنپر اور پکار قوم اپنی کو کہ وہ دوڑ آوینگے تیرے پاس
اور کاٹ ڈالینگے اُنکے ٹکڑے ٹکڑے اور کفایت کرینگے اُنکی مشقت دہی کو اور متفرق ہو جاوینگے ساتھی اُنکے اور پھر نہ اکٹھا ہونگے
اُنمین سے وہ پس جب وردان نے یہ کلام اسکا سُنا خوش ہوا اور کہا کہ اچھی بات ہی جو تو نے کہی اور میری راے تیرے
بیان کے موافق ہی لیکن یہ امر تو نہین ہو سکتا ہی مگر رات کے وقت اور صبح نہونے پاوے کہ ہم اس راے سے فارغ ہو جاوین پھر
وردان نے ایک شخص کو نصارے شام سے بلایا اور وہ رہنے والا حمص کا اور نام اسکا داؤد تھا پس کہا اس سے کہ مین جانتا ہون
کہ تو خوش بیان ہی اور مضبوط دل اور گفتگو مین فلاح پانے والا اپنی دلیل سے ہی اور مین چاہتا ہون کہ تو ان اہل عرب کے
پاس جا اور درخواست کر اُنسے کہ موقوف کر دیوین ہمارے اور اپنے بیچ مین لڑائی آج باقی دن تک اور درخواست کر اُنسے کہ
صبح کے وقت سردار اُنکا ہماری طرف آوے تاکہ مین بذات خود جاؤن اور اُنسے ملاقات کرون اور شاید کہ اس ملاقات مین
صورت صلح کی ٹھہرالیوین اور دیوین ہم اُنکو مال جسقدر کہ وہ مانگین داؤد نے کہا افسوس ہی تجھپر کہ خلاف بادشاہ کے تو کرتا ہی جسنے
حکم لڑائی کا دیا ہی تجکو اور اگر مصالحہ کریگا تو اپنے اور اہل عرب کے بیچ مین پس منسوب کیا جاویگا تیری طرف ڈر اور خوف اور مجھسے
کبھی نہوگا کہ مین اہل عرب سے ایسی گفتگو کرون اور بادشاہ کو میرے درمیانی ہونے کی خبر پہونچے اور قتل کرے وہ مجکو وردان نے کہا

فائدہ: درحیلہ و فریب کرنے وردان کا ساتھ حضرت خالد بن الولید کے ۱۲

سختی ہو تجھپر مین نے تو اس امر مین ایک فریب کا ارادہ کیا ہی کہ پہونچ جاؤن سردار مسلمانون تک اور مار ڈالون انکو اور متفرق
ہو جاوین یہ لوگ اور ہلاک کرون مین انکو تلوار سے پھر بیان کیا اُس سے حال اپنے ارادہ فریب کا ساتھ خالد رض بن الولید کے پس کہا داؤد نے
کہ ای وردان باغی اور فریب کار خوار رہتا ہی اپنے سب کام مین پس تجکو چاہیے کہ لشکر لیکر لڑائی اور اس ارادے کو چھوڑ دے
پس غصے مین آیا وردان اور کہا کہ مین تجھسے اس امر مین مشورہ نہین لیتا ہون اور نہین حکم دیتا ہون تجکو مگر یہ کہ جا تو میرا پیام لیکر
پس کر تو جو مین نے حکم دیا ہی اور چھوڑ دے جھگڑنے کو داؤد نے کہا کہ تمھارا کہنا مین نے بخوشی منظور کیا پھر روانہ ہوا وہ اور برا
جانا اسنے اس معاملہ فریب کو جو وردان سے سُنا تھا اور دل مین کہا کہ وردان نے یہ ارادہ کیا ہی کہ اپنے بیٹے سے جا ملے پھر وہ
قریب لشکر مسلمانون کے آکر ٹھہرا اور آواز بلند سے پکار کر کہا کہ ای گروہ عرب کے آیا کافی جانتے ہو تم لڑائی اور خونریزی کو پس
تحقیق اللہ تعالی سوال کریگا تمسے خونریزی کا اور ہمنے اتفاق کیا ہی ایک امر مین کہ ہم اسمین امید صلح کی رکھتے ہین پس چاہیے
کہ نکلے سردار تمھارے لشکر کا تاکہ بیان کرون مین اُس سے وہ بات جسکے واسطے مین بھیجا گیا ہون یا نکلے کوئی ایسا شخص سوا
سردار کے جو پہونچا دے میرے پیغام کو پس نہین تمام ہوا تھا یہ کلام اسکا کہ نکلے خالد رض بن الولید رضی اللہ عنہ مانند شعلہ آگ کے اور وہ
زرہ پہنے ہوے تھے اور انکے ہاتھ مین نیزہ تھا کہ رکھ دیا تھا اُسکو درمیان دونون کانون گھوڑے کے پس جب داؤد نصرانی نے انکو
دیکھا کہا اُسنے کہ ٹھہر جاؤ تم ای عربی اپنی جگہہ اور روش نرم پر کہ مین لڑنے کو نہین آیا ہون اور نہ مین لڑائی کے لوگون سے ہون
اور نہ مین طلب کرتا ہون نیزہ بازی اور شمشیر زنی کو اور مین ارادہ پیغام رسانی کا رکھتا ہون اور سُن تو تم جو مین کہتا ہون پس دور کرو تم
مجھسے اپنے نیزے کو تاکہ گفتگو کرون مین تمسے پس پھیرا اور اُٹھا لیا خالد رض بن الولید نے نیزے اپنے کو اور رکھ لیا اُسکو ہمہ زین مین اور
نزدیک ہوے اس سے اور کہا کہ پہونچا تو اپنے پیام کو اور استعمال کر راستی کو حظ اُٹھاوے تو اسمین کسواسطے کہ جو شخص سچ کہتا ہی وہ
نجات پاتا ہی اور جو جھوٹ بولتا ہی وہ گڑھے مین گرتا ہی داؤد نے کہا کہ سچ کہا تمنے ای اعرابی اور پیغام یہ ہی کہ بتحقیق ہمارا سردار برا جانتا ہی
خونریزی کو اور نہین چاہتا ہی تمسے لڑنے کو اور دونون طرف کے مقتولین کو دیکھکر غمگین ہوا ہی اور اُسنے یہ تجویز کی ہی کہ بچے مال اور
خون آدمیون کا بچ جاوے بشرطیکہ ہمارے تمھارے بیچ مین ایک تحریر ہو جاوے جسپر تمھاری اور تمھاری قوم کے بڑے بڑے لوگون کی
گواہی ہو اس مضمون سے کہ تم ہمارے سردار اور اسکے ساتھیون سے تعرض نکرو اور ہمارے شہر مین نہ ٹھہرو اور ہمارے قلعون سے مزاحم نہو
پس اگر ایسا کروگے تو ہم امید رکھینگے تمھارے مضبوطی قول کی اور رضامندی تمھارے فعل کی اور ہمارا سردار تمسے درخواست کرتا ہی
کہ آج باقی دن تک لڑائی موقوف کرو پس جب صبح ہو تو تم اکیلے اپنی قوم سے نکلو اور کوئی تمھارے ساتھ نہو پس دیکھے اور معلوم کرے
سردار ہمارا کہ کس امر پر تم اور وہ متفق ہوتے ہو اور کس راہ پر تم چلتے ہو اور جوانمردی اور نرمی کرے بعض تم مین کا واسطے بعض کے
شاید کہ اللہ تعالی بچا وے تم دونون کی جہت سے خون لوگون کا جب خالد رض بن الولید نے یہ کلام اسکا سُنا دیر تک سوچ مین رہے
پھر کہا کہ اگر وہ اس امر سے جو اُسکے دل مین ہی اور جسواسطے تجکو بھیجا ہی کوئی حیلہ اور فریب چاہتا ہی پس قسم ہی خدا کی کہ ہم جڑ مکر
اور فریب کی ہین اور اس امر مین کوئی ہمارا مثل نہین ہی پس اگر یہی امر اُسکے دل اور اعتقاد مین ہی تو نہین ہی یہ بات مگر بسبب تیرے

ذکر گفتگو کرنا داؤد نصرانی کا ساتھ خالد رض بن الولید کے

ہونے اُسکی موت کے اور منقطع ہونے امید اُسکی اور ہلاک ہوجانے تمھاری جماعت کے اور اگر یہ قول اُسکا سچ ہی پس نہ مصالحہ کرونگا
مین تمسے مگر اوپر قبول کرنے اسلام یا ادا کرنے جزیے کے تمھاری جماعت اور تمھاری ولاسے اور جو مال کا ذکر کیا تونے پس نہین خواہش
رکھتا ہون مین مال کی مگر اسی طریق سے جو کہا مین نے تجھسے پس لونگا مین وہ مال تمسے طول مدت مین فی کس ہر سال مین بیس
گران گذرا اوکو دبیر کلام خالد رض بن الولید کا اور کہا اُسنے کہ تمھاری ہی خواہش کے مطابق ہوگا اور جسوقت تم دونون یکجا
اور موافق ہوگے فیصلہ اسکا تم دونون کے بیچ مین ہو جائیگا اور آگاہ ہو تم کہ مین اب پھرا جاتا ہون اور تحقیق پھر گیا عب
اسکے دل مین خالد رض بن الولید سے اور ڈرا اس سے جو کچھ کہ سنا اُسنے پھر اپنے دل مین کہا اُسنے کہ قسم ہی خدا کی سچا ہی عربی اپنے قول مین
اور قسم ہی خدا کی مین جانتا ہون اس امر کو کہ وردان مارا جائیگا اور ہم بھی اسکے بعد مارے جائینگے اور نہین مفر ہی مجکو مگر اسمین کہ سچ کہون
عربی سے اور لے لون اپنے اور اپنے اہل کے واسطے امان اسنے پھر ملتفت ہوا وہ طرف خالد رض بن الولید کے اور کہا اے برادر عربی
مین ایک امر کہنے کو بھول گیا ہون اپنے سردار کی طرف سے خالد بن الولید نے کہا وہ کیا ہی اُسنے کہا کہ ہوشیار ہو جاؤ تم اور شفقت کرو
اپنے نفس پر اسواسطے کہ وردان نے تمھارے واسطے دل مین فکر مکر اور فریب کا کیا ہی پھر سب قصہ اسنے بیان کیا اور کہا کہ مین
چاہتا ہون تمسے امان اپنے اور اپنے اہل و عیال کے واسطے پس خالد رض بن الولید نے کہا کہ امان دی مین نے تجکو اور تیرے مال کو اور تیری
اولاد کو بشرطیکہ تو خبردار نکریگا قوم کو اور نہ فریب کریگا تو ہمسے اسنے کہا کہ اگر مجکو فریب کرنا منظور ہوتا تو مین تمسے یہ حال نہ کہتا
پس خالد رض بن الولید نے پوچھا کہ قوم کے گاڑنے کی جگہ کون ہی اسنے کہا وہ جگہ نزدیک ٹیلہ ریگ کے داہین جانب انکے لشکر کے ہی
پھر رخصت ہوا اور پلٹ گیا اور اپنے سردار سے جواب خالد رض بن الولید کا بیان کیا پس خوش ہوا وردان اور کہا اب مین امید
رکھتا ہون صلیب سے کہ مجکو فتح دیگی پھر بلائے اُسنے دس آدمی بہادر اور دلیر اور کہا اُنسے پیدل ہو کر جاؤ تم اور پوشیدہ ہو کر بیٹھو
اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پھرے اُس مقام سے پس ملے انکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور دیکھا انھون نے خالد رض
بن الولید کو ہنستے ہوے پس کہا انھون نے کہ اے ابا سلیمان ہنستے ہوے رکھے اللہ تعالی تمھارے دانتون کو کیا حال ہی پس خالد رض
بن الولید نے سب حال جو اُس گبر نے کہا تھا بیان کیا پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمھارا ارادہ کیا ہی خالد رض
بن الولید نے کہا مین ارادہ رکھتا ہون کہ اکیلا جاؤن مین انکے پاس پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ
اے ابا سلیمان قسم ہی اپنی جان کی کہ بیشک تم کافی ہو انکے واسطے لیکن اللہ تعالی نے تمکو یہ حکم نہین کیا ہی کہ اپنے ہاتھون سے
ہلاکت مین پڑو اور اللہ تعالی نے فرمایا ہی وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ
وَعَدُوَّكُمْ اور تمھارے مقابلے مین اُسنے دس آدمی آمادہ کیے ہین اور وہ خود گیارھوان ہی اور مجکو اطمینان نہین ہی
تمپر اُس ملعون سے مگر یہ کہ مقرر کرو تم بھی دس آدمی جیسا کہ اُسنے مقرر کیے ہین اور چھپا کر ٹھہراؤ اُنکو قریب انکے
اور جسنے راہ تمسے بتائی ہی آیا اُسنے وہ جگہ بھی بتائی ہوگی خالد رض بن الولید نے کہا ہان جگہ معلوم ہی ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہا پس حکم دو تم اپنے ساتھیون کو کہ گاڑ ابیٹھین قریب انکے پس جب پکارے ملعون پکارو تم

اپنی قوم کو کہ اگر چاہا اللہ تعالی نے تو کفایت کرینگے اُس چیز کو جسکی احتیاط کرتے ہو تم اور ہم سب اپنے گھوڑوں پر آمادہ
اور تیار رہینگے پس جسوقت تم دشمن خدا کے کام سے فارغ ہوگے ہم سب اُنپر حملہ کرینگے اور امید رکھتے ہین ہم اللہ تعالی
سے مدد اور یاری کی پس خالد بن الولید نے کہا کہ مین تمھاری راے کے خلاف نہ کرونگا پھر بلایا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
دس آدمیون کو جنکے نام یہ ہین رافع بن عمیرۃ الطائی اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور معاذ بن جبل اور ضرار
بن الازور اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی اور سعید بن عامر بن جمیح اور ابان بن عثمان بن سعید اور
قیس بن ہبیرہ اور رفر بن سعید البیاضی اور عدی بن حاتم طائی پس جب یکجا ہوے یہ لوگ آگاہ کیا خالد بن الولید نے انکو
حیلہ اور مکر دمیون سے اور کہا کہ جاؤ تم سب یہانتک کہ در آؤ تم اُس زمین نشیب مین جو داہنی طرف ٹیلے ریگ کے ہی
اور چھپکر بیٹھو وہان پس جسوقت پکارون مین تمکو دوڑو تم اور ایک ایک مقابلے کے واسطے جدا ہو جاؤ اور مجکو دشمن
خدا کے مقابلے مین چھوڑو کہ مین مثل اور مانند اسکا ہون اور مین کفایت کرونگا اسکو اگر چاہا اللہ تعالی نے پس
ضرار بن الازور نے کہا کہ ای سردار بہت بہتر ہے اور بڑا معلوم ہوتا ہے یہ معاملہ اور ہم ڈرتے ہین اس بات کو کہ بادرھین قوم
تمھین اپنے سردار سے اور پھرے وہ جماعت تمھاری طرف پس مطمئن ہوگے تم اس امر سے کہ وہ کچھ برائی تمکو پہونچاوین اور
میری راے یہ ہی کہ ہملوگ اسی وقت انکے گاؤ‌ے کی جگہ پر جاوین پس اگر انکو سوتے ہوے پاوین تو قبل صبح کے انکو
مارکے انکی جگہ پر ہملوگ پوشیدہ ہو کر بیٹھین پس جسوقت تنہا ہو تم اور نزدیکی تمھار انکلین ہم لوگ اُسکی طرف گاؤ‌ے سے
بغیر کسی لڑنے والے اور خصومت کرنے والے کے پس ہنسے خالد بن الولید رضی عنہ انکے کلام سے اور کہا کرو تم جو بیان
کیا تمنے اگر کوئی طریق اسکے کرنے کا پاؤ تم اور ساتھ لے او اُن لوگون کو جنکو مین نے مقرر کیا ہی اور تم اُنپر سردار ہو اور مین اللہ تعالی سے
امید رکھتا ہون کہ تمکو تمھاری مراد کو پہونچاوے پس اگر ایسا ہوا تو بڑی کشود کاری ہی پس ضرار بن الازور نے کہا کہ مین
امید اُن تک پہونچنے کی رکھتا ہون اگر چاہا اللہ تعالی نے پھر نکلے اور چلے وہ لوگ اور انکے ہاتھون مین تلوارین تھین اور
سلام کیا خالد بن الولید اور مسلمانون کو اور استدعاے دعا کی انسے اور یہ روانگی ایک تہائی رات گذرے واقع ہوئی
اور ضرار بن الازور سب کے آگے تھے اور اشعار بطور رجز کے پڑھتے تھے پھر چلکر پہونچے ٹیلہ ریگ تک پس ٹھہرایا ضرار
بن الازور نے اپنے ساتھیون کو اور کہا ٹھہر جاؤ تم اپنی جگہ اور روش نرم پر یہانتک کہ دریافت کرون اور خبر دون مین
تمکو قوم کے حال سے پھر نکالا ضرار نے اپنے کپڑون کو اور لیا تلوار کو اور چلے چھپے ہوے پہاڑ اور ٹیلے کی آڑ مین تا اینکہ
پہونچے وہ نزدیک قوم کے اسوقت کہ وہ لوگ بسبب مشقت لڑائی اس دن کے بیہوش سو رہے تھے اور مطمئن اور
بے ڈر تھے اس امر سے کہ کوئی دشمن انکا قصد کریگا یا کوئی انسے مقابل ہوگا پس چاہا ضرار بن الازور نے کہ قریب انکے جاوین
لیکن خوف اس امر کا ہوا کہ جگا دیگا ایک اُنمین کا دوسرے کو بسبب اضطراب کے جو وقت قتل انکے ہوگا پس پھرے اپنے
ساتھیون کی طرف اور کہا کہ بشارت ہو تمکو کہ تحقیق حاصل ہوئی تمکو وہ چیز جسکا ارادہ تم رکھتے ہو اور دور ہوا تمسے خوف اُس چیز کا جس سے ڈرتے تھے

پس نکال لو تم تلوارون کو اور چلو انکی جانب اور مار ڈالو انکو جسطرح سے چاہو اور ہر ایک ہم مین کا ایک کے واسطے ہو
اور چاہیے کہ ضرب تلوار دونی ایک ہون اور چھپاؤ تم جہانتک ہوسکے اپنی آوازون کو ساتھیون نے کہا کہ یہ سب بخوشی منظور ہی
پھر ہلکے اور سبک ہوے لوگ زرہون سے اور نکال لیا انھون نے تلوارون کو میان سے اور ضرار بن الازور انکے آگے ہوے
اور چلے تا آنکہ پہونچے قوم تک اور ہر ایک کے ہتھیار انہین سے اسکے سر کے پاس رکھے تھے پس مسلمان متفرق ہوکر ہر ایک ایک کے
واسطے جدا ہوگئے پس جب قرار پکڑا انھون نے اُٹھر بلند کیا تلوارون کو اور مارا قوم کے چہرون اور گردنون اور سینون پر پس
نہ جاگے وہ لوگ مگر اسوقت کہ ضربات تلوارون نے لے لیا تھا انکو پس کاٹ ڈالا انکو ٹکڑے ٹکڑے اور فنا کر دیا سب کو پھر
لے لیے ہتھیار اور جو کچھ انکے پاس تھا اور کہا ضرار رض نے بشارت ہو تمکو یہ پہلی فتح ہی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور امید رکھتے ہین ہم
اللہ تعالیٰ سے تمام اور پورے کرنے وعدے کی پس تعریف کی انھون نے پروردگار کی بسبب اسکی مدد دہی کے اور شب گذرانی
انھون نے وہانجا اور شکر کرتے تھے اللہ تعالیٰ کا اور مدد مانگتے رہے اس سے اور وہ اسی حال مین تھے کہ سفیدی صبح کی
دکھائی دی پس یکجا ہوے سب اور نکال ڈالے کپڑے اپنے اور پہن لیے کپڑے رومیون کے اور باندھ لیا انھون نے سربند [illegible]
اور جھپکر بیٹھے اس خوف سے کہ شاید آوے کوئی شخص بھیجا ہوا وردان کا اور چھپا دیا مقتولین کو بیچ نشیب ٹیلہ ریگ کے اور
ڈالی اوپر مٹی اور مسلح ہوکر بیٹھے باُمید کشود کار کے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب صبح ہوئی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
نے صبح کی پڑھی ساتھ مسلمانون کے اور مرتب کیا اپنے ساتھیون کو بصورت لڑائی کے اور ظاہر کیا اپنے تئین لباس ریشمی
سرخ مین اور عمامہ زرد باندھا اور اسی طرح رومیون نے بھی صف بندی کی اور ظاہر کیے انھون نے ہتھیار اپنے اور بلند کیا
نشان اور صلبان کو پس مسلمان اسی حال مین تھے کہ دفعۃً ایک سوار فوج قلب و میمنہ سے نکلا اور ظاہر کیا کہ اے گروہ
عرب کے آیا بدعہدی اور فریب کیا تمنے کہان ہی وہ معاملہ جو کل تمہارے ہمارے بیچ مین قرار پایا تھا پس نکلے خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ اور کہا کہ ہمارا طریقہ غدر اور بیوفائی کرنے کا نہین ہی پس اس سوار نے کہا کہ وردان چاہتا ہی کہ تم اسکے
پاس چلو تاکہ دیکھے اور دریافت کرے وہ اس بات کو کہ تم اور وہ کس امر پر اتفاق کرتے ہو پس خالد بن الولید نے کہا کہ پھر جا اور کہہ تو
اس سے کہ آگاہ ہو مین آتا ہون بجانب اسکے بدون ہیچ اور بے صبری کے پس پلٹ گیا وہ سوار اور اطلاع دی اسنے وردان کو
جواب خالد بن الولید سے پس اسی وقت نکلا دشمن خدا لپٹا ہوا اپنی زرہ مین اور نمایش کی تھی دشمن خدا نے اپنی ساتھ گردن بند
جڑاؤ اور سر بند اور تاج کے پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اسکو کہا کہ یہ سب مال لوٹ کا ہی مسلمانون کے واسطے اگر چاہا
اللہ تعالیٰ نے پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ میرا گمان ہی کہ ضرار بن الازور اور ساتھی انکے پہونچ گئے ہمارے
دشمنون تک پس جسوقت دیکھو تم مجکو حملہ کرتے ہوے پس حملہ کرو تم بھی مع اپنے ساتھیون کے پھر سلام کیا مسلمانون کو اور چلے
وہ اور اشعار رد عائیہ پڑھتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب دیکھا دشمن خدا نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور انکے
لباس کو متعجب ہوا اور گمان کیا اسنے کہ وہ قریب تر انکے پاس پہونچتے ہین تا آنکہ پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نزدیک اسکے اور

اُسی وقت وردان نزدیک ہوا اُٹھ کر ریگ سے پس جب پہونچے خالد بن الولید نزدیک اُسکے اُتر پڑا وردان اپنے استر سے اور
اُترے خالد بن الولید اپنے گھوڑے سے اور بیٹھ گئے دونون اور وردان نے کھول لیا تلوار کو اپنے دونون ہاتھون کے بیچون بیچ
خوف جان خالد بن الولید کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اُسکے سامنے بیٹھ گئے اور کہا اُس سے کہ تو جو کچھ جانتا ہی اور استعمال کر
سچ کو اور اختیار کر حق کو اور جان لے اس امر کو کہ تو اُس شخص کے سامنے بیٹھا ہی جو نہین پروا رکھتا ہی مکر اور فریب کی کیونکہ وہ خود
جھوٹ اور کینہ مکر اور فریب کا ہی پس کہا وردان نے کہ بیان کرو تم مجھسے کہ تم کیا چاہتے ہو اور نزدیک ہوا ہی معاملہ میرے اور تمھارے
اور بچاؤ تم خون آدمیون کو اور جان لو تم اس امر کو کہ بتحقیق اللہ تعالی تمسے سوال و مطالبہ کریگا اُس چیز کا جو تمنے کیا ہی اور
مارڈالا ہی بندگان خدا کو پس اگر تم کوئی چیز دنیا کی ہمسے چاہتے ہو تو نہ بخل کرونگا مین اُسکے دینے سے بطور صدقہ اور خیرات کے
کسواسطے ہمارے نزدیک کوئی گروہ تمسے زیادہ ضعیف نہین ہی اور ہم اس بات کو جانتے ہین کہ تم لوگ قحط ملک کے رہنے والے
اور ننگے اور لاغری سے مرے ہوے ہو پس کہو جو کچھ تمکو منظور ہو اور تھوڑے پر ہمسے اکتفا کرو پس جب سُنا خالد بن الولید نے اُسکے
کلام کو کہا کہ اے کتے نصرانیہ کے بتحقیق اللہ غالب و بزرگ نے بے پروا کر دیا ہی ہمکو تمھارے صدقے اور خیرات سے اور تمھارے
مال کو ہمپر حلال کر دیا ہی کہ ہم اُسکو آپسمین بانٹ لیتے ہین اور تمھاری عورتون اور اولاد کو ہمپر حلال کر دیا ہی مگر یہ کہو تم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس اگر اس سے انکار ہی تو جزیہ دو ہر شخص کی طرف سے درانحالیکہ تم خوار
اور ذلیل ہونے والے ہو اور اگر اس سے بھی انکار ہی پس تلوار حاکم ہی ہمارے اور تمھارے بیچ مین تادم مرگ اور اللہ تعالی
مدد دیگا جس شخص کو چاہیگا تم مین اور ہم مین سے اور ہمارے پاس تو تمھارے واسطے یہی ہی جو سُنا ہی تمنے پس اگر اس سے انکار ہی
تو لڑائی موجود ہی اور قسم ہی خدا کی کہ ہمکو صلح سے لڑائی کی خواہش زیادہ ہی اور جو تو نے حال ضعف ہمارے گروہ کا بیان کیا ہی
پس قسم ہی خدا کی کہ تم لوگ ہمارے نزدیک مثل کتون کے ہو اور بتحقیق ایک شخص ہم مین کا تمھارے ایک ہزار شخص کو ضعیف
جانتا ہی اور یہ گفتگو تیری اُس قبیل کی نہین ہی جیسا کہ ہمارے ساتھ صلح کرنے والون نے گفتگو کی پس اگر یہ گفتگو تیری اس طمع سے ہی
کہ تو مجکو جدا اور اکیلا میری قوم سے پاکر مجھ تک پہونچ جاوے پس آ اور کر جس امر کا تو ارادہ رکھتا ہی کہ بتحقیق مین تیرے
واسطے مثل اور کافی ہون اگر چاہا اللہ تعالی نے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب وردان نے گفتگو خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ کی سُنی اُٹھ کھڑا ہوا ارادہ رکھکے کہ نکالے تلوار کو باعتماد اس امر کے کہ ساتھی اُسکے گاڑے سے نکلینگے پس اچک کر
دونون بازو خالد بن الولید کے پکڑ لیے اور ہلا لیا خالد بن الولید نے اُس سے اور لپٹ گئے اُسکو اور پکڑ لیا اُسکے دونون بازو کو اور
دونون آپسمین اور ایک نے دوسرے پر مضبوطی کی اور چلا کہ پکارا دشمن خدا نے اپنی قوم کو اور کہا کہ دوڑو میرے پاس کہ
بتحقیق قابو مین کر دیا صلیب نے سردار عرب کو ہمارے پس یہ کلام اُسکا تمام نہین ہوا تھا کہ سُنی قوم نے آواز اُسکی پس
دوڑے اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پشت ٹیلہ ریگ سے مثل مرغان تیز چنگل زمین پر اُترنے والے کے اور پھینک دیا
اُنھون نے کپڑے پرانے اور زرہین جو پہنے ہوے تھے اور نکال لیا تلوارون کو اور سب کے پہلے ضرار بن الازور تلوار لیے ہوے

ننگے بدن سواے ازار کے اور کوئی کپڑا نہین پہنے تھے اور مثل شیر کے جوش اور خروش مین تھے اور باقی لوگ انکے پیچھے تھے
پس متوجہ ہوا اور دیکھا دشمن خدا نے انکو آتے ہوے اور وہ یقین رکھتا تھا کہ یہ لوگ میری قوم کے ہین تا اینکہ جب اسکے قریب
پہونچے دیکھا اُسنے قوم کے آگے ضرار بن الازور رضی اللہ عنہ کو اور وہ مثل گرگ کے جست کرتے ہوے بعجلت اُسکی طرف آتے
اور تلوار کو جنبش دیتے اور ہلاتے تھے پس جب دیکھا وردان نے اس کیفیت کو کانپنے لگے ہاتھ اُسکے اور سست ہوے بازو اُسکے
اور کہا کہ ای خالد رض مین تجسے بواسطہ تمھارے معبود کے سوال کرتا ہون کہ تم مجکو مار ڈالو یہ شیطان مجکو نہ مارے کہ مین متنفر
ہوتا ہون اُسکی صورت سے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تیرے قاتل خواہ مخواہ وہی ہین پس خالد اور وردان مین
یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ پہونچگئے ضرار بن الازور اور وہ جنبش دیتے تھے تلوار کو اور جوش مین آئے مثل شیر کے اور اشعار رجز کے
پڑھتے تھے اور کہا کہ ای دشمن خدا کہان گیا تو اور بمقابلہ مکر اور حیلہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور تلوار کو چمکایا
ضرار رض نے اُسکی طرف پس کہا خالد بن الولید نے کہ توقف کرو ای ضرار اور باز رہو تم اسکے پاس جانے سے اور صبر کرو یہانتک
کہ حکم کرون تمکو اسکے مار ڈالنے کا اور پہونچگئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تلوارون کو ہلاتے اور چمکاتے ہوے
اور دوڑے وہ سب وردان کی طرف قتل کرنے کو پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا اُنسے کہ تم سب اپنے طریقے اور
روش نرم پر رہو اور توقف کرو یہانتک کہ حکم دون مین اسکے مار ڈالنے کا اور دیکھا وردان نے اس مصیبت اور سختی کو
پس ڈر گیا وہ اور کانپنے لگے ہاتھ اور بازو اسکے اور گر پڑا وہ زمین پر اور اشارہ کرتا تھا وہ اپنی اُنگلی سے اور پکارکر کہتا تھا
امان امان پس خالد بن الولید نے کہا کہ امان اُسکو دی جاتی ہی جو مستحق امان کا ہوتا ہی اور تو وہ شخص ہی کہ بتحقیق ظاہر کیا تو نے
ہمسے طریقہ سلامت روی اور مصالحے کو اور پوشیدہ کیا تو نے ہمارے لیے فریب اور مکر کو واللہ خیر الماکرین پس جب سنا
ضرار بن الازور نے یہ کلام خالد بن الولید کا نہ مہلت دی اُسکو اور ماری تلوار اسکے رگ شانے پر پھر لپک کر لیا تاج کو
اسکے سر سے اور کہا جس شخص نے سبقت کی کسی چیز کی طرف وہ مستحق اسکا ہی اور پڑین اُسپر تلوارین مجاہدین کی پس کاٹ ڈالا
اُسکو ٹکڑے ٹکڑے اور دوڑے اسکے کپڑون کی طرف پس لے لیا اُسکو پھر خالد بن الولید نے اپنی قوم سے کہا کہ مجکو تمھارے واسطے
اسکی قوم کی طرف سے اطمینان نہین ہی کسواسطے کہ وہ حال اپنے ساتھی کا دیکھ رہے ہین پس کاٹ لو تم سر دشمن خدا کا اور
پہن لو کپڑے رومیون کے اور متوجہ ہو واسطے مقابلے اسکی قوم کے پس جب نزدیک اُنکے پہونچو تکبیر کہو اور حملہ کرو پس حملہ کرینگے
تمام مسلمان وقت تمھارے تکبیر کہنے کے راوی نے بیان کیا ہی پس قصد کیا ہر ایک شخص نے طرف اُس شخص کے جسکو اُسنے
قتل کیا تھا اور پہن لیا اسباب جنگ اور زرہ اُس مقتول کا پھر متوجہ ہوے واسطے مقابلے رومیون کے اور چھپا لیا اپنے تئین
نیچے ہتھیارون کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور ضرار بن الازور سب کے آگے تھے اور سر وردان کا خالد بن الولید کی
نوک تلوار پر تھا پس جب ظاہر ہوے وہ دونون لشکرون کے سامنے پھیرے بجانب دم کے اور دیکھا کفار نے سر اپنے سردار کا
نوک تلوار پر پس کچھ شک نہ کیا اُنھون نے اسمین کہ وہ سر خالد بن الولید کا ہی اور وہ لوگ اُسکے ساتھی ور قوم ہین پس

ذکر مارڈالنے ضرار کا وردان کو ۱۲

آوازین کین اُنھون نے مثل آواز جوان کھیلنے والون کے اور تالیان بجائین اور ظاہر کیا صلیبان کو اور بہت ہوا شور اور غل انکا اور دیکھا مسلمانون نے اس حالت کو اور ہجوم کیا انکے دلون مین خوف نے اور ڈر سے اس امر کو کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مبتلاے مصیبت ہو گئے پس بعض ڈر کر دعا مانگنے لگے اور چلانے لگے پس جب قریب صفوف لشکر روم کے پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے سر کو لیکر دکھلایا اور پکار کر کہا کہ اے دشمنان خدا یہ سر وردان تمھارے سردار کا ہی اور مین خالد بن الولید صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون پھر پھینک دیا اُنھون نے سر کو ہاتھ سے اور تکبیر کہی اور حملہ کیا ضرار نے اُنکے پیچھے اور حملہ کیا تمام مسلمانون نے تکبیر کہتے ہوے اور پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ اے نگہبانان اور حامیان دین کے حملہ کرو پھر حملہ کیا اُنھون نے اور حملہ کیا مسلمانون نے بھی اُنکے ساتھ پس جب دیکھا رومیون نے اپنے سردار کے سر کو اور یہ یقین جانا کہ اُنکی قوم کے لوگ مار ڈالے گئے پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے اور لے لیا تلوار نے انکو چاروں طرف سے اور مارے گئے وہ لوگ نیچے پتھر اور ڈھیلے کے اور کام کیا تھا تلوارون نے انمین صبح سے عصر کے وقت تک اور متفرق اور جدا ہوے وہ مثل شتران پریشان کے عامر بن طفیل الدوسی نے بیان کیا ہی کہ مین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لشکر مین تھا اور میرے ساتھ گھوڑے دمشق کے تھے اور تعاقب کیا ہمنے مشرکین کا راستہ وعر تک کہ دفعۃً ظاہر ہوا ہمکو ایک غبار پس گمان کیا ہمنے کہ وہ گروہ رومیون کا ہی کہ ہرقل بادشاہ کے پاس سے آتا ہی پس ہوشیار ہو گئے ہم اور جب قریب ہوا وہ غبار ہمسے تو دیکھا ہمنے کہ وہ لشکر ہی جو حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہماری کمک کو بھیجا تھا پس اُس لشکر کے لوگون نے جس کسی رومی مفرور کو پایا اُسکو مار ڈالا اور جو کچھ اُسکے پاس تھا لوٹ لیا راوی نے بیان کیا ہی کہ جو لشکر بمقام اجنادین کے بروز ہزیمت مشرکین کے مسلمانون کے پاس آیا تھا وہ عمرو بن العاص بن وائل السہمی کے لشکر کے تھے اور وہ اُنکے ساتھی مسلمان اِس معرکۂ اجنادین مین موجود اور شریک تھے اور وہ اس دن آئے تھے جس دن کہ رومیون کو ہزیمت ہوئی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ لشکر رومیون کا اجنادین مین نوے ہزار تھا کہ منجملہ اُسکے پچاس ہزار آدمی سے کچھ زیادہ مار ڈالے گئے اور آپسمین اُنھون نے اس لڑائی کی گرد اور غبار مین ایک دوسرے کو مار ڈالا اور باقی متفرق ہو گئے پس بعضے قیساریہ کو چلے گئے اور بعضون نے دمشق کا راستہ لیا اور لوٹا مسلمانون نے مال و اسباب کہ اسوقت تک ایام گذشتہ مین اُنھون نے اس قدر لوٹا نہ تھا اور لے لیا سونے اور چاندی کی صلیبان کو اور نیچے کی زنجیرین بے گنتی پس یکجا کیا خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ سب مع اُس تاج کے جو وردان سے لوٹ مین لیا تھا اور کہا کہ نہ تقسیم کرونگا مین اسمین کی کوئی چیز جسوقت تک کہ حاصل ہو فتح دمشق کی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے واقدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کی ہی کہ یہ واقعہ اجنادین کا سنیچر کے دن اٹھائیسوین تاریخ جمادی الاول ۱۳ سنہ ہجری مین ہوا تھا اور یہ معاملہ تیرہ روز قبل از وفات حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے واقع ہوا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ایک خط متضمن حال اس فتح کا بنام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لکھا ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم خالد بن الولید کی طرف سے خلیفہ رسول اللہ

فصل

ذکر شکست مسلمانون کا مشرکین سے اجنادین مین ...

فتح اجنادین کا حال بنام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ ...

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الٰہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم انی

احمد او شکرا علی سلامۃ المسلمین ودمار المشرکین واخماد جمرتہم وانصداع بیضتہم وانا لقینا جموعہم باجنادین مع وردان

صاحب حمص وقد نشروا لتہم ورفعوا صلبانہم وتقاسموا بدینہم الا یفرون ولا ینہزمون فخرجنا الیہم واتقنا باللہ وتوکلنا

علی اللہ فعلم ربنا ما اضمرناہ فی افئدتنا وسرائرنا فرزقنا الصبر وایدناہ بالنصر وکتب اعداء اللہ بالقہر فقتلناہم فی

کل فج وشعب وواد وجملۃ من احصینا من الروم ممن قتل خمسون الفا وقتل من المسلمین فی اول یوم وثانیہ

اربع مائۃ وخمسۃ وسبعون رجلا ختم اللہ لہم بالشہادۃ ویوم کتبت الیک ہذا الکتاب وہو یوم الخمیس للیلتین مضتا من

جمادی الآخرۃ ونحن راجعون الی دمشق فادع اللہ لنا بالنصر والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین پھر لپیٹا خط کو

اور دیا عبد الرحمٰن بن حمید الجمحی کے ہاتھ مین اور حکم دیا انکو کہ اسی وقت بجانب مدینہ منورہ روانہ ہو پس روانہ ہوئے

عبد الرحمٰن اسی وقت اور کوچ کیا خالدؓ بن الولید نے بعد اسکے بجانب دمشق کے واقدی رحمہ اللہ نے روایت

کی ہی کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہر روز بتلاش اخبار شام کے مدینہ منورہ کے باہر آیا کرتے تھے پس اسی حالت

انتظار مین عبد الرحمٰن بن حمید الجمحی پہونچے اور صحابہؓ نے انسے پوچھا کہ کہان سے آتے ہو انھون نے کہا ملک شام سے پس

خوشخبری سُنائی لوگون نے انکے آنے اور فتح مسلمانون کی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو پس سجدۂ شکر کیا حضرت صدیق

رضی اللہ عنہ نے پھر سامنے آئے عبد الرحمٰن اور کہا سلام علیک یا خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھاوین آپ اپنے

سر کو کہ بتحقیق ٹھنڈی کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کی آنکھون کو بسبب مسلمانون کے پس اٹھایا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے

سر کو سجدے سے اور دیا عبد الرحمٰن نے خط انکو اور تھا وہ خط لکھا ہوا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا پھر پڑھا

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خط کو بآواز خفی پس جب سمجھ لیا اسکے مطلب کو پڑھکر سُنایا لوگون کو بآواز بلند اور

ہجوم کیا لوگون نے اور مشہور ہوئی یہ خبر فتح کی مدینہ طیبہ مین پس آئے لوگ دوڑتے ہوئے دروازۂ مسجد نبوی پر

پس پڑھا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اُس خط کو سہ بارہ راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا اہل مدینہ منورہ نے

کیفیت حاصل ہونے فتح اور مال کی مسلمانون کو پس آئیمین عہد اور ارادہ کیا مسلمانون نے واسطے جانے کے

بخواہش حصول ثواب اور اقامت ملک شام کے اور جب پہونچی خبر فتح کی اہل مکۂ معظمہ کو پس آئے مدینۂ منورہ مین

بڑے بڑے رئیس مکۂ معظمہ کے ساتھ گھوڑون اور ہتھیارون اور ہیبت سخت کے کہ آگے انکے ابو سفیان بن صخر بن حرب

اور عیداق بن ہاشم اور مثل انکے اور لوگ تھے پس آئے وہ لطلب اجازت جانے ملک شام کے پاس حضرت

صدیق رضی اللہ عنہ کے پس بُرا جانا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکے جانے کو بجانب ملک شام کے اور حضرت صدیق

رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اس قوم کے دلون مین مسلمانون کی نسبت انکار اور دوری اور کینہ ہی اور تعریف ہو اُس

اللہ تعالیٰ کی جسکا کلام برتر ہی اور اس قوم کا قول وکلام پست ہی اور یہ لوگ کفر پر ہین اور رہا ہاتھ انھون نے

کہ بجھاوین نور اللہ کو اپنے منھون سے اور سوا انکار کرتا ہی اللہ تعالی انکی خواہش سے مگر یہ کہ پورا اور تمام کریگا اللہ تعالی اپنے
نور کو اور ہم کہتے ہین کہ نہین ہی اللہ کے ساتھ کوئی معبود اور شریک اور یہ لوگ کہتے ہین کہ اللہ تعالی کے ساتھ اور معبود دو
شریک ہین پس جسوقت کہ غالب اور بزرگ کیا اللہ تعالی نے ہمارے دین کو اور مدد دی ہماری شریعت کو اسلام لائے
یہ لوگ بخوف تلوار کے اور جب سنا انھون نے کہ فوج اللہ تعالی کی غالب ہوئی رومیون پر رجوع لائے ہمارے پاس
تا کہ بھیجین ہم انکو بطرف دشمنون کے اور برابر ہوجاوین وہ سابقین مہاجرین اور انصار کے اور بہتر تو یہ ہی کہ انکو وہان
نہ بھیجو پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین تو کسی قول اور کام مین تمہارے خلاف رائے نکرونگا راوی نے
بیان کیا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ گفتگو اہل مکہ معظمہ کو معلوم ہوئی پس آئے وہ سب کے سب حضرت صدیق کے
پاس مسجد نبوی مین اور پایا گرد انکے ایک جماعت کو مسلمانون نے کہ باہم ذکر فتح مسلمانون کی اور انکے غلبے کا شکر کر
رہے تھے اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کرم اللہ وجہہ دائین جانب اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بائین جانب اور سلمان گرد حضرت
صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹھے تھے پس آئے قریش حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس اور سلام کیا انکو اور بیٹھ گئے انکے
سامنے اور آپسمین بات چیت کی کہ کون شخص تم مین کا پہلے کلام کریگا پس جسنے پہلے گفتگو کی وہ ابو سفیان صخر بن حرب تھے
کہ سامنے آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور کہا کہ ای عمر تھے تم دشمن رکھنے والے ہمارے اور چھوڑنے والے زمانہ جاہلیت مین
اور تھے تم مخالف ہمارے اور ہم تمہارے پس جب ہدایت فرمایا اللہ تعالی نے ہمکو اسلام کی مٹا دیا اُس چیز کو اللہ تعالی نے
جو ہمارے دلون مین تمھاری نسبت تھی کسواسطے کہ ایمان نے مٹا دیا شرک اور دشمنی اور فریب کو اور تم ابھی پراگندہ کرتے ہو
اور دشمن رکھتے ہو ہمکو آیا نہین ہین ہم تمھارے بھائی اسلام مین اور ایک باپ کی اولاد نسب مین پس یہ کیا عداوت ہی
تمھاری ہمارے ساتھ ای بیٹے خطاب کے آگے اور اب بھی آیا نہین ہو سکتا ہی کہ دھو ڈالو تم اپنے دل کو کینہ اور دشمنی سے
جو ہمارے ساتھ ہی اور ہم جانتے ہین کہ تم بیشک بہتر ہو ہم سے اور تم سبقت کرنے والے ہو ایمان اور جہاد مین اور ہم خوب اس امر کو
پہچانتے ہین اور اس سے منکر نہین ہین پس سکوت کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بسبب شرم و حیا کے یہانتک کہ پسینا نکل آیا
پھر کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ نہ تھا مطلب میرا اس کلام سے مگر جدا کرنا بدی اور بچانا خونریزی کا کسواسطے کہ غیرت جاہلیت
کی تم مین باقی ہی اور تم بڑائی اپنے نسب کی ظاہر کرتے ہو اُن لوگون پر جو سابق الایمان ہین پس کہا ابو سفیان نے کہ مین گواہ
کرتا ہون تمکو اور خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ مین نے قید کیا ہی اپنی ذات کو خدا کی راہ مین اور اسی طرح
سب رؤسائے مکہ معظمہ نے کہا پس راضی ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ انکی گفتگو سے اور دعا مانگی حضرت صدیق رضی اللہ
عنہ نے کہ ای میرے اللہ پہونچا تو ان لوگون کو بہتر اس چیز کا جسکی وہ لوگ امید رکھتے ہین اور نیک جزا دے انکے کامون کی
جو کرینگے اور دے انکو مدد انکے دشمنون پر اور نہ غلبہ و قرار دے انکے دشمنون کو انپر واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ
قسم ہی خدا کی کہ نہین گذرے تھے مگر تھوڑے دن تا اینکہ آئے گروہ کثیر یمن سے کہ مقدم انکے عمرو بن معدیکرب الزبیدی تھے

اور انکے ساتھ عورتین اور لڑکے تھے اور آئے تھے بارادہ جانے ملک شام کے پس منورہ مدینہ طیبہ مین پہونچکر قرار نہین کیا تھا کہ
مالک اشتر نخعی آئے اور اُترے وہ حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کے پاس اور تھے وہ فریفتہ محبت حضرت علی رضی اللہ
عنہ اور حاضر ہوے تھے وہ اکثر معرکون مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ اور ارادہ کیا اُنھون نے لوگون کے ساتھ
شام کے جانے کا پس جمع ہوا مدینہ منورہ مین ایک بڑا لشکر بقدر سات ہزار سوار کے اور اس لشکر کے ساتھ قوم حمیر بھی
تھی پس جب پورا ہوگیا کام اِس لشکر کا لکھا حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک خط خالد بن الولید المخزومی رضی اللہ
تعالی عنہ کو اِس عبارت سے وھو ھذہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ من ابی بکر خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی
خالد بن الولید المخزومی ومن معہ من المسلمین اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم وامرک بتقوی اللہ فی السر والجہر والرفق بالمسلمین والکف تضعیفھم والتجاوز عن مسیھم والمشاورۃ لھم وقد فرحت بالفتح
علیکم وافاد اللہ علیکم من النصر وھزیمۃ الکفار فاجمل السیر وابثک الی ان نظار وتسلی ارضھم وانزل علی جنۃ الشام الی ان یاذن اللہ
تعالی الفتحھا علی یدیکم ثم الی الحصون المعرات والطلب لنطاکیۃ والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ وقد نفذت الیک ابطال الیمن والیموت النخع وافیال مکۃ ویلقیک عمرو بن معدیکرب ومالک الاشتر وان نزلت
علی المدینۃ العظمی ذات الجبل المطل نطاکیۃ فان الملک ھناک فان صالحک فصالحہ وان حاربک فحاربہ ولا تدخل الدروب او
کاتبنی بذلک مع انی اظن ان الاجل قد اقترب ہرقل پھر لکھا اس آیۃ کو کل نفس ذائقۃ الموت والسلام پھر لپیٹا خط کو
اور ثبت کیا اُسپر مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور سپرد کیا وہ خط عبد الرحمن بن حمید الجمحی کو اور کہا آپنے کہ
تمھین قاصد شام کے تھے اور تمھین جواب بھی پہونچا دو پس لے لیا عبد الرحمن نے وہ خط اور چلے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر
براہ شارع عام کے طے کرتے ہوے منازل کو یہانتک کہ پہونچے دمشق مین اور پہونچایا خط خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو
واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب خالد بن الولید نے خط پاس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے روانہ کیا تھا کوچ کیا تھا
اُنھون نے بجانب دمشق کے اور اہل دمشق خبر مارے جانے دلیران لشکر بادشاہ اور اُنکی ہزیمت کی سُن چکے تھے پس وے
اور گھبرا گئے وہ لوگ اور بھاگے اہل دیہات اور بستیون کے اور پناہ گزین ہوے وہ دمشق مین اور مہیا کیا سامان قلعے کا
اور بلند کین اُنھون نے تلوارین اور طوق اور نیزے اور ڈھلواسیان اور عراقات کو اوپر دیوار شہر پناہ کے اور
ظاہر کیا نشانون کو پس جب ہوشیار ہوگئے وہ لوگ پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور لشکر ہمراہی انکا اور زیادہ
ہوے عمرو بن العاص ساتھ دو ہزار کے اور لشکر شرجیل بن حسنہ اور عمرو بن ربیعہ کا ساتھ دو ہزار کے اور بھر گئی
زمین سواے انکے ساتھ معاذ بن جبل کے اور دیکھا اہل دمشق نے ایک لشکر جرار پس یقین ہوگیا انکو اپنی ہلاکت کا
اور آکر اُترے خالد بن الولید بمقام دیر کے جو انکے نام سے مشہور ہے اور دیر اور دمشق کے بیچ کی مسافت آدھ کوس
کی تھی پس جب اُترے وہ اُس مقام مین بلایا امراے لشکر کو اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ تمکو معلوم ہے جو فریب

ان لوگون نے ہمارے ساتھ وقت ہمارے پھرنے کے کیا ہی پس جاؤ تم مع ہمراہیان اپنے اور اکثر دانکو لیکر باب جابیہ اور جگہہ کو نہ چھوڑو اور نہ جوانمردی کرو تم واسطے قوم کے ساتھ امان کے پس فریب مین ڈالین وہ تمکو یا آوین تمھارے پاس اپنے مکر سے اور دروازون سے فاصلے پر ٹھہرو اور بھیجو انکی طرف ایک فوج کو دوسری کے بعد اور مقرر کرو واسطے اپنے لوگون کے نوبت اور باری کو اور نہ دلتنگ ہو زیادہ اُس مقام کے ٹھہرنے سے اور صبر کے پیچھے فتح ہوتی ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تمہارا کہنا مجھے بخوشی منظور اور پسند ہی پھر روانہ ہوئے وہ ساتھ جوق جوق لشکر کے یہانتک کہ پہونچے باب جابیہ پر اور کھڑا کیا اُنکے واسطے ایک گھر چمڑے کا طاقتی کا فاصلے پر دروازہ جابیہ سے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی سلیمان بن عوف سے اور انھون نے عبد اللہ سے اور انھون نے ابی محمد عبد اللہ بن حجاز الانصاری سے کہا حجاز نے کہ مین نے پوچھا اپنے جد سے جو ہنگام فتح دمشق کے لشکر ابو عبیدہ بن الجراح مین موجود تھے اس بات کو کہ کیا چیز مانع تھی ابو عبیدہ بن الجراح کو اس امر سے کہ کھڑا کیا جاتا انکے واسطے کوئی خیمہ خیمہا کے روم سے جو مال لوٹ مین بمقام اجنادین اور بصرہ اور شہورا اور حوران کے ملے تھے اور وہ کئی ہزار خیمے اُنکے پاس مال لوٹ سے موجود تھے پس کہا میرے جد نے کہ اے میرے بیٹے باز رکھا تھا ابو عبیدہ بن الجراح کو اس امر سے فروتنی اور عاجزی نے واسطے اللہ تعالی کے اور یہ کہ نہ گھمنڈ کرین مسلمان زینت دنیا مین اور یہ کہ دیکھین اور جانین رومی اس بات کو کہ مسلمان بہ طلب خواہش ملک کے نہین لڑتے ہین بلکہ بامید ثواب از جانب اللہ تعالی اور طلب آخرت کے لڑتے ہین اور حال یہ تھا کہ ہملوگ مسلمان جاتے اور اُترتے تھے اُنکے شہرون مین پس دور کھڑے کرتے تھے ہم خیمے اُنکے اور دیکھتے تھے اُنکے آگے شہا بھی اور ہتھیار اور زرہین اور قنطاریات اور طوارق اور نہین نزدیک انکے جاتا تھا کوئی شخص ہم مین کا اور کبھی بھاگ جاتے تھے اکثر لوگ ہم مین سے بانی مین پس نہین رجوع کرتے تھے خیمون کی طرف اسواسطے کہ اللہ تعالی کا نام اسمین نہین لیا گیا تھا مگر ساتھ شرک کے اور تھے ہم کہ جاتے تھے دشمن کی لڑائی مین خالی ہاتھ ہتھیار سے اور بعض ہم مین سے ایسے تھے کہ خرمے کی گٹھلیون کو ایک دوسری کے ساتھ ڈورے مین لپیٹ کر باندھ لیتے تھے اور اُسکو بجائے زرہ کے پہنتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب اُترے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ باب جابیہ پر حملہ کیا اپنے ساتھیون کو لڑائی کا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو بلایا اور کہا کہ جاؤ تم اپنے ہمراہیون کے ساتھ باب الصغیر پر اور نگاہ رکھو اپنی اوس طرف کو جہان مین تمکو امیر مقرر کرتا ہون اور اگر شہر سے کوئی ایسا نکلے جسکے مقابلے کی تم طاقت نہ رکھتے ہو پس روانہ کرو تم کسی کو میرے پاس تاکہ مین کمک کرونگا تمھاری اگر چاہا اللہ تعالی نے پھر بلایا شرحبیل رض بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور کہا اُنسے کہ تم اپنے ساتھیون کو لیکر باب توما پر جاؤ اور احتیاط رکھو حاکم اس دروازے سے جسکا نام توما ہی اور اگر وہ تمھارے مقابلے کو نکلے پس اطلاع دو مجکو تاکہ کمک کرونگا مین تمھاری کہ مین نے سُنا ہی کہ بتحقیق توما سخت اور ہوشیار ہی لڑائی مین اور وہ سردار قوم کا ہی اور ہرقل بادشاہ اُسکو دوست رکھتا ہی اور یہ امر سبب اُسکی شجاعت کے ہی اور اسی وجہ سے ہرقل نے اُسکو اپنی بیٹی

ال بیٹی

[Margin notes:]
جمع قنطاریہ
جمع طارقہ

بیاد دی ہی پس کہا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہ نہین ہی ہم مین کوئی ایسا کہ جسپر اسکا حیلہ اور فریب چل سکیگا اگر چاہا
اللہ تعالی نے پھر طلب کیا خالدؓ بن الولید نے عمروؓ بن العاصؓ بن وائل السہمی کو اور کہا کہ جاؤ تم مع اپنے لشکر کے
باب الفرادیس پر اور ٹھہرو وہان اور نہ ہٹو تم اُس جگہہ سے کسواسطے کہ مین نے سنا ہی کہ وہان بہادر اور دلیر لوگ
قوم کے ہین پس گئے عمرو بن العاص باب الفرادیس پر پھر بلایا خالدؓ بن الولید نے قیسؓ بن ہبیرۃ المرادی کو اور تھوڑا لشکر
اُنکے سپرد کرکے کہا کہ تم مع اپنے ساتھیون کے جاکر باب کیسان پر ٹھہرو پس گئے قیس بن ہبیرۃ اس باب پر واقدی رحمہ
اللہ نے روایت کی ہی کہ باب مرقش دمشق کا بند تھا اور اس دروازے پر لڑائی تھی اور اسی وجہ سے عرب نے
اسکا نام باب السلامۃ رکھا تھا پھر خود خالد بن الولید رضی اللہ عنہ باب شرقی پر اُترے اور طلب کیا ضرارؓ بن الازور کو اور
دو ہزار سوار اُنکے ساتھ کرکے کہا کہ تم بطور طلیعہ لشکر کے رہو اور پھرو گرد تمام شہر کے پس اگر پیش آوے تمکو کوئی امر سخت
یا دکھائی دین تمکو جاسوس قوم کے پس اطلاع دو تم اور روانہ کرو بجانب میرے کہ مین جو کچھ مناسب ہوگا کرونگا ضرار
بن الازور رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ تو میری خواہش کی بات نہین ہی کہ لڑائی کو چھوڑ کر مشغول با نتظار اور خود آرائی
رہون پس کہا خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ لڑو تم جہانتک کہ قدرت اور طاقت رکھتے ہو پس کہا ضرار بن الازور رضی اللہ
عنہ نے کہ اگر ایسا ہی تو بہتر ہی پھر روانہ ہوے ضرارؓ بن الازور اشعار رجز کے پڑھتے ہوے مثل شیر غضبناک اور چیتے
خشم آگین کے اور باقی خالدؓ بن الولید باب شرقی پر اور حملہ کیا قوم نے اُس مقام پر پس چلی قوم لڑنے کو اور ارادہ کیا اہل دمشق نے
اس امر کا کہ لڑین وہ جبتک کوئی اُنمین کا باقی ہے اور نہ حوالہ کردیوین عورتون اور اولاد کو اور چلائے دونون
لشکرون نے آپسمین تیر اور پتھر اور ڈھلواسی یہانتک کہ زخمی ہوے اکثر لوگ دونون طرف کے اور آئے عبدالرحمن
بن حمید جمحی مدینہ منورہ سے خط حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا لیکر دروازہ شرقی پر اس حالت مین کہ تھے خالدؓ بن الولید
دروازہ شرقی پر اور ایک جماعت انکے ساتھیون کی ہمراہی رافع بن عمیرۃ الطائی کے دشمنون سے لڑتے تھے پس دیا
عبدالرحمن نے خط اُنکو پس جب پڑھا خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُس خط کو خوش ہوے اُسکے مضمون سے اور خوشخبری
سُنائی اپنے ساتھیون کو ساتھ آنے لشکر کے ہمراہی ابی سفیان اور عمرو بن معدیکرب زبیدی کے اور مشہور ہوئی یہ خبر سب
مسلمانون مین اور دن بھر لوگ مصروف لڑائی رہے تا اینکہ رات ہوئی اور دونون فریق جدا ہوے اور ہر سردار مسلمانون کا
اپنے دروازے پر ٹھہرا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے خط حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا ہر دروازے پر بھیجا اور پڑھکر
سُنایا گیا اُن لوگون کو پس خوش ہوے مسلمان بسبب آنے کمک کے اور شب گذرانی لوگون نے دراںحالیکہ مستعد تھے واسطے
لڑائی کے نگاہبانی کرتے تھے نوبت بہ نوبت اور ضرارؓ بن الازور گھومتے تھے گرد انکے اور وہ نہین ٹھہرتے تھے ایک جگہہ باحتیاط
اس امر کے مشرکین سے کہ نکلین وہ شہر سے مسلمانون پر یا آپہنچے کوئی لشکر اُنپر ہرقل کی طرف سے واقدی رحمہ اللہ نے روایت
کی ہی کہ رات کو زیادہ ہوئی آواز تکبیر مسلمانون کی اور رومی بھی چلاتے تھے ساتھ کلمات پہچان اور نشان اپنے کے

حل اشعار

[illegible]

خاتم بڑی سختی کا ... مارونگا مین گردن تو ... ساتھ کاٹنے والی تلوار ... [illegible]

ذکر مشورہ کرنے اہل دمشق کا بغرض مصالحہ مسلمانوں سے پاس توما کے

دیوار شہر پناہ سے اور گھنٹے بجاتے جاتے تھے اور مشعلین روشن تھیں مثل روشنی دن کے واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جمع
ہوئے اہل دمشق اپنے رئیسوں اور دانشمندوں کے پاس اور مشورہ کیا آپس میں پس بعضوں نے کہا کہ ہماری رائے تو یہ ہے کہ مصالحہ
کر لیوین ہم قوم مسلمانوں سے اُس مقدار پر کہ طلب کریں وہ ہم سے کس واسطے کہ نہیں ہے ہم کو طاقت اُنکے مقابلے کی ورنہ ہم زیادہ
شجاع ہیں اُنسے جو یکجا ہوئے تھے اجنادین میں قوم ہرقلیہ اور بطارقہ اور ارکان دولت اور قیاصرہ سے اور پیس ڈالا انکو مسلمانوں نے
مثل پیسنے غلے کے پس کہا بعض رومیوں نے کہ چلو بادشاہ کے داماد توما کے پاس کہ مشورہ کریں ہم اُس سے اور دیکھیں کہ وہ کیا کہتا ہے
اور درخواست کریں اُس سے اس امر کی کہ دور کرے وہ ہم سے اُس چیز کو جو ہمیں یا مصالحہ کرینگے ہم مسلمانوں سے یا اُنکے
مقابلے کو نکلینگے پس حمایت کریگا وہ ہماری راوی نے بیان کیا ہے کہ چلی وہ سب قوم توما کے دروازے پر اور دروازے پر لوگ
ہتھیار بند مقرر تھے پس پوچھا اُن لوگوں نے قوم سے کہ کیا چاہتے ہو تم انھوں نے کہا کہ ہم بادشاہ کے داماد توما کو چاہتے ہیں
پس گیا بعض اُنمیں کا بطلب اجازت کے پاس توما کے اور اجازت دی اُسنے پس داخل ہوئی قوم اُسکے پاس اور بوسہ دیا زمین کو اُسکے
سامنے پس خوش ہوا وہ اور حکم بیٹھنے کا دیا انکو پس بیٹھے وہ اور تھے وہ بڑے رنج میں بسبب اُس چیز کے جو اُتری تھی اُنپر پھر متوجہ ہوا
انکی طرف توما اور پوچھا اُسنے کہ کیا سبب ہے تمہارے آنے کا اندھیری رات میں پس کہا انھوں نے کہ اے سردار پناہ اور داد دے تو ہم کو
اس بلا سے جو ہم پر نازل ہوئی ہے اور گھیر لیا ہے ہمارے شہروں کو کہ وہ چیز ہمارے سامنے آئی ہے جسکی طاقت ہم نہیں رکھتے اور ہم
آئے ہیں تیرے پاس اور اعتماد رکھتے ہیں تجھپر پس یا مصالحہ کر تو اہل عرب سے اُس چیز پر جو وہ مانگیں یا لکھ بادشاہ کو کہ ہماری
کمک کرے یا باز رکھے مسلمانوں کو ہم سے کہ ہم قریب بہلاکت پہونچے ہیں پس جب سُنا توما نے انکی گفتگو کو ہنسا اور کہا کہ خرابی ہو تمکو
طمع اور امید دلائی تمنے اپنے دشمن کو آپ میں پس طمع کی دشمن نے تم میں قسم بادشاہ کے سر کی کہ نہیں دیکھتا ہوں میں قوم
مسلمانوں کو اہل اور لائق واسطے لڑائی کے اور نہ انکو لائق ٹھہرنے جگہہ تیر اندازی کے اور اگر پہونچینگے وہ مجھ تک تو بدلا دونگا
انکے آگے والوں کو پیچھے والوں میں اور بدلے لونگا بدلا اپنی قوم کا انسے اور رہو تم اپنے شہر میں اطمینان سے پس اگر کھول دیا جاوے
انکے واسطے دروازہ تو نہیں جرأت ہے قوم کو کہ آجاویں وہ شہر میں پس کہا اہل دمشق نے کہ اے سردار قوم مسلمان بہت بڑھکر ہیں
ان صفات سے جو بیان کیا تونے اور ایک شخص چھوٹا اور بوڑھا سا انمیں کا دس اور بیس سے لڑتا ہے اور سردار انکا بڑا سخت ہے
کہ اُسکا مقابلہ نہیں ہو سکتا ہے پس اگر ہے تو امن میں رکھنے والا ہمارے شہروں اور نگہبان ہمارے اموال کا اور حمایت کرنیوالا
ہمارا اپنی ذات اور اپنی قوم سے پس مصالحہ کرلے تو اُنسے یا چل تو ہمارے ساتھ انکے مقابلے میں پس کہا توما نے کہ اے قوم تم زیادہ ہو
جماعت میں مسلمانوں سے اور پیچھے تمہارے مثل اس شہر کے ہے اور تمہارے واسطے جو سامان و ہتھیار اور زرہ وغیرہ ہیں اُنکے
پاس اسقدر نہیں ہیں کس واسطے کہ وہ لوگ ننگے پیر اور ننگے بدن ہیں پس کہا اُن لوگوں نے کہ اے سردار اُنکے ساتھ ہمارا سامان
اور ہمارے ہتھیار بہت ہیں جو اُنھوں نے لیا ہے فلسطین میں لشکر روبیس سے اور جو لیا ہے بصریٰ میں اور ہم سے بروز مقابلہ کرنے انکے کلوس
اور عزرائیل سے بمقام بیت لہیا کے اور جو لیا ہے اُنھوں نے بمقام تدمر اور حوران کے بوبصرا اور اُسکے بھائی بطرس سے اور جو لیا ہے اُنھوں نے

اجنادین مین پس تحقیق سامان اور مال ہمارا لے لیا ہی قوم نے ولیکن نہین لیتے ہین وہ لوگ اس سبب سے بوجہ بے پروائی کے
علاوہ اسکے انکے نبی نے انکو اللہ کی طرف سے خبر دی ہی کہ جو شخص کفار مین سے مارا جائیگا وہ جائیگا بطرف آگ کے اور جو شخص
مسلمانون سے مقتول ہوگا جائیگا بطرف بہشت اور حیات دائمی کے پس اسی وجہ سے مقابلہ کرتے ہین وہ لوگ ہمسے ننگے پیر ننگے بدن
تار ہو چکین وہ بجانب اسکے جو کہا ہی انکے نبی نے انکے واسطے پس ہنسا توما اُن لوگون کے کلام سے اور کہا کہ اسی سبب سے کہ تمہارے
دلون مین یہ کلام اور سوائے اسکے اور انکی باتین وسواسی ہین امید اور طمع کیا ہی ان فرودیا اور غلامون نے تم مین اور اگر صدق
اور راستی سے لڑتے تم اُنسے تو تمہین اُنسے غالب ہو جاتے لڑائی مین اسواسطے کہ تم کئی حصہ اُنسے بڑھکر ہوشیار ہین پس کہا اُن لوگون نے
کہ اے سردار آسان کر تو ہمکو بار اور شدت کو جسطرح سے تجھکو منظور ہو اور بیان کر تو اس امر کو کہ اگر تو باز رکھیگا قوم کو ہمسے تو کھول دینگے
ہم دروازے شہر کے اُنکے واسطے اور مصالحہ کرلیوینگے ہم اُنسے اُس چیز پر جو طلب کرینگے وہ لوگ ہمسے پس جب سُنا توما نے انکی گفتگو کو
سوچا دیر تک اور ڈرا اس امر سے کہ یہ لوگ ایسا ہی کرینگے جیسا کہ کہتے ہین پس کہا انسے کہ مین کیسے پھیرونگا اہل عرب کو تمسے اور
مارونگا انکے سردارون کو ایک ایک کرکے مگر مین چاہتا ہون کہ تم قوت دو مجھکو اور لڑو میرے ساتھ ہو کر ایسی لڑائی کہ
پسند کرو مین اسکو اور پہنچ جاؤ تم اس لڑائی سے اپنی مراد کو پس کہا اُن لوگون نے کہ ہم تیرے ساتھ ہین اور تیرے سامنے
لڑینگے اور سب کے سب لڑ مرینگے پس کہا توما نے کہ صبح پر رکھو قوم کو واسطے لڑائی کے پس اُسوقت آویگا عرب پر بڑا کام سخت اور
ناگوار راوی نے بیان کیا ہی کہ بعد اس گفتگو کے پھر وہ لوگ اپنی جگہون مین اس قرار داد پر اور رہے وہ توما کے شکر گزار اور تھے وہ
منتظر اسکے حکم کے اور متوجہ ہوئے تمام رات نگہبانی پر اور آگ برجون اور دروازون پر روشن تھی اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم اپنی جگہون مین مصروف اور متوجہ بدل تھے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بمقام دیر عورتون اور لڑکون اور
مال غنیمت کے پاس تھے اور رافع بن عمیرة الطائی بیچ لشکر زخمت وغیرہ کے تھے اور لوگ رات کو نگہبانی کرتے رہے تا اینکہ
چمکی روشنی صبح کی اور نماز پڑھی ہر سردار نے ہمراہ اپنے لشکر کے اور نماز پڑھی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ساتھ اپنے ساتھیون کے
بمقام باب الجابیہ کے اور حکم دیا اپنے ساتھیون کو لڑائی پر جانے کا اور کہا کہ نہ رنجیدہ ہو لڑائی سے پس جو شخص کہ آج کے دن مشقت
اُٹھاویگا کل راحت پاویگا اور وہ بڑی راحت ہوگی اور احتیاط رکھو تیرون سے تحقیق تیر خطا بھی کرتے ہین اور کارگر بھی ہوتے ہین
اور نہ سوار ہو گھوڑون پر اسواسطے کہ دشمنان خدا کے اونچی جگہ پر ہین اور انکو تیر چلانے کا موقع اچھا ہی اور قوت دیوین بعض
تم مین سے بعض کو اور ثابت رہو اور مقابلہ دشمن مین مضبوطی کرو راوی نے بیان کیا ہی پس روانہ ہوئے وہ سب بارادہ
لڑائی کے پیادہ پا بطرف دشمنون کے اور چھپایا اپنے تئین ڈھالون سے اور آمادہ ہو کر چلے یزید بن ابی سفیان باب الصغیر کی طرف
اور قیس بن ہبیرہ باب کیسان سے اور رافع بن عمیرة باب شرقی سے اور شرحبیل بن حسنہ باب توما سے اور عمرو بن العاص
باب فرادیس سے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے رفاعہ بن قیس سے روایت کی ہی کہا رفاعہ نے کہ نہین تھا
کوئی ہم مین سے اُس لڑائی مین سوار مگر بقدر دو ہزار سوار کے ساتھ ضرار بن الازور کے بہنگام محاصرے کے کہ وہ پھرتے تھے گرد

ف
ذکر آمادہ ہونے مسلمانون کا واسطے لڑائی دمشق کے

ذکر لڑائی دمشق اور قتل ہونا توما اور شہید ہونا ابان بن سعید کا ۱۲

شہر کے تاکہ درندہ آدین دشمن ناگہان مسلمانون پر اور جس وقت گھسے دروازے پر ضرار بن الازور آئے تو ٹھہرتے تھے وہان اور آمادہ
اور تیز کرتے تھے لوگون کو لڑائی پر اور کہتے تھے کہ صبر کرو صبر کرو واسطے لڑائی دشمنان خدا کے اٹھائے جاؤ گے کل یعنی قیامت کو
بیچ سایہ قرب اللہ تعالی کے اور اگر ایسا ہو کہ دشمنان خدا ظاہر ہون اور مقابلہ کرین تمسے پیچھے دیوار شہر پناہ کے پس اللہ تعالی
قادر ہے اُس امر پر کہ بھیجے اُنپر عذاب اُنکے اوپر سے اور اُنکے پیرون کے نیچے سے اور مین امید رکھتا ہون تمہارے واسطے فتح کی اگر چاہا تعالی نے
راوی نے بیان کیا ہے پس بلایا لوگون نے ایک دوسرے کو واسطے لڑائی کے اور چلائے تیر اندازون نے تیر اور آئے تیر قلعے
والون کی طرف سے اور کام کیا عرادات اور ڈھلواسیون نے اور مسلمان ثابت قدم تھے اس بلا پر جو مشرکین کی طرف سے انپر
آئی تھی اور نکلا توما داماد بادشاہ کا اُس دروازے سے جو اسکے نام سے بولا جاتا تھا اور تھا ایک شخص اہل دمشق کی جماعتون مین
راہب عابد زاہد اور شجاع اور دانشمند بھی تھا اور اُنکے نزدیک شہر کفر مین اُس سے زیادہ عابد اور زاہد اُنکے دین کا کوئی نہ تھا
وہ بزرگ قوم کے نزدیک بس نکلا وہ اُس دن اپنے مکان سے اور صلیب اعظم اُسکے سر پر تھی پس گاڑ دیا اُسنے صلیب کو بیچ کے اور
اور ٹھہرے اور رجوع ہوئے بطارقہ اور راہب اور بڑے بڑے نصرانی گرد اسکے اور انجیل ایک شخص عالم کے ہاتھ مین تھی اُنہین سے اور
رکھا انجیل کو قریب صلیب کے اور بلند کین قوم نے آوازین اپنی اور زیادہ ہوئی گفتگو اور قیل و قال اُنکی اور آگے آیا اور رکھا توما نے اپنے
ہاتھ کو ایک سطر پر انجیل کے اور کہا اسنے کہ اے اللہ مدد دے ہم مین سے اُس شخص کو جو حق پر ہو اور غالب کر اسکو اور حوالہ کر ہمکو دشمنونکے
ہاتھ مین اور تباہ اور برباد کر ظالمون کو کہ تو ظالم کو جانتا ہے اے اللہ میرے نزدیکی چاہتے ہین ہم تجھسے بوسیلہ صلیب اور اس شخص کے
جو سولی دیا گیا اور ظاہر کین اُس شخص نے نشانیان ربوبیت اور افعال لاہوتیہ کی اور وہ شخص قدیم اور ہمیشہ تیرے ساتھ ہے
دنیا مین آیا پھر تیرے پاس لوٹ گیا اور لایا ہے یہی انجیل کو تیرے پاس سے پس مدد دے ہمکو اُن ظالمون پر اور غالب کر اس شخص کو
جو راہ راست پر ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ آمین کہی قوم نے اسکی دعا پر رفاعہ بن قیس نے کہا ہے کہ اسی طرح سے بیان کیا
مجھسے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور جسنے شرح اور بیان کیا اس کلام توما کو شرحبیل بن حسنہ
وہ روماس حاکم بصرہ کے شرحبیل بن حسنہ کے لشکر مین ہا بتوار تھے اور جو کلام رومی اپنی زبان مین کرتے تھے وہ ہمکو ہماری
زبان مین بتا دیتے تھے رفاعہ نے کہا ہے کہ پناہ مانگی مسلمانون نے اللہ تعالی سے اہل دمشق کے کلمات کفر اور اُنکے تہمت لگانے سے
حضرت عیسی بن مریم علیہما السلام پر اور بڑے شرحبیل بن حسنہ اور مسلمان ساتھی اُنکے اور ارادہ کیا اب توما کا انکے حملے اور سخت
ناگوار گذرا اُنکو قول توما مردود کا اور کہا شرحبیل بن حسنہ نے کہ اے دشمن خدا تو جھوٹا ہے کیونکہ تحقیق مثل عیسی علیہ السلام کی اللہ تعالی کے
نزدیک آدم کے ہے کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے اُنکو مٹی سے زندہ رکھا اُنکو جتنک چاہا اور بلا لیا اُنکو جب چاہا پھر شدت اور سختی کی شرحبیل نے
اُنپر لڑائی مین اور اُس دن مسلمان ایسی سخت لڑائی لڑے کہ کبھی ایسی لڑائی دیکھی نہین گئی تھی اور مارے لوگون نے پتھر اور چلائے تیر دور پر
پس زخمی کیا بہت لوگون کو اور تھے منجملہ زخمیون کے ابان بن سعید بن العاص کہ ایک تیر زہر آلودہ اُنکے لگا تھا پس نکال لیا اُنھون نے تیر کو اور
باندھ لیا زخم کو اپنے عمامے سے اور پایا ابان نے اثر زہر کا اپنے بدن مین پس پیچھے ہٹے وہ اور اٹھا لیا اُنکو انکے بھائیون نے اور لے گئے

مسلمانون کے لشکر مین اور ارادہ کیا مسلمانون نے عمامے کے کھولنے کا تاکہ علاج کرین اُنکے زخم کا پس کہا ابان نے کہ نہ کھولو میرے عمامے کو زخم سے کہ اگر کھولوگے اُسکو تو اُسکے ساتھ ہی میرا دم نکل جائیگا اور قسم ہی خدا کی کہ اُسنے دے دیا مجھکو وہ چیز جسکی مین امید رکھتا تھا پس نہ مانا اور نہ سُنا مسلمانون نے اُنکے کلام کو اور کھولا عمامے کو پس نہ بھول چکے تھے مسلمان عمامے کو کہ کھولی ابان نے اپنی آنکھ کو آسمان کی طرف اور انگلی اُٹھاکر کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ ہذا ما وعد الرحمن وصدق المرسلون پس نہین تمام کیا تھا ابان نے اس کلام کو کہ مر گئے رحمت کرے اللہ اُنپر اور سُنا اِس سانحے کو ام ابان بنت عتبہ بن ربیعہ زوجۂ ابان نے اور نکاح کیا تھا ابان نے اُنکے ساتھ بروز جنگ اجنادین کے اور تھوڑے دن گذرے تھے اُنکے نکاح کے کہ رنگت مہندی اور خوشبو عطر کی اُنکے ہاتھ اور سر مین باقی تھی اور تھین وہ عورتین پاپیادہ لڑنے والی اور دلیر خاندان شجاعت سے پس جب سُنا اُنھون نے حال موت اپنے شوہر کا آئین وہ ساتھ گھبراہٹ کے درانحالیکہ ٹھوکر کھاتی تھین بسبب لٹکنے دامن اپنے کپڑون کے اور کھڑی ہوئین اپنے شوہر کی لاش کے پاس پس جب دیکھا اُنکو صبر کیا امید ثواب کے اللہ تعالی کی طرف سے اور نہین سُنا گیا اُنسے کوئی کلام سوائے اِسکے کہ کہا اُنھون نے اپنے شوہر کی لاش پر ہنیئاً لک یا حبیبی

مضیت الی الحور العین الی جوار رب العالمین ہو الذی جمع بیننا ثم فرق والله لاجہدن حتی الحق بک لانی مشتوقۃ الیک ثم اردو

ولم تروننی ولکن ابا اللہ الا ان یفعل بی ما یشاء حرام علی ان یامسنی بعدک احد فقد حبست نفسی فی سبیل اللہ عسی ان الحق

بک وارجو ان یکون ذلک عاجلاً راوی نے بیان کیا ہی کہ نہین دیکھا لوگون نے ام ابان سے اچھی صبر کرنے والی کو پھر تجہیز اور تکفین کرکے دفن کیا اُنکی جگہ مین اور قبر اُنکی مشہور ہی اور نماز پڑھی خالد بن الولید اور مسلمانون نے پس جب چھپالے گئے وہ مٹی مین نہین روئین ام ابان اور نہ ٹھہرین اُنکی قبر پر سوائے اِسکے کہ آئین وہ اپنے ہتھیارون کی طرف اور مسلح ہو گئین اور بدل دی ہیئت اپنی اور ڈھاٹا باندھا اور لیا ڈھال و تلوار کو اور مل گئین مسلمانون کے لشکر مین بدون علم اور اطلاع خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پھر پوچھا کہ کس دروازے پر میرے شوہر مارے گئے لوگون نے کہا کہ دروازہ توما داماد ہرقل بادشاہ پر مارے گئے اور اُسی نے مارا ہی اُنکو اور روانہ ہوئین وہ شرحبیل بن حسنہ کے ساتھیون کی طرف پس مل گئین اُنمین اور بہت سخت لڑائی لڑین اور تھین وہ بڑی تیرانداز لوگون مین شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے بروز لڑائی اہل دمشق کے دروازۂ توما پر ایک شخص کو صلیب لیے ہوئے توما کے آگے اور وہ اشارہ کرتا تھا ہماری طرف اور پکار کر کہتا تھا کہ ای اللہ مدد دے صلیب کو اور اُس شخص کو جسنے پناہ لی ہی ساتھ صلیب کے ای اللہ ظاہر کر اُنپر غلبہ اُسکا اور بلند کر مرتبہ اُسکا کہا شرحبیل نے کہ مین دیکھتا تھا اُسکی طرف کہ دفعتہً چلایا ام ابان نے ایک تیر کہ نہ خطا کی اُسکے بدن سے اور اُسی وقت اُسکے ہاتھ سے صلیب چھوٹکر ہماری طرف گری اور دیکھا مین نے اُسکا جواہر چمکتے ہوئے پس ہر شخص ہم مین کا اُسکے لینے کو دوڑا اور چھپایا ہمنے اپنے تئین ڈھالون سے اور برسنے لگے ہمپر پتھر اور جھرمٹ اور ہجوم کیا بعض ہمارون نے بعض پر اسطرح سے کہ ہر شخص پیشی کرتا تھا طرف صلیب کے کہ لے لیوے

اُسکو اور دیکھی دشمن خدا تو مانسے کثرت لوگون کی بجانب صلیب گئے اور اُسکے گرنے کو ہماری طرف پس یقین کیا اُسنے اپنی خواری کا
اور برہم ہوا اور کفر و انکار ظاہر کیا اور سخت گذرا اُسپر یہ معاملہ اور کہا اُسنے کہ پہونچیگی یہ خبر بادشاہ کو کہ صلیب سیاہ بزرگ
لے لی گئی مجھسے اور اہل عرب اسکے مالک ہوگئے تھے کچھ عرصے تک پس مضبوط باندھی اُسنے کمر اور رکھ لی تلوار اور سپر اپنی
اور کہا اپنے ساتھیون سے کہ جس شخص کو تم مین سے میرا ساتھ دینا ہو پس ساتھ دے میرا اور جس کسی کا جی چاہے ٹھہر رہے
اور مین ضرور مقابلے کو جاؤنگا اور آرام دونگا مین اپنے دل کو اُن دشمنون کے دفع کرنے سے اور اُترا وہ جلدی سے اور
حکم کیا دروازہ کھول دینے کا پس کھولا گیا دروازہ اور نکلا وہ سب کے پہلے پس جب اُسکی قوم نے یہ حال دیکھا نہین پائی راہ
کوئی مگر یہ کہ اُترا حصار سے اُسکے پیچھے اِسوجہ سے کہ حرص وہ ارادہ اور دانشمندی اور شدت رہو دگی اُسکی وہ لوگ
جانتے تھے پس بعضون کے ہاتھ مین کمان اور تیر تھے اور بعضون کے پاس سپر اور شمشیر اور نکلے سب کے سب مثل
پھیلی ہوئی ٹیڑی کے راوی نے بیان کیا ہے کہ مسلمان لوگ صلیب کے لینے مین مصروف تھے پس جب نکلے رومی
دروازے سے اور بلند ہوئین آوازین اُنکی ہوشیار کر دیا بعضون نے بعض کو پس جب دیکھا اُنھون نے اِس معاملے کو
حوالہ کیا صلیب کو شرجبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے اور جُدا ہوگئے ایک ایک واسطے مقابلے اپنے دشمنون کے اور پھیرے
اُنکی طرف اور حملہ کیا اُنکے لشکرون پر درانحالیکہ ڈرانے والے تھے اُنکو اور لگنے لگے اُنکے اوپر تیر اور پتھر ہر جگہ سے دروازے کے
اوپر سے پس آواز دی اور پکار کر کہا شرجبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہ اے لوگو پیچھے پھرو تاکہ بے ڈر ہو جاؤ دشمنون کے
تیرون اور پتھرون سے جو اوپر دروازون کے ہین پس پھرے لوگ پیچھے کو تا اینکہ بے ڈر ہوگئے اپنے دشمنون کی بدی سے
اور پیچھا کیا اُنکا دشمن خدا تو مانے دائین بائین لڑتے اور مارتے ہوے اور گرد اُسکے دلیر لوگ اسکی قوم کے تھے اور وہ
مثل اونٹ بدمست کے تھا پس جب دیکھا شرجبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کثرت اور غلبہ مشرکین کا پکارا اور برانگیختہ کیا
اپنی قوم کو لڑائی پر یہ کہتے ہوے کہ بھول جاؤ تم اپنی موتون کو اور ہو جاؤ طلب کرنے والے بہشت کے اور راضی کرو تم
اپنے خالق کو اپنے کام سے کسواسطے کہ وہ نہین پسند کریگا تمسے بھاگنے کو اور نہ پیٹھ پھیرنے کو حملہ کرو اُنپر لو ملیجاؤ اُنکین
برکت عطا کرے اللہ تم لوگون مین راوی نے بیان کیا ہی پس حملہ سخت کیا مسلمانون نے اور بڑی لڑائی لڑائی قوم نے
اور ملگئے بعض اُنمین کے بعض سے اور کام کیا تلوارون نے اور چلایا تیر اور پتھر اور بلایا اُنھون نے سپرون کو اور سنا
اہل دمشق نے اِس امر کو کہ تو ما مسلمانون کے مقابلے کو نکلا ہی اور صلیب اعظم اُسکے ہاتھ سے گر کر مسلمانون کی طرف
چلی گئی پس نکلے وہ لوگ واسطے لڑائی کے درانحالیکہ دوڑتے تھے وہ تا اینکہ بڑھ گئی جماعت اُنکی اور دشمن خدا توما
دائین اور بائین طرف دیکھتا اور ترغیب دیتا تھا اپنی قوم کو واسطے تلاش اور لینے صلیب کے کہ دفعتہ دیکھا اُسنے
صلیب کو شرجبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے پاس پس دیکھتے ہی تلوار نکالکر حملہ اور ہجوم کیا اُسنے اُنپر اور چلایا اور
کہا گالی دیکر کہ ڈالدو تم صلیب کو بہ تحقیق ہو نکلیگی تمپر بلا اور سختی اُسکی راوی نے بیان کیا ہی کہ دیکھا شرجبیل

بن حسنہ نے اُسکے ناگہانی ڈرانے کو اپنے اوپر پس ڈال دیا صلیب کو اپنے ہاتھ سے اور سامنے اپنے سینے کے کیا سپر کو اور نکال لیا
اپنی تلوار کو اور سامنا کیا اُسکا اور حملہ سخت کیا دشمن خدا نے جب دیکھا اُسنے صلیب کو پڑی ہوئی اور آواز سخت سے
پکارا اپنے ساتھیوں کو پس آملے وہ اور کمک کی اُسکی مشرکوں نے اور دیکھا ام ابان رض بنت عتبہ بن ربیعہ نے حملہ دشمن خدا کو
شرجیل رض بن حسنہ پر پس کہا اور پوچھا اُنھوں نے کہ یہ کون شخص ہی خوار کرنے والا اپنے نفس کا مسلمانوں نے کہا
کہ یہ داماد بادشاہ کا اور قاتل تمہارے شوہر ابان رض بن سعید بن العاص کا ہی پس جب سُنا ام ابان نے یہ کلام حملہ سخت
کرکے اُسکے نزدیک پہونچین پھر چڑھایا تیر کو کمان مین اور چلایا بجانب توما کے پس دوڑے بجانب ام ابان رض کے گبر لوگ
اور گھیرا اور گزند پہونچانی انکو تاکہ ڈرادین اُنکو پس نہ التفات کیا ام ابان رض نے بجانب اُنکے غیر از ینکہ راست کیا تیر کو
اُسکے سردار پر اور پکار کر کہا بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ پھر چھوڑا تیر کو اور دشمن خدا کو پہونچ گیا تھا شرجیل بن
حسنہ تک اور قریب تھا کہ غالب ہوجاوے اوپر صلیب کے اور لے لیوے اُسکو کہ دفعۃً تیر پہونچا اُسکی داہنی آنکھ پر اور گھس گیا
اُسمین پس پھرا دشمن خدا پیچھے کو چلاتا ہوا اور ارادہ کیا ام ابان رض نے کہ دوسرا تیر چلاوین اُسپر پس دوڑے لوگ اُسکی طرف
اور چھپا لیا دشمن خدا کو ساتھ سپروں اور طوارق کے اور بچاتے تھے توما کو اُسسے پس جب بے ڈر ہوئین ام ابان رض شر اعدا سے
چلانے لگین تیر اور پڑھتی تھین اشعار واقدی رح نے بیان کیا ہی کہ پھر مارا اُنھوں نے تیر ایک گبر کو پس جا لگا اُسکے
سینے مین اور گر پڑا وہ زمین پر اور دوسرا تیر مارا اُسکو پس لگا اُسکی گردن مین پس اوندھا ہوکر گرا اور مر گیا اور
دشمن خدا توما سب کے پہلے پھرا اور بھاگا تھا بسبب حرارت لگنے تیر کے پس چلا آیا وہ مثل اونٹ کے تا اینکہ داخل ہوا دروازے
مین اور دیکھا شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اس حال کو پس پکار کر کہا اپنے ساتھیوں سے سختی ہی تمپر کس چیز نے تمکو
روک رکھا ہی اور بتحقیق رہائی پائی سگ رومی نے حملہ کرو تم ان کتوں پر قریب ہی اللہ کے نزدیک یہ امر کہ پہونچ جاؤ تم دشمن
خدا تک پس حملہ سخت کیا مسلمانوں نے اور حملہ کیا شرجیل رض بن حسنہ اور سب لوگوں نے اور مار ہٹایا لشکر روم کو تا اینکہ
پہونچے وہ لوگ دروازے تک اور حمایت کی اُنکی قوم نے دیوار کے اوپر سے ساتھ تیروں اور پتھروں کے پس پھر آئے مسلمان
اپنی جگہ پر اور مار ڈالا اُنھوں نے تین سو رومیوں کو اور لے لیے کپڑے اور ہتھیار اور صلیبین اُنکی اور داخل ہوا دشمن خدا
توما شہر مین درانحالیکہ تیر نے اُسکی آنکھ مین قرار پکڑا اور نہین نکلا تھا پس جب ملا توما قوم مین بند کر لیا اُنھوں نے
دروازے کو اور یکجا ہوئے گرد اُسکے بڑے بڑے معزز رومی قوم نصرانیہ اور اساقفہ اور راحیہ سے اور چاہا اُنھوں نے
کہ نکالین تیر کو اور کھینچ لین اُسکی آنکھ سے مگر نہ نکل سکا وہ تیر اور اپنی جگہ مین رہا اور وہ نالہ و فریاد کرتا تھا پس جب دیر گذری
اس تدبیر مین اور کوئی سبیل اُسکے نکالنے کی نہ ملی پس کاٹ لیا تیر کی لکڑی کو اور باقی رہ گئی گانسی اُسکی آنکھ مین اور
باندھ دیا اُسکو پٹی سے اور کہا اُس سے چلنے کو پس انکار کیا اُسنے اور بیٹھ گیا اندر دروازے کے یہانتک کہ سکون ہوا اُسکے
درد مین اور کہا قوم سے اُس نے کہ چلکر ٹھہر تو اپنے مکان مین اس باقی دن تک اسواسطے کہ آج کے دن دو مصیبتون مین

ہم گرفتار ہوئے ایک مصیبت صلیب اعظم کی اور دوسری مصیبت تیراندازی کی جو اس قوم سے ہمکو پہونچی اور جان مر گئے
اس امر کو کہ مسلمانوں کے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا ہے اور نہیں در آ سکتا ہے کوئی اُنکی قتل حرب میں اور نہیں کی تھی ہمنے تجھسے درخواست
مصالحہ کرنے کی مگر بسبب دیکھنے اور سُننے اُنکے حالات اور کاموں کے اور سوائے صلح کے اور کوئی صورت ہم مناسب نہیں دیکھتے ہیں
پس خشمناک ہوا توما اور زیادہ ہوا غصۂ باطنی اُسکا اور کہا کہ سختی ہو تمپر حال یہ ہے کہ لے لی گئی صلیب اعظم اور ایذا پہونچی میری آنکھ کو
اور مارے گئے میرے مصاحب درمیں غفلت اور بیخبری کروں اُن غلاموں سے اور بادشاہ کو میری غفلت کی اطلاع اور
اُسکے نزدیک میرا عجز اور سستی ظاہر ہو اور ضرور ہے مجکو اُنکا مقابلہ کرنا اور ہر حال میں طلب کرونگا میں اپنی صلیب اور
لے لونگا بعوض اپنی آنکھ کے ہزار آنکھیں اُنکی تاکہ بادشاہ کو معلوم ہو جاوے کہ مین نے اپنا بدلا اُنسے لے لیا اور قریب تر
مین اُنکے ساتھ ایک مکر کرونگا اور اُسکے ذریعے سے اُنکے سردار تک پہونچونگا اور بھگا دونگا اُنکی جماعت کو اور لے لونگا
مال اُنکا اور وہ سب جو ہمسے لوٹا ہے اُنھوں نے اور بھیجدونگا وہ سب بادشاہ کے پاس پھر بعد اُسکے نہ راضی ہونگا اور
نہ اکتفا کرونگا میں اُنکے ساتھ اُسی پر یہانتک کہ طیار کرونگا میں ایک لشکر اور ساتھ لونگا باربرداریان اور زادراہ اور
جاؤنگا اُنکے سردار ابی بکرؓ کی طرف جو ملک حجاز میں ہیں اور مٹا دونگا اُنکی نشانیوں کو اور کھود ڈالونگا اُنکی مسجد کو
اور کردونگا اُنکے شہر کو مسکن گوہوں اور کھوسٹوں اور وحشی جانوروں کا پھر توما ملعون چڑھ گیا دروازے کے اوپر
اور آنکھ میں پٹی باندھے ترغیب دیتا تھا لوگوں کو تاکہ دور ہو جاوے اُنکے دلوں سے رعب اور کہتا تھا کہ بیصبری نکرو
اس معاملے میں جو ظاہر ہوا ہمکو مسلمانوں سے اور بیشک صلیب بھگا دیگی اُنکو بسبب اپنی سختی کے اور میں ذمہ دار ہوتا ہوں
اس امر کا پس قرار پکڑا لوگوں نے اُسکے کلام سے اور سخت لڑائی لڑے اور صبر کیا اُنکے مقابلے میں مسلمانوں نے اور
اطلاع دی شرحبیلؓ بن حسنہ نے اس حال کی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اور کہا قاصد سے کہ بیان کر تو خالد بن الولید سے
کہ اس دشمن خدا توما داماد بادشاہ کے ہاتھ سے ظاہر ہوا ہمکو وہ امر جو اندازہ و شمار سے باہر ہے پس ہماری کمک کے واسطے
لوگ بھیجو اسوجہ سے کہ ہمارے مورچے پر لڑائی ہر جگہ سے زیادہ ہے پس جب پہونچا قاصد پاس خالدؓ بن الولید کے اور حال لڑائی
مشرکین اور توما اور زخمی ہونے اُسکی آنکھ کا ابانؓ کے تیر سے اور گر پڑنا صلیب کا اور آجانا اُسکا ملکیت مسلمانوں میں
اور مارا جانا اس شخص کا جسکے ہاتھ میں صلیب تھی اُنسے بیان کیا خوش ہوئے خالدؓ بن الولید اور سجدہ خدا کا ادا کیا پھر کہا کہ یہ
ملعون توما معزز ہے بادشاہ کے نزدیک اور وہی منع کرتا ہے قوم کو مصالحے سے اور میں اللہ تعالی سے امید رکھتا ہوں کہ کفایت
کرے ہمارے واسطے اللہ تعالی اُسکے کام میں اور پھیر دے ہمسے بدی اور برائی اُسکی پھر قاصد سے کہا کہ پھر جا تو اور کہہ شرحبیلؓ
بن حسنہ سے کہ جسطرح سے میں نے تمکو مامور اور حکم کیا ہے اُسی طرح حفاظت کرتے رہو اسواسطے کہ ہر گروہ مسلمانوں کا مشغول ہے
اُس کام میں جسکے نزدیک ہے وہ اور میں تمسے نزدیک ہوں اور تمھارے ساتھی ضرارؓ بن الازور بھی شہر کے گرد پھرتے ہیں اور ہر وقت تمسے
نزدیک ہیں اور نہ آویگا کوئی تمپر اُنکے سامنے ہو کر اگر چاہا اللہ تعالی نے پس لڑو تم اور نہ رنجیدہ ہو راوی نے بیان کیا ہے کہ

کہ

قاصد نے پھر آکر جواب خالدؓ بن الولید کا شرجیلؓ کو پہونچایا پس صبر اور استقامت کیا اُنھون نے اور لڑا کیے باقی اُدن تک
اور صبر کیا مسلمانون نے اپنی جگہون پر اور سرداران مسلمانون کے حال لڑائی اور سختی تو ماکا ساتھ شرجبیل کے اور لوٹ لینا
شرجبیلؓ بن حسنہ کا صلیب کو سُنکر بہت خوش ہوے اور ثابت ہے لوگ لڑائی مین یہان تک کہ گذر گیا انسے وقت نماز ظہر کا اور
نزدیک ہوا وقت عصر کا پس موقوف کر دیا اُنھون نے لڑائی کو اور پھر اہر فرقہ اپنی جگہ پر تا اینکہ شام ہو گئی اور روشن کی گئی آگ
اور پڑھا گیا قرآن مجید اور اذان کہی موذنون نے اور نماز عشا کی پڑھی ہر سردار نے اپنی جماعت کے ساتھ واقدی رحمہ اللہ
نے بیان کیا ہی کہ جب تاریکی رات کی ہو لی ٹیکایا تو ماملعون نے بڑے بڑے لوگون اور دلیران دمشق کو پس آ لگے وہ لوگ
اُسکے پاس اور کہا اُسنے اُنسے کہ اے اہل اس دین کے تحقیق گھیر لیا ہی تمکو ایسی قوم نے کہ نہین ہی اُنمین نیکخوئی اور نہ دین اور نہ ایمان
اور نہ وفاداری اور نہ ذمہ داری اور اگر مصالحہ کر دگے تم اُنسے اور دینگے تمکو وہ امان تو نہ وفاداری کرینگے وہ تمھارے ساتھ
اور نہ صلح رکھینگے تمسے اور اپنی اولاد اور عورتین اپنی اسواسطے ساتھ لائے ہین کہ انکو تمھارے شہرون مین آباد کر دین
خوشی سے چاہو اس بات کو یا کہ انکار کرو پس ایسی صورت مین کیونکر صبر کیا تمنے اپنی بیحرمتی اور قید ہونے اپنی عورتون اور
نکل جانے اپنے گھرون اور اس امر سے کہ ہون عورتین تمھاری لونڈی غلام تابعدار انکے اور نہین جاتی ہی
صلیب انکی طرف مگر بسبب خشم اور غضب کے پھر اس وجہ سے کہ ارادہ کیا ہے تمنے اپنے دلون مین مٹ جانا اس دین اور
مُصالحہ مسلمین کا پس ایذا دی تمکو صلیب نے اور اہانت کی تمھاری اور مین جو انکے مقابلے کو نکلا تھا اگر زخمی نہو جاتی
میری آنکھ نہ پھرتا مین انکی لڑائی سے یہانتک کہ فراغت پاتا مین انسے اور اب ضرور مین اپنا بدلا لونگا اور دور کرونگا
اپنی عار کو پس بتحقیق قسم کھاتا ہون مین عزت بادشاہ رحیم کی کہ ضرور ہی کہ مجکو بدلا لینا اور یہ کہ نکالونگا مین دو ہزار آنکھین
اہل عرب کی اور بھیجونگا بادشاہ کے پاس پھر اپنی صلیب لے لونگا اور اگر غفلت کی مین نے ان باتون مین تو نہ بیخوف رہونگا
مین خفگی بادشاہ سے بہ نسبت اپنے پس جب سنی ان لوگون نے یہ گفتگو توما کی کہا اے سردار حالی یہ ہے کہ قوم مسلمان بہت
ہین اور نہین ہی بہتری تدبیر مگر یہ کہ قصد کیا جاوے ایک جہت اور طرف کا ان جہتون سے یہان تک کہ بھاگین پھیر کر
آوینگے قوم ہر جگہ سے اور لشکر لیکر آویگا تیری طرف بڑا سردار انکا دروازہ شرقی سے آویگا دوسرا سردار باب جابیہ سے
اور سخت گذا بگا اور بیش آویگا وہ امر جسکی طاقت تجھے نہین ہی اور بعد اسکے ہم راضی ہین اس امر مین جسمین تو راضی ہی پس
اگر حکم دیگا تو ہمکو نکلنے کا انکے مقابلے مین نکلینگے ہم اور اگر حکم کریگا تو ہمکو لڑنے کا شہر پناہ پر لڑینگے ہم توما نے کہا کہ قریب ہی
تمھارے واسطے ایک خاص تدبیر لڑائی کی تجویز کرونگا مین پھر حکم کیا اسنے سب خاص و عام کے یکجا ہونے کا پس اکھٹا ہو
سب لوگ گروہ گروہ مگر کچھ تھوڑے لوگ دروازون پر بخوف مسلمانون کے پس جب یکجا ہو چکے سب لوگ کہا توما نے کہ مین نے
ارادہ کیا ہی کہ در آوُن مین ناگاہ مسلمانون پر اس رات مین اور جا پڑون انکی جگہون پر اسواسطے کہ رات خوفناک ہی اور
تم لوگ زیادہ واقف اور خبردار اپنے شہر کے ہو بہ نسبت اپنے غیر کے پس ہر شخص کو تم مین سے چاہیئے کہ مُسلح ہو کر اپنے دروازے سے نکلے اور

چھاپہ مارے قوم پر اور مین اپنے ساتھیون سمیت اپنے دروازے سے نکلونگا اور مین امید رکھتا ہون کہ نہ پھرونگا مگر ساتھ خوشی اور
سرور کے پس جسوقت فراغت پاونگا مین قوم سے اور باگ پھیر کر آونگا تمھاری طرف پس ایک ایک کو انمین سے بھگاتے اور
ہٹاتے ہوئے سردار قوم تک پہونچونگا پس قید کرلونگا اسکو اور روانہ کرونگا بادشاہ کے پاس تاکہ حکم کریگا اسکی نسبت جو چاہیگا
پس جو شخص نکلے تم مین سے کسی جہت کی طرف پس نہ پھرے اور نہ ہٹے وہ اپنی جگہ سے یا پہونچ جاؤن مین اس تک سبھون نے
کہا کہ تیرا حکم بخوشی منظور ہے پس اسی وقت قصد کیا توما نے بجانب قوم کے اور جدا جدا کردیا ہر گروہ کو اور بھیجا ایک گروہ کو
باب جابیہ پر اور ایک گروہ کو باب شرقی پر اور کہا انسے نہ ڈرو تم کسواسطے کہ بڑا سردار قوم کا خالد بن الولید دور ہے تمسے
اور نہین ہین باب جابیہ پر مگر ناکس اور غلام لوگ پس پیس ڈالو انکو قتل پیسنے غلے کے اور کھاجاؤ تم انکو قتل کھانے کے پس
روانہ ہوئے وہ لوگ اور بلا کر بھیجا توما نے ایک اور گروہ کو باب الفرادیس پر بجانب عمرو بن العاص کے اور ایک گروہ کو باب
کیسان پر بطرف سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کے پس روانہ ہوا ہر گروہ سبطرف کو وہ بھیجا گیا اور خاص کرلیا توما نے
اپنے تئین اپنے دروازے کے واسطے اور اسکے ساتھ دلیران قوم تھے اور نہین چھوڑا کسی بہادر دلیر کو اسنے جسکی شجاعت
کو وہ جانتا تھا مگر یہ کہ اپنے ساتھ مقرر کیا اسکو پھر کہا قوم سے کہ قریب ہے کہ چڑھاونگا مین تمھارے واسطے اپنے دروازے پر ایک
شخص کو جسکے پاس ناقوس ہوگا کہ بجاویگا وہ اسکو اور آواز نکلنے کو پس جسوقت سنو تم اسکی آواز کو پس وہی نشانی ہے بیچ اور
تمھارے بیچ مین پس کھولو دروازون کو اور نکلو جلدی کرکے بجانب اپنے دشمنون کے اور در آؤ ناگاہ انپر اور بیشک تم پاؤگے
مسلمانون کو اس حیثیت سے کہ کوئی انمین کا سوتا اور کوئی بیٹھا ہوگا پس در آؤ تم انپر پیش از انکہ پہونچین وہ اپنے ہتھیارون تک
پس لگاؤ انپر ضربات زندا ونندہ اور مار ڈالو انکو جسطرح سے چاہو تم پس اگر کروگے تم اس کام کو صدق دل اور راستی سے تو نسبت
قوم کے اس رات مین امید کروگے تم انمین اس امر کی کہ شکست اٹھاوینگے اور لوٹ جاوینگے وہ ایسا لوٹنا کہ نہ بندھ
سکینگے اور نہ درست حال ہوسکینگے کبھی بعد اسکے پس خوش ہوئے قوم اس کلام سے اور چلے بموجب اسکے حکم کے اور ارادہ
کیا ہر فرقے نے ایک دروازے کا دروازون سے راوی نے بیان کیا ہے کہ بلایا توما ملعون نے ایک نصرانی کو اور
کہا اس سے کہ لے یہ ناقوس کو اور چڑھ جا دروازے پر پس جسوقت دیکھے تو ہمکو کہ کھولا ہمنے دروازے کو آواز دے تو
ہمکو اس سے ایسی آواز کہ سنین اسکو سب لوگ ہمارے جو دروازون پر مقرر ہین اور دوڑین وہ اپنے دشمنون کی طرف پس کہا اسنے کہ یہ امر
بخوشی منظور اور پسند ہے پھر روانہ ہوا وہ اور جلدی کی اسنے اس کام پر اور لایا ایک بڑا ناقوس اور چڑھ گیا دروازے پر اور
چلا توما ساتھ ایک ٹکڑے کے اپنے لشکر سے جو زرہین اور خود پہنے تھے اور ہاتھون مین عمود اور تلوارین تھین اور توما
ان سب کے آگے تھا اور اسکے ہاتھ مین چوڑی تلوار ہند کی اور سپر جرمقیہ کی تھی اور پہنے تھا دشمن خدا جوشن لوہے کے اور اسکے
سر پر خود کسری کا تھا جو ہرقل نے اسکو اپنے سلح خانے سے بطور تحفے کے بھیجا تھا اور اوسپر سونے چاندی کا کام تھا اور سیف بران ایسی
کچھ کارگر نہین ہوتی تھی پس جب پہونچا وہ دروازے پر اور پورا ہوگیا لشکر اسکا کہا اسنے اپنے ساتھیون سے کہ ایسی جلدی اور کوشش کرو تم

کہ پہونچ جاؤ دشمنون تک اور پہونچکر حملہ کرو اور ناگہان در آؤ اور ٹھہراؤ تلوارون کو انپر اور جو شخص تمسے امان طلب کرے بس نہ باقی رکھو اسکو مگر یہ کہ وہ سردار قوم کا ہو اور تم مین سے جو شخص دیکھے صلیب کو پس پہونچ جاے اُس تک اور اگر دور ہو صلیب اُس شخص سے پس آواز دیکر پکارلے مجکو تا اینکہ جاؤن مین بجانب اسکے سبھون نے کہا کہ تیرا حکم ہمکو بخوشی پسند اور منظور ہے پھر اسکے حکم سے دروازہ کھول گیا اور ایک شخص نے اُسکے ساتھیون سے صاحب ناقوس کے پاس جا کر حکم اسکے بجانے کا دیا پس ایک ایسی آواز سخت لگائی اسنے کہ سواے اسکے اور آواز نہ تھی یہان تک کہ کھولا قوم نے سب دروازون کو اور ڈوڑ پڑے لوگ اسی وقت اور نکلا تو ما ملعون دروازے سے اور سُنی مسلمانون نے آواز پس دوڑے وہ لوگ بجانب صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور وہ غافل تھے قوم کے فریب سے مگر یہ کہ جاگتے اور ہوشیار تھے پس جب سُنا لوگون نے آواز کو جگا دیا بعضون نے بعض کو اور آوازین دینے لگے اور اُٹھ کھڑے ہوے لوگ اپنے خوابگاہون سے مثل شیر حملہ آور کے پس نہین پہونچے ان تک دشمن انکے مگر یہ کہ وہ ہوشیار ہو گئے تھے اور متوجہ بمقابلہ دشمن ہوے مگر بے ترتیب تھے پس لڑے لوگ بیچ اندھیری رات کے اور کام کیا تلوارون نے اور سُنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے آواز کو پس اُٹھ کھڑے ہوے بدحواس گھبراے ہوے بسبب سننے آواز اور فریاد کے اور چلا کر کہا واغوثاہ واسلاماہ وامحمداہ اکید واقومی ورب الکعبۃ اللھم انظر الیھم بعینک التی لاتنام وانصرھم ولاتسلمھم الی عدوھم پھر بلایا فستحان بن زید طائی برادر عدی بن حاتم طائی کو اور کہا اُنسے کہ تم میری جگہ پر ٹھہرو میری قوم اور لڑکے بالون مین کہ نہین صبر ہے مجکو اِس سے جو سُنا ہے مین نے اور احتیاط رکھو تم اس امر کہ آوے کوئی تمھارے سامنے سے پھر چوڑا خالد بن الولید نے لشکر کو فستحان کے ساتھ اور روانہ ہوے وہ ساتھ چار سو سوار کے اپنے لشکر سے اور وہ بدون زرہ کے تھے اور نہین پہنے تھے وہ مگر کپڑے ملک شام کے اور کھلے سر تھے بدون جوتون کے اور باز رکھا تھا انکو عجلت روانگی نے بجانب مسلمانون کے مسلح ہونے سے اور چھوڑ دیا تھا گھوڑے کی باگ کو انھون نے اور انکے ہمراہیون نے اور وہ آگے اپنی قوم کے تھے اور آنسو انکے جاری تھے رخسارون پر بسبب خوف کے بحال مسلمانون کے اور سُنا لوگون نے انکو یہ اشعار رنج آمیز پڑھتے ہوے پھر کوشش کی چلنے مین اور چار سو سوار انکے پیچھے تھے اور جنبش دیتے تھے تلوارون کو تا اینکہ پہونچے باب شرقی پر اور اُسی وقت وہ گروہ جو اِس دروازے پر تھا ناگہان در آیا تھا رافع رضی بن عمیرہ پر اور وہ ثابت اور قائم تھے واسطے مقابلے اور لڑائی کے قوم روم سے اور لڑ رہے تھے اور تلوارین چمکتی تھین اور کام کرتی تھین اور سنائی دیتی تھین آوازین تلوارون کی ڈھالون پر اور آوازین چلانے کی پشت دروازون سے اور بلند تھین آوازین مسلمانون کی ساتھ تکبیر کے اور قوم شہر پناہ کے اوپر سے دھمکاتی تھی اور چلاتی تھی بوقت بیدار اور ہوشیار ہونے مسلمانون کے انکے مقابلے مین پس حملہ کیا خالد رض بن الولید رضی اللہ عنہ نے قوم پر اور پکارا اپنی بلند آواز سے کہ بشارت ہو تمکو اے گروہ مسلمانون کے آیا تمھارے تئین فریادرس پروردگار عالم کی طرف سے مین سوار ہلاک کرنے والا ہون مین خالد رض بن الولید ہون پھر حملہ کیا رومیون پر مع اپنے ساتھیون کے پس مار ڈالا انھون نے لوگون کو اور ڈال دیا زمین پر دلیرون کو اور صف

اِس معاملے کے دل انکا متعلق تھا ساتھ ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور تمام مسلمانون کے جنکو دروازون پر مقرر کیا تھا اور وہ سنتے تھے
آوازین اور فریاد کرنا انکا اور آوازین اور فریاد روم اور نصاری اور یہود کی بلند تھین سنان بن عوف نے روایت
کی ہے کہ پوچھا مین نے اپنے چچازاد بھائی قیس بن ہبیرہ سے کہ آیا یہودی بھی تمسے لڑتے تھے انھون نے کہا ہان لڑتے تھے دیوار کے
اوپر سے اور چلاتے تھے وہ ہمپر تیر اور پتھر راوی نے بیان کیا ہے کہ ڈرے خالد رضؓ بن الولید شرجیل بن حسنہ کے واسطے
بسبب قریب ہونے دشمن خدا توما ملعون کے انکے اسواسطے کہ وہ اسی دروازے پر تھا پس خوف کیا خالد بن الولید نے شرجیل بن حسنہ پر
بسبب شجاعت توما کے واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پیش ہوا شرجیل بن حسنہ کو دشمن خدا توما سے ایسا سخت اور بڑا
معاملہ کہ نہین پیش آیا کسی کو مثل انکے اور صورت یہ ہوئی کہ ناگہان در آیا توما اس گروہ پر جو شرجیل بن حسنہ کے ساتھ تھے
اور سب سے پہلے نکلنے والا قوم سے اور پہلے پہونچنے والا مسلمانون کی طرف توما ملعون تھا پس صبر کیا مسلمانون نے مثل صبر
بڑے مرتبے والون کے اور ثابت اور قائم رہے لڑائی پر اور لڑا دشمن خدا توما سخت لڑائی در انحالیکہ پھاڑتا تھا وہ صفون کو داہنی طرف
بائین اور پکارتا تھا کہ کہان ہی تمھارا سردار جسنے تیر چلاکر مجھکو زخمی کیا مین رکن بادشاہ کا ہون مین مدد دینے والا صلیب کا ہون پس
لاؤ اور پیش کرو اسکو میرے تئین تاکہ پلٹے جاؤن مین تمھارے مقابلہ سے پس جب سُنی شرجیل رضؓ بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ وآلہ
وسلم نے آواز اُسکی ارادہ کیا اُسکی طرف کا اور زخمی کیا تھا اِسی توما نے بہت لوگون کو مسلمانون سے پس کہا شرجیل بن
حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہ مین ہون ساتھی تیرا اور بدخواہ اور مخالف تیرا مین سردار قوم کا ہون مین ہلاک کرنے والا تمھاری
جماعت کا ہون مین لینے والا تمھاری صلیب کا ہون مین کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون پس باگ پھیری
توما نے مثل پھرنے شیر کے اپنے شکار پر اور کہا کہ تمھین کو طلب کیا مین نے اور تمھاری ہی خواہش رکھتا ہون مین پھر سب
سے الگ ہو گیا انکے مقابلے مین اور صدمہ پہونچایا اُنکو اور نہین دیکھا تھا لوگون نے مدتون مین دو خور دقیل نہ دو خوردام دونون کے
اِس رات مین اور دیکھا شرجیل رضؓ بن حسنہ نے ایسی چیز کو کہ خوفناک کیا اسنے انکو پس وہ دونون اسی حالت مین تھے کہ گذری آدھی رات اور ہر شخص
اپنے نزدیک والے سے لڑتا تھا اور تھین ام ابان رضؓ بنت عتبہ ساتھ شرجیل بن حسنہ کے کہ نہین دور ہوئی تھین انسے اور اس رات
مین بڑا صبر اور استقلال کیا اُنھون نے اور چلاتے تیر اور کوئی تیر انکا نہین پڑتا تھا مگر کسی مرد مشرک پر یہان تک کہ قتل کیا
بہت لوگون کو اور رومی انکو مرد سمجھتے تھے اور اِسی طرح وہ تیر چلاتی تھین یہان تک کہ سوا ایک تیر کے اور اُنکے پاس باقی
نرہا پس وہ اس تیر کو لیئے ہوے داہین اور بائین قوم کو دیکھتی تھین اور قوم رومی مخالف تھی انکے بخوف تیر کے کہ دفعۃً قریب آیا
انکے ایک شخص قوم سے اور چلایا اُنھون نے اسپر تیر کو پس جا لگا تیر اسکے سینے پر پس جب قریب ہوا وہ موت کے ناگہان حملہ
کیا اور در آیا اُنپر اور فریاد اور آواز دیکر پکارا اپنی قوم کو پس پھرے وہ لوگ واسطے اسکی اعانت کے اور ناگہان در آئے وہ
اُم ابان پر اور گرفتار کر لیا انکو اور مر گیا وہ دشمن خدا جسکو ام ابان رضؓ نے تیر مارا تھا اور شرجیل رضؓ بن حسنہ کا حال یہ تھا کہ پیش آیا
اُنکو دشمن خدا سے وہ معاملہ جو نہین پیش آیا کسی کو مگر یہ کہ صبر اور ثابت قدمی کی اُنھون نے اور ماری ایک ضرب سخت

ف ذکر لڑائی توما کی ساتھ شرجیل رضؓ بن حسنہ کے اور قصہ ام ابان رضی اللہ عنہا کا ۱۲

فائدہ

ہم

تلوار کی دشمن خدا پر پس لیا اسنے اس ضرب کو اپنی ڈھال پر اور ٹوٹ گئی تلوار شرجبیل رضہ بن حسنہ کی پس طمع کی دشمن خدا لعین نے اور حملہ کیا انپر اور گمان کیا اسنے کہ وہ میرے قیدی ہو چکے اور اسی حالت مین ظاہر ہوئے دو سوار انکے پیچھے لشکر سوارون کا تھا پس ناگہان در آئے وہ لوگ رومیون پر اور دیکھا اونھون نے ام ابان کو اس حیثیت سے کہ ایک سوار انکو اپنے دونون ہاتھون سے پکڑے ہے اور وہ فریاد کرتی ہین پس آپہونچے وہ دونون سوار انکے پاس ایک عبدالرحمن رضہ بن ابو بکر صدیق رضہ اور دوسرے ابان رضہ بن عثمان رضی اللہ عنہم تھے پس مار ڈالا ان دونون نے اس سوار کو اور چھوڑ آیا ام ابان رضہ اور شرجبیل رضہ بن حسنہ کو اور پلٹ گیا دشمن خدا تو ما بجانب شہر کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے بسلسلۂ راویان کے تمیم بن عدی سے کہا تمیم بن عدی نے کہ تھا مین بیچ لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور اس معرکے مین کوئی سردار مسلمانون کا مثل ابو عبیدہ رضہ بن الجراح اور انکے ساتھیون کے نہین لڑا اور صورت یہ ہوئی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اپنے خیمہ مین نماز پڑھتے تھے اور وہ قوم سے دور تھے کہ ناگہان سنی انھون نے آواز کو جو بلند ہوئی اور دروازہ کھولا گیا اور دوڑے مسلمان قوم کی طرف پس جب دیکھا ابو عبیدہ رضہ

بن الجراح نے اس معاملے کو مختصر کر کے تمام لیا نماز کو اور کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر مسلح ہوئے اور اٹھ کھڑی ہوئی قوم انکے ساتھ اور زرہین پہنی انھون نے ساتھ ہتھیارون کے اور قریب ہوئے ابو عبیدہ رضہ بن الجراح قوم سے اور دیکھا انکو رزمگاہ مین کہ للکارتے اور لڑتے تھے پس پھرے وہ قوم کی طرف سے داہنے بائین کو یہان تک کہ تجاوز کیا انسے اور بڑھے بجانب دروازے کے اور پہونچے وہان اور قوم لڑ رہی تھی پس آواز تکبیر کی بلند کی ابو عبیدہ رضہ بن الجراح اور انکے ساتھیون نے پس جب سنی مشرکون نے آواز کلمے کو سمجھے وہ کہ مسلمان آپڑے انپر ساتھ لشکر کے یا بھاری جماعت کے پس پھرے وہ اپنی طرف کو اور آگے انکے جرجی بن قالا سردار انکا تھا پس تعاقب کیا انکا مسلمانون نے اور خرچ کیا انمین تلوار کو یہان تک کہ جب نزدیک پہونچے وہ لوگ دروازے کے پس حملہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور انکے ساتھیون نے اور مل گئے اور پہونچ گئے قوم تک اور پڑتے تھے تیر اور پتھر مسلمانون پر دروازے کے اوپر سے اور مسلمان نہین پھرتے تھے انکے پیچھے سے پس جب قصد کیا مسلمانون نے انکا موقوف کیا پتھر اور تیر چلانا ان لوگون نے اس خیال سے کہ اپنی قوم پر پڑینگے اور ایذا پہونچاوینگے اور تصور کیا اور دیکھا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے اس امر کو حسن اتفاق سے پس صرف کیا مسلمانون نے تلوارون کو انمین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ معلوم کیا ہمنے کہ نہین بچا اس واقعے مین رومیون سے کوئی شخص نہ چھوٹا نہ بڑا اور سب کے سب مارے گئے اور مارا گیا جرجی بن قالا اور خالد رضہ بن الولید رضی اللہ عنہ ایسی لڑائی لڑے کہ مثل اسکے نہین دیکھی گئی تھی پس وہ اسی حالت مین تھے کہ دکھائی دیئے ضرار بن الازور اور وہ آلودہ تھے خون سے پس خالد رضہ بن الولید نے انسے پوچھا کہ کیا ہے حال تمھارے پیچھے ضرار بن الازور نے کہا کہ بشارت ہو تمکو ای سردار کہ نہین آیا مین تمھارے پاس یہانتک کہ شمار کر لیا مینے کہ اس رات مین مینے ڈیڑھ سو آدمیون کو مار ڈالا اور میرے ساتھیون نے اسقدر لوگون کو مارا جنکی حد شمار نہین ہے اور کفایت کی ہمنے تمھارے واسطے ان لوگون کی شدت کو جو نکلے تھے باب صغیر سے بطرف یزید بن ابی سفیان کے پھر بھاگ پھیری مین نے سب سردارون کی طرف پس مار ڈالا مین نے

لوگون کو اور تائید کی مین نے اپنی قوم کی راوی نے بیان کیا ہی کہ بہت خوش ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اس حال کے
سننے سے پھر چلے سب کے سب یہان تک کہ آئے شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے پاس اور شکر یہ انکے کامونکا ادا کیا واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ یہ رات بڑی سخت تھی کہ کبھی پیش نہین آئی تھی لوگون کو مثل اسکے اور اس رات مین
مسلمانون نے ہزار ہا آدمیون کو مار ڈالا پس یکجا ہوے بڑے بڑے رئیس دمشق کے توما کے پاس اور کہا اس سے کہ ای سردار ہمنے
نصیحت کی تھی تجکو مگر نہ قبول کیا تو نے اور نہ نفع کی ہماری نصیحت نے اور جو ہمپر گذرا وہ تجھپر بھی گذرا اور مارے گئے ہم مین بہت
لوگ اور یہ وہ معاملہ ہی جسکے اُٹھانے کی ہمکو طاقت نہین ہی پس مصالحہ کرے تو قوم سے کہ وہ ہمارے اور تیرے واسطے موجب سلامتی ہوگا
اور اگر تو اس امر سے انکار کریگا تو ہم لوگ اپنے واسطے مصالحہ کر لینگے اور تجکو تیرے حال پر چھوڑ دینگے پس کہا توما نے کہ ای قوم مہلت دو
مجکو یہان تک کہ لکھون مین یہ سب حال بادشاہ کو پس اگر اعانت اور کمک کی اسنے تو بہتر ہی ورنہ صلح تو ہمارے آگے ہی راوی نے
بیان کیا ہے کہ اسی وقت توما نے ایک خط بادشاہ کو لکھا جسکا مضمون یہ تھا کہ اہل عرب نے گھیر لیا ہی ہمکو مثل گھیرنے سپیدی
آنکھ کے اسکی سیاہی کو اور مار ڈالا ان لوگون نے ہماری قوم کو اخبار دین مین اور پلٹ کر ہماری طرف آئے اور قتل کیا ان
لوگون نے ایک بڑا بھاری قتل اور مین انکے مقابلے کو نکلا اور زخمی ہوا مین انسے مگر تیری قوم اور اہل شام نے چھوڑ دیا مجکو اور جاتی رہی
میری آنکھ اور ارادہ کیا ہی قوم نے صلح کرنے کا اہل عرب سے اور خبر یہ دینے کا انکو پس تو یا خود اس طرف روانہ ہو یا لشکر ہمارے پاس روانہ کر
کہ کمک ہماری کرے یا حکم دے ہمکو مصالحہ کر لینے کا کہ بتحقیق سخت ہو گیا اور بڑھ گیا ہی ہمپر معاملہ انکا پھر لپیٹا اسنے خط کو اور مہر کی
اسپر اپنی اور قبل از صبح ہونے روانہ کیا پس جب صبح ہوئی ارادہ کیا مسلمانون نے لڑنے کا اور حکم بھیجا خالد بن الولید نے ہر سردار
کو کہ روانہ ہوا اپنی جگہ سے اور لڑے اور سوار ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور واقع ہوئی لڑائی اور سخت ہوا معاملہ
اہل دمشق پر پس کہلا بھیجا انھون نے خالد بن الولید کے پاس کہ مہلت دو ہمکو تاکہ سوچین ہم اپنے کام مین پس انکار کیا خالد
بن الولید نے اور نہ ہٹے انکی لڑائی اور مقابلے سے یہان تک کہ تنگ آ گئے وہ محاصرے سے اور اسکے سوا وہ منتظر جواب کے بادشاہ کے
اس سے تھکے اور یکجا ہوئے بعض رئیس شہر کے بعض کے پاس اور کہا کہ ای قوم نہین صبر ہو سکتا ہی ہمسے اس معاملے مین جسمین
ہم ان لوگون کے سبب سے ہین اگر لڑتے ہین ہم اُنسے تو غالب ہو جاتے ہین وہ ہمپر اور اگر ترک لڑائی کر کے اپنے شہر مین بیٹھ رہین
ہم تو ضیق اور تنگی مین پڑینگے پس چھوڑ دو اور دور کرو تم جھگڑنے اور خصومت کو اپنے سے اور مانگو انسے امان اور صلح جس
مقدار پر کہ وہ طلب کرین تمسے پس کہا انسے ایک بوڑھے آدمی رومی نے جو اگلی کتابین پڑھے ہوے تھا کہ ای قوم قسم ہی خدا کی کہ تحقیق
مین جانتا ہون کہ اگر آتا بادشاہ لشکر اور سامان سے تو انکو تمسے دفع نہین کر سکتا تھا اسواسطے کہ مین نے کتابون مین پڑھا ہی
کہ سردار انکے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خاتم النبیین اور سید المرسلین ہین اور قریب ہی کہ دین انکا سب دینون پر غالب ہو جائیگا پس
چھوڑ دو تم حیلہ جوئی اور مشغول رہنے کو محال کامون مین اور دو تم انکو جو تمسے مانگین کہ یہی تمہارے واسطے بہتر اور موافق ہی
پس جب سنا قوم نے یہ کلام انکا میل کیا اسکی طرف اسوجہ سے کہ بزرگی اسکی اور عالم اور واقف ہونا اسکا اخبار او

ذکر خط لکھنے توما کا ہرقل بادشاہ کو بابت [illegible] دمشق کے

حالات گذشتہ سے انکو معلوم تھا اور کہا کہ تیری کیا رائے ہے اسنے کہا کہ جان لو تم اس بات کو کہ وہ سردار مسلمانون کا جو باب
شرقی پر ہے یعنی خالد بن الولید وہ ایک مرد خونریز ہے پس اگر چاہتے ہو کہ اپنے کام اور مطلب سے نزدیک ہو جاؤ پس جاؤ تم اُس شخص
کی طرف جو باب جابیہ پر ہے یعنی ابو عبیدہ ابن الجراح رضی اللہ عنہ پس قرین صواب جانا قوم نے رائے اس شخص کو اور جب اندھیری رات
ہوئی آئے وہ سب باب جابیہ پر اور کلام کیا انمین سے ایک شخص نے جو زبان عربی جانتا تھا پس کہا اسنے بلند آواز سے کہ اے
گروہ عرب کے آیا ہمکو تمسے امان مل سکتی ہے یہان تک کہ آوین ہم تمھاری طرف اور بات چیت کرین تمھارے سردار سے تاکہ صلح
کرلیوین ہم اپنے اور تمھارے بیچ مین ابو ہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
کچھ لوگ مسلمان مقرر کیے تھے کہ وہ بخیال آپڑنے اہل دمشق کے مثل شب گذشتہ کے دروازے کے قریب تھے اور اس رات کو قوم
دوس کی باری تھی اور سردار اُنپر عامر بن طفیل الدوسی تھے پس اسی حالت مین کہ لوگ اپنی جگہون مین بیٹھے تھے قریب دروازے کے
کہ سنا مینے قوم کو پکارتے ہوئے پس دوڑا گیا مین ابو عبیدہ رض بن الجراح کے پاس اور خوشخبری سنائی انکو اور کہا مین نے کہ شاید اللہ تعالیٰ
راحت دیوے مسلمانون کو مشقت سے پس خوش ہوئے ابو عبیدہ رض بن الجراح میرے کلام سے اور کہا کہ جاؤ تم اور کہو اُنسے
کہ امان ہے تمکو ہماری طرف سے جب تک کہ اپنے شہر مین بسلامت پھر جاؤ پس گیا مین قوم کے نزدیک اور پکار کر کہا مین نے اُنسے
کہ آؤ تم تمھارے واسطے امان ہے پس کہا قوم نے کہ تم کون شخص ہو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تاکہ ہم تمھارے کلام پر
اعتماد کرین مین نے کہا کہ مین ابو ہریرہ رض صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ہون اور نہین ہے ہمارا طریقہ غدر اور فریب
کرنا اگر ہم مین سے ایک غلام تمکو امان دیوے اور ذمہ داری کرے تو ہم وفاے اقرار اسکا کرینگے اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
ہے واوفوا بالعہد ان العہد کان مسئولا اور ہر گاہ وفاے عہد اور ذمہ داری نشانی اور پہچان اہل عرب کی زمانہ جاہلیت
مین تھی اب کہ راہ راست بتلائی اللہ تعالے نے ہمکو بسبب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تو کیونکر خلاف اسکے ہو سکتا ہے پس
کھولا قوم نے دروازے کو اور نکلے اور وہ ایک سو آدمی تھے روسا اور علما سے پس جب قریب ہوئے وہ لشکر ابو عبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ سے دوڑے مسلمان انکی طرف اور دور کیا اُنسے زنار اور صلیبون کو یہان تک کہ آئے وہ ابو عبیدہ رض بن الجراح
کے پاس پس مرحبا کہا انکو اور اٹھ کھڑے انکے واسطے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو فرمایا ہے اذا اتاکم کریم قوم
فاکرموہ پھر بات چیت کی اُنھون نے صلح کے باب مین اور کہا انھون نے کہ ہم تمسے صلح کیا چاہتے ہین اس شرط پر کہ چھوڑ دو
ہمارے واسطے کنائس ہمارے اور انکو ہمسے غصب نکرو اور وہ کنیسہ یحیی کا ہے جو اب جامع مسجد ہے اور کنیسہ مریم اور
کنیسہ جنینا اور کنیسہ بولص اور کنیسہ مقلاط اور کنیسہ سوق البتیل اور کنیسہ اندریا اور کنیسہ قرباری ہے پس
قبول کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس امر کو اور جو شرطین اُنھون نے پیش کین اور لکھ دی انکو ایک
تحریر صلح اور امان کی مگر اپنا نام اسمین نہین لکھا اور نہ گواہی کسی کی لکھی اور یہ امر اسواسطے تھا کہ ابو عبیدہ رض
بن الجراح بعد ازانکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انکو معزول کیا تھا اس امر کو درست نہین رکھتے تھے کہ وہ

مسلمانون کے معاملے مین مداخلت کرین اور جب لکھدی ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ دستاویز اور مہر دکیا انکے کہا ان لوگون نے کہ اب چلو تم ہمارے ساتھ پس اُٹھ کھڑے ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور سوار ہوے انکے ساتھ ابو ہریرہ اور معاذ بن جبل اور سلمہ بن ہشام المخزومی اور نعیم بن عدی اور ہشام بن العاص السہمی اور دہبان بن سفیان اور عبد اللہ بن عمرو الدوسی اور عامر بن طفیل اور سعید بن الجمیر الدوسی اور ذو الکلاع الحمیری اور حسان بن نعمان الطائی اور جریر بن نوفل الحمیری اور سالم بن فرقد الیربوعی اور سیف بن اسلم الطائی اور معمر بن خویلد السکسکی اور سنان بن اوس الانصاری اور مخلد بن عوف الکندی اور ربیعہ بن مالک التمیمی اور محکم بن عدی النبہانی اور مغیرہ بن شعبہ الثقفی اور بکر بن عبد اللہ التمیمی اور راشد بن سعد اور قیس بن سعد اور سعید عمرو ابن الغنوی اور رافع بن سہیل اور یزید بن عامر اور عبیدہ بن اوس اور مالک بن الحرث اور عبد اللہ بن طفیل اور ابو النابغہ ابن المنذر اور عوف بن ساعدہ اور عباس بن قیس اور عباد بن عتبہ النبہانی اور سبرہ بن عامر اور عبد اللہ بن قرط الازدی رضی اللہ عنہم یہ سب چونتیس مرد صحابی تھے اور چالیس آدمی اور عام مسلمانون سے ساتھ ہوے پس جب سوار ہو کر چلے طرف دروازے کے کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے انسے جنسے مصالحہ کیا تھا کہ مین چاہتا ہون تمسے کچھ بطور گرو کے راوی نے بیان کیا ہے کہ نہین لی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کوئی چیز بطریق گرو کے انسے بلکہ بھروسا اور اعتماد کیا اللہ تعالے پر اور سبب اسکا یہ تھا کہ اسی رات مین کہ مصالحہ کیا انسے جسوقت کہ نماز فرض پڑھی ابو عبیدہ بن الجراح نے اور سو گئے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین کہ فرماتے ہین آپ اللیلۃ تفتح المدینۃ انشاء اللہ تعالے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہو کہ دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مستعجل پس عرض کیا مین نے کہ یا رسول اللہ کیا سبب ہی کہ مین مستعجل دیکھتا ہون پس فرمایا آپنے کہ مین آیا ہون اسواسطے کہ جنازہ ابو بکر صدیق پر جاؤن پس بیدار ہوے ابو عبیدہ بن الجراح اور اسی وقت ابو ہریرہ نے انکو بشارت صلح کی دی پس نہین لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے قوم سے گرو باعتماد ارشاد صدق بنیاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ جب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ مع اپنے ساتھیون کے شہر کے اندر داخل ہوے چلے ساتھ انکے قسیس اور راہب اور وہ لباس رنگا ہوا سیاہ بالون کا پہنے تھے اور لیے ہوے تھے انجیلون کو اور دھونی دیتے تھے عنبر عود اور خوشبو دار چیزون کی اور یہ معاملہ بروز دوشنبہ گیارھوین جمادی الثانی ۱۳ھ تیرہ ہجری مین واقع ہوا تھا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ داخل ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ دمشق مین دروازہ جابیہ سے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اس حال سے مطلق خبر نہ تھی اسواسطے کہ انھون نے شدت اور سختی کی لڑائی ڈال رکھی تھی باب شرقی پر اور بہت خشم اور غضب مین تھے اہل دمشق پر اسوجہ سے کہ مارا تھا ان لوگون نے خالد بن سعید اور عمرو بن العاص کو تیر زہر دار سے پس نماز پڑھی خالد بن الولید نے انپر اور دفن کیا انکو مابین دروازہ شرقی اور دروازہ توما کے اور تھا ایک قسیس روم کے قسون سے کہ نام اسکا یوشا بن مرقس تھا اور رہتا تھا وہ ایک مکان مین جو شہر پناہ سے ملا ہوا تھا قریب دروازہ شرقی کے اور تھی اسکے پاس کتاب

ملاحم دانیال پیغمبر علیہ السلام کی اور اسمین لکھا تھا کہ اللہ تعالے فتح کریگا شہرون کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھون سے
اور دین اللہ سب دینون پر غالب ہوگا پس جب آئی رات دوشنبہ گیارھوین تاریخ جمادی الثانی کی نقب دیکر نکلا وہ اپنے
گھر سے بحالت بیعلمی اور غفلت اپنے اہل وعیال کے اور آیا خالد رضہ بن الولید کے پاس اور بیان کیا اُسنے کہ مین اپنے گھر سے
نقب دیکر آیا ہون اور اپنے اہل وعیال کے واسطے امان چاہتا ہون پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اُسکے
ہاتھ مین لے اطمینان امان کے دیا اور روانہ کیا اُسکے ساتھ ایکسو مسلمان مستعد اور مسلح کو اور اکثر اُنمین سے قوم حمیر کے تھے
اور کہا اُن سے کہ جسوقت داخل ہوجاؤ تم شہر مین پس بلند کرو تم آوازین اپنی سب کے سب اور ارادہ کرو بجانب دروازے کے اور
توڑ ڈالو قفل اُسکے اور پھینک دو زنجیرین اُسکی یہانتک کہ داخل ہوجاوین ہم شہر مین اگر چاہا اللہ تعالے نے پس
روانہ ہوئے وہ لوگ اور سردار کیا اُنپر کعب رضہ بن ضمرہ یا **مسعود** بن عون کو علی اختلاف الروایات اور روانہ ہوا
یوشا بن سرقس آگے اُنکے یہانتک کہ اُنکو لیکر داخل ہوا جسطرح سے کہ نکلا تھا پس جب داخل ہوئے وہ لوگ
اسکے گھر مین رہین پہنین اور ہوشیار اور طیار ہوکر نکلے اور چلے دروازے کی طرف اور بلند کیا آوازون کو ساتھ
تکبیر کے راوی نے بیان کیا ہے کہ قوم لڑ رہی تھی دروازے کے اوپر سے پس جب سنی انھون نے آواز تکبیر کی
بھول گئے لڑائی کو اور جانا انھون نے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہوگئے شہر مین پس گر پڑے ہتھیار وغیرہ
جو اُنکے ہاتھون مین تھے خوف سے اور کعب بن ضمرہ نے قصد کیا دروازے کا اور توڑ ڈالا قفل کو اور کاٹ ڈالا زنجیرون کو
اور داخل ہوئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور ساتھی اُنکے اور شمشیر زنی کی رومیون پر اور وہ آتے جاتے تھے اُنکے سامنے
یہانتک کہ پہونچے کنیسۂ مریم تک اور خالد بن الولید قتل اور گرفتار کرتے تھے اُنکو **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ
ملاقی ہوئے دونون لشکر خالد رضہ بن الولید اور لشکر ابوعبیدہ رضہ بن الجراح رضی اللہ عنہما کے نزدیک کنیسۂ مریم کے پس جب مل گئے
دونون لشکر دیکھا خالد رضہ بن الولید نے بجانب ابوعبیدہ رضہ بن الجراح اور اُنکے ساتھیون کے کہ وہ لوگ چلے جاتے ہین اور قسیس
اور راہب اُنکے سامنے ہین اور نہین تھا کوئی ساتھی ابوعبیدہ رضہ بن الجراح کا تلوار نکالے ہوئے پس جب دیکھا خالد رضہ بن ولید
نے اُنکی طرف اور اس امر کو کہ اُنمین کا کوئی لڑتا نہین ہی متحیر ہوئے اِس معاملے سے اور براہ تعجب کے اُنکی طرف دیکھتے تھے اور
دیکھا ابوعبیدہ رضہ بن الجراح رضی اللہ نے بجانب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پس جانی اور پائی خالد بن الولید کے چہرہ سے اُنکے
ناگواری اِس امر کی پس کہا کہ ای اباسلیمان تحقیق فتح کیا اللہ تعالے نے شہر دمشق کو از روے صلح کے میرے ہاتھ سے اور
کفایت کیا اللہ تعالے نے مسلمانون کے واسطے لڑائی کو **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ نہین کلام کیا ابوعبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بروز فتح دمشق کے مگر ساتھ لفظ امارت کے پس کہا خالد رضہ بن الولید سے کہ ای امیر پوری ہوگئی صلح پس کہا
خالد رضہ بن الولید نے کہ صلح کیا چہ خیر ہو نہ نیک کرے اللہ تعالے اُنکے حال کو ہنے بتحقیق فتح کیا ہی شہر کو بزور تلوار کے از روے ہیبت کے
اور نہین باقی رہا اُنکا کوئی حمایت سنے والا پس کسو وجہ سے مصالحہ کرین ہم اُنسے ابوعبیدہ رضہ بن الجراح نے کہا ڈرو تم اللہ سے

اے امیر قسم ہے خدا کی کہ مین نے مصالحہ کیا ہے قوم سے اور پہونچ گیا تیر نشانے پر اور لکھ دی مین نے تحریر صلح کی اور وہ یہ ہے جوان لوگون کے پاس ہے پس کہا خالد بن الولید نے کیونکر مصالحہ کیا تمنے بغیر میرے حکم کے اور بدون میرے مطلع کرنے کے اور مین سردار ہون تمپر اور نہ موقوف کرونگا مین شمشیر زنی کو جب تک کہ انکو مٹا نہ دونگا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے قسم ہے خدا کی کہ نہین جانا تھا مین نے اس امر کو کہ تم مخالفت کروگے میری کسی امر اور کسی راے مین پس قسم ہے خدا کی بڑا ایسا ہی معاملہ میرا اللہ کے نزدیک کسواسطے کہ قسم ہے خدا کی کہ ذمہ داری کی مین نے سب قوم سے اور دی ہے انکو امان اللہ بزرگ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اور راضی ہوے اس معاملے سے مسلمان ہمراہی میرے اور نہین ہے عذر اور فریب کرنا ہماری عادتون سے رحم کرے اللہ تمپر واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ بلند ہوا شور کلمہ و کلام کا دونون کے بیچ مین اور ٹکٹکی لگائی لوگون نے ان دونون کی طرف اور باوجود اسکے خالد بن الولید اپنے ارادے سے نہین پھرتے تھے اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ہمراہیان خالد بن الولید کو جو لوگ جیش زحف اور اہل بادیہ عرب سے تھے کہ وہ لڑتے تھے اور قتل کرتے تھے گبرون کو اور گرفتار کرتے تھے انکی اولاد کو اور نہین پھیرتے تھے تلوار کو کسی سے پس فریاد کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے تئین بددعا دیکر اور کہا کہ ناچیز جانی گئی قسم ہے خدا کی ذمہ داری میری اور توڑا گیا عہد میرا اور پھیرتے تھے اپنے گھوڑے کو اور اشارہ کرتے تھے بجانب اہل عرب کے کبھی داہنے اور کبھی بائین اور لگار کر کہا اپنی بلند آواز سے کہ اے گروہ مسلمانان قسم دیتا ہون مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہ بڑھاؤ تم اپنے ہاتھون کو اس راہ کی طرف جس راہ سے مین آیا ہون یہان تک کہ دیکھون مین کہ کس امر پر مین اور خالد بن الولید متفق ہوتا ہون پس جب یہ لشکر پکارا انکو ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے موقوف کیا انھون نے لڑائی اور لوٹ کو اور اکٹھا ہوے ان دونون کے پاس شہسواران مسلمین کے اور مالک نشانون کے مثل معاذ رضہ بن جبل اور یزید بن ابی سفیان اور سعید رضہ بن زید اور عمرو بن العاص اور شرحبیل بن حسنہ اور ربیعہ رضہ بن عامر اور قیس بن ہبیرہ اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور عبد اللہ بن عمر و الخطاب رضی اللہ عنہما اور ابان بن عثمان رضی اللہ عنہما اور مسیب رضہ بن نجبة الفزاری اور ذو الکلاع الحمیری اور مانند انکے اور لوگ یکجا ہوے اس کنیسہ کے پاس جہان دونون لشکر ملے تھے واسطے مشورے اور گفتگو کے پس کہا ایک گروہ مسلمانون نے جسمین معاذ رضہ بن جبل اور یزید بن ابی سفیان تھے کہ صلاح یہ ہے کہ چلو تم اس راہ پر جس راہ ابو عبیدہ رضہ بن الجراح گئے ہین اور باز رہو قوم سے اسواسطے کہ شہر ملک شام کے جیسا کہ چاہیے ہنوز فتح نہین ہوئے ہین اور بعد اسکے ہرقل انطاکیہ مین موجود ہے پس اگر یہ خبر اور شہر والون کو ہو نچیگی کہ تمنے مصالحہ کر کے عذر کیا پس نہ فتح ہوگا کوئی شہر از روے مصالحے کے دوسری بات یہ ہے کہ داخل کرو تم ان گبرون کو اپنی صلح مین کہ یہ تمھارے واسطے بہتر ہے انکے مار ڈالنے سے پھر کہا ان لوگون نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے کہ اپنے قبضے مین رکھو تم وہ چیز جو فتح کیا ہے تمنے تلوار سے اور قبضے مین رکھین ابو عبیدہ رضہ بن الجراح رضی اللہ عنہ وہ چیز جو انکی طرف مین ہے

اور لکھو تم دونوں یہ حال خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور حکم گردانو انکو پس جو حکم خلیفہ دیویں اُسی کو صحیح جانو تم خالد رضی اللہ عنہ
بن الولید نے کہا کہ مان لیا میں نے اس بات کو اور قبول کیا تمھارے مشورے کو اور اہل دمشق کو اور جو اسمیں ہیں امان دی میں نے
انکو ان دونوں ملعون **توما اور ہربیس** اور ان دونوں کے لشکروں کو واقدی رحمہ اللہ نے **روایت کی ہے** کہ
جب سرداری توما پر مقرر ہوئی تھی تب اسنے ہربیس کو نصف شہر پر حاکم کیا تھا پس ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ
دونوں پہلے سب کے میری صلح میں داخل ہو چکے ہیں آیا جانتے ہو تم اس امر کو کہ اگر تم ایسا کرتے تو میں تمھاری
ذمہ داری کو ناچیز کرتا پس ناچیز نہ کرو تم میری ذمہ داری کو خدا رحم کرے تجیر آیا جانتے ہو تم کہ توما اور ہربیس شہر میں تھے
یا باہر شہر کے پس اگر داخل شہر تھے تو وہ دونوں بھی ذمہ داری میں ہیں اور اگر خارج اور باہر شہر کے تھے پس نہیں ہے ذمہ داری
انکے واسطے پس کہا خالد رضی اللہ عنہ بن الولید نے قسم ہے خدا کی اگر نہوتی ذمہ داری تمھاری تو میں مار ڈالتا ان دونوں کو ولیکن
نکل جاویں وہ دونوں ملعون اس شہر سے جہاں جاہیں پس ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح نے کہا کہ اسی اقرار پر میں نے انسے اور
اور انکے ساتھیوں سے مصالحہ کیا ہے اور توما اور ہربیس کو حال منازعت خالد رضی اللہ عنہ بن الولید کا ابوعبیدہ بن الجراح کے ساتھ
دیکھکر خوف اپنے ہلاک کا لاحق ہوا اور تھا ایک شخص ترجمہ کرنے والا زبان رومی کا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح کے ساتھ پس
اِس مترجم نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ یہ دونوں کہتے ہیں کہ اگر تمھارے ساتھی یعنی خالد رضی اللہ عنہ بن الولید ہمارے
ساتھ غدر اور فریب کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں پس ہم اور شہر کے لوگ صلح میں برابر ہیں اور توما نے کہا کہ ہم اپنے مقتولین کے
خون کا تمسے مطالبہ نہیں کرتے ہیں بلکہ تمسے یہ درخواست رکھتے ہیں کہ چھوڑ دو مجکو تاکہ چلا جاؤں میں مع اپنے ساتھیوں
کے اس شہر سے اور چلا جاؤں جس راہ چاہوں پس کہا خالد رضی اللہ عنہ بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ تو ہماری ذمہ داری میں ہے پس
چلا جا جس راہ سے تجکو منظور ہو پس جب پہونچیگا تو دار الحرب میں یعنی جس زمین کے تم لوگ مالک ہو پس نکل جاویگا تو
اور تیرے ساتھی ذمہ داری اور عہد سے پس کہا توما اور ہربیس نے کہ ہمکو تین ۳ دن تک ذمہ داری میں رکھو کہ جس راہ چاہیں
ہم چلے جاویں اور کوئی تم میں کا ہمارا پیچھا نکرے اور جب تین ۳ دن گذر جاوینگے پس نہ رہیگی ہمارے واسطے ذمہ داری تمھاری
اور ایفاے عہد تمھارے ذمے کا اور بعد تین دن کے جو کوئی تم میں کا ہم تک پہونچیگا ہم اُسکے بجاے غلام کے ہونگے چاہے
قید کرے اور چاہے مار ڈالے پس کہا خالد رضی اللہ عنہ بن الولید نے کہ میں نے قبول کیا اس امر کو اس شرط پر کہ نہ لیجاؤ تم اس شہر سے سواے
کھانے کی چیزوں کے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح نے خالد رضی اللہ عنہ بن الولید سے کہا سبحان اللہ یہ کلام تو عہد شکنی چاہتا ہے اور میرے انکے
تو یہ قرارداد ہو چکا ہے کہ نکل جاویں یہ لوگ مع اسباب اور مال کے اور اسی میں پورا ہوگا جو عہد میرے انکے بیچ میں ہے پس کہا
خالد رضی اللہ عنہ بن الولید نے کہ دیا اور آسان کیا میں نے انکو یہ بھی مگر ہتھیار کہ اسمیں سے ایک چیز بھی انکے واسطے نہ چھوڑونگا
پس کہا ہربیس نے کہ ضرور ہیں ہمکو ہتھیار تاکہ باز رکھیں ہم اس سے راہ میں کسی بلا کو جو ہمارے سامنے آوے یہاں
تک کہ پہونچ جاویں ہم مقام مطلوب کو اور اگر ایسا نہوگا تو ہم تمھارے قابو میں ہیں جو چاہو سو کرو تم ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح نے

ف ۱ — واسطے گفتگو کے توما اور ہربیس کا خالد رضی اللہ عنہ بن الولید سے نسبت ذمہ داری کی اور منظور کرنا خالد رضی اللہ عنہ بن الولید کا اور اجازت دینا انکو شہر سے نکل جانے کی اور نکل جانا توما اور ہربیس کا شہر دمشق سے مع لشکر کے ساتھ جماعت ۱۲

کہا خالد بن ولید سے کہ چھوڑ دو ہر شخص کے واسطے انہین سے ایک ہتھیار یعنی جو شخص لیوے تلوار کو بس نہ لیوے وہ نیزے کو اور جو لیوے کمان کو بس نہ لیوے وہ چھری کو توما نے کہا کہ راضی ہوے ہم اس امر پر اور نہین چاہتا ہی ہمسے کوئی مگر ایک ہتھیار پھر کہا توما نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ مین ڈرتا ہون خالد بن الولید سے پس لکھ دو تم ہمکو اس قرارداد پر ایک عہد نامہ اور گواہی کراد و اُسپر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ خاموش ہو گم کرے تجکو مان تیری ہم لوگ گروہ عرب کے ہین نہین فریب کرتے ہین اور نہین جھوٹ بولتے ہین اور خالد بن الولید کا قول مضبوط قول ہی اور عہد انکا مضبوط عہد ہی نہین کہتے ہین وہ مگر حق اور نہین عادت ہی انکی مگر سچ بولنا راوی نے بیان کیا ہی کہ جمع کیا توما اور ہربیس نے اپنی قوم کو اور حکم دیا انکو اپنے اسباب نکال لینے کا اور تھا واسطے ہرقل کے ایک خزانہ ریشمی کپڑون کا جسمین قریب تین سو بوجھ کے کپڑے طلائی کام کے تھے پس ارادہ کیا اِن دونون نے اِس خزانے کے لیجانے کا اور توما کے حکم سے ایستادہ کیا گیا ایک خیمہ ریشمی باہر شہر کے اور نکال لیتے اور لیجاتے تھے رومی اسباب اور مال و متاع اور بار برداری یہانتک کہ نکالکر یکجا کیا انھون نے مال عظیم اور دیکھا خالد بن الولید نے اِس جماعت اور مال کثیر کو پس کہا اُنھون نے کہ کیا بڑی ہی جماعت انکی اور بڑا ہی اسباب انکا پھر کہا کہ سچ فرمایا ہی اللہ تعالے نے ولو شاء ربک لجعل الناس امة واحدة الی آخر الآیة پھر دیکھا بجانب قوم کے کہ گویا وہ بھاگنے والے ہین مثل گدھے بھاگنے والون کے کہ نہین متوجہ ہوتا تھا کوئی انمین کا بجانب اپنے ساتھیون کے بسبب شدت جلدی کے پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ معاملہ دیکھا بلند کیا اپنے ہاتھون کو آسمان کی طرف اور کہا اللہم اجعلہ لنا وملکنا ایاہ واجعل ہذا الامتعة فیئا للمسلمین انک سمیع الدعاء پھر آئے اپنے ساتھیون کے پاس اور کہا انسے کہ مین نے ایک راے تجویز کی ہی آیا تبعیت کروگے میری تم لوگ اسپر انھون نے کہا کہ ہماری راے تمھاری راے کے تابع ہی اور نہ خلاف کرینگے ہم تمھاری کسی امر مین پس کہا خالد بن الولید نے کہ اُٹھو اور جاؤ تم اپنے گھوڑون کی طرف اور جہانتک ہو سکے تیمارداری کرو اُنکی اور لے لو اپنے ہتھیارون کو اسواسطے کہ مین قصد رکھتا ہون کہ روانہ ہون بعد گذرنے تین دن کے اِن گبرون کے پیچھے اُمید رکھتا ہون مین اللہ تعالے سے کہ غنیمت مین دیوے ہمکو یہ مال جو دیکھا ہی ہمنے اور دل میرا مجھسے یہ کہتا ہی کہ قوم نے کوئی اچھی چیز اور اچھا کپڑا نہین چھوڑا ہی مگر یہ کہ اپنے ساتھ لیا ہی اُنھون نے یعنی مسلمانون نے کہا کہ جو تم تجویز کیا ہی تمنے ہم کسی امر مین تمھارے خلاف نکرینگے پھر مصروف ہوے مسلمان درستی اپنے حال اور تیمارداری اپنے گھوڑون مین اور ہربیس اور توما نے اپنے پاس اکٹھا کیا گانوُن کے لوگون کو اور جو مال ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے دینے کو کہا تھا وہ انکے پاس لائے پس خوش ہوے ابو عبیدہ بن الجراح اِس مال کے سبب سے اور کہا کہ تمنے ایفاے وعدہ کیا پس چلے جاؤ تم کہ تین دن تمھارے لیے ہماری طرف سے امان ہی اور بعد تین دن کے اگر کوئی مسلمان تم تک پہونچکر تمکو پکڑ لیگا تو ملامت اسکی ہمپر عاید نہوگی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب وہ قوم مال ابو عبیدہ بن الجراح کو

ع اے اللہ سبب کر دے ہمارے واسطے اور اسکو ہمارے ہاتھ سے کر دے تو اور کر دے تو اس سب کو اور اسکے مال کو غنیمت واسطے مسلمانون کے تحقیق تو دعا کا سننے والا ہی ۱۲

دیکر روانہ ہوئی تو دیکھائی دیتی تھی مثل ایک سواد تاریک کے اور ایک جماعت کثیر اہل دمشق کی مع اپنے لڑکے بالون کے بسبب
نصرت ہمسائگی مسلمانون کے انکے ساتھ نکلی **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ باز رہے خالد رض بن الولید رضی اللہ عنہ
انکے پیچھا کرنے سے بسبب واقع ہونے خلاف کے درمیان اہل اسلام اور اہل دمشق کے بابت گیہون اور جو کے جو بکثرت
شہر مین پایا گیا تھا پس مسلمانون نے کہا کہ اسکے مالک ہم ہین اور اہل دمشق نے کہا کہ یہ مال ہمارا ہی ابو عبیدہ رض بن الجراح نے
کہا کہ یہ مال اہل دمشق کا ہی اور داخل ہی انکی صلح مین اور قریب تھا کہ واقع ہووے فساد درمیان ہمراہیان خالد رض بن الولید اور
ہمراہیان ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما کے اور متفق ہوئی رائے سب مسلمانون کی اس بات پر کہ لکھا جاوے اس مقدمے
مین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اور اس حال سے انکو خبر نہ تھی کہ بروز فتح دمشق کے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہ نے اس عالم سے انتقال فرمایا ہی **عطیہ بن عامر سکسکی نے بیان** کیا ہی کہ مین کھڑا تھا باب الجابیہ پر اسوقت
جس وقت توما اور ہربیس روانہ ہوئے اور انکے ساتھ ہرقل کی بیٹی تھی پس دیکھا مین نے ضرار رض بن الازور کو اس حال سے کہ
دیکھتے تھے وہ قوم کی طرف گوشہ چشم سے ساتھ غضب کے اور دانت پر دانت پیستے تھے مثل حسرت زدہ کے اس غنیمت
جو جاتی رہی اس سے پس کہا مین نے کہ اے بیٹے ازور کے کیا باعث ہی کہ مین تمکو مثل حسرت زدون کے دیکھتا ہون کیا
اللہ تعالے کے نزدیک اس مال سے زیادہ نہین ہی پس کہا ضرار رض نے قسم ہی خدا کی کہ نہین ہی آرزو میری لوٹ کی طرف اور
نہین افسوس ہی مجھکو مگر انکے جانے اور بچ رہنے پر ہمسے اور برا کیا ابو عبیدہ رض بن الجراح نے جو کام مسلمانون کے ساتھ کیا
پس کہا مین نے کہ اے بیٹے ازور کے نہین ارادہ کیا امین الامۃ نے اس معاملے مین مگر بچانا خون آدمیون کا اور راحت
پانا انکا مشقت لڑائی سے اور نگاہ رکھنا ایک مرد کا افضل ہی اللہ تعالے کے نزدیک اس چیز سے جسپر آفتاب طلوع کرتا ہی
اور اللہ غالب ہی بعد بزرگ نے رکھ دی ہی مسلمانون کے دلون مین رحمت اور مہربانی کو اور دور کر دیا ہی اسکو کفار کے
دلون سے اور فرماتا ہی اللہ تعالے اپنی بعض کتابون اتاری ہوئی مین انا الرب الرحیم لا ارحم من لا یرحم [سلہ] اور فرماتا ہی
والصلح خیر ضرار رض بن الازور نے کہا قسم ہی اپنی جان کی تم سچ کہتے ہو لیکن گواہ رہو تم اس امر پر کہ مین تحقیق نہ رحم کرونگا
اس شخص پر جسنے اللہ تعالے کے واسطے جورو اور لڑکا قرار دیا ہی پھر ارادہ کیا خالد رض بن الولید نے بیٹھ رہنے کا توما کے
تعاقب سے پس نہین آمادہ کیا انکو اس امر پر مگر ایک شخص نے اہل دمشق سے جو خالد رض بن الولید کے پاس تھا اور وہ
شخص بڑا شہسوار تھا رومیون سے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ **واثلہ** رض بن الاسقع نے کہا ہی کہ مین لشکر
دمشق مین خالد رض بن الولید کے ساتھ تھا اور مقرر کیا تھا انھون نے مجھکو اس گروہ پر جو گشت مین رہتا تھا ضرار رض
ابن الازور کے ساتھ باب شرقیسی باب توما اور وہان سے باب السلامۃ اور وہان سے باب فرادیس اور پھر
باب الجابیہ اور پھر باب کیسان اور پھر باب الصغیر تک اور یہ محاصرہ قبل فتح دمشق کے تھا پس اسی حالت
مین کہ ہملوگ ایک شب گشت کر رہے تھے چاندنی رات مین اور نزدیک ہوئے تھے باب کیسان سے

سلہ ترجمہ مین پروردگار مہربانی کرنیوالا ہون نہین مہربانی کرتا ہون اسپر جو نہین مہربانی کرتا ہی کسی شخص پر ۱۲

کہ دفعۃً سنی ہمنے آواز دروازے کی پس ٹھہر گئے ہم اور اُسی وقت کھولا گیا دروازہ اور نکلا اُس سے ایک سوار پس
نہین تعرض کیا ہمنے اُس سے یہان تک کہ نزدیک ہوا ہمسے اور پکڑ لیا ہمنے اُسکو اور کہا اُس سے کہ اگر تو کچھ بولیگا تو ہم تیری
گردن مارینگے اور اُسی وقت دو سوار اور دروازے سے نکلکر اچانک دروازے پر ٹھہر گئے اور پکارتے تھے اُسکا نام لیکر جسکو
ہمنے پکڑ لیا تھا پس کہا ہمنے اُس سے کہ بات چیت کر اُنسے یہانتک کہ آوین وہ دونون پس کہا اُسنے ان دونون سے
زبان رومی مین کہ چڑیا جال مین پھنس گئی پس جانا انھون کہ وہ گرفتار ہو گیا اور پلٹ کر بعجلت داخل ہو گئے دروازے
مین اور بند کر لیا اُسکو پس ارادہ کیا جنے اس قیدی کے مار ڈالنے کا مگر بعض لوگون نے ہم مین سے کہا کہ نہ مارو
اِسکو جب تک کہ لیجلین ہم اُسکو اپنے سردار کے پاس تاکہ اپنی راے سے وہ جو چاہین سو کرین پس جب دیکھا خالدؓ بن
الولید رضی اللہ عنہ نے اُسکو پوچھا تو کون ہی اُسنے کہا کہ مین بطارقہ اور ملوک سے ہون اور مین نے قبل تمھارے
محاصرہ کرنے کے ایک عورت اپنی قوم کے ساتھ شادی کی تھی اور اُسکو مین دوست رکھتا تھا پس جب بڑھ گیا زمانہ
محاصرے کا درخواست کی مین نے اُسکے گھر والون سے کہ اُسکو میرے پاس رخصت کرین پس انکار کیا انھون نے اور کہا کہ
ہم ایسے کام مین مشغول ہین کہ اُسکو رخصت نہین کر سکتے ہین اور مین دوست رکھتا تھا اس امر کو کہ اس سے ملاقات
کرون اور ہملوگون مین بازیون کی جگہین مقرر تھین کہ کھیلتے تھے ہم اُسمین پس وعدہ کیا اور کہلا بھیجا مین نے اُسکے
پاس کہ نکلکر آوے وہ ان بازی گاہون مین پس آئی وہ اور گفتگو اور درخواست کی اُسنے مجھسے کہ نکلون مین اُسکو
ساتھ لیکر دروازے شہر کی طرف پس نکلا مین دروازے سے تاکہ دریافت کرون مین خبر تمھاری پس پکڑ لیا مجکو تمھارے
ساتھیون نے اور نکلا میرا ساتھی اور وہ عورت پس پکار کر کہا مین نے کہ چڑیا جال مین پھنس گئی اور ڈرایا مین نے اُسکو خوف سے
کہ قید نکر لیوین تمھارے ساتھی اُس عورت کو اور اگر اُسکے سوا کوئی اور ہوتا تو مجھپر آسان تھا یہ امر پس خالدؓ بن الولید نے
اُس سے کہا کہ کیا منظور ہی تجکو اختیار کرنے دین اسلام مین اور اگر داخل ہونگا مین شہر مین تو نکاح کر دونگا مین تیرا
اُسکے ساتھ اور اگر انکار کریگا تو قبول کرنے دین اسلام سے تو مار ڈالونگا مین تجکو پس اختیار کیا اُسنے دین اسلام کو

اور کہا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ **راوی نے بیان کیا ہی** کہ لڑتا تھا
وہ ہمارے ساتھ ہو کر سخت لڑائی پس جب داخل ہوے ہم شہر مین ازروے صلح کے آیا وہ شخص درانحالیکہ
تلاش اور طلب کرتا تھا اپنی زوجہ کو پس کہا لوگون نے اُس سے کہ اُس عورت نے کپڑے راہبون کے پہنے ہین
اور راہب ہو گئی ہی بسبب رنج کے تیرے حال پر پس آیا وہ بجانب کنیسہ کے اور دیکھا اُسکی طرف اور اُس
عورت نے نہین پہچانا اُسکو پس پوچھا اُس سے کہ کس چیز نے تجکو راہب بنایا ہی اُسنے کہا کہ سبب یہ ہی کہ مجکو محبت
تھی اپنے شوہر کے ساتھ بیان تک کہ پکڑ لیا اُسکو اہل عرب نے پس مین اُسکے رنج مین راہب ہو گئی ہون پس کہا
اُس شخص نے کہ مین تیرا شوہر ہون اور داخل ہوا ہون مین مین اہل عرب مین لہذا تو میری ذمہ داری مین ہی پس

جب سُنا اُسنے یہ کلام کہا کہ قسم ہی حق مسیح کی ایسا کبھی نہوگا اور نہین ہی تیرے واسطے کوئی طریق میرے ملنے کا اور چلی گئی وہ
ساتھ توما اور ہربیس کے پس جب دیکھا اس شخص نے اُسکے باز رہنے کو آیا خالدؓ بن الولید کے پاس اور اُنسنے سکایت اس
معاملے کی کی پس کہا خالدؓ بن الولید نے کہ ابو عبیدہؓ بن الجراح نے شہر کو براہ صلح کے فتح کیا ہی اور کوئی راہ تیرے واسطے اُسکے
ملنے کی نہین ہی **راوی نے بیان** کیا ہی کہ معلوم کیا اُس شخص نے کہ خالدؓ بن الولید اُنکے تعاقب کا ارادہ رکھتے ہین
پس کہا اُسنے کہ مین تمھارے ساتھ چلونگا شاید کہ اُس تک پہونچ جاؤن اور ٹھہرے خالدؓ بن الولید چوتھے دن تک
بعد نکل جانے توما وغیرہ قوم کے اور وہ نہین روانہ ہوے تھے پس آیا وہی شخص خالدؓ بن الولید کے پاس اور کہا کہ ای سردار
ارادہ کیا تھا تُمنے روانگی کا بتعاقب ان دونون ملعون کے اور لینے اُنکے مال و اسباب کا خالدؓ بن الولید نے کہا ہان
اُسنے کہا پس کس چیز نے تمکو روک رکھا ہی اُس ارادے سے خالدؓ بن الولید نے کہا کہ دور نکل جانا قوم کا اور ہمارے اُنکے
بیچ مین چار دن اور راتین گذر چکی ہین اور وہ جاتے ہین ڈر کی چال سے اور کوئی راہ ہمکو اُن تک پہونچنے کی معلوم
نہین ہوتی ہی پس کہا اس شخص نے اور نام اسکا **یونس** تھا کہ ای سردار اگر باز رہنا تمھارا اُس ارادے سے بسبب
بعد اور دوری کے تمھارے اُنکے بیچ مین ہی پس مین جانتا ہون اُس ملک کی زمین کو اور تمھارے ساتھ چلونگا راہ پر پس
ملجاؤگے تم اُنہین اگر چاہا اللہ تعالے نے اور مین یہ ضرور کرونگا تاکہ مالک ہو جاؤن اپنی زوجہ کا پس میل کیا خالدؓ بن
الولید نے اُسکے قول کی طرف اور کہا ای یونس آیا جانتا ہی تو راہ اور بتا سکتا ہی ہمکو اُسنے کہا ہان و لیکن ہین لو تم سب لباس
قوم لخم اور جذام کے اور یہ لوگ عرب نصرانی تھے اور لے لو زادراہ پس ایسا ہی کیا مسلمانون نے اور ساتھ لیا خالدؓ بن الولید
نے لشکر زحف کو اور وہ چار ہزار تھے اور حکم کیا اُنکو کہ چلو اور سوار ہو تیز رو گھوڑون پر اور اہلکار و بار زادراہ کو پس
ایسا ہی کیا اُنھون نے اور روانہ ہوے خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ اور وصیت کی ابو عبیدہؓ رضی اللہ عنہ کو واسطے شہر دمشق
کے **زید بن طریف نے بیان** کیا ہی کہ روانہ ہوے ہم اور یونس ہمارے آگے تھا اور توما کی قوم کا حال یہ تھا
کہ نہین گرا کوئی اونٹ اور خچر اُنکے ساتھ کا راستے مین مگر یہ کہ چھوڑ دیا اُسکو اور نہین رُکا اُنکے ساتھ کا کوئی جانور مگر یہ
کہ کوچین کاٹ ڈالین اُسکی اور ہم لوگ برابر رات دن چلتے تھے اور نہین ٹھہرتے تھے مگر وقت نماز کے یہان تک کہ گذر گئے
نشان چلنے قوم کے پس مُراجاتا ہمنے اُسکو اُنکے معاملے مین پس کہا خالدؓ بن الولید نے کہ ای یونس ترا حال اُنکے مقدمے مین
کیا ہی اُسنے کہا کہ ای سردار چلے چلو اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالے سے کسواسطے کہ قوم روانہ ہوئے ہین خوفناک تسے
پس نکل گئے ہین وہ راہ سے اور لی ہی راہ اُنھون نے راہ پہاڑون اور گھاٹیون کی اور تم یہ سمجھ لو کہ ہم مل گئے اُنہین اگر
چاہا اللہ تعالے نے پھر چھوڑ دیا یونس نے راہ کو اور لیا چھپی ہوئین اور پوشیدہ راہین **ضحاک بن سفیان نے بیان**
کیا ہی کہ روانہ ہوا یونس ہم لوگون کو لیکر ایسی راہ سے جسمین بہت پتھر تھے کہ نہین ممکن تھی رہائی اور گذرنا اُس سے
مگر یہ کہ ناگواری گذرتی تھی پتھرون پر ساتھ گھوڑون کے اور ہم دیکھتے تھے خون کو کہ ظاہر ہوتا تھا

گھوڑون کے پیرون کے پٹھون سے اور نعل انکے علاوہ ظاہر ہوتے جاتے تھے سمون سے اور موزے ہمارے پیرون کے پارہ پارہ
ہوگئے تھے یہان تک کہ نہین باقی رہین مگر پنڈلیان اُنکی عبادہ بن سعید الحضرمی نے بیان کیا ہے کہ تھا مین اُس دن ساتھ
خالد بن الولید کے اور تھا ہمارے ساتھ یونس رہبر پس قسم ہے خدا کی کہ تھے میرے پاس دو موزے چمڑے کے کہ
اُنھین نعل بجائی لگایا تھا مین نے اور بسبب انکی مضبوطی کے مین اپنے دل مین یہ کہتا تھا کہ وہ برسون میرے پاس رہینگے پس
قسم ہے خدا کی کہ باقی رہی اُس رات کو پنڈلی موزون کی میری پنڈلیون مین اور مین ڈرتا تھا اس چیز سے جو لاحق
ہوئی انکی ہمکو شدت درشتی پہاڑون اور اسکے دشوار ہونے سے یہان تک کہ دیکھا مین نے اہل عرب کو شکایت
کنندہ ایک دوسرے سے اور وہ کہتے تھے کہ کاش راہبر ہمکو کھلی ہوئی اور درمیان راہ چلتی ہوئی پر لیجاتا پس نہین
کٹی وہ رات یہان تک کہ کاٹ دیئے شدت راہ کو پس جب نکلے ہم دیکھا ہمنے نشان قوم کو کہ آگے ہمارے گئے ہین بھاگے ہوئے
پس خالد بن الولید نے کہا کہ بچ گئے اور نجات پائی انھون نے اپنی جانون سے پس کہا یونس راہبر نے کہ مین
امید رکھتا ہون اللہ تعالے سے اُس امر کی کہ باز رکھے انکو یہان تک کہ مل جاوین ہم اُنھین اگر چاہا اللہ تعالے نے پس
جلدی کرو تم میرے ساتھ پس جلدی کی خالد بن الولید نے اور کہا مسلمانون سے کہ جلدی کرو چلنے مین رحمت کرے
اللہ تمپر مسلمانون نے کہا کہ اے سردار سختی چلنے کی دشواری راہ نے تنگی مین ڈالا ہے ہمکو پس راحت دو ہمکو ایک ساعت
یہان تک کہ راحت حاصل کرین ہمارے گھوڑے اور چارپاوین ہم انکو خالد بن الولید نے کہا چلو تم اللہ تعالے کا نام لیکر
وہی میسر کنندہ والا ہو اور کوشش کرو اپنے دشمن کی طلب مین پس روانہ ہوئے وہ لوگ اور راہبر اُنکے سامنے تھا اور اسی طرح
چلے جاتے تھے اور راہبر جسے کہتا تھا کہ نہین داخل ہوتے ہین ہم کسی شہر مین شہرون روم سے مگر یہ کہ گمان کرتے ہین وہان کے
لوگ ہمکو عرب نصرانی اور قوم غسان اور لخم اور جذام سے یہان تک کہ قطع کیا راہبر نے ہمارے ساتھ جبلہ اور لاذقیہ کو اور
پہونچا وہ کنارے دریا کے اور وہ ڈھونڈھتا تھا نشان قدم قوم کا اور قوم نے چھوڑ دیا تھا راہ انطاکیہ کو اور نہین داخل ہوئی تھی
وہان بخوف ہرقل بادشاہ کے پس ٹھہر گیا یونس راہبر حیرت زدہ ہو کر اپنے کام مین اور گیا ایک گانون مین جو اُس جگہ پر تھا اور پوچھا
بعض گانون والون سے پس بیان کیا انھون نے کہ پہونچی ہرقل بادشاہ کو یہ خبر کہ توما اور ہربیس نے شہر دمشق کو مسلمانون
کے سپرد کیا پس غصہ اور غضبناک ہوا بادشاہ ان دونون پر اور نہ چاہا اُسنے کہ آوین وہ دونون اُسکے پاس
اور یہ امر اُسنے اسواسطے کیا ہے کہ وہ یکجا کرتا ہے جماعتون اور لشکرون کو اور روانہ کرتا ہے انکو بجانب یرموک
کے پاس ڈرا وہ اس امر سے کہ بیان کرینگے توما اور ہربیس وغیرہ اُسکی فوج سے حالات اور کیفیات شجاعت
اور بہادری اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس ضعیف ہو جائینگے دل انکے پس کہلا بھیجا اُسنے توما اور ہربیس کو کہ
روانہ ہو تم مع اپنے ساتھیون کے بجانب قسطنطنیہ کے پس انحراف کیا انھون نے انطاکیہ سے اور رکگئے ہین وہ بارادہ
ان کا علم ... جب معلوم کیا یونس نے کہ قوم پھر گئے انطاکیہ کی راہ سے اور لیا انھون نے راستہ دریا کا برا جانا اُسنے اس امر کو اور

اور ڈرا مسلمانون کے واسطے پس ٹھہر گیا حیرت زیادہ ہو کر اپنے کام مین اور واقع ہوا یہ معاملہ صبح کو روز سہ شنبہ پہلی غرہ ماہ
رجب مین راوی نے بیان کیا ہی کہ صبح کی نماز پڑھی خالد بن الولید رضی نے لوگون کے ساتھ بعدہ ارادہ سوار ہونے کا کیا کہ
دفعۃً انھون نے اثر شکستگی اور عجز یونس مین دیکھا پس کہا اس سے کہ کیا حال ہی تیرے پیچھے ای یونس اسنے کہا کہ ای
سردار قسم ہی خدا کی کہ فریب اور دھوکھے مین اگر جرأت دلایا مین نے تمکو اور پہونچا مین انتہا کو طلب دشمن مین اور نہ پلیگی تمکو
اس سریہ مین وہ چیز جسکو طلب کرتے ہو تم اور جاتے رہے تمھارے ہاتھ سے دشمنان خدا کے اور مال اور ریشمین کپڑے
انکے ساتھ کے خالد بن الولید نے کہا کہ کیونکر جانا تو نے اس بات کو اسنے کہا کہ مین نے پیروی کی انکے نشان قدم کی
اس جگہ تک بامید پہونچنے اور ملجانے کے انمین بمقام سوریہ کے پس جب دیکھا اور جانا مین نے کہ نکل گئے وہ اس راہ سے
معلوم ہوا مجکو کہ نجات پائی انھون نے اپنی جانون اور مالون سے اور بیان کیا مجھسے ایک دہقانی نے کہ بادشاہ نے منع کیا
انکو انطاکیہ مین جانے سے اسوجہ سے کہ رعب مسلمانون کا نہ ڈالین اسکے لشکر مین اور حکم دیا انکو قسطنطنیہ کی طرف جانے کا
اور واقع ہوا ہی تمھارے اور انکے بیچ مین بڑا پہاڑ اور تم قریب شہر ہرقل اور مجمع اسکے لشکر کے ہو جسکو وہ بھیجنے والا ہی تمھارے ساتھ
لڑنے کو اور مین خوفناک ہون تمھارے واسطے اس خیال سے کہ چھوڑ دیگے تم اس پہاڑ کو پس پشت اپنے حال یہ ہی آیندہ جو
حکم تمھارا ہو اور مجکو جو حکم دوگے وہ مین کرونگا ضرار بن الازور نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے خالد بن الولید رضی کو کہ بعد سننے
اس کلام کے رنگ انکا مثل خضاب کے ہو گیا اور گمان کیا مین نے کہ یہ امر بسبب بیصبری اور رنج کے ہوا ہی حالانکہ میرے
نزدیک وہ ایسے نہ تھے پس کہا مین نے کہ ای سردار کس چیز کا ارادہ کیا ہی تمنے کسواسطے کہ مین تمکو دیکھتا ہون ملا اور مخلوط
ہوا اپنے کام مین باراد ے اسکے کرنے کے پس کہا انھون نے کہ ای ضرار قسم ہی خدا کی کہ نہین ہی خوف موت اور
قتل سے بلکہ ڈر اس بات کا ہی کہ لائے جاوینگے مسلمان بروز قیامت کے میرے سامنے اور مین نے دیکھا ہی قبل فتح
دمشق کے ایک خواب جسنے خوف مین ڈالا ہی مجکو اور مین منتظر اسکی تعبیر کا ہون اور مین امید رکھتا ہون اللہ تعالے سے
کہ بہتر کرے اس خواب کو میرے واسطے اور مدد اور غلبہ دیوے ہمکو دشمنون پر پس کہا مسلمانون نے کہ جو دیکھا تمنے خیر ہی
اور ہوگا خیر اگر چاہا اللہ تعالے نے پس کیا دیکھا ہی تمنے کہا خالد بن الولید رضی نے کہ گویا ہون مین اور مسلمان ایک جنگل بے پانی
گھاس مین اور ہم اسمین چلے جاتے ہین پس ہم اسی حال مین تھے کہ ناگہان دیکھا مین نے ایک گروہ حمارون وحشی کا کہ
بڑے بڑے تھے اجسام انکے ڈرانے والی تھین خلقتین انکی اور اچھی دکھائی دیتی تھین جلدین اور بال انکے کہ انھون
نے سرکشی کی تھی ہمسے اور وہ قریب آتے تھے ہمارے اپنے منھون سے اور مارتے تھے ہمکو اپنی ٹاپون سے اور انھے
باہمہ گھیر لیا تھا انکو اپنے گھوڑون سے اور مارتے تھے ہم انکو اپنے تیرون سے اور تلوارون سے اور نہین کرتے تھے
وہ اندیشہ اس اذیت سے جو انپر گذرتی تھی اور نہین ڈرتے تھے وہ بلا سے اور وہ لوگ ایسا ہی کرتے تھے یہان تک کہ
رنج مین پڑے ہم اور ہمارے گھوڑے بسبب کوشش کے اور گویا مین آیا اپنے ساتھیون کے پاس اور بعد اکردیا مین نے اپنے

ف ۱۰
ذکر رویاے خالد رضی بن الولید در باب واقعہ مرج الدیباج ۱۲

ساتھیون کو اُنپر چارون طرف جنگل مین اور حملہ کیا ہم سبھون نے اُنپر ہر طرف سے پس بھاگے وہ ہمارے سامنے ہوکر
بجانب تنگ جگھون ٹیلون اور اپنے گھرون اور پشتون کے پس نہ قادر ہوسکے ہم مگر تھوڑون پر انمین سے پس اسی حالت مین
کہ ہم لپکاتے اور بریان کرتے تھے انکے اچھے اچھے گوشتون کو کہ بٹے وہ لطلب اپنے رانبے کے ہمسے پس جب دیکھا مین نے
انکی طرف کہ نکلے وہ تنگ جگھون اور اپنے گھرون سے پکار کر کہا مین نے مسلمانون سے کہ سوار ہو تم انکی طلب مین برات
عطا فرماوے اللہ تعالے تم مین پس سوار ہوے مسلمان اپنے گھوڑون پر اور سوار ہوا مین بھی ساتھ انکے اور پیچھا کیا انکا
یہانتک کہ جا پڑے ہم اُنپر اور شکار کیا مین نے انمین سے ایک اونٹ کو جو سب کے آگے انمین تھا اور مسلمان قتل کرتے
اور شکار کرتے تھے پس نہین ناپید ہوے انمین سے مگر تھوڑے پس اسی حالت مین کہ مین خوش تھا انکے شکار کرنے اور
پکڑ لینے سے اور ارادہ رکھتا تھا مین پلٹ جانے کا مع مسلمانون کے بجانب انکے وطنون کے کہ دفعتہً گرا دیا مجکو میرے گھوڑے نے
پس اُڑ گیا میرا عمامہ میرے سر سے اور خواہش کی مین نے اسکے لینے کی اور سست اور تعب مین ہوگیا مین اسکے سبب سے
پس خبردار اور بیدار ہوگیا مین بعد دیکھنے اس خواب کے اور مین ڈرا اور گھبرایا ہوا تھا پس ہے کوئی ایسا جو تعبیر بیان کرے
اسواسطے کہ میرے نزدیک تو یہی تعبیر خواب کی ہے جسمین ہم سب مبتلا ہین پس دشوار گذرا یہ امر مسلمانون پر اور خالد رضہ بن الولید
اپنے دل مین قصد پلٹنے کا رکھتے تھے پس کہا عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے کہ توانا اور فربہ وحوش تو یہی لوگ ہین
جنکی طلب مین ہم ہین کہ انکے سبب سے ہم ڈالے گئے ہین محنت اور رنج مین اور گرنا تمھارا زمین کی طرف پس ہے ایک کام ہے تمھارے
گھوڑے کا کہ وہ جاوے بلند سے پست جگہ کی طرف اُتریگا اور گرنا تمھارے عمامے کا سر سے پس عمامے تو تاج اہل عرب کے ہین اور
اُڑ جانا انکا ایک بلا ہے کہ لاحق ہوگی تمکو خالد رضہ بن الولید نے کہا سوال کرتا ہون مین اللہ تعالے سے اس امر کا کہ اگر ہے یہ خواب
اور تاویل اسکی حق پس ظاہر کرے اللہ تعالے اسکو ہمارے امورات دنیاوی مین اور نہ کرے اسکو امورات آخرت سے اور اللہ تعالے
سے طلب اعانت کرتا ہون مین اور اسی پر بھروسا ہے سب کامون مین پھر کہا خالد ابن الولید نے کہ اے شہسواران مسلمین بتحقیق مین
نہین مالک ہون مگر اپنی جان کا اور اسکو مین نے اللہ کی راہ مین قید کیا ہے پس آیا ہوسکتا ہے تمسے یہ کہ ارادہ کرو تم لوگ بیچ طلب
اس گروہ کے پس یا تو اس معاملے مین فتح اور دولت ہے یا وعدہ گاہ ہمارے تمھارے ملنے کا بہشت ہے پس مسلمانون نے
کہا کہ جو تم ارادہ رکھتے ہو کہ ہم تمھارے ساتھ ہین مگر کچھ تھوڑے لوگون نے جنکو محنت اور رنج لاحق ہوا تھا برا جانا
اس تجویز کو پھر آئے خالد بن الولید یونس راہبر کے پاس اور نام اسکا خالد رضہ بن الولید نے نجیب رکھا تھا پس کہا انھون نے کہ اے یونس آیا
ہوسکتا ہے کہ ہم لوگ چلکر مل جاوینگے قوم مین پس کہا اسنے کہ بیشک تم مل جاؤگے انسے اور نہین ڈرتا ہون مین تمھارے واسطے
مگر اس امر کو کہ اگر جانینگے لشکر رومی تمھارے یہان آنے کو پس دوڑ پڑینگے تمپر ہر طرف اور ہر جگہ سے پس کہا خالد رضہ بن الولید نے
کہ چل تو ہمارے ساتھ اے یونس بھروسا کرتا ہون مین اللہ غالب اور بزرگ پر پس قسم ہے حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام سے
سونے والے نیز رب کی اور حق بیعت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کہ نہین کمی کی مین نے انکی طلب اور تلاش مین پھر سوار ہوے وہ

اپنے گھوڑے پر اور سوار ہوئے مسلمان اور چلا یونس راہبر انکے آگے یہان تک کہ پہونچے وہ اونچی جگہ پر اور قطع کیا یونس نے ساتھ مسلمانون کی
جبل لگام کو اور وہ ڈھونڈھتا تھا نشان قوم کو اور دیکھتا تھا نشان قدم انکے اور نشان انکے جانورون کے پس جب
رات آئی وہ رات جسمین ہمنے ارادہ کیا تھا کہ صبح کرینگے ہم قوم کے پاس برسا اور آیا ہمپر پانی مثل منھون مشک کے اور یہ امر
موافقت اور مدد اللہ سے تھا ہمارے واسطے کہ روک رکھا تھا اسنے قوم کو چلنے سے **فروخ** رضہ بن ظریف نے **بیان** کیا ہی کہ ہم لوگ
اشارہ کرتے تھے آلیس مین ایک دوسرے کو اور پانی برستا اور پڑتا تھا ہمپر بہت رات گئے تک پس جب روشنی صبح کی نمودار ہوئی اور ابر
دور ہوکر کھل گیا اور نکلا آفتاب کہا یونس راہبر نے کہ ای سردار ٹھہرو تم یہان تک کہ دریافت کرون مین تمھارے واسطے خبر قوم کی
کہ بیشک وہ ہمسے نزدیک جگہ مین ہین اور بہ تحقیق مین نے سنا ہی شور و غل انکا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا
آیا سنا ہی تو نے آواز انکی اسنے کہا ہان ای سردار اور مین چاہتا ہون کہ مجکو اجازت دو کہ جاؤن مین اور خبر انکی لاؤن اگر چاہا
اللہ تعالی نے **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ خالد رضہ بن الولید بڑے دیکھنے والے مکر اور فریب کے تھے پس متوجہ ہوئے
وہ ایک شخص کی طرف جسکا نام **مفرط** بن جعدہ تھا اور کہا کہ ای مفرط جاؤ تم نجیب کے ساتھ اور ہو تم مونس ہمنشین اسکے اور لاؤ تم
دونون خبر قوم کی پس مفرط نے کہا کہ اطاعت اللہ تعالے کی اور اطاعت تمھاری بخوشی منظور ہی پھر روانہ ہوئے وہ دونون
یہان تک کہ چڑھ گئے اس پہاڑ پر جسکا نام ابرش ہی اور رومی اسکو جبل بارق کہتے ہین **مفرط** بن جعد نے **بیان** کیا ہی
کہ جب ہم دونون شخص پہاڑ کی چوٹی پر گئے دیکھا ہمنے اسکی پشت پر ایک چراگاہ وسیع بہت ہری اور سبز کو اور دیکھا ہمنے اسکے
وسط مین جماعت قوم کو کہ بہتون کو انمین سے اثر بارش کے پانی کا پہونچا تھا یہان تک کہ بھیگ گئے تھے کپڑے اور اسباب انکے
اور گرم ہوا آفتاب انپر پس خوف کیا تھا انھون نے اسکے تلف ہوجانے کا اور نکالا اسکو بار برداریون سے اور پھیلایا اسکو میدان
چراگاہ مین اور سوگئے اکثر انکے بسبب شدت چلنے اور اٹھانے محنت اور بھیگنے پانی سے تمام رات پس جب دیکھا مین نے یہ حال بہت خوش ہوا مین
اور اترا پہاڑ کی چوٹی سے اور روانہ ہوا اور چلا مین بہت جلد اس غرض سے کہ خوشخبری سناؤن مین خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو
ساتھ مال غنیمت کے اور چھوڑا مین نے اپنے ساتھی یونس کو پیچھے اپنے اور دیکھ رہا تھا قوم کو پس جب دیکھا خالد رضہ بن الولید نے مجکو
تنہا جلدی سے آئے وہ میری طرف اور گمان کیا انھون نے کہ میرے ساتھی نے فریب کیا اور کہا انھون نے مجھسے کہ کیا حال ہی
تمھارے پیچھے ای بیٹے جعد کے کہا مین نے بہتر ہی اور مال لوٹ کا ہی اگر چاہا اللہ تعالے نے اور قوم اس پہاڑ کے پیچھے ہین اور
بھیگے ہین وہ پانی مین اور حاصل ہوئی تھی انکو راحت بسبب نکلنے آفتاب کے اور پھیلا دیا ہی انھون نے اسباب اپنا پس کہا خالد رضہ بن الولید نے
کہ بشارت دے اللہ تعالے تمکو ساتھ نیکی کے پھر دیکھے مین نے انکے چہرے سے آثار خوشی کے پس وہ اسی حالت مین تھے کہ آیا یونس
پس کہا خالد رضہ بن الولید نے کہ بہتری ہی ای نجیب اسنے کہا بشارت ہو تمکو ای سردار اسواسطے کہ قوم نے بچایا اپنی جانون کو بسبب
چھوڑ دینے الطاکیہ کے اپنی پشت پر اور جاتا تھا انھون نے کہ تم یہان تک انکا پیچھا نکروگے ولیکن وصیت کردو تم اپنے ساتھیون کو
کہ جو شخص پہونچے میری زوجہ تک پس نگاہ رکھے اسکو میرے واسطے کہ مین نہین چاہتا ہون مال لوٹ سے سوا اسکے پس کہا خالد بن الولید نے

ف
برسنے پانی اور
سننے مسلمانون کی
آواز نعرہ وغیرہ
ایک دشمن سے ۱۲

ف ۱۰ ذکر تقسیم کرنے خالد رضہ بن الولید کا اپنے لشکر کو چار حصون پر اور حملہ کرنا لوقا وغیرہ پر مرج دیباج مین ۱۲ ہ

کہ وہ تیرے واسطے ہی اگر چاہا اللہ تعالے نے پھر کہا خالد رضہ بن الولید رضی اللہ عنہ نے تقسیم کیا اپنے ساتھیون کو چار گروہون پر اور سردار مقرر کیا ایک ہزار سوار پر ضرار رضہ بن الازور کو اور ایک گروہ پر رافع رضہ بن عمیرۃ الطائی کو اور ایک گروہ پر عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو اور ساتھ رکھا اپنے ایک چوتھائی لشکر کو اور کہا سب سے کہ روانہ ہو اللہ تعالے کی برکت اور اعانت پر اور احتیاط رکھو تم اس بات کی کہ نہ نکلو تم سب ایک دفعہ بلکہ نکلے ہر سردار تم مین سے اور اسکے اور دوسرے سردار کے بیچ مین کچھ تھوڑا التفاوت ہو پھر متفرق ہو جاؤ تم قوم پر اور حملہ کرو تم سب یہان تک کہ حملہ کرون مین پس آگے ہوئے ضرار رضہ بن الازور اور نکلے وہ شگاف پہاڑ سے جو وہان تھا اور قوم مطمئن اور بے ڈر تھی پھر پیچھے ضرار کے رافع رضہ بن عمیرۃ الطائی پھر پیچھے انکے عبد الرحمن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما پھر خالد رضہ بن الولید سب کے پیچھے چلے یہان تک کہ پہونچے درمیان چراگاہ مین عبیدہ بن سعید التیمی نے بیان کیا ہی کہ تھا مین اس جماعت مین جسمین خالد رضہ بن الولید تھے پس جب پہونچے ہم چراگاہ مین اور ظاہر ہوئی ہمکو خوبی اور تر و تازگی اسکی دکھائی دیا جاری ہونا اسکے پانی کا اور رنگتین ریشمی کپڑون کی مانند زردی اور سرخی کے کہ خیرہ کرتی تھی آنکھ کو پس قسم ہی خدا کی فریب تھا کہ فتنہ اور آزمایش خدا مین پڑین ہملوگ اسکے اچھے دکھائی دینے سے اور باز رہین طلب جہاد سے پس کہا ایک شخص نے بنی تمیم سے برا کرے اللہ تعالے دنیا کا پس کون چیز ہی زیادہ جانے والی اسکے جانے اور اسکے الٹ پھیر سے پس ڈرو تم اس امر سے کہ میل کرو طرف دنیا کے کسواسطے کہ وہ بڑی فریب دینے والی اور بڑی مکارہ ہی پس رونے لگے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اس شخص کے کلام سے اور کہا کہ سچا ہی قسم خدا کی تیمی اپنے قول مین پھر پکار کر کہا مسلمانون سے کہ طلب کرو دشمنان خدا کو اور خواہش کرو انکی لڑائی مین اور انکی ہلاکی مین اور نہ متوجہ ہو طرف غنائم کے کسواسطے کہ اگر اللہ تعالے نے چاہا تو وہ تمھارے ہی واسطے ہین اور نہین ہوتی ہی قوت اور طاقت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے پھر باگ پھیری خالد رضہ بن الولید نے ساتھ اپنے ہمراہیون کے قوم پر مثل پھرنے نیر کے اپنے شکار پر اور دیکھا رومیون نے طرف گروہ کے کہ نکلے اسپر اور خالد رضہ بن الولید انکے آگے ہین اور نشان فوج کا انکے ہاتھ مین ہی پس جانا انھون نے کہ وہ گروہ مسلمانون کا ہی پس پکارے اور فریاد کی انھون نے کہ خراب اور ہلاک اور برباد ہوئے ہم اور پکارا توما نے اپنے گروہ کو اور ہر بیس نے اپنے لبطارقہ کو پس دوڑے وہ لوگ اپنے ہتھیارون کی طرف اور سوار ہوئے گھوڑون پر اور کہا بعض نے بعضون سے کہ یہ گروہ تھوڑا ہی جسکو بھیجا ہی مسیح نے تمھاری طرف اور کیا ہی انکو غنیمت تمھارے واسطے پس دوڑو تم انکی طرف اور اعتماد کرو اوپر مدد ہی صلیب کے پس وہی مسلح اور گھوڑون پر سوار ہو کر ٹھہرے قریب مالون کے واسطے باز رکھنے مسلمانون کے اس سے اور وہ جانتے تھے کہ سواے خالد رضہ بن الولید کے اور کوئی نہین ہی اور اسی وقت ضرار رضہ بن الازور دکھائی دیے انکو ایک ہزار سوار سے اور ظاہر ہوئے بعد انکے رافع رضہ بن عمیرۃ الطائی ساتھ ایک ہزار سوار کے اور ظاہر ہوئے بعد انکے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور خواستگار ہوا اور قصد کیا ہر فرقے نے بجانب قوم کے مثل مرغان تیز جنگل پر سمیٹ کر اترنے والے کے اور متفرق ہو گئے گروہ انکے اور ارادہ کیا لینے اس چیز کا جو قوم کے قبضے مین تھی اور بلند کیا اپنی آوازون کو ساتھ قول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے راوی نے بیان کیا ہی کہ جا گرے گروہ

مسلمانون کے رومیون پر حملہ کرتے ہوئے پانی کے اور پکار کر کہا ہربیس ملعون نے اپنے لوگون سے لڑو تم واسطے اپنی نعمتون کے
پس نہ چلیگا اس قوم کا کوئی مکر اور نہ رہائی پاوینگے وہ اس جگہ سے کبھی پس منقسم ہوئے اور بٹ گئے رومی بارادہ لڑائی مسلمانون کے
سے ایک گروہ ساتھ توما کے اور ایک گروہ ساتھ ہربیس کے پس پہلے جو شخص خالد بن الولید کے مقابلے اور لڑائی کو نکلا وہ توما تھا اور سے
گرد اوسکے پانچ ہزار سوار مسلح کہ نہین ظاہر ہوتی تھی اُنسے سوائے پتلی آنکھ کے اور بلند کی تھی اپنے سامنے اپنی دونون آنکھون کے ایک صلیب جواہر کی
جڑی ہوئی سونے مین پس بڑھے خالد بن الولید اسکی طرف اور حملہ کیا مع اپنے ساتھیون کے اور کہا اسکا نام لیکر کہ اے دشمن خدا آیا تم لوگ
جانتے تھے امر کو کہ تم باہر ہو جاؤگے اور رہا جاتے رہوگے ہمارے ہاتھون سے اور اللہ تعالے نے لپیٹ دیا ہمارے واسطے شہرون کو پس قصد کیا
توما کا اور وہ کانا تھا کہ ابان رض نے اسکو کانا کر ڈالا تھا پس حملہ کیا خالد بن الولید رض نے اُسپر اور نیزہ مارا اُسکی دوسری آنکھ مین پھوڑ دیا اُسکی
دوسری آنکھ کو اور گرا دیا اسکو گھوڑے سے اور حملہ کیا خالد بن الولید کے ساتھیون نے توما کے لوگون پر اور اندھی ہو گئی صلیب پس قتل کر ڈالے
مسلمانون نے انکو جلدی جلدی پس واسطے اللہ کے تھا کام نیک عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کا کہ وہ نہین مشغول ہوئے سوائے
توما کے اور سبب اسکا یہ ہوا کہ جب دیکھا اُنھون نے توما کی طرف کہ گرا وہ اوندھا ہو کر گھوڑے سے متوجہ ہوئے اُسکی طرف اور چڑھے اُسکے
سینے پر اور کاٹ لیا سر دشمن خدا کا اور اٹھا لیا سر کو اپنے نیزے کی نوک پر اور پکار کر کہا مسلمانون سے کہ مارا گیا دشمن خدا توما ملعون پس
طلب کرو تم ہربیس کو پس خوش ہوئے مسلمان اس معاملہ سے رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہے کہ تھا مین بیچ میمنہ خالد بن الولید رض
کے اور تھا مین ساتھ اپنے گروہ کے اُس طرف جہان قوم اور اُنکے اہل و عیال اُترے تھے پس دیکھا مین نے رومیون کی عورتون کو
کہ وہ ٹھہری ہوئین بشدت باز رکھتی تھین لوگون کو اپنے سے اور دیکھا مین نے ایک سوار کو کہ لباس اُسکا مثل لباس رومیان کے
تھا اور وہ اترا اپنے گھوڑے سے اور لڑتا تھا ایک عورت رومی سے اور کبھی عورت اُسپر غالب ہو جاتی تھی اور کبھی وہ عورت
پر غالب ہو جاتا تھا پس نزدیک گیا مین اس ارادے سے کہ دیکھون وہ کون ہے اور تھا وہ لوقس راہبر اور لڑائی لڑ رہا تھا
اپنی زوجہ سے اور کشتی کرتا تھا اُس سے مثل کشتی لڑانے شیر کے اپنی مادہ سے پس چاہا مین نے کہ بڑھون اُسکی طرف اور اعانت
کرون اُسکی پس قصد کیا میری طرف دس عورتون نے کہ چلاتی تھین وہ میرے گھوڑے پر پتھرون کو پس لگا ایک بڑا
پتھر ایک عورت خوبصورت کے ہاتھ سے جو کپڑے ریشمی پہنے ہوئے تھی اور پڑا وہ پتھر گھوڑے کی پیشانی مین پس ٹوٹ گیا اُسکے
سر کو اور تھا وہ گھوڑا کہ حاضر ہوا تھا مین اسکی سواری پر جنگ یمامہ مین ساتھ خالد بن الولید رض کے پس گر پڑا گھوڑا میرا اور مر گیا پس کود پڑا
مین پشت گھوڑے سے اور مین غمگین تھا اُس عورت پر پس جلدی کیا مین نے اسکی طلب مین پس بھاگی وہ میرے سامنے سے
مثل ہرن شکاری کے اور پھر رہی اور بھاگین عورتین اُسکے پیچھے سے پس دوڑا مین اُنکے پیچھے اور جا ملا مین اُنکو اور ارادہ کیا مین نے
اُنکے مار ڈالنے کا پھر باز رہا مین مار ڈالنے سے اور ڈرایا مین نے اُنکو اور دھمکایا اور نہین تھا ارادہ میرا متعلق مگر اُس عورت سے
جسنے میرے گھوڑے کو مار ڈالا تھا پس نزدیک ہوا مین اُسکے اور بلند کیا مین نے تلوار کو جو ڑان مین اُسکے سر پر پس رکھ لیا
اُسنے اپنے ہاتھ کو سر پر اور وہ کہتی تھی لفظون یعنی امان امان پس باز رہا مین اُسکے مار ڈالنے سے اور آگے بڑھ کر قبضہ

کر لیا اسیر اور وہ بھاری کپڑے دیباج کے پہنے تھی اور اُسکے سر پر لڑیان موتیون کی تھین پس قید کر لیا مین نے اسکو اور ان چورون کو
جو اُسکے ساتھ تھین اور باندھ لیا مین نے مشکین اُن سب کی اور پیچھے کو پھیرا اور دیکھا مین نے ایک بزدون رومی کو بغیر سوار کے
پس سوار ہوا مین اُسپر اور چاہا کہ پھرون لڑائی کی طرف پھر کہا مین نے قسم ہی خدا کی کہ نہ جاؤنگا مین جب تک دریافت کرون
کہ حال یونس راہبر کا کیا ہی پس ڈھونڈھتا تھا مین اُسکی جگہ کو کہ دفعۃً دیکھا مین نے اُسکو بیٹھا ہوا اور زوجہ اُسکی سامنے
اور تالودہ ہی اپنے خون مین اور یونس روتا ہی اُسپر پس پکار کر پوچھا مین نے کہ کیا حال گذرا تیرا ای یونس پس کہا اُسنے
کہ یہ میری زوجہ ہی جسکی طلب مین آیا تھا مین کہ مجکو سوائے اسکے اور خواہش نہ تھی اسواسطے کہ قسم ہی خدا کی کہ مین اسکو دوست
رکھتا تھا پس جب دیکھا مین نے اسکو کہا مین نے اُس سے کہ آگاہ ہو تو کہ پہونچ گیا مین تیرے پاس اور تو بھاگتی ہی میرے
سامنے سے پس کہا اُسنے قسم ہی حق مسیح کی کہ نہ یکجا ہونگی مین اور تو کبھی اور تونے چھوڑ دیا ہی اپنے دین کو اور داخل ہوا ہی
دین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور مین نے اپنی جان کو ہبہ کر دیا ہی واسطے مسیح کے اور مین جاتی ہون قسطنطنیہ کو
پس وہان جاکر راہبہ بن بیٹھونگی پھر باز رکھا اُسنے مجکو اپنے سے ساتھ لڑائی کے اور لڑا مین اس سے یہان تک کہ قابض
ہو گیا اُسپر اور پکڑ لیا مین نے اُسکو پس جب دیکھا اُسنے یہ حال نکالی اُسنے ایک چھری جو اُسکے پاس تھی اور ماری اُسنے
اپنے سینے مین اور گر پڑی اور مر گئی پس مین روتا ہون اُسپر بسبب شدت خواہش اور شوق کے اسکے ساتھ رافع بن
عمیر الطائی نے بیان کیا ہی کہ مین رونے لگا یونس کی باتون سے اور کہا مین نے کہ اللہ بزرگ نے عوض دیا ہی تجکو وہ چیز جو
بہتر اور خوبصورت ہی اس سے اور وہ کپڑے ریشمی اور لڑیان موتیون کی اور کنگن سونے کے پہنے ہی اور مثل چاند کے چہرہ
اُسکا چمکتا ہی پس لے تو اسکو بعوض اپنی زوجہ کے پس کہا یونس نے وہ کہان ہی مین نے کہا کہ یہ میرے ساتھ ہی پس جب دیکھا
یونس نے اُسکی طرف اور اُسکے زیور کو اور ظاہر ہوا حسن و جمال اُسکا گفتگو کی اُس سے زبان رومی مین اور پوچھا حال ایک
گھڑی تک اور وہ رو رہی تھی پھر متوجہ ہوا یونس میری طرف اور کہا کہ آیا جانا تمنے کہ یہ کون ہی مین نے کہا کہ مین نہین جانتا ہون
اُسنے کہا کہ یہ بیٹی ہرقل بادشاہ اور زوجہ توما کی ہی اور مجھسا آدمی اسکی صلاحیت نہین رکھتا ہی اور ضرور ہرقل خواستگار
ہوگا اسکا اپنے لوگ لیکر اور اسکے عوض مال دیگا تمکو پس کہا مین نے اُس سے کہ اب تو یہ تیرے واسطے ہی اور تو اسکے واسطے
پس لے لیا اُسنے اور مسلمان اُسوقت ایسی لڑائی مین مصروف تھے جس سے زیادہ نہین ہو سکتی اور بعض یکجا کرتے تھے
کپڑے ریشمی اور اسباب اور مال کو واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ اسی وجہ سے اس مرج کا نام
مرج الدیباج رکھا گیا اور اسی نام سے ابتک مشہور ہی اور وجہ تسمیہ اور شہرت اس نام کی یہ ہی کہ کوئی اہل عرب
جسوقت کسی کے پاس کپڑا دیباج کا دیکھتا تھا تو اُس سے پوچھتا تھا کہ یہ کہان سے ملا تمکو پس وہ شخص جواب مین کہتا تھا
کہ یہ مال غنیمت مرج الدیباج کا ہی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ کھو دیا اور گم کیا مسلمانون نے اپنے
سردار خالد بن الولید کو اور نہ دیکھا کہین نشان اور پتا اُنکا پس سخت گھبرائے اور بے چین ہوئے وہ لوگ اُنکے واسطے

انس بن مالک نے روایت کی ہی کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ روانہ ہوے بطرف مرج الدیباج کے بطلب مال
غنیمت دمشق کے اور پہونچے وہان چار ہزار سوارون سے پس مار ڈالا انھون نے توما کو اور ضعیف کیا اُسکے بطارقہ کو اور لوٹا تمام مال
اور جاتا رہا تھا ہربیس انکے ہاتھ سے اور صورت یہ ہوئی کہ خالد بن الولید نے ڈھونڈھا اُسکو جنگ گاہ مین نپایا اُسکو اور قصد کیا اُسکی
تلاش کا پس اسی حالت مین کہ خالد بن الولید گرد اوا دیتے تھے لشکر روم مین اور قتل کرتے تھے لوگون کو اور زمین پر گرایا کرتے تھے
دلیرون کو کہ دفعتہً دیکھا اُنھون نے ایک گبر بھاری ڈیل ڈول سرخ رنگ بڑی ڈاڑھی والے کو اور وہ بھاری کپڑے دیباج کے
پہنے تھا اور کپڑون کے اوپر لوہا تھا پس خالد بن الولید نے جانا کہ وہی ہربیس ہی پس دوڑایا اپنے گھوڑے کو اُسکی طرف اور سخت
حملہ کیا اُسپر اور شدت سے خواستگار ہوے اُسکے تاکہ مار ڈالین اُسکو اور گبر نے جب نگاہ کی انکے اور انکے حملے کی طرف پس بھاگا انکے
سامنے سے اور خالد بن الولید نے پیچھا کیا اُسکا اور گبر نے چکر کھایا انکے سامنے پس چھویا خالد نے اُسکی پشت پر نیزے کو اور
اور اُسی وقت جھکا وہ بجانب زمین کے اپنے جانور سے اور گر پڑا سر کے بھل اور جا پڑے اُسپر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
مثل شیر غضبناک کے اور وہ کہتے تھے کہ سختی ہو تجھپر اے ہربیس آیا جانتا تھا تو نے کہ جاتا رہیگا تو میرے ہاتھ سے اور وہ کافر
زبان عربی سمجھتا تھا پس فریاد کی اُسنے کہ اے عربی مین ہربیس نہین ہون پس چھوڑ دو اور نہ مار ڈالو مجھکو یہان تک کہ دون مین اپنے
عوض مین وہ چیز تمکو کہ خوش ہو جائیگا دل تمھارا اُسسے اور جو کچھ مجھسے مانگوگے وہ تمکو دونگا پس کہا خالد بن الولید نے کہ سختی ہو تجھپر
نہوگی تجکو رہائی میرے ہاتھ سے جب تک کہ بتادیگا تو ہربیس کو پس نہین ہی میری آرزو سوا اُسکے اور تحقیق مار ڈالا اللہ تعالے نے میرے
ہاتھون سے توما کو اور مین امید رکھتا ہون کہ مل جاؤنگا ہربیس سے پس اگر راہ بتادیگا تو مجکو بطرف ہربیس کے چھوڑ دونگا مین تجکو بدون
عوض اور مال کے پس کہا اُس کافر نے کہ خوش ہو تم اے برادر عربی کہ تحقیق پہونچے تم اپنی مراد کو و لیکن مین چاہتا ہون کہ لے لون
عہد اور اقرار اس امر کا کہ جسوقت راہ بتادون مین تمکو بطرف ہربیس کے چھوڑ دو تم راستہ میرا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ تیرے واسطے ایسا ہی ہوگا اگر چاہا اللہ تعالے نے بشرطیکہ راہ بتادیگا تو مجکو اور آجاویگا ہربیس میرے قابو اور قبضے مین
پس کہا اُس گبر نے کہ اے برادر عربی یہ بات تو تمھاری غدر اور بیوفائی کی ہی اسواسطے کہ تمنے دی تھی امان پھر پیچھا کیا تمنے ہمارا اُس جگہ تک
کہ نہین جانتے تھے ہم اس امر کو کہ پہونچیگا وہان کوئی شخص تم مین کا اور تعاقب کیا تمنے اور لے لیا اُس چیز کو جو لیکر ہم دمشق سے نکلے تھے
اسوجہ سے کہ جاسوس تمھارے دمشق مین تھے پھر کہتے ہو مجھسے اسوقت کہ اگر قابو مین آجائیگا ہربیس تو چھوڑ دونگا مین
تیری راہ مگر کیونکر ذمہ دار ہون مین ہربیس کے گرفتار ہو جانے اور قابو مین آجانے کا اور ہربیس بڑی قدرت رکھنے والا اپنے
حریفون پر اور یہ کلام تمھارا چاہتا ہی غدر اور بیوفائی کو پس خشمناک ہوے خالد بن الولید اُسکے کلام سے اور کہا کہ تیری ماں
مرے آیا منسوب کرتا ہی تو ہمکو بطرف بیوفائی اور عہد شکنی کے حالانکہ نہین ہی یہ امر ہماری خصلتون سے کسواسطے کہ ہم اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین جو نبی الرحمہ اور شفیع الامۃ تھے جو ہم کہتے ہین پورا کرتے ہین اور جو ہم امانت رکھتے ہین
ادا کرتے ہین قسم ہی خدا کی کہ نہین نکلے ہم تمھاری تلاش مین مگر یہ کہ تھے دن اور اللہ غالب اور بزرگ نے آسان کر دیا ہمارے واسطے

دوری کو اور ہیبت دیا ہمارے لیے دشواری شدید کو اور نہیں کیا میں نے تجھسے یہ کہ راہ بتادے مجھے بطرف ہر بیس کے مگر جسوقت
کہ دکھائی دیگا وہ میری آنکھوں میں لے تو لگا میں ہر بیس کو ساتھ مدد اللہ تعالیٰ کے اور یہ امر کیسے جی میں ہے اور قسم ہے بیعت ابی بکر
صدیق رضی اللہ عنہ کی کہ اگر راہ بتادیگا تو مجھکو اسکی طرف تو چھوڑ دونگا میں تیرا راستہ بدون عوض کے پس جب سنا کافر نے یہ کلام کہا
کہ ای جوانمردو عرب کے اُٹھ کھڑے ہو تم میرے سینے سے تاکہ راہبری کروں میں بجانب ہر بیس کے پس اُٹھ کھڑے ہوے خالد بن الولید
اسکے سینے پر سے اور اُٹھ کر دیکھنے لگا کافر دائیں اور بائیں پھر کہا اُسنے آیا دیکھتے ہو تم اس گرد کو وہ چڑھنے والے کو بلندی کی خالد بن الولید
کہا ہاں اسنے کہا کہ قصد کرو تم جماعت گردہ کا کہ ہر بیس مقدمہ اس گروہ کا ہے اور چمکنے والی اسکے سر پر ایک صلیب جواہر کی ہے پس مقرر کیا خالد
بن الولید نے ایک شخص کو قوم جرہم یا زبید سے جسکا نام اسد بن جابر تھا اور کہا ای اسد لگا رہ یہاں رہو تم اس گبر کے پس اگر یہ بتادے
یہ شخص مجھکو طرف ہر بیس کے پس چھوڑدو اسکے واسطے راہ کو اور اگر ہو وہ اپنے قول میں جھوٹا پس مارو گردن اسکی پس مقرر ہوے
امیر اسد بن جابر پھر چھوڑ دیا خالد بن الولید نے باگ اپنے گھوڑے کی اور سیدھا کیا اپنے نیزے کو یہانتک کہ جا ملے ساتھ اس جماعت
گروہ کے اور چلا کر آواز دی اور کہا کہ سختی ہو تجپر کہاں ہے تمہارے لیے مجھسے نجات اور رہائی اور یہ دن کھینچے بال پیشانیوں
کا ہے جب سنا ہر بیس نے انکی آواز اور کلام کو جانا اُسنے کہ وہ بعض اہل عرب سے ہیں اور طمع اور امید کی اسنے انمیں پس ٹھہر گیا وہ اور پھر
گرد اسکے سرہنگان مبارز اسکے اور پورے تھے وہ لوگ ہتھیاروں اور تلواروں اور عمودوں سے اور نہیں تھا کوئی انمیں مگر اہل شجاعت
اور دانشمندی کا پس حملہ شدید کیا خالد بن الولید نے اُسپر اور کہا سختی ہو تجپر آیا جانتا ہے کہ اللہ غالب اور بزرگ قادر کرنیوالا ہے مجھکو تجپر
اور اس چیز پر جو تمہارے پاس ہے اور نہ مالک کریگا مجکو تمہارے مال و متاع کا میں شہسوار شدت کرنے والا ہوں میں دلیر دار ہوں
میں خالد بن الولید ہوں پھر نیزہ مارا ایک سوار کے انمیں سے پس گرادیا اُسکو پھر مارا دوسرے کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ
جب سنا ہر بیس نے یہ کلام خالد بن الولید کا سمٹ گیا وہ زین گھوڑے پر اور فریاد کر کے پکارا اپنے لوگوں کو کہ سختی ہو تمپر یہ وہ شخص ہے جسنے
اُلٹ دیا ہے ملک شام کو یہاں کے لوگوں پر اور یہ مالک ارکہ اور تدمر کا ہے اور یہ سردار حوران اور بصرے کا ہے یہ حاکم دمشق اور اجنادین کا ہے
تو تم اسکے تئیں پس اگر لیا تم نے اور مالک ہو گئے اس شخص پر پھر دیگی عزت اور ابر تمہاری جیسی کہ تھی اور پھر جینگے شہر تمہارے واسطے اور
لوگے بدلا ان لوگوں کا جو مارڈالے گئے ہیں تم میں سے تو تم اس شخص کو راوی نے بیان کیا ہے کہ طمع اور امید کی قوم نے خالد
بن الولید میں بسبب اکیلے اور جدا ہونے انکے اپنے ساتھیوں سے اور مصروف تھے مسلمان بیچ لڑائی رومیوں کے اور لوٹنے انکے مالوں کے اور ہر شخص
انمیں کا مشغول تھا اپنی ذات میں اور زیادہ ہو گئے بطارقہ گرد خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے اسواسطے کہ وہ لوگ ایسے پہاڑ دشوار گذار
پر تھے کہ جسمیں درخت بکثرت اور انبوہ تھے اور گھیر لیا تھا خالد بن الولید کو اُس چیز نے جسکے دفع کی قدرت انکو نہ تھی اور
اوسی وقت پاپیادہ ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور اُترے اپنے گھوڑے سے اور لی تلوار اور سپر اور صبر کیا انکے مقابلے اور لڑائی
میں واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویوں کے بیان کیا ہے کہ جب اُترے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے سے کہا کہ ٹھیک
ہوا خواب تمہارا ای خالد اور اُسکو میں نے نہیں طلب کیا تھا اور جانا انھوں نے اپنے دل میں یہ کہ میں نے اس کام میں خطا کی اور

میرا کام لڑائی نہین ہر اور نہین ہی یہ کام مگر مسلمانون کا کہ لڑین وہ میرے نشان کے نیچے ذکر کیا ہی علما نے کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بتیس ۳۲ لڑائیون مین گئے اور ہر لڑائی مین خواستگار شہادت کے تھے لیکن نہ نصیب ہوئی انکو انمین شہادت پس جب اترے خالد بن الولید اپنے گھوڑے سے آگے بڑھکر لڑنے لگے اور وہ لوگ بلیش گبر تھے پس آیا خالد بن الولید کی طرف ہربیس اور بتحقیق ممکن ہوا اسکو موقع ضرب تلوار کا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے سر پر اور خالد بن الولید مشغول تھے لڑائی مین پس آیا ہربیس انکی پشت سے اور ماری انپر ایک ضرب پس پڑی تلوار انکے خود پر اور پھاڑ ڈالا اسکو اور عمامے کو اور گر پڑی تلوار ہربیس کے ہاتھ سے اور ڈرے خالد بن الولید اس امر سے کہ اگر متوجہ ہوین وہ اپنی پشت کی طرف تو ناگہان در آوینگے انپر کافر لوگ اور ڈرے اس امر کو بھی کہ بھاگ جاوے ہربیس انکے ہاتھ سے یا ناگہان در آکر مار ڈالیگا انکو پس حملہ کیا خالد بن الولید نے التفات کرتے ہوے داہین بائین پھر پکارا اور شور کیا انھون نے ساتھ کلمہ تکبیر کے گویا انھون نے خوشخبری پائی ساتھ کسی چیز کے کہ پایا اسکو اور یہ امر خالد بن الولید کا ایک حیلہ تھا کہ اسکے سبب سے ارادہ مکر کا ساتھ کفار کے رکھتے تھے پس وہ اسی حالت مین تھے کہ سنا انھون نے شور اہل عرب کا کہ گھیر لیا اس شور نے گبرون کو انکی پشت اور داہین بائین سے اور اہل عرب شور کرتے تھے ساتھ تکبیر کے اور کہتا تھا کہنے والا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ یا ابا سلیمان اتتک الغوث من رب العلمین مین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما ہون پس جب سنی خالد بن الولید نے آواز انکی نہین متوجہ ہوے وہ بجانب عبد الرحمن اور نہ بجانب انکے ساتھیون کے یہان تک کہ متفرق کر دیا کافرون کو داہین بائین اور جب سنی ہربیس نے آواز مسلمانون کی اور بتحقیق گھیر لیا تھا اسکو بیٹھ پھیری اسنے بہ ارادے بھاگنے کے پس سے لیا اسکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اور ماری اسپر ضرب تلوار کی اور چھوڑا اسکو کشتہ اور دست درازی کی ہمراہیان عبد الرحمن ابن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے ہمراہیان ہربیس پر اور خرچ کیا ان مین تلوار کو اور سب سے زیادہ مار ڈالنے والے رومیون کے ضرار بن الازور تھے پس دور ہوا اندوہ خالد بن الولید سے اور دیکھا انھون نے ضرار بن الازور کے کامون کو کہا کہ رستگار اور فیروزمند ہوئی ذات تمھاری ای بیٹے ازور کے پس مبارک ہو تم کو اپنے سب کامون مین پھر سلام کیا عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور مسلمانون کو اور کہا کہ کہان سے جانا تم نے میری اس جگہ کو پس کہا عبد الرحمن نے کہ ای سردار تھے ہم رومیون کی لڑائی مین اور فتح دی اللہ تعالی نے ہمکو انپر اور وہ لوگ کشتہ اور گرفتار ہوے اور مسلمان مصروف تھے یکجا کرنے مال غنیمت مین کہ دفعۃً سنی ہمنے آواز پکارنے والے کی ہوا سے اور وہ کہتا تھا کہ مشغول ہو تم لوٹ کے مال جمع کرنے مین اور خالد بن الولید کو گھیر لیا ہی دشمنون نے پس جب سنا ہمنے اس آواز کو اور ہم نہین جانتا تھا کہ کس جگہ مین ہو تم اور گم کیا تھا ہمنے تمھاری ذات کو اور مسلمان اس سبب سے رنج مین تھے پس راہ بتائی ہمارے تئین ایک گبر نے جو تمھارے ایک ساتھی کے قابو مین تھا اور کہا اسنے کہ تمھارے سردار کو مین نے راہ بتائی ہی بجانب ہربیس کے اور وہ اسکے ساتھ اس پہاڑ مین پس جلدی روانہ ہوے ہم تمھاری طرف پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ راہ بتلایا اسنے مجکو میرے دشمن کی طرف اور راہ بتلایا مسلمانون کو میری مدد دہی کے واسطے اور واجب ہوا اسکے واسطے حق ہمپر اور رجوع کیا خالد بن الولید نے بجانب مسلمانون کے اور

وہ بڑے رنج مین تھے اُنکے پوشیدہ اور غائب ہوجانے سے اپنی نگاہون سے پس جب دیکھا اُنھون نے خالد بن الولید کی طرف
خوش ہوے اور دوڑے سلام کرتے ہوے اُنپر پس خالد بن الولید رضی نے جواب سلام کا دیا اُنکو اور شکریہ اُنکے کامون کا ادا کیا پھر بلایا
خالد بن الولید رضی نے اُس گبر کو جسنے راہ بتلایا تھا اور کہا کہ تو نے پورا کیا قول اپنا ہمسے اور ہم چاہتے ہین کہ پورا کرین وعدہ اپنا تجھسے اسواسطے
کہ واجب ہوا ہمپر تیرے واسطے خیرخواہی کرنا پس آیا منظور ہی تجھکو کہ ہوجاوے تو اصحاب دین نماز و روزہ اور ملت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس
ہو جاویگا اہل بہشت سے اُسنے کہا کہ مین اپنے دین کو بدلنا نہین چاہتا ہون پس چھوڑ دیا خالد بن الولید رضی نے اُسکے واسطے راہ کو نوفل بن عمرو نے
بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے اُس گبر کو کہ سوار ہوا وہ اپنے گھوڑے پر اور اکیلا چلا بطلب شہرون روم کے پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
حکم کیا مسلمانون کو ساتھ نکالنے کے مال غنیمت اور قیدیون کے اور یکجا کیا گیا وہ سب اُنکے پاس پس جب دیکھی اُنھون نے کثرت اُسکی شکریہ اور
تعریف ادا کیا واسطے اللہ تعالے کے اور بلایا اپنے راہبر کو اور کہا تو یونس نجیب ہی پھر پوچھا اُس سے کہ کیا کیا تیری زوجہ نے پس
بیان کیا اُسنے حال اپنی زوجہ کا پس متوجہ ہوے خالد بن الولید رضی اس معاملے سے پس کہا رافع بن عمیرۃ الطائی نے کہ ای سردار مین نے
گرفتار کیا ہی ہرقل بادشاہ کی بیٹی کو اور یونس کے سپرد کیا ہی بعوض اُسکی زوجہ کے پس پوچھا خالد بن الولید نے کہ کہان ہی بیٹی
ہرقل کی پس لائی گئی وہ اُنکے سامنے اور دیکھا اُنھون نے حسن و جمال اُسکا جو اللہ تعالے نے اُسکو دیا تھا پس پھیر لیا مُنھ اُسکی
طرف سے اور کہا سبحانک اللھم بحمدک تخلق ماتشاء وتختار پھر پڑھا و ربک یخلق ما یشاء تمام آیت کو اور کہا یونس سے کہ آیا تو لیویگا اُسکو
عوض اپنی زوجہ کے اُسنے کہا ہان ولیکن مین جانتا ہون کہ ہرقل دیگا اُسکی عوض مین مال لڑکی کے واسطے پس کہا خالد بن
الولید نے کہ لے تو اسکو عوض مین اپنی زوجہ کے پس اگر نہ طلب کریگا ہرقل اُسکو تو وہ تیری ہی اور اگر خواستگار ہوگا ہرقل اُسکا
پس اللہ تعالے عوض دیگا تجکو بہتر اُس سے پھر یونس نے کہا کہ ای سردار تم شہرون اور مقام تنگ اور دشوار مین ہو پس
قصد کرو چلنے کا یہان سے پیشتر ازینکہ آملے تم مین جماعت رومیون کی پس کہا خالد بن الولید رضی نے کہ اللہ تعالے ہمکو کافی اور ہمارے
ساتھ ہی پھر روانہ ہوے وہان سے اور کوشش کی چلنے مین اور مال لوٹ کا اُنکے ساتھ تھا اور مسلمان اُنکے پیچھے تھے
بحالت خوشی کے بسبب حاصل ہونے مال غنیمت اور سلامتی کے روح بن عطیہ نے بیان کیا ہی کہ ہمنے
کہ سب راہ قطع کی اور کوئی رومی ہمسے متعرض نہوا اور ہم درآئے تھے اُنکے ملکون مین پس جب پہونچے ہم نزدیک مرج الصفر
قریب بل اُم حکیم کے کہ دفعۃً دیکھا ہمنے ایک غبار اپنی پشت سے اور گرد گھومتی ہوئی کو پس جب دیکھا ہمنے وہ غبار
ناگوار معلوم ہوا ہمکو وہ امر اور دوڑا گیا ایک شخص مسلمانون سے بجانب خالد ابن الولید رضی کے اور آگاہ کیا اُنکو پس کہا
اُنھون نے کہ کون شخص تم مین کا اسکی خبر لاویگا پس منظور کیا ایک شخص نے قوم غفار سے جسکا نام صعصعہ تھا اور
کہا اُسنے کہ مین خبر لاؤنگا پھر اُترا وہ شخص اپنے گھوڑے سے اور اُسکو اپنی مضبوطی پر اعتماد تھا اور سبقت لیجاتا تھا اور دوڑاتا تھا
گھوڑے کو اپنے دشمن کے مقابلے مین پس پہونچا وہ شخص غبار کے قریب اور دریافت کیا اُسکو اور پھر اپنی پشت پر
اور پکار کر کہتا تھا کہ ای سردار لے لیا ہمکو صلیبان نے اور اُنکے پیچھے قوم ہی بند کیے گئے اور چھپے ہوے ساتھ لوہے کے

کہ نہین ظاہر ہوتی ہی اُنکے جسم سے سوائے پتلی آنکھ کے پس بلایا اُنھون نے یونس راہبر کو بوقت نزدیک پہونچ جانے گروہ کے اور کہا
کہ جا تو بجانب گروہ کے اور دریافت کر کہ اُنکا ارادہ کیا ہی اُسنے کہا بہتر اور گیا وہ گروہ کے قریب پھر پلٹ آیا خالد بن الولید کے
پاس اور کہا آیا مین نہین کہتا تھا تمسے ای سردار کہ ہرقل نہ غافل ہوگا اپنی بیٹی کے طلب کرنے سے اور اُسنے بھیجا ہی اُس گروہ کو
بارادے لینے مال غنیمت کے مسلمانون کے ہاتھ سے پس جب ملیجاوینگے وہ لوگ تم مین قریب دمشق کے بھیجینگے تمھارے
پاس کسی ایلچی کو اور درخواست اور طلب کرینگے تمسے دختر ہرقل کو یا بطور بیع کے یا بطریق ہدیے کے پس اُسی حالت مین کہ خالد رض
بن الولید یونس سے باتین کر رہے تھے کہ آیا اُنکے پاس ایک شخص بوڑھا اور وہ لباس بالون کا بنا ہوا پہنے تھا پس آکر نزدیک ہوا
مسلمانون سے اور کہا کہ مین ایلچی ہون پس کہان ہین سردار تمھارے پس مسلمانون نے اُسکو لاکر خالد بن الولید کے سامنے کھڑا کیا
اور کہا اُس سے کہ بیان کر تو جو کچھ چاہتا ہی اُسنے کہا کہ مین ایلچی ہرقل بادشاہ کا ہون اور اُسنے کہا ہی تمسے کہ سُنا مین نے جو تمنے میرے لوگون کے
ساتھ کیا اور مار ڈالا میری بیٹی کے شوہر کو اور قید کر لیا عورتون کو اور ظلم اور زیادتی کرنے والی چیز ہی اور فتحمند ہو اور سلامت رہے تم اور نہ
تجاوز کرو تم حد سے تاکہ نہ گر پڑو تم اور اب پہنچ ڈالو میرے ہاتھ میری لڑکی کو یا بطور ہدیے کے میرے پاس بھیجدو واسواسطے کہ کرم اور بخشش تمھاری
خصائل سے ہی اور نہین رحم کیا جاتا ہی وہ شخص جو رحم نہین کرتا ہی اور مین اُمید رکھتا ہون اس امر کی کہ ہو جاوے ہمارے تمھارے صلح پس
جب سُنا خالد رض بن الولید نے یہ کلام کہا اُس شخص سے کہ کہدے تو اپنے سردار سے کہ قسم ہی خدا کی کہ نہ پھر جاؤنگا مین یا مالک ہو جاونگا
تیرے تختگاہ تک جیسا کہ تجکو اپنے علم سے معلوم ہی اور چھوڑ دینا تیرا ہمکو پس اگر پاتا تو کوئی سبیل اور راہ اُسکی تو کمی کرتا تو اُسمین اور بیٹی تیری ہدیہ ہی ہماری
طرف سے تجکو اور مین اُمید رکھتا ہون کہ وہ پہونچ جاوے اپنی جگہ پر پس خالد بن الولید نے چھوڑا اور دے دیا اُسکی بیٹی کو اور کچھ مال اُسکی عوض مین
نہین لیا پس پھر گیا ایلچی ہرقل کے پاس کہا ہرقل نے اپنے رئیسون اور ملوک سے کہ یہ وہی معاملہ ہی جو مین نے تمسے کہا تھا پس نہ مانا اور ارادہ
کیا تمنے میرے قتل کا اور قریب ہی کہ اس سے بڑھکر بھی ہوگا اور یہ امر تمھاری طرف سے نہین ہی بلکہ پروردگار آسمان کی طرف سے ہی
پس بہت روئے رومی اُسکے کلام سے اور روانہ ہوئے خالد رض بن الولید یہانتک کہ پہونچے وہ دمشق مین اور مسلمان اور ابو عبیدہ رض
ابن الجراح نا اُمید ہو گئے تھے خالد بن الولید اور اُنکے ساتھیون کے صحیح اور سالم پھر آنے سے پس وہ سب بڑی نا اُمیدی مین تھے
کہ دفعۃً آپہونچے خالد بن الولید پس نکلے سب مسلمان اُنکی ملاقات کو اور مبارکباد سلامتی کی دی اُنکو اور سلام کیا بعضون نے
بعض کو اور دیا خالد رض بن الولید نے عمرو بن معدیکرب الزبیدی اور مالک رض الاشتر النخعی اور اُنکے ساتھیون کو دمشق مین اور گئے خالد بن الولید
ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور سب سرگذشت بیان کی ابو عبیدہ بن الجراح تعجب کرتے تھے اُنکی شجاعت اور دلیری سے پس جب چھوڑے خالد رض بن
الولید اپنی جگہ پر نکالا پانچوان حصہ مال غنیمت سے اور بانٹ دیا باقی کو مسلمانون پر پھر دیا خالد بن الولید نے اپنے مال سے یونس راہبر کو اور
کہا اُس سے کہ لے یہ مال اور نکاح کر لے اس مال کو صرف کر کے یا مول لے کوئی عورت دختران روم سے یونس نے کہا قسم ہی خدا کی نہ نکاح
کرونگا مین بعد اپنی زوجہ کے اس دنیا مین کسی کے ساتھ اور نہین چاہتا ہون مین مگر اپنی زوجہ کو عالم آخرت مین یعنی حور العین کو راوی رافع
بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہی کہ موجود رہے ہمارے ساتھ یونس لڑائیون مین تا روز لڑائی یرموک کے پس وہ ہر لڑائی مین جہاد عظیم

کرتے تھے پس جب آیا دن لڑائی یرموک کا دیکھا مین نے ہم انکو امتحان کیے گئے بلا سے نیک مین پس لگا ایک تیر انکے سینے مین اور گر پڑے وہ مر ہو کر رحمت کرے اللہ اُنپر پس غمگین ہوا مین اُنپر اور بہت درخواست رحمت کی مین نے اُنکے واسطے پس دیکھا مین نے اُنکو خواب مین اور لباس اُنکا چمکتا تھا اور اُنکے پاؤن مین نعلین طلائی تھی اور پھرتے تھے باغ سبز مین پس کہا مین نے کہ کیا کیا اللہ تعالے نے تمہارے ساتھ اُنھون نے کہا کہ بخش دیا مجکو اور عطا فرمایا مجکو بعوض میری زوجہ کے ستر حورین اگر ظاہر ہوے اُنمین سے ایک دنیا مین تو دور کرے روشنی اُسکے چہرے کی روشنی سورج اور چاند کو پس نیک بدلا دیوے اللہ تعالے تمکو راقع نے بیان کیا ہے کہ ذکر کیا مین نے اس خبر کا خالد بن الولید سے پس کہا اُنھون نے کہ نہین ہے یہ مرتبہ قسم ہے خدا کی مگر بسبب شہادت کے پس گوارا ہو جسکو نصیب ہووے شہادت **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پھرے ساتھ مال لوٹ کے جانا اُنھون نے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات نہین فرمائی پس ارادہ کیا کہ لکھین خط متضمن فتح اور خوشخبری اور کیفیت ملنے مال غنیمت کے اور ابو عبیدہ رض ابن الجراح نے اُنکو حال وفات حضرت صدیق رض اور خلافت حضرت عمر سے آگاہ نہین کیا تھا پس طلب کیا دوات اور کاغذ اور لکھا خط ان الفاظ سے **خط**

بسم اللہ الرحمن الرحیم لعبد اللہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاملہ علی الشام خالد بن الولید المخزومی اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وذلک انا لم ننزل من مکایدۃ العدو علی حرب دمشق انزل اللہ علینا النصرۃ وقہر عدوہ وفتحت دمشق عنوۃ من الباب الشرقی بالسیف وکان ابو عبیدۃ علی باب الجابیۃ فخدعہ الروم فصالحوا علی الباب الآخر منتہی ان باسی واقتل والتقینا عند کنیسۃ یقال لہا کنیسۃ مریم واماسہ القسوس والرہبان ومعہم کتاب الصلح وان صہر الملک توما واخر یقال لہ ہربیس خرجا من المدینۃ بمال عظیم وحال جسیم فسرت خلفہم ونزعت النعمۃ من ایدیہما وقتلت اللعینین واسرت ابنۃ ملکہم ہرقل ثم ابدیتہا الیہ وقد رجعت سالما وانا انتظر امرک والسلام

اور لپیٹا خط کو اور مہر کی اُسپر اپنی اور بلایا ایک شخص کو اہل عرب سے کہ نام اُنکا **عبد اللہ** بن قرط تھا پس دیا خط اُنکو اور روانہ ہوے وہ بجانب مدینہ منورہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس پہونچے وہ اور خلیفہ اُسوقت حضرت **عمر فاروق** رضی اللہ عنہ تھے پس پڑھا عمر رضی اللہ عنہ نے آغاز خط کا اور وہ تھا خالد بن الولید کی طرف سے بنام خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آیا نہین جانی مسلمانون نے خبر وفات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عبد اللہ نے کہا کہ نہین یا امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین نے بھیجا ہے ایک خط بنام ابو عبیدہ رض ابن الجراح کے اور سردار مقرر کیا مین نے اُنکو مسلمانون پر اور معزول کیا مین نے خالد بن الولید کو اور نہین جانتا ہون مین کہ ابو عبیدہ رض بن الجراح نے ارادہ کیا ہے سرداری کا اپنی ذات کے واسطے پھر سکوت کیا اور پڑھا خط کو اصحاب رض سیر نے ثقات سے **روایت** کی ہے کہ جب وفات پائی حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور خلیفہ ہوے بعد اُنکے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور تھی عمر اُنکی باون برس کی پس بیعت کی لوگون نے اُنسے بیچ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پوری بیعت کہ نہین بچھڑ گیا تھا اُنکی بیعت سے کوئی شخص نہ پڑا نہ چھوٹا اور موقوف ہو گئی اُنکے زمانہ خلافت مین خلاف اور دشمنی اور نفاق اور منقطع ہوا باطل اور ثابت اور قایم ہوا

حق اور قوی ہوا غلبہ دین کا ضعیف ہو گیا مکر شیطان کا اور ظاہر ہوا حکم خدا کا حالانکہ کافر لوگ برا جانتے تھے حکم خدا کو اور وہ
اپنے زمانہ خلافت مین غربا پر لطف اور مہربانی کرتے تھے اور رحم کرتے تھے لڑکون پر اور بزرگداشت کرتے تھے بڑون کی لطف
اور مہربانی کرتے تھے یتیم پر اور داد دلاتے تھے مظلوم کی ظالم سے یہانتک کہ پھیرتے تھے حق کو اسکی جگہ پر اور نہین بگڑتے تھے
انکو بیچ اجراے حکم خدا کے ملامت کسی ملامت کرنے والے کی اور اپنے زمانہ خلافت مین وہ گھومتے تھے مدینہ منورہ کے بازارون
مین اور لباس انکی گدڑی تھی اور ہاتھ مین انکے دُرّہ ہوتا تھا اور انکے دُرّون کا خوف تمھاری ان تلوارون سے زیادہ تھا
اور غذا انکی ہر روز جو کی روٹی تھی ساتھ نمک کوٹے ہوے کے اور کبھی کھاتے تھے روٹی جو کی بدون نمک کے بسبب بیخواہشی دنیا
اور پاسداری مسلمانون کے بنظر مہربانی کے مسلمانون کے حال پر اور نہین چاہتے تھے وہ اس امر سے مگر ثواب اللہ غالب
اور بزرگ سے اور نہین باز رکھتا تھا کوئی کام اداے فرض اور حقوق خدا اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے **بیان** کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی کہ متولی خلافت ہوے عمرؓ اور قدم بقدم اپنے
دونون صاحبون یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے بیچ آمادگی کامون دین کے اور
چھوڑ دیا تھا اپنے نفس سے بڑائی اور غرور کو اور جلا دیا اور ضعیف کر دیا تھا انکو جو اور نمک نے اور اذیت کی تھی انکو کھانے زیت
اور خشک چھوہارے نے اور کبھی لے لیتے اور کھاتے تھے کسیقدر گھی اور کہتے تھے کہ کھانا جو کا نمک کے ساتھ اور بھوکھا رہنا
آسان تر ہی کل کے واسطے آگ سے کہ جو در آویگا اسمین نہ مریگا اور نہ پاویگا اسمین راحت کبھی گہرائی اسکی دور ہی اور
عذاب اسکا سخت ہی اور ربانی اسکا بیپ ہی نہین اذن دیتے اور طلب کرتے تھے مسلمانون کو مگر یہ کہ آتے تھے لشکر انکے زمانہ
خلافت مین اور بھیجین انھون نے فوجین اور حاصل کیا فتوح اور آباد کیا شہرون کو اور خوف کرتے تھے آتش دوزخ سے رضی اللہ عنہ

ترجمہ جلد دوم فتوح الشام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب ہرقل کو یہ خبر پہونچی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے متولی کام خلافت کے ہوئے یکجا کیا اُسنے ملوک اور بطارقہ اور قیاصرہ اور اپنے ارباب دولت کو اور ایک منبر پر جو اُسکے واسطے کنیسہ قسان مین نصب کیا گیا تھا کھڑا ہو کر اِس مضمون کا خطبہ سُنایا کہ ای بنی الاصفر یہ وُہی شخص ہین جنسے مین تمکو ڈراتا تھا پس نہ سُنا تمنے میرے کلام کو اور تحقیق دشوار اور سخت ہو گیا کام تمپر بسبب حکومت مرد گندم رنگ سیاہ چشم کے اور نزدیک ہوا وہ معاملہ جو بعد اسکے ہی بسبب سرداری صاحب فتوح مشابہ نوح کے اور قسم ہی خدا کی پھر قسم ہی خدا کی کہ ضرور وہ مالک ہو جاینگے میرے اِس تخت تک پس ڈرو تم ڈرو تم قبل واقع ہونے معاملہ اور پیش آنے سختی اور ویران ہونے محلون اور مارے جانے قسّون اور بیکار کئے جانے ناقوس کے یہ شخص سردار لڑائی کے ہین اور یہ شدت اور سختی کی طرف کھینچنے والے اہل روم اور فارس کے ہین یہ عابد ہین اپنے دین مین یہ سخت اور درشت ہین اُسپر جسنے پیروی کی خلاف اُنکے دین کی اور مین اُمید رکھتا ہون تمھارے واسطے مدد اور غلبے کے بشرطیکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے پابند ہو جاؤ تم اور چھوڑ دو طریقہ ظلم کو اور پیروی کرو احکام مسیح علیہ السلام کی ادا کرنے فرائض اور رغبت کرنے طاعات اور چھوڑ دینے حرامکاری اور سب طرح کی بیہودہ گوئیون مین اور اگر انکار کرو گے تم اِن کامون سے اور ثابت رہو گے خلاف حق اور نافرمانی اور میلان خواہش دنیا پر مقرر اور غالب کیا جائیگا تمپر دشمن تمھارا اور ایسی بلا مین تمکو مُبتلا کریگا جسکی طاقت تم مین نہین ہی اور مین جانتا ہون کہ اِس قوم کا دین بہت جلد ظاہر اور غالب ہو جائیگا سب دینون پر اور ہمیشہ لوگ اِس دین کے نیکوکار رہینگے جب تک کہ کوئی تغیر اور تبدیل اپنے دین مین نکرینگے پس تم لوگ یا رجوع کرو اِس دین کی طرف یا مصالحہ کر لو اِس قوم سے جزیہ دینے پر پس جب سُنا قوم ہرقل نے یہ کلام اُسکا جھپٹے اُسکی طرف اور قصد اُسکے مار ڈالنے کا کیا پس ٹھہرایا ہرقل نے اُنکے خشم کو گفتگوے نیک سے اور کہا کہ قصد میرا اِس بیان سے نہ تھا مگر دیکھنا اور جانچنا اِس امر کا کہ حمیت اور غیرت تمھاری اپنے دین مین کیونکر اور کسطرح ہی اور خوف اہل عرب نے تمھارے دل مین جگہ پکڑی ہی یا نہین پھر بلایا ہرقل نے ایک شخص نصرانی عرب کو کہ جسکا نام طلیقہ بن مازن تھا اور قبول کیا اُسکے واسطے کچھ مال دینے کو اور کہا اُس سے کہ روانہ ہو تو اسی وقت بجانب یثرب کے اور دیکھ فکر اور تامل سے اِس امر کو کہ کیونکر قتل کر سکتا ہی تو

عمر کو پس طلیقہ نے منظور کیا اس امر کو اور روانہ ہوا طرف مدینہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور پہونچکر چھپ رہا حوالی مدینہ طیبہ مین
اُسی وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے اور دیکھ رہے تھے یتیمون اور رانڈون کے مالون کو اور خبرگیری کرتے تھے باغون اور احاطون کی
اور چڑھ گیا وہ نصرانی ایک درخت پیچیدہ شاخ والے پر اور چھپ رہا اسکے پتون مین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُسی درخت کے نزدیک
آکر زمین پر لیٹ رہے اور ایک پتھر سے تکیہ لگالیا پس جب سوگئے وہ ارادہ کیا اس نصرانی نے اس امر کا کہ درخت سے اتر کر انکو مارڈالے
کہ اُسی وقت ایک درندہ جانور آیا اور گھوما گرد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور آگے آکر چاٹا اپنی زبان سے دونون پاؤن انکے اور ناگہان
ہاتف غیبی نے آواز دیکر یہ کلمات کہے یا عمر عدلت فامنت فنمت پس جب بیدار ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ چلا گیا
وہ درندہ اور اُترا وہ نصرانی درخت سے اور آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور بوسہ دیا انکے ہاتھون کو اور کہتا تھا کہ میرے
مان باپ قربان ہون اس شخص پر جسکی حفاظت اور نگہبانی مخلوقات اور جانور اُنکا وصف اور تعریف فرشتے اور جن
کرتے ہین پھر ظاہر کیا اُس نصرانی نے اپنا حال اور ارادہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور مُسلمان ہوا اُنکے ہاتھون پر **واقدی**
رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا ایک خط ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس عبارت سے
قد ولیتک علی الشام وجعلتک امیر جیوش المسلمین وعزلت خالدا والسلام پھر حوالہ کیا خط عبد اللہ ابن قرط کو اور اختیار کیا
مشقت اور بے آرامی کو اپنے اوپر بسبب رجوع کرنے کام اور معاملات مسلمانون کے **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ جب
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کام مُسلمانون کا اپنے ذمے لیا پھیرا اپنی ہمت کو بجانب ملک شام کے پھر **راوی** نے ثقات سے
بیان کیا ہی کہ جس رات کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس عالم سے انتقال کیا اُسی رات کو عبد الرحمن بن عوف الزہری
رضی اللہ عنہ نے ایک خواب دیکھا پس بیان کیا انھون نے اس خواب کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس دن کہ لوگون نے انسے
بیعت کی تھی پس وہ خواب بعینہ مطابق تھا اس خواب سے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی رات کو دیکھا تھا عبد الرحمن نے
کہا کہ دیکھا مین نے اپنی آنکھون سے دمشق کو اور مسلمانون کو گرد اسکے اور گویا مین سنتا ہون آواز تکبیر مسلمانون کی اپنے کانون مین اور
ہنگام تکبیر کہنے اور حملہ کرنے مسلمانون کے دیکھا مین نے ایک شہر پناہ کو کہ دھنس گئی وہ زمین مین یہان تک کہ نہ دیکھا مین نے
کوئی نشان باقی اس سے اور دیکھا مین نے خالد بن الولید رضی کو کہ داخل ہوے دمشق مین برور تلوار کے اور تھی ایک آگ انکے آگے
پھر دیکھا مین نے کہ گویا پانی پڑا آگ پر پس وہ بجھ گئی پس کہا حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ ورضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ بشارت ہو تمکو کہ
دمشق فتح ہوا اسی دن اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور بعد چند روز کے عقبہ رض بن عامر جہنی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دمشق سے
مدینہ طیبہ مین آئے اور انکے پاس خط فتح اور خوشخبری کا تھا پس جب دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو کہا انسے کہ اے ابن عامر رض
کتنے دن گذرے تمکو ملک شام چھوڑے ہوے اُنھون نے کہا کہ جمعہ کے روز مین نے چھوڑا اُسکو اور آج جمعہ ہی اور یہ پرچہ لایا ہون
مین جب سے کہ روانہ ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمنے سنّت ادا کی پس کیا خبر تمہارے ساتھ ہی اُنھون نے کہا
کہ نیکوکاری اور بشارت ہی کہ مین قریب تر بیان کرونگا اسکو سامنے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پس حضرت عمر

ترجمہ اے عمر عدل کیا تو نے پس امن پایا تو نے اور سویا تو

ترجمہ تحقیق مین نے حاکم کیا تجھ کو شام پر اور کیا تجھ کو سردار لشکر مسلمانون کا اور معزول کیا مین نے خالد بن الولید کو اور سلامتی ہو تم پر ۱۲

ف ذکر پہونچنے خبر بشارت فتح دمشق کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ۱۲

رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انتقال کیا انھون نے اس عالم سے قسم ہی خدا کی درانحالیکہ وہ ستودہ صفات تھے اور گئے وہ بجانب پروردگار کریم کے اور اپنے ذمے لیا عمر ضعیف نے اس کام کو پس اگر عدالت کریگا وہ اس کام مین نجات پاویگا اور اگر چھوڑ دیگا یا کمی اور قصور کریگا ہلاک ہوگا **عقبہ بن عامر نے بیان** کیا ہی کہ رویا مین یہ حال سنکر اور دعاے رحمت کی مین نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے واسطے پھر نکالا مین نے خط اور دے دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس جب پڑھا انھون نے خط کو پوشیدہ رکھا خبر کو تا وقت نماز جمعہ کے پس جب خطبہ اور نماز پڑھ چکے چڑھ گئے منبر پر پس گرد انکے بیٹھے مسلمان اور پڑھکر سنایا انھون نے مسلمانون کو خط فتح دمشق کا پس شور کیا مسلمانون نے ساتھ آواز تکبیر کے اور خوش ہوے پھر اُتر آئے عمر رضی اللہ عنہ منبر سے پس جب فارغ ہوے اُترے وہ منبر سے لکھا ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے مشعر منصوبی انکے اور معزولی خالد بن الولید کے اور مجکو حکم دیا پلٹ جانے کا دمشق کو پس پھر گیا اور پہونچا مین دمشق مین پس پایا مین نے خالد بن الولید کو کہ وہ توما اور ہربیس کے تعاقب مین گئے تھے پس دیا مین نے خط ابو عبیدہ بن الجراح کو اور پڑھا انھون نے پوشیدہ مسلمانون سے اور نہین آگاہ کیا کسیکو حال انتقال حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے اور چھپایا اپنی منصوبی اور خالد بن الولید کی معزولی کو یہان تک کہ واپس آئے خالد بن الولید اور لکھا انھون نے خط متضمن فتح کرنے مسلمانون کے دمشق کو اور غالب ہونے انکے دشمنون پر اور مالک ہونے مال لوٹ مرج الدیباج اور چھوڑ دینے بیٹی ہرقل کے اور سپرد کیا خط عبد اللہ بن قرط کو پس جب پہونچا عبد اللہ بن قرط پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور پڑھا انھون نے سر اخط کا از طرف خالد بن الولید المخزومی کے بنام حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے ناگوار گذرا یہ امر انکو اور گندم گون رنگ انکا سپید ہوگیا اور کہا ای ابن قرط آیا نہین معلوم کیا مسلمانون نے حال وفات ابو بکر صدیق اور مقرر کرنے میرے ابو عبیدہ کو بکار سرداری مسلمانون کے عبد اللہ بن قرط نے کہا کہ مسلمانون کو اس حال سے اطلاع نہین ہی پس خشمناک ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور بلایا لوگون کو اور کھڑے ہوے منبر پر اور سنایا مسلمانون کو حال فتح دمشق اور حاصل ہونے مال غنیمت مرج الدیباج کا پس بلند ہوئین آوازین مسلمانون کی ساتھ کلمات خوشی اور دعا کے نسبت برادران اسلامی کے پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ای لوگون مین نے سردار مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح کو جو مرد امین ہین اور پایا مین نے انکو لایق اس کام کے اور معزول کیا مین نے خالد بن الولید کو سرداری سے پس کہا ایک شخص نے قوم بنی مخزوم سے کہ آیا معزول کرتے ہو تم ایسے شخص کو کہ مشہور کیا اللہ تعالے نے سیف ناطق انکو اور کیا انکو دفع اور دور کرنے والے مشرکین کا اور لوگون نے انکی معزولی کے واسطے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا تھا اگر انھون نے منظور نہین کیا اور کہا تھا کہ نہ معزول کرونگا مین اس تلوار کو جسکو کھینچا ہی اللہ تعالے نے اور مدد دی ہی اس سے اپنے دین کو اور اللہ تعالے اور مسلمان نہ معذور جانینگے تمکو اس حالت مین کہ تم میان مین کروگے خدا کی تلوار کو اور معزول کروگے ایسے سردار کو جسکو سردار کیا اللہ تعالے نے تحقیق تمنے قطع کر دیا پاسداری قرابت کو اور برائی چاہی چچا زاد بھائی کی یہ کہکر خاموش ہورہا وہ شخص پھر دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسکی طرف اور پایا اسکو کم سن پس کہا کہ جوان کم سن ہی کہ خشمناک ہوا اپنے چچا زاد بھائی کے واسطے

ف ۱۰ ذکر معزولی خالد بن الولید اور گفتگو کرنا ایک مسلمان مخزومی کا اس باب مین اور بیان فرمانا حضرت عمر رضی اللہ عنہما سبب معزولی خالد بن الولید اور منصوبی ابو عبیدہ بن الجراح کا ۱۲

ف ۲ مرج الدیباج مرج بمعنے چراگاہ ہی اور مرج الدیباج کی وجہ تسمیہ یہ ہی کہ ... قسم دیباج سے ... بدست مسلمانون کو بطور مال غنیمت حاصل ہوے تھے ۱۲

ف ۳ اشارہ ہی بجانب مضمون حدیث شریف کے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالد بن الولید کو سیف من سیوف اللہ ارشاد فرمایا تھا ۱۲ منہ

پھر اتر آئے منبر پر سے اور رکھ لیا خط کو اس رات مین اپنے بستر خواب کے نیچے اور مشورہ کرتے تھے اپنے نفس سے بقدمہ معزولی
خالدؓ کے بس جب صبح کی نماز پڑھی لوگون کے ساتھ کھڑے ہوے منبر پر اور حمد و ثنا کی اللہ تعالی کی اور ذکر کیا حضرت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اور درود بھیجا اُنپر اور دعاے رحمت مانگی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے واسطے پھر کہا
ای لوگو مین نے اُٹھایا ہی بڑا بوجھ امانت کا اور مین مثل چرواہے کے ہون اور جو چرواہا ہی سوال کیا جایگا اُس سے بہ نسبت
حال اُسکی رعیت کے اور بتحقیق دوست رکھا ہی اللہ تعالے نے میرے واسطے نیکو خواہی تمھاری اور نگرانی تمھاری امور معیشت
اور اُن کامون کی جو نزدیک کردین تمکو تمھارے پروردگار سے پس یہ معاملہ ہمارے تمھارے اور مکتا ہے
اس شہر کے بیچ مین ہی اور مین نے سنا ہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے من صبر علی بلاٰیُہا
وشدتہا کنت لہ شہیدا و شفیعا یوم القیمۃ اور یہ شہر تمھارا ایسا ہی جسمین نہ کھیتی ہی نہ دودھ مگر وہ چیز کہ لائی
جاوے اونٹ پر ایک مہینے کی راہ سے اور بتحقیق اللہ تعالے نے وعدہ فرمایا ہی ہمسے بہت مال غنیمت کا
اور مین امید رکھتا ہون نیکو خواہی سب عام و خاص کی اداے امانت مین اور نہین دے سکتا ہون
مین اپنی امانت اُس شخص کو جو لایق اور سزاوار اُسکا نہین ہی بلکہ اُس شخص کو دونگا جو خواہش
کرنے والا ہو اداے امانت اور پورا کرنے حقوق مسلمانون کی طرف اور مین ناپسند کرتا ہون سرداری خالدؓ کو
اسواسطے کہ وہ ایسے شخص ہین جنمین عادت پریشان کرنے اور بیجا صرف کرنے مال کی ہی کہ دیتے ہین وہ شاعر کو
جو انکی تعریف کرتا ہی اور دیتے ہین اُس سوار کو جو اُنکے سامنے جہاد کرتا ہی زائد اُسکے استحقاق سے اور
کچھ بھی باقی نہین رکھتے ہین واسطے ضعیف اور غریب مسلمانون کے اور مین نے معزول کیا اُنکو اور انکی جگہ پر
ابو عبیدہ رضؓ کو سردار مقرر کیا ہی پس نہ کہے کوئی تم مین کا یہ بات کہ معزول کیا گیا شخص شدید اور سخت اور سردار
مقرر کیا گیا امین نرم آسان کار مطیع پس اللہ تعالے اُسکے ساتھ ہی واسطے استوار کرنے اور اعانت کرنے
اُسکے پھر اتر آئے منبر سے اور لیا ایک چمڑا صاف اور لکھا خط اُسمین بنام ابو عبیدہ رضؓ کے ان الفاظ سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ من عبد اللہ امیر المومنین و اجیر المسلمین الی ابی عبیدہ عامر بن الجراح سلام علیکم
فانی احمد اللہ الذی لا الٰہ الا ہو و اصلی علی نبیہ محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم وقد ولیتک علی امور المسلمین
فلا تستحی فان اللہ لا یستحی من الحق شیئا و انی اوصیک بتقوی اللہ الذی یبقی و یفنی ما سواہ الذی استخرجکم
من الکفر الی الایمان و من الضلالۃ الی الہدایۃ وقد امرتک علی جند خالد فاقبض منہ جندہ و ازلہ
عن امارتہ و لا تقذ المسلمین الی ہلکۃ رجاء غنیمۃ و لا تبعث سریۃ الی جمع کثیف و لا تقل انی ارجو لکم النصر فان النصر
مع التدبیر و الثقۃ باللہ تعالے و ایاک و التغذیر و القاء المسلمین الی التہلکۃ و غض عن الدنیا عینیک و اَلہ عنہا
قلبک و ایاک ان یہلک اما ہلک من قبلک فقد رائیت مصادعہم و اختبرت سرائرہم و انما بینک و بین الآخرۃ

ستر کی الخیار وقد تقدم الیها سلفک وانت منتظر رحیلا من دار صحت لصفار تہا و ذہبت زہرتہا فاجرم الناس الراجل منہا
الی غیرہا ویکون زادہ التقوی وراع المسلمین بما استطعت واما الحنطۃ والشعیر الذی قد وجدت فی دمشق وکثر فیہا شاجرتکم
فہو للمسلمین واما الذہب والفضۃ ففیہ الخمس و السہام واما اختصامک انت وخالد فی الفتح والصلح فالفتح
بالصلح لا بالقتال لانک انت الوالی وصاحب الامر وان کان صلحک جرٰی علی الحنطۃ انہا للروم فسلمہا الیہم والسلام
علیک وعلی جمیع المسلمین واما سریۃ خالد خلف العدو الی مرج الدیباج فانہ غرر بدماء المسلمین وکان بہا سخیا وانتہ

ہرقل وہدیتہا لابیہا بعد اسرہا فذلک تفریط وقد کان یاخذ بہا مالا کثیرا یرجع علی ضعفاء المسلمین ۵ پھر لپیٹا خط کو اور
مہر کی اُسپر اور بلایا عامرؓ بن ابی وقاص برادر سعدؓ بن وقاص کو اور خط اُنکے سپرد کر کے کہا کہ روانہ ہو تم دمشق کو اور دو خط
خالدؓ کو اور حکم کرو اُنسے لوگوں کے یکجا کرنے کا اُنکے پاس اور آگاہ کرو وفات حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے اور
کہو اُنسے کہ پڑھکر سناوین وہ خط لوگوں کو اور بلایا شدادؓ بن اوس کو اور مصافحہ کیا اُنسے اور کہا جاؤ تم عامرؓ کے
ساتھ شام کو پس جب پڑھیں عامرؓ خط کو پس حکم کرو تم لوگوں کو کہ بیعت کریں تمسے تاکہ ہو جاوے تمہارے ساتھ
بیعت کرنے سے میرے ساتھ بیعت کرنا پس روانہ ہوے دونوں یار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے در آنحالیکہ کوشش
کرتے تھے وہ چلنے میں یہانتک کہ وارد ہوے دمشق میں اور لوگ منتظر تھے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے دریافت
حال اور اس امر کے کہ کیا حکم کرینگے وہ اُنکو پس جب سامنے ہوے وہ دونوں یار مسلمانوں کے دراز ہوئیں گردنیں
مسلمانوں کی اُنکی جانب کو اور دوڑے لوگ اُنکی طرف اور خوش ہوے اُنکے آنے سے یہانتک کہ اترے وہ دونوں
خالد بن الولید کے خیمے میں اور سلام کیا اُنپر اور پوچھا خالدؓ بن الولید نے کس حال میں چھوڑا تمنے خلیفہ ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کو انھوں نے کہا کہ چھوڑا ہمنے ساتھ خیر کے یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور میرے پاس خط الکھا ہی اور
اُنھوں نے مجکو حکم دیا ہی کہ پڑھکر سناؤں میں مسلمانوں کو پس حکم دو تم اُنکو یکجا ہونے کا پس بلا بھیجا خالدؓ بن الولید نے
اس امر کو اور تنگ کیا انھوں نے معاملے میں اور یکجا ہوے مسلمان اُنکے پاس اور کھڑے ہوے عامرؓ بن وقاص
اور پڑھا خط کو پس جب پہنچے مضمون وفات حضرت صدیق رضی اللہ عنہ تک شور کیا مسلمانوں نے ساتھ
بڑی آواز رونے کے اور روئے خالدؓ بن الولید اور کہا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وفات پائی پس بتحقیق
متولی خلافت ہوے عمر رضی اللہ عنہ اور بخوشی اطاعت اُنکی منظور ہی قسم ہی خدا کی کہ نہ تھی کوئی چیز دوست زیادہ مجکو
خلافت اور حکومت ابوبکر صدیقؓ سے اور نہ تھی کوئی چیز دشمن مجکو خلافت اور حکومت عمر رضی اللہ عنہ سے اور اب
بخوشی اطاعت خدا اور عمرؓ کی اور جو حکم اُنھوں نے کیا منظور ہی اور پڑھا خط کو آخر تک پس جب سُنا لوگوں نے خط اور
اسمیں حکم بیعت کرنے کا تھا شدادؓ بن اوس سے بعوض بیعت امیر المومنین کے اُٹھ کھڑے ہو لوگ سامنے شدادؓ بن اوس کے
اور بیعت کی اُنسے پس واقع ہوئی یہ بیعت دمشق میں تیسری تاریخ ماہ شعبان سن ۱۳ تیرہ ہجری کو واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی

کر لیا ابو عبیدہ رضی بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مال اور لشکر کو اپنے اختیار مین اور آگاہ کیا مسلمانون کو حکم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے
اور جانا ابو عبیدہ رضی بن الجراح نے اس امر کو کہ گران گذریگا یہ امر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پر اور کمی کرینگے وہ مقابلے اور تلاش
دشمن مین اور سستی کرینگے بعد اسکے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مجکو پہونچی ہی روایت اس امر کی کہ تھے خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ بعد معزولی کے دشمن پر زیادہ تشدید اور سخت شکست دینے اور جہاد کرنے مین خصوصاً حصن ابی القدس کی لڑائی مین
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پوچھا مین نے اس شخص سے جسنے مجھسے بیان کی ہی کیفیت حصن ابی القدس کی کہ
کس جگہ تھا وہ ملک شام مین کہا اس شخص نے کہ وہ حصن درمیان عرقہ وطرابلس و مرج السلسلہ کے تھا اور اسکے مواجہے مین ایک دیر
اور اس دیر مین ایک صومعہ اور اسمین ایک راہب عالم دین نصرانیت کا رہتا تھا اور پڑھا ہوا تھا کتب گذشتہ اور حالات اگلی امتون کے
اور آتے تھے رومی اُسکے پاس بغرض فائدہ لینے کے اُسکے علم سے اور عمر اسکی زیادہ ایک سو سال سے تھی اور وہ ہر سال
اپنے دیر کے قریب ایک عید قائم کرتا تھا وقت آخر ہونے ایام صیام رومیون کے اور وہ عید شعانین کی تھی پس اکٹھا ہوتے تھے
رومی اور نصرانی وغیرہ سب اطراف اور کنارون دریا اور مصر کے قوم قبط اور آتے تھے یہ سب اسکے پاس اور گرد ہوتے تھے اسکے پس نکلتا اور
ظاہر ہوتا تھا وہ ان لوگون پر اپنے طاق سے اور سکھلاتا تھا انکو نصائح انجیل کی اور قائم ہوتی تھی اسکے دیر کے نزدیک ایک بڑی
بازار بعد ایک سال کے اور لاتے تھے لوگ مال اور متاع اور سونا اور چاندی اس بازار مین اور تین دن یا سات دن تک وہان خرید و فروخت
ہوا کرتی تھی اور مسلمان لوگ اس بازار کو نہین جانتے تھے یہان تک کہ راہ بتلائی انکو ایک عرب نصرانی معاہدی نے جسکے ساتھ ابو عبیدہ
بن الجراح نے نیکی کی تھی اور امان دی تھی اسکو اور اسکے گھر والون کو پس متولی ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ مسلمانون کے
کام کے پس ارادہ کیا اس معاہدی نے کہ تقرب اور نزدیکی حاصل کرے ابو عبیدہ بن الجراح سے اور شاید کہ فتح ہو جاوے دیر اور بازار
انکے ہاتھون سے پس آیا وہ سامنے ابو عبیدہ رضی بن الجراح کے اور وہ اسطرح اور فکر مین تھے کہ کیا کرنا چاہیے اور کس شہر کا شہرہای روم سے
قصد کرنا چاہیے پس کبھی یہ کہتے تھے کہ بیت المقدس کی طرف جاونگا کہ وہ بہترین شہرون روم کا ہی اور وہ کرسی انکی بادشاہت کی
اور اسی سے ہی قیام انکے دین کا اور کبھی کہتے تھے کہ انطاکیہ جاؤن اور قصد ہرقل کا کرون اور فراغت حاصل کرون اس سے اور وہ
اندیشہ مند تھے اپنے کام مین ہرقل سے اور ایلچی کیا تھا مسلمانون کو واسطے مشورے کے کہ اسی وقت آیا وہ معاہدی اور تھا وہ نصاری
شام سے پس کہا اسنے کہ ای سردار تحقیق تمنے نیکی اور احسان کیا میرے ساتھ بسبب تخصیص دینے امان کے مجکو اور میرے لڑکے بالون کو اور
مین آیا ہون تمھارے پاس ساتھ خوشخبری اور اظہار مال غنیمت کے جسکو لوٹ لیوینگے مسلمان اور بھیجا ہی اللہ تعالی نے اسکو تمھاری
طرف پس اگر فتح دی اللہ تعالی نے مسلمانون کو اسپر تو ایسے مالدار ہو جاوینگے کہ بعد اسکے حاجتمند نہونگے کہا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہ بیان کر تو کہ یہ غنیمت کیا چیز اور کہان ہی کہ نہین جانتا ہون مین تجکو مگر نیک خواہ پس کہا اسنے کہ ای سردار تحقیق تمھارے
برابر اور محاذات مین کنارہ دریا پر ایک جاے استوار بطور قلعے کے ہی مشہور بہ حصن ابی القدس اور اسکے سامنے ایک دیر ہی جسمین ایک راہب رہتا ہی کہ نصرانی
بزرگداشت کرتے ہین اسکی اور برکت طلب کرتے ہین اسکے علم سے اور اسنے ہر سال ایک دن عید کا مقرر کیا ہی کہ ایلچا ہوتے ہین

فتح حصن القدس کا اور دانائی عبد اللہ ابن جعفر رضی اللہ عنہما کی بجانب حصن مذکور اور جانا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا واسطے انکی کمک کے ۱۲

معاہدی شخص ذمی کو کہتے ہین جو داخل ذمہ داری مسلمانان اور عہد الکاہو ۱۲ منہ